ساریاں نالوں

وڈی ہیر

سید وارث شاہ

معہ

دیباچہ و شرح و فرہنگ و سوانحعمری مصنف ہیر

جسکو

مولوی محبوب عالم مرحوم شاعر ککوی نے مشرح کیا

حسب فرمائش

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز بک سیلرز چوک متی لاہور

ٹیلیفون ۲۴۳۱

مطبوعہ آفتاب عالم پریس ہسپتال روڈ لاہور - باہتمام سردار پریم سنگھ صاحب پرنٹر و پبلشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً بِالْبَیِّنٰتِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ط وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ نُجُوْمُ سَمَاءِ الْھِدَایَۃِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

ہر ایک تعریف اُسی وحدہٗ لاشریک کو زیبا ہے جس نے خلقت کی ہدایت کیلئے انبیاء کرام کو بھیجا۔ اور سلسلۂ نبوت کو اشرف الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والثناء پر ختم کیا اور بھلائی و برائی سمجھنے کیلئے عقل و شعور دیا۔ اور انصاف اور تمیز کا مادہ ہر ایک انسان کو عنایت کیا۔ مبارک ہیں وہ جو ہر ایک معاملے میں عقل و شعور کے ساتھ انصاف کو کام میں لاتے ہیں۔ اور حق و باطل میں تمیز فرماتے ہیں۔ اور افسوس اُن پر جو بے انصافی کے ساتھ عقل کا برتاؤ کرتے ہیں اور اس نعمت خداداد (عقل) کو اپنے محل پر صرف نہیں کرتے +

برادران محترم! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی زندگی دنیا و آخرت میں اعلےٰ پیمانہ پر رکھنے کیلئے انبیاء اور کتابیں نازل فرماتا رہا۔ یہانتک کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کی باری آگئی جس کی بابت اللہ تعالےٰ نے فرمادیا کہ یہ رسول (محمدؐ) تو خاتم النبیین ہے۔ اور یہ کتاب (قرآن) بھی اسی طرح ختم الکتب ہے۔ اسی واسطے اللہ رسول اللہ کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ط یعنے مسلمانو! تمہارے لئے یعنے اُن لوگوں کے لئے جو اللہ اور روز آخرت کے عذاب سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الٰہی کیا کرتے ہیں پیروی کرنے کو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے" +

غور کرو حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک زندگی ہر فرقہ و طبقہ کے لوگوں کیلئے بطور نیک مثال و

نمونہ کے موجود ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے ہر رنگ میں زندگی بسر کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آپ ہر حالت میں کامل انسان اور مظہر اتم الوہیت ہیں۔ آپ فخر رسل اور خاتم النبیین ہیں۔ آپ عادل و کرم گستر اور نامور و مقتدر بادشاہ تھا آپ بہادر جفاکش مظفر و منصور آپ متدین و نیک نیت تاجر ہیں آپ حمدل و متحمل قبیلہ پرور ہیں۔ آپنے نکاح کئے حقوق زوج کا لحاظ رکھا۔ آپ کھاتے پیتے سوتے جاگتے بھی تھے۔ غرضیکہ جو کچھ دنیا میں انسانی ضروریات ہیں سب کے ساتھ تعلق رکھا۔ تو گویا رسول اللہ صلعم ہمارے لئے ایک نمونہ ہوئے۔ نمونہ بھی ایسا کہ جس کی طرح کرنے سے ہر قسم کی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ بعض جہال ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کو کہا جائے کہ رسول اللہ کی طرح کرنا چاہئے۔ تو فوراً پکار اٹھتے ہیں کہ واہ ہم کوئی نبی ہیں کہ نبیوں کی طرح کیا جائے۔ نادان غور نہیں کرتے کہ آقائے نامدار حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمونہ اختیار نہ کیا جائے۔ تو کیا فرعون۔ ہامان۔ ابوجہل اور ابلیس کی پیروی کی جائے؟

باقی رہا قرآن مجید۔ تو قرآن مجید کی بابت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی یہ کتاب ہو اتاری ہم نے برکت والی۔ اسپر چلو اور پرہیزگاری کرو۔ تا کہ تم پر رحم ہو" دوسری جگہ فرماتا ہے وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ یعنی یہ قرآن نصیحت ہی بابرکت ہے جو ہم نے اتارا کیا تم اس سے منکر ہو" قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ نے نصیحت بابرکت تابعداری کے لائق بصائر۔ ہدایت، آیات بینہ، فرمایا۔ کیونکہ قرآن مجید میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔ جابجا انبیائے کرام کے قصص اعمال تابعان قرآن کی ہدایت کے واسطے مرقوم ہیں۔ ان ہر دو (یعنی قرآن اور رسول) نے صداقت اور ہدایت کو شریعت کا لباس پہنا کر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شریعت کی تابعداری ہی خدا کی رضا ہے اور قرآن اور رسول کی پیروی اور فرمانبرداری جن لوگوں نے اس رسول آخری پر ایمان لا کر کی۔ وہی لوگ دنیا میں ترقی کے کمال تک پہنچ گئے۔ بادشاہ بنے۔ مومن ہوئے مخلص اور شہید اور صادق ہوئے۔ مفلحون کا درجہ لیا۔ علم حلم۔ وقار عزت۔ اطمینان استقلال پایا۔ غرضیکہ جہاں تک انسان کی پہنچ ممکن ہے۔ وہاں تک ہی عروج حاصل کیا۔

لیکن اب سوال صرف یہ ہے۔ کہ آج لوگ بہت تعداد میں مسلمان موجود ہیں کلمہ بھی پڑھتے ہیں قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے ہیں لیکن ان مسلمانوں میں وہ فوقیت نہیں جو پہلے مسلمانوں میں تھی۔ اس کا کیا سبب ہے جو کچھ میری ناقص سمجھ میں آیا۔ وہ تو یہی ہے کہ جب کسی قوم کو ایک حال پر بسر کرتے عرصہ ہو جاتا ہے تو خیالات میں انتشار اور جذبات میں انقلاب شروع ہوتا ہے۔ وہ اصول وہ قواعد وہ افعال وہ اعمال جو عروج کی بنیاد تھے بتدریج متغیر ہو جاتے ہیں۔ وہ کون سے قواعد ہیں۔ جن سے ترقی حاصل تھی؟ نبوت کا اقرار و تصدیق عمل صالح صلح عدل و انصاف

دلسوزی۔ اخلاص۔ دردمندی انسانیت۔ وفاداری۔ ہمدردی۔ اشتعال اور اجتناب در ترقی کے زوال کے باعث ان کے برعکس ہیں۔ مثلاً ظلم و ستم۔ جور و جفا۔ باعث فتنہ و فساد۔ مردم آزاری۔ حق تلفی۔ جھوٹ بدعہدی کفر انکار نبوت۔ اعمال رذیلہ۔ بیکاری۔ گداگری۔ تکبر۔ غرور اور سینہ زوری وغیرہ ہے ؁

اسلام کی ابتدائی نشوونما۔ اس کی کس مپرسی۔ بیچارگی۔ بے سروسامانی۔ پھر دیکھتے دیکھتے ترقی عروج اقبال ایک ہی صدی میں انقلاب عظیم۔ خاک سے تخت۔ افلاس سے غنا۔ بیچارگی سے اقتدار۔ بے سروسامانی سے حشم و خدم۔ غرض ذرہ سے آفتاب۔ قطرہ سے بحر ہو جانا۔ یہ کیا کرشمہ ہے؟ بس یہی کہ مسلمان انسانیت کے کامل نمونہ صلح و خیر کے مجسم پیکر تھے۔ انہی مسلمانوں کے لئے قرآن حکیم میں اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کا لازوال انعام موجود ہے۔ جب تک مسلمانوں میں صلاحیت قائم رہی زمین کے وارث رہے اور جب ان سے ان میں کمی آگئی۔ ان کا ورثہ بھی گھٹتا چلا گیا۔ یہاں تک گھٹ گیا۔ کہ ان کا تمام ملک غیروں کے قبضہ میں ہے اور جو کچھ اثاثہ باقی رہ گیا ہے وہ بھی ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے نکل رہا ہے ؁

بدنصیب مسلمان کہتے ہیں کہ میاں یہ سب کچھ خدا کے اختیار ہے افسوس اگر وہ قرآن حکیم کو بنظر تعمق دیکھتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ بدبختی ہمارے ہی بداعمال کی شامت ہے۔ تو اللہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ۔ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ جب اللہ تعالیٰ ظالم نہیں تو ثابت ہو گیا۔ کہ جو کچھ آج مسلمانوں پر گذر رہا ہے۔ اپنے ہی کئے کا بدلہ ہے جو عین انصاف ہے ؁

مسلمانو! اللہ تعالیٰ صاف فرما چکا ہے کہ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ یعنی یہ عذاب جو دیا گیا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے۔ (عزت حکومت دولت) تو پھر اس کو نہیں بدلتا۔ جبتک وہی قوم اپنے دل کی حالت نہیں بدلتی اور (یہ اسلئے ہے) کہ اللہ تعالےٰ (مظلوموں کی آہ) سنتا ہے اور (ظالموں کے ظلم) دیکھتا ہے اس آیت شریف سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اللہ اپنا انعام بداعمال لوگوں سے چھین لیتا ہے اور عبادی الصالحون کو دیدیتا ہے مسلمانوں نے جو ترقی کا زینہ تھا۔ اسکو گرا دیا یعنے (قرآن مجید کو) قرآن مجید برائے نام مسلمانوں کے پاس رہ گیا ہے اور اس کی بجائے الف لیلہ۔ فسانہ آزاد۔ لیلے مجنوں۔ ہیر رانجھا۔ سسی پنوں۔ سوہنی مہینوال۔ مثنوی دیوان حافظ وغیرہ رہ گئے ہیں۔ انہی پر عمل ہے۔ ان کی تلاوت ہے۔ ان پر مدار نجات ہے۔ انہی کو ترقی کا وسیلہ سمجھے بیٹھے ہیں مجلسوں میں۔ گھروں میں۔ بیاہ شادی پر یہی کتابیں پڑھی جاتی ہیں۔ قرآن کا نام نہیں۔ حدیث کا ذکر نہیں فقہ

کا نشان نہیں۔ اسلئے ہمارا بھی نہ نام ہے نہ نشان ہے نہ ذکر ہے۔ یہ سب کچھ قرآن حکیم کی بے فرمانی کا نتیجہ ہے میں نے انعام محمدی کے دیباچہ میں بھی یہی شکایت پنجابی نظم میں کی ہے جو بعینہٖ یہاں لکھی جاتی ہے

نظم

اللہ مالک بندیاں اُتے اپنا فضل کمایا — جدوں رسول محمد سرور لے تشریفاں آیا
اسے حکم خدا دے سانوں اُڈو اُڈ سنائے — چھڈی وتھ نہ قطرے جتنی پھڑ پھڑ کے سمجھائے
وِچ پڑھنے کارن سانوں پاک کلام الٰہی — جسدے بارو وچ دنیا اُتوں دُور ہوئی گمراہی
پہلیاں لوکاں ایس قرآنوں فیض حقیقی پایا — جس کسے پایا اسّتوں پایا ہور کِتوں نہیں آیا
جتنا توڑی مسلماناں پڑھی کلام الٰہی — اُتنا توڑی مسلماناں رہی گھوکائی شاہی
جوں جوں پچھلیاں غفلت اندر قدم نکرمایا — ٹھپ قرآن کتاب الٰہی آلے وچ ٹکایا
پیچھے بُوہاں قصیاں بچھے قصیاں بگڑ وِنجائے — کل حکومت عزت برکت لے گئے لوک پرائے
مسلماناں لئی اینہاں قصیاں وچّے گھٹ اُڈایا — شیطانے نوں رستہ لدھا خوب مُلانگا پایا
شیطوں مسلماناں تائیں ایسی پٹّی لائی — رہ گئی ہوش نہ سوچن جوگی بدی بے پروائی
کدی نہ ڈٹھی پچھوں مڑ کے پچھلی حالت ساری — کیونکر وکھیں ویکھ نہ سکن ہے شیطان بھاری
جُوں جُوں اساں قرآن بھلایا توں توں عزت ساڈی — عنقا ہو گئی وانگ بیکاراں کھیڈے کوڈ کباڈی
ہو گئے اسیں ذلیل اجیہے نہ کوئی پُچھے گِچھے — رہ گئے تن کھلوتے باقی لوکاں تُھچے تُھچے
رب فرمایا برکت والا ہے قرآن ہمارا — اُسدی کریو تابعداری تاں ہاسو چھٹکارا
مسلماناں اسلئے وتّوں رُول کتاں وِچ پایا — ایسا پایا ساری عُمراں کدی آواز نہ آئیا
ٹھپے ہوئے نوں پیراں ورگا مَنّن مسلم سارے — پر جد پھول سُناوے کوئی نِسّن کرہاں ملے
سوہنہ سوگنداں چاون کارن گھر وچ قرآن لٹکائے — ورنہ عمل کرن دی خاطر کوئی ہتھ نہ لائے
دِل دی گنڈ ہمیشہ اسول ظاہر گنڈ نہ کروے — اُچے مُول نہ ہندے اس توں عملوں تھلے دھروے
دِن تے راتیں قصّے پڑھ پڑھ ہو گئے پکّے وسدے — قدم تھلے ڈگدے جاون عقل اجیہے ہارے
اینہاں قصیاں اندر لکھیا کھیتی ہووو بھارے — ہو کر کھیتی دھروے جاؤ دنیا وین کنارے
ایہہ پر شابا لوکاں تائیں چنگا عمل کمایا — پڑھ پڑھ قصے دِلوں بھلانوں رب رسول بھلایا
میرے بھائیو چھوڑو غفلت پڑھو کلام الٰہی — قصیاں اندر دسّو مینوں جڑی جیہے شاہی

کجھ نہیں رہ گیا کول اساڈے باجھوں فرقت خواری	شاہی وقتی دین گوایا رب دے عملوں عاری
باقی رہ گیا کول اساڈے ونڈن والا پیشہ	پنیاں بھی رج لبھتے ناہیں وچ تے رات اندیشہ
اکو کلمہ رہ گیا باقی اوہ بھی نال اُبھالے	دِل وِچ اثر نہ اسدا کوئی دِتی ہار ایمانے
ایہو جیہا کلمہ بھائی کجھ نہیں فایدہ دیندا	کھوٹا پیسہ کلمے والا کوئی نہیں بندہ لیندا
غصہ مول نہ کرنا یارو میں سچ سنائی گیتی	جیکر سوچو سمجھ آجاسی جو جو ہے بدنیتی
ہے محبوب گنا ہیں بندہ جس ایہ عرض سنائی	قسم اللہ دی بھائی بن کے میں ایہ گت سکھائی

الغرض مسلمانوں کی حالت دِن بدن تنزّل کی طرف رجوع کرتی جاتی ہے کیوں اِس واسطے کہ مسلمانوں نے قرآن مجید کے خلاف اور شریعت محمدی کے خلاف کمر باندھ رکھی ہے۔ اسی واسطے مسلمانوں کا عقل و شعور ایسا تاریک ہو گیا ہے کہ وہ روز روشن میں بھی حق اور باطل میں تمیز نہیں کر سکتے کبھی یہی مسلمان تھے کہ سارا جہان انکا محکوم اور محتاج اور احسانمند و شاگرد اور فیضیاب تھا۔ لیکن آج وہ بات نہیں۔ جہان میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو مسلمانوں کے پاس ہو۔ نہ علم ہے نہ عمل۔ نہ تجارت ہے نہ صنعت۔ نہ اعتبار ہے نہ وقار نہ دولت ہے نہ سلطنت اگر کچھ ہے تو یہی ہے کہ چوری۔ زنا۔ شراب۔ جُوا۔ جھوٹ۔ ظلم مفلسی۔ قرض۔ بے نمازی۔ ترک صوم۔ ترک صلوٰۃ۔ ترک زکوٰۃ۔ گلہ و شکایت۔ حسد و بخل۔ دھوکا بازی۔ مردم آزاری۔ وغیرہ وغیرہ ۔

مَیں نے مانا کہ اِن قصوں میں نصیحت آمیز باتیں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن اِس طرح جیسے کھانڈ میں ہر قصول میں سے نصیحت کو علیحدہ کر کے فایدہ اُٹھانا بڑی سمجھ اور راسخ العقائد کا کام ہے یعنی خُذ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدِرَ پر نظر ہو تو کچھ نقصان نہیں لیکن یہاں تو اِس کے برعکس عمل ہو رہا ہے یعنی خُذْ مَا کَدِرَ وَدَعْ مَا صَفَا۔ افسوس!

قصوں میں سے پنجابی زبان کے اندر ہیر وارث شاہ والی کتاب ایسی ہے جیسے فارسی میں گلستان اِس میں بہت سی نصیحتیں ہیں۔ لیکن پڑھنے والوں کو اتنا ضرور چاہیئے۔ کہ بجائے نصیحت کے فضیحت نہ پڑھ جائیں۔ اِس لیئے مَیں نے اِس کتاب کے نصیحت آمیز کلمات پر شرعی نوٹ لکھ دیئے ہیں تا کہ پڑھنے والے فایدہ حاصل کریں۔ اُمید ہے کہ بفضل خدا ضرور میری یہ غرض قارئین پر معلوم کر لیں گے ۔

قوم کا سچا خیر خواہ و خادم

خاکسار منشی محبوب عالم پسر اخوند درویش شاہ حکیم سکنہ نکّی چیچہ ضلع گوجرانوالہ

صادقاں را پیر کاملاں را رہنما

ترجمانِ حقیقت پیرِ طریقت شہنشاہِ اقلیمِ سخن سرتاجِ شاعرانِ وطن

جناب سید وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے

کلام بے نیام اور جادو بیانی میں کسی کو کلام نہیں آپ کی تصنیف کا قابل تعریف اور گوناگون اقسام کی تین رنگی فوٹو بلاک تصاویر سے مزین ایڈیشن چھپ کر تیار ہے سینکڑوں پبلشروں نے طبع فرمائی۔ اور لکھوکھا کی تعداد میں فروخت ہوئی۔ لیکن جو مقبولیت میاں پیراندتہ والی ہیر یا بھائی والی ہیر جس کے طبع کرنے کا فخر و اعزاز صرف شمالی ہندوستان کی مشہور فرم جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب و پبلشرز کو حاصل ہی کو حاصل ہوئی وہ کسی دوسرے پبلشر کی طبع شدہ ہیر کو حاصل ہونی خیال است و محال است و جنون کے مترادف ہے۔ لہٰذا وجہ بھی معقول وہ یہ کہ ہماری فرم نے جو نسخہ بھی طبع فرمایا۔ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اپنی عمر کا کافی حصہ شاہ صاحب کے قلمی مسودہ حاصل کرنے میں صرف کیا۔ اور اسکی دستیابی کے بعد اسے لفظ بہ لفظ کلی صحت سے ترتیب دیکر معقول تالیف کے بعد شائع کیا۔ قدردان اصحاب نے اپنی آنکھوں پر رکھا۔ اور شوق سے پڑھا۔ ملک نے بھی وہ قدر فرمائی کہ با ید و شاید۔ قریباً اس کے چودہ ہزار نسخے ہاتھوں ہاتھ بکے حتیٰ کہ چھپوانے والے حضرات اسکے نسخے بہم پہنچانے سے قاصر رہے۔ لہٰذا ہم نے ملک کی مانگ اور شاہ صاحب کے کلام فرحت آثار کی قدر کرتے ہوئے بھائی والی ہیر کی طبع کا انتظام ہمیشہ کے لئے اپنے ہاتھ میں لے کر اسکے دائمی حق کاپی رائٹ کے خریدنے میں کافی روپیہ خرچ کیا۔ بھائی والی ہیر میں صفحہ ۹۷ پر

۵ پوے قہر خدائے دا مجھوٹھیاں تے لعنت ربی اے کاذبین قاضی

صفحہ ۹۹ پر ڈولی چڑھدیاں ماریاں ہیر چیکاں میں گھمائی رانجھیا سایاں وے

وغیرہ وغیرہ اشعار ہیں جو بطور نمونہ درج کئے ہیں۔ ع گر قبول افتد زہے عز و شرف ؂

ملنے کا پتہ جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب چوک متی لاہور

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹری | حمد باری تعالےٰ | شدہ

اوّل حمد خدا دا ورد کیجے جہڑا صانع کون مکانیاں دا
دائرے عشق دے کل محیط کرکے مرکز آپ ہے آہ فنانیاں دا

عشق عاشقاں نا صدق صادقاں نوں صبر صابراں شعر دیوانیاں دا
داغ لالیاں نوں اسوز بلبلاں نوں اچپ چاپ ہے نامستانیاں دا

نعرہ کٹھیاں نوں اوہ وٹھیاں نوں خون ڈولہنا وچہ میدانیاں دا
سمائے دار معشوق دکھ کرن سبلو جویں ٹٹے حال پروانیاں دا

جلوے یار دے حسن نے ناس کیتا فرزاناں کوہ طور تے جانیاں دا
موئے وانگ ڈگے دربار اگے مدہوش جویں سبحانیاں دا

ناز یار دے تے جنہاں ناز کیتا اینویں حال ہو جاں گونیاں دا
ساہو ہیں یار دے اُف کرن جارُ قصہ ویکھ لے جیم لہانیاں دا

اکی گل بیچے منصور جیہے گئے سولیاں تے لٹکانیاں دا
غیرت یار دی مار اُجاڑ کیتے لیا ویکھ توں حال کنعانیاں دا

بڑی اوکھی ہوندی آسان کرنا یار بے پرواہ سدانیاں دا
بے پرواہی دے دوجہ ریا ڈو ہنگے گئے وجہ میرل اہانیاں دا

سلہ اگر دنیا کے باشندوں میں عشق اور محبت کا اثر نہ ہوتا۔ تو دنیا کا اس متلاطم بالطف سے گذر کرنا نہایت ہی مشکل تھا۔ کیونکہ۔ جو چیز ذی روح اس دنیا پر ہے۔ سب کو کسی نہ کسی قسم کی ضرور ہی کشش نا متناہیہ اللہ کی طرف کھینچ کھینچ کر اطمینان قلب کر رہی ہے۔ کیونکر دیکھنے میں اس کا ثبوت اظہر من الشمس ہو رہا ہے۔ کوئی دنیا کے مال پر۔ کوئی جاہ جلال پر۔ کوئی حسن پر فریفتہ۔ کوئی علم کا طلب گار۔ کوئی فکر میں مستغرق کوئی گناہ و محبوب کا دلدادہ۔ غرضیکہ جہان میں ہر فعل و حرکت کی اصل صرف محبت اور عشق ہی ہے۔ اور عشق اور محبت تمام افعال اور حرکات کا آغاز ہوئیں۔ ان کے ماسوا دنیا پر رہ کر زندگی کا گذارا بہت ہی مشکل ہے۔ عشق اور محبت جو ہر ایک چیز کو چلیو کی طرح حرکت میں لا رہی ہے۔ ان سب کی علت غائی اصل میں صرف ذات وہ ہے۔ ان میں سے جو اسباب و ذریعہ کو چھوڑ کر عشق آخر پر عاشق ہیں وہی اولٰئک ھم المفلحون کے مصداق ہو کر رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ کی مسند پر ہمیشہ کے لئے بیٹھ گئے ؛

(محبوب عالم نگوی)

جنہاں ہان کیتا سوئی رد ہوئے کرنا ہان ہے کم شیطانیاں دا ۔ مرضی یار محبوب دی جھل وارث تقوے چھوڑ کے عذر بہانیاں دا

رجسٹری شد

نعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۴ اصفر

دوجی نعت رسول مقبول والی جہڑا سوجب ہے کل دلبراں دا ۔ کائنات دا سوجھ تے فخر عالم سلطان ہے دفتراں تے انبراں دا

جناں بندیاں دا مرشد پیر کامل سردار ہے کل پیغمبراں دا ۔ ہادی مسجداں تے آستھانیاں دا ٹھاکر دواریاں گرجیاں مندراں دا

نور نار سندی خبر دین والا چمکیا چندا کالیاں اندراں دا ۔ کھچی خلق عظیم دی گھت رسی توڑ دتا لکڑ کفر دیاں جندراں دا

پھڑ کے لا دی تیز تلوار جنہیں بھن چھڈیا بت مچھندراں دا ۔ وڈے زور والے ہوئے آن حاضر جہڑے یار دے سی سکندراں دا

جنہاں کفر کیتا اوہ ذلیل وہناں چکھیا رچھ تے بندراں دا ۔ جنہاں صدق دے نال ایمان آندا لیا مرتبہ اچیاں نمبراں دا

اوہ ملے بیٹھ کے کملی پوش ماہی لیا بھیت جو کھنڈراں کھنڈراں دا ۔ دتا ونڈ جو پاتیاں جام ساقی نشہ چڑھیا کل قلندراں دا

جتھے کفر سندی بدبو آہی اوتھے ڈھیر لوچیڈیاں عنبراں دا ۔ ملیا آن حکیم محبوب وارث گیا روگ ناسور بھگندراں دا

در تعریف چہار یار کبار رضی اللہ عنہم

چارے یار رسول دے چار گوہر سبھے اکتوں اک چڑھندڑے نی ۔ ابوبکر تے عمر عثمان حیدر آپو اپنے گنیں سوہندڑے نی

جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا راہ رب سیتیں کندڑے نی ۔ ذوق چھڈ کے جہاں نے زہد کیتا واہ واہ وہ رب دے بندڑے نی

صوبے چار نے شرع محمدی دے ملک دین اندر نبی منڈڑے نی ۔ پائی فتح کر کے جنگ کافراں تے کیتے ختم کفار دے صندڑے نی

نگہبان ہوئے سر آستاں دے جھولن نبی کریم دے جھنڈڑے نی ۔ بازو بند رسول دے فلک تارن سچے چار ورقی اٹھی گنڈڑے نی

جنہاں فرق انہاں وچ کجھ جاتا اوہ دوزخی حضور دے گنڈڑے نی ۔ وارث شاہ مدد چار یار دی جی تا بخشے خیر فضل منڈڑے نی

ے بحساب ابجد میم کے عدد چالیس ہیں جس سے حضرت صلعم کا زمانہ نبوت مراد ہے اور یہی میم ہے جو احمد اور محمد میں پہلے حرف کے طور پر لکھا ہوا ہے باعث ایجاد کون و مکان اور موجب پیدائش زمین و آسمان ہے چنانچہ اسی میم سے ملائکہ۔ مرسل۔ ملکوت اتو کل پیدا ہوئے اسی میم سے محبوب۔ محب ماہرو۔ معشوق۔ اسی میم سے محدث مولوی ملا مفتی۔ محقق۔ مدقق مفسر۔ مدبر۔ مقرب ہیں۔ اسی میم سے مرشد ہوئے۔ مالک۔ مخدوم۔ مطاع مشائخ مربی۔ میاں۔ مصاحب اسی میم سے منشی۔ معتکف۔ مرتاض۔ مرید۔ مکہ۔ مدینہ۔ مدرسہ۔ مسجد۔ مکتب۔ مصلے۔ مقبرہ۔ مزار۔ معابد۔ مجاہد۔ مذہب۔ ملت مذکر۔ مونث۔ مومن۔ مسلمان۔ معراج۔ معجزات۔ مطلع۔ منبع۔ مظہر۔ مہر۔ ماہتاب کا ظہور ہوا۔ اسی میم سے مشرق۔ مغرب۔ مفرد۔ مرکب۔ مشتری۔ مریخ مقدم۔ موخر۔ مکان۔ مکین۔ ملجا۔ ماوے۔ منعم۔ مالک۔ ملک۔ ملوک۔ مملکت۔ مخلوق۔ مدح۔ مدیح۔ مجاہد۔ مدح۔ ممدوح۔ موسم۔ مہمان۔ میزبان۔ اسی میم سے مہا نسرا۔ میمنہ۔ میسرہ۔ موت۔ میزان۔ محشر۔ موالید ثلاثہ۔ قصہ مختصر اسی میم سے کل مخلوقات و کائنات اور کل موجودات موجود کی گئی اور لفظ محمد کے پہلے میم سے آغاز جہان ہے۔ اور دوسرے میم سے آنحضرت کا ظہور ہے۔ (محبوب عالم نکوی)

رجسٹری شد | **فضیلت اصحابہائے رسول صلعم** | چھ مصرعہ

دوجے یار اصحاب رسول سندے نبی پاک توں قربان ہوئے
صحبت وچہ رسول دی عمر گذری شوق ذوق دے وچہ غلطان ہوئے
راضی رب اُتھے رب تہاں تے پاک عیب تھیں اہل ایمان ہوئے
مال جان دے کے سچے دین پچھے جیہڑے جنتاں دے آبادان ہوئے
نبی تاریاں نال مثال دتی کامل آستانے ہادی آن ہوئے
وارث انبیاء دے بری کافراں دے سچو لال محبوب جان ہوئے

رجسٹری شد | **در صفت حضرت امام حسنؓ و حسینؓ گوید** | ۲۸ مصرعہ

آکھوں حسن حسینؓ دی صفت لالاں حسنین جھے فضلاں نال دوویں
حسن حسن حسین حسین سندے چمکے بدر کمال دوویں
یوسف اک یعقوب دا پُت سوہنا آکھی نبی دی نیج مثال دوویں
موہڈے نبی رسول دی پشت اُتے آپے کھیڈدے عمر جان نال دوویں
سندے نبی نے نال زبان مٹھی ڈٹھی دیکھ نبی دی جمن کمال دوویں
سادات دے باغ بہار اندر سرو جھولدے نونہال دوویں
تاریں دشمناں دین دیاں پکڑ کے تے کیتی بکریاں انگ حلال دوویں
کیتا عشق حقیقی نوں بند گوں بازی عشق دی کھیڈ لیا دوویں
رکھے دین دے انگ ایوب جابر گئے صبر دی حد کمال دوویں
تائیں ہک دی شان نوں لا پہرہ کن بہو رد اہور کمال دوویں
بھیجو لکھ ہزار سلام اوہناں جالر رحمتاں دے بھائیوال دوویں
کہیا نبی نے حسن حسینؓ تائیں میری آل دوویں میری آل دوویں
جہڑا بغض رکھے انہاں نال لوہدی کرن نقاندیوچہ حال دوویں
تابعدار جو آل رسول سندا راضی اوس اُتے والی آل دوویں
دوہتے نبی رسول دے نور ہوئے تے بیٹے فاطمہ دے عزیز لال دوویں
چن بدا ماہ دے بعد چڑھیا تے نبی دے وڈ ہلال دوویں
اُٹھے رعشی دی دیکھ حیران ہوئے اتھے ہون جگ جلال دوویں
بڑا عشق رسول نوں وہتیاں دا گویا ہتھ سفید وہال دوویں
اُتھ حسنؓ تے اُتھ حسینؓ آہا ٹھیک نانے دا مین جمال دوویں
شاہی شرع شریف دی جان شاہا بار فقر دے چہ غزال دوویں
لیا تیغ تلوار نوں جھل صبریں لج دین سندی چلے پال دوویں
لیا دین نوں کم بیدیاں تے تیغ دین اسلام دی ڈھال دوویں
کچھ روز مصیبتاں دیکھ کے تے لیندے یار دا گشت وصال دوویں
پابند اسلام دے ہوکے پورے چلے پاک رسول دی چال دوویں
اللہ پاک نے فضل دیاں کیتے صاحب شان تے نیک خصال دوویں
کیتے رب سردار بہشتیاں دے بن کے گئے بالو پال دوویں
آل نبی دا بغض حرام جانو رکھو مہر محبتاں نال دوویں
وارثشاہ محبوب لوہ ربے نے راضی جہاں تے ہر حال دوویں

مدح حضرت پیر دستگیر قدس سرہ

مدح پیری محبوب دی نال کیجو جنہیں خلا ماندی وچہ پیریاں نی
جیہڑے پیر دی نظر منظور ہوئے گھر تہاندے پیہلاں کیاں نی
کا ہندے چک محبوب حضور حاضر ہو کے کیتیاں جل جاگیریاں نی
کامل اسم کمال ہے خوشی رکھدا کردا دور سبھ غم دلگیریاں نی
اوہ تاں خاص محبوب اللہ دے شافع حشر کارن تقصیریاں نی

ہا ہجا ایس جناب دے پانا ہیں کیہ ڈھونڈدے پھرن فقیریاں نی
روز حشر دے پیریاں طالباں نوں ہتھ پھڑ کے لین گنہگیریاں نی
گردن کل اقطاب بحکم نیویں کیتے قدرتاں تکیہ قدیریاں نی
من کے پیر جیہناں بندیاں پاؤں دے گل ہسیاں ٹٹ زنجیریاں نی
وارث شاہ محی الدین پیر ساڈا جیہدے نام پیاں سلکن پھیریاں نی

مدح حضرت فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ

مودود دا لاڈلا پیر چشتی شکر گنج مسعود بھرپور ہے جی
بایاں قطباں دے وچہ ہے پیر کامل جیندی عاجزی نے منظور ہے جی
شکر گنج نے آن مکان کیتا دکھ درد پنجاب دا دور ہے جی
نال شوق خدا دے شمع جاگی دین دنی اندر نور ور ہے جی
نال اک نگاہ دے خادماں نوں ہویا رب لقا حضور ہے جی

خاندان وچہ چشت دے کاملیت شہر فقر دا پٹن معمور ہے جی
زہد الانبیاء نام دھرایا سو آپ صابری وچہ صبور ہے جی
سو صبر دا ماریا نفس موذی سر جین کیتا چکنا چور ہے جی
گنج کھول کے دولتاں ونڈیاں سو فیض آکھ دا فیض گنجور ہے جی
وارث شاہ فرید الدین دے تے رحم رب دے افضل و فور ہے جی

فرمائش یاراں در عشق مجازی و آغاز تصنیف کتاب

جدوں عشق دے کم نوں ہتھ لائیے پہلوں رب دا نام دھیائیے جی
یاراں اساں نوں آن سوال کیتا عشق ہیر دا نواں بنائیے جی
جس تو لڑکے بوٹا بور والی درجہ آپ فنا دا پائیے جی
کانواں انگ بٹھ بنیریاں تے اوہنوں کوڑ دا مغز چھپائیے جی
لنکدار رنگیلڑا شعر کر کے جیہنگ عام نے خاص نوں لائیے جی

پھیر نبی رسول پیغمبراں نوں دم دم درود پہنچائیے جی
ایس پریم دی جھوک دا سبھ قصہ مٹھی نال زبان سنائیے جی
تعل شعر دی شاعری لعل ہووے جدوں مز حضور دی پائیے جی
کر کے کالیاں بگیاں کاغذاں نوں ایس شعر نوں لیکھ لائیے جی
رمزاں معنیاں وچہ خوشبو ہووے عشق مشک دی مہک وکھائیے جی

ا؎ نام آپکا خواجہ قطب الدین محمد مودود چشتی شہنشاہ ارواح ہے وفات آپکی یکم رجب ۵۲۷ھ یوم جمعہ اور آپکا مزار چشت میں ہے چشت ہرات سے دو منزل پر دہ کوہ میں نامی قصبہ ہے ۲؎ حضرت فرد الاولیاء شیخ العالم خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر پنجاب کے نامی اور مشہور اولیائے کرام میں سے ہیں وفات آپکی ۵ محرم ۶۶۴ھ یوم پنجشنبہ کو ہوئی۔ اور مزار آپ کا موضع پٹن میں ہے۔ اور پٹن کا نام پہلے اجودھن تھا۔ بعدہٗ بادشاہ کی سکونت کے بعد اس کو پاک پٹن کہتے ہیں۔ اور پاک پٹن بحساب ملکی تقسیم کے ضلع منٹگمری پنجاب میں واقع ہے۔

(محبوب عالم نگری)

نال عجب بہار دے شعر کر کے رانجھے ہیر دا میل ملائیے جی ۔ یاراں نال مجالساں وچ بہہ کے مزہ ہیر دے عشق دا پائیے جی
رانجھے ہیر دے عشق دی گل سچی نویں سر تھوں فیر جگائیے جی ۔ وارث شاہ رل نال پیاریاں دے نویں عشق دی بات ہلائیے جی

قبول کردن فرمایش یاران

حکم من کے سجناں پیاریاں دا قصہ عجب بہار دا جوڑیائی ۔ فقرہ جوڑ کے خوب درست کیتا نواں پھل گلاب دا توڑیائی
بہت جیو دے وچ تدبیر کر کے فرہاد پہاڑ نوں پھوڑیائی ۔ سبھا ذہن دے زیب بنا دتا جیہا عطر گلاب نچوڑیائی
ڈبا ایس وجود قلوب دا لا اساں لاہ سرپوش اکھوڑیائی ۔ چوراں راہک کیتا کوئی دغا ناہیں من پریاں جھنج توڑیائی
لیا کجھ نہ مول ادھار کتوں گھروں کڈھ کے بھوواں سوڑیائی ۔ تھڑ بتیاں نوں انگ سجل کیتا دستر خوان چا ہڑا چھوڑیائی
تازی طبع تے عشق سوار کر کے کھبی چابک میدان وچ چھوڑیائی ۔ وارث شاہ فرمان پیاریاں دا اساں منیاں مول نہ موڑیائی

تعریف تخت ہزارہ

اک تخت ہزاریوں گل کیجے جتھے رانجھیاں رنگ مچایائی ۔ چھیل گھبرو مست البیلڑے نی سندر اک تھیں اک سوایائی
والے کوکلے مندری مجھ لنگی نواں ٹھاٹھ تے ٹھاٹھ چڑھایائی ۔ کوئی حسن دی کان گمان سندر اک دوجے دا انت آیائی
پھل ڈالیاں تے باغ بہار سبزاں چھلاں ٹھنڈیاں نال سہایائی ۔ عقلمند تے لوک سلوک والے اٹھ جگ دیوچہ سدایائی
ایس ندی چناب دے ملک اندر تخت نگر دا نام دھرایائی ۔ وارث کون ہزارے دی صفت لکھے گویا بہشت زمین تے آیائی

رجسٹری

تعریف دریائے چناب

شدہ

دوا پار جھناں وچ اوہ کوہاں پیا واٹ سنیں شوکاریاں نی ۔ اوہدا شان گمان سلطان والا دوجے ورتن ہیتاں ساریاں نی
جدوں نعرہ غرور دے وچ آوے جھل جان چالاکیاں بھاریاں نی ۔ چھپے وچ مہانڑے ڈول جاندے سنے بیڑیاں کنب کھلاریاں نی
وڈا پیٹ افقر دی رمز والا ساون بھادروں وچ لہکاریاں نی ۔ کدی لہنے آپدی خبر ناہیں ہون بند حقیقتاں جاریاں نی
نال برکتاں لوہے نوں کرے پارس جتھیں سالکاں دی فکاریاں نی ۔ ہون مدرساں طالباں تھیں لینے آن جہاں ایاں تاریاں نی

ے رانجھے سے مراد روح اور ہیر سے مراد جسم ہے جو روز الست اس مقام سے روح رخصت ہوکر دنیا میں آیا اور جسم کے ساتھ مقررہ تاریخ تک کام کیا۔
اسی طرح مصنف نے رانجھا اور ہیر کا میل کرایا ہے اور انہی دونوں کی ملاقات کا قصہ ہے اسلئے بطور ارشاد یہ دیباچہ کے فرما دیا۔ (محبوب عالم لکوی)

انکھیں والیاں واسطے پیر کامل تے کاملاں نوں گھر باریاں نی
سارے قطب ابدال پنجاب سندے اہیدے حسن اتے سرشاریاں نی

بھیتی آکھدے خضر بھی یار اوہدا ہوں گجھیاں قل قراریاں نی
دولیں عشقدے رنگ تھیں رنگ ون میری تجھ تھیں نیاریاں نی

عشق خسندی منڈری چیڑ ونیں بجے پھرن جویں ٹھیکیداریاں نی
پھرن جس لگ بندے عاشقاں نوں جہاں عشق سندی گھیدیاریاں نی

جویں جاگ دی باجھ دودھ تھیں توں ایں باجھوں عشق خواریاں نی
عشق خام ہے ایسدی جاگ باجھوں کسے تانگ نت پیاریاں نی

اوہدے آبدی کشش دی چمک تھوں پھرن لکھ ہزار کواریاں نی
سوہنا حسن ہے نگینہ وانگ جہاں آسمان اتے جویں تاریاں نی

خوبی نین خمار کٹار مارن سوہنے روپ تھیں رو سنگاریاں نی
کچھے تہماں لنگیاں نال بھین پٹی رکھتے لال سواریاں نی

جوڑے چھاپ چھلے بازو بند بالکاں پلکیداریاں تاق ٹلاریاں نی
چھنک ہنک کے یندیاں کڈھیاں تے جویں نیاں ریل لاریاں نی

کشمیر تھیں لگ کے بندہ توڑی اکو حسن دیاں گھمکاریاں نی
وارث پھرن چوہدری بھال تکھے جہاں عشقیاں نال یاریاں نی

صفت موجو چوہدری نمبردار تخت ہزارہ

موجو چوہدری پنڈ دی پاہندو والا بھلا بھایاں دا سردار آہا
اٹھ پت دو بیٹیاں تسدیاں سن وڈا ٹبر اتے پروار آہا

چنگی بھائیاں وچ پرتیت اُسدی نیاں وچ دربار سرکار آہا
دولت مال دے نال خوشحال ڈِتے ہور مجلساں وچ اعتبار آہا

حکم وچ پر شریک سب اوسدے سن عذر کسے نہ کجھ انکار آہا
اوہدا اک رنجھیٹی پورے دکو والا اوہدے کم تھیں نت بیزار آہا

باجھ اوس دی کیری ہور نکہ سارا مال جان نے تابعدار آہا
وارث شاہ ایہ قدرتاں رب دیاں نے دھیدو نال اس بہت پیار آہا

مقولہ شاعر

رجسٹری شدہ

جنہاں غیر دے نال پیار کیتا مزہ تنہاں نوں نت چکھاونا ئے
کرے شرم لحاظ نہ مول کوئی پلیے رب جدّ مار رولاونا ئے

سلف وجود حقیقت موجودین یا معز زدین سے بگڑا ہوا ہے ملے اس دیعت میں حضرت آدم اور ابلیس کا قصہ ہے یعنے آدم کو کل انسانی پیدائش کا اصل بنایا ہے اور اسکو زمین کی سلطنت اور پیغمبری عطا کرکے فرشتوں کو اسکا تابعدار ہونیکا حکم کیا۔ فرشتوں نے اسکی انسانی ڈھانچ پر اعتراض کیا خداوند کریم نے ناراضگی ظاہر کی اور فرشتے خداتعالے کی غیرت سے ڈر کر آدم کو سجدہ تعظیم کرکے مطیع ہوگئے ملے اٹھ پت اور اس سے آٹھ بہشت مراد ہیں کیونکہ آدم کیلئے خداتعالے نے آٹھ بہشت مرتب کئے اور دو دختروں سے مراد دو جہان ایک یہ زیادہ دوسرا یوم حشر کیونکہ لڑکیو کے واسطے دو دفعہ انتقال کرنا پڑتا ہے ایک اپنے آپکے گھر کو یا عذر چھوڑ کر خاوند کے گھر جانا پڑتا ہے۔ دوسرا خاوند کے گھر کو چھوڑ کر قبر میں یعنے برزخ میں جانا پڑتا ہے بعضوں نے دو بیٹیوں سے مراد زمین اور آسمان لئے ہیں لیکن یہ مناسبت غلط ہے اسواسطے کہ زمین و آسمان ہوا ہیں ملے دیکو سے مراد ابلیس ہے جب تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ تعظیم سے سرفراز فرمایا تو ابلیس ملعون صرف تکبر کی وجہ سے منکر ہوگیا۔ جونہی انکار کیا خلعت ملکوتی چھن گئی اس جلن اور عناد کیوجہ سے آج تک آدم کی اولاد کے ساتھ عداوت کر رہا ہے۔ لیکن اوشٹ کے سبب اسکے قدر شاد و ر ہتے ہیں (نکوی)

ابراہیم جاں غیر دا پیار ڈٹھا اوسے وقت آزمائشاں پاوندے نے
پیار غیر دے غیر توں حکم کیتا اسمٰعیل تے چھری چلاوندے نے
یوسف نال یعقوب جاں پیار پایا یوسف کنڈ ٹری دور رکھاوندے نے
اسی سال گزرے توبہ کردیاں نوں پیار غیر دا مزہ چکھاوندے نے
جتھے غیر دی آکے گند ہوندی اونہاں تے دشمنوں چلاوندے نے
وارث اک محبوب دے پیار باجھوں پیار غیر دا مول نہ بھاوندے نے

عداوت کردن برادران رانجھا

باپ کرے پیار تے ویر بھائی ڈر باپ دے تھیں پسنگدے نی
گجھے مہنے مارکے سپ وانگوں اسدا کالجا نوں چڑھ ڈنگدے نی
کوئی وس نہ لگنے کدھ چھڈن دینے مہنے رنگ برنگ دے نی
کائی گل کرے جے رو وچہ بھائیاں دی اوہدی بات نوں چاہ وچنگدے نی
پاٹوڑیاں مٹھے تے گل کردے بولن مل اولاڑے جنگدے نی
وارث شاہ ایہ غرض ہے بہت بھاری ہورساک تے سین نہ منگدے نی

فوت شدن موجو چوہدری پدر رانجھا میگوید

تقدیر سیتی موجو فوت ہویا بھائی رانجھے نال کھیڑدے نی
کھائیں رجکے گھور دا پھریں ویلا کتاں رانجھنا چھیڑدے نی
نت سجرا گھاہ کھیڑدے گلاں تکھیاں نال اچھیڑدے نی
بھائی بھابیاں ویڑیاں کرن گلاں تہمتاں ایہو نبیڑدے نی
منہ جوڑکے روز گرمتے کردے بول بول دے اوہ کھیڑدے نی
دیکھو چال زمانے دی الٹ گئی سکے سکیاں نوں پئے سہیڑدے نی
گلاں سچیاں جھوٹھیاں میلکے تے اوہ ہاک لوڑدے نی
وارث شاہ جہان تے غرض ہٹھی آپو آپنی جوگ نوں گیڑدے نی

طلب کردن برادران قاضی را برائے تقسیم

حضرت قاضی تے پینچ سد سارے بھائیاں نے زمین کچھ پوائی
ڈوہی دیکے زمیں دے بنے وارث بنجر زمیں رانجھے نوں آئی
کچھاں مار شریک مذاق کردے بھائیاں رانجھے دے باپ ہنائی
گل بھابیاں ایہ بنا چھڈی گھر جٹ دے پھکڑی لا ہیائی
سدھا کرن ایہ ایس اچکڑے نوں بھنڈ ڈرت دی رت بنائی
وارث شاہ بے نفس دی کسے گل اوس بیگاں عمر گوائی

طعنہ کردن برادران رانجھا را

پنڈا مانج کے آرسی نال تکیں تینہاں کی مہنگ کمائی ہل واہنائی
تن پال کے چوڑے پٹے جھاں کسو رن کی اسیں نوں چاہنائی

لے مراد یوسف اور یوسف کے دوسرے بھائیوں کی عداوت سے ہے جو قصہ عام مشہور ہے
(محبوب عالم نگوری)

آپے بے مہاڑا جل جاسی موہوں آکھنا نہیں لگھا ہنائی
جیہڑی بھوئیں دے جھگڑے کرے منڈا اس توں رڑہ موئی نا ہنائی
کرماں ہی دی اوچھ نہ ذرا ویہا کھٹے مٹھیاں ایس دن لاہنائی
ایہنوں گرلیاں ہوجی پی وادی جیت کم نوں ایس ڈھنائی
غصے ہوں تمس گل نہ جانڑے نہ پیار دینال وساہنائی

کری ڈھنگ لنگھائے پنڈ ساڈا گلوں اساں بھی گتھیں چاہنائی
ہیٹھنے وچ جل واہے تے رات گاوے اساں لیے نہ مُول بیا ہنائی
دنیا داریاں دے جھیڑے عمر دی نی پن چار نہ ایس نباہنائی
گلہاں بیڑیاں ندیو چہ پٹ بھونڈا کیہ وسر جنا نہیں تاہنائی
وارث شاہ کی جانئیں ایہ نڈھا کیسے روز دا جان پراہنائی

در بیان کار کشت کردن رانجھا

کلّی ہزارے دی لڑ بجھنے نے ہل واہن نوں ترت تیار ہویا
روہو ماں تے باپ نوں یاد کر دا تھک ٹٹ کے آن بیزار ہویا
دھندے پیشے لگیں پسیجے سارے آکڑ روونے نال بیمار ہویا

وچ چھیں دے جا کے ہل جپتا نال ڈھائے بہت لاچار ہویا
خوشی نال سی کھیڈ دا ہونے رانجھا تے پچھر دہن ویہ خوار ہویا
وارث تے باپ باہجھ رانجھا نال بھائیاں دے نال بیزار ہویا

بیان شروع نمودن کلبہ رانی رانجھا

رانجھا چوترا واہ کے تھک پیا لاہ رلیاں چھاؤں تے آن سوندا اے
پچھے پیر نے ہتھاں نوں پئے چھالے سانوں ہی الگ نہ بھلوندا اے
راتیں دکھاں دے نال نہ نیند پوندی دن روونے وچ لنگھاوندا اے

بھتا آ کے بھابی نے کول دھریا روندا اپنا حال لکھاوندا اے
بھابی آکھیا لاڈلا باپ دا سیں اتے کھرا پیارڑا ماوندا اے
وارث شاہ میاں فعل بندیاں دے رب قدرتاں نال آزماوندا اے

ے اس بیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو دنیا پر مغرور و متکبر یا اس دنیا کو ہمیشہ اپنی سمجھنے والے اور ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جو اس دنیا پر مسافروں کی سے شب باش ہیں گویا مصنف نے رانجھے کے بھائیوں کو دنیا اور متکبر بیان کیا اور رانجھا کو دنیا کا چند روزہ جہان لیکن کونسا جہان؟ وہ جو مسافری میں سرائے کے بھروسے اپنا اصلی اور پرانا گھر بھلا بیٹھے مطلب جو خواہشات نفسانی پر غالب آؤ اور دنیا میں مست پھنسو خدا تعالے نے ہمیں صرف آزمائش کے لئے پیدا کیا ہے چنانچہ فرمایا اے بھائیو دنیا میں جیسا کرو گے ویسا ہی پاؤ گے کیونکہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس میں جس قسم کا بیج بوؤ گے اسی طرح کا پھل پاؤ گے آخر تکو حسرت بھری نگاہوں سے اس دنیا کو دنیا کے چھوڑنے کے سبب دیکھتے رہو گے جس طرح رانجھے کو تخت ہزارہ میں اسباب نظر آ رہے ہیں۔

ے خداوند کریم نے انسان کی عقل کے موافق سارے حکم احکام فرما دیئے ہیں لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں۔ جو انسان کی عقل سے بہت دور ہیں جو لوگ کہ اپنے آپ کو ہر حال میں خداوند کریم کی رضا میں سپرد کر دیتے ہیں وہ پورے اللہ کے بندے اور پورے صابر ہیں ایسے خداوند کریم نے قرآن مجید میں آیت کے تحت میں پورا واضح کر دیا ہے پوری آیت شریف کسی تفسیر سے دیکھ لو۔

(محبوب عالم نگوی)

غصہ شدن رانجھا بہ ینگہ

رانجھا آکھدا بھابیو ویریو نی تساں بھائیاں توں آن وچھوڑیا جے
بھائیاں سکیاں نالوں وچھوڑ مینوں کنڈا وچ کلیجے دے پوڑیا جے
تساں فکر کیتا سانوں کڈھنے دا کہ بھائیاں ہور دے موڑیا جے
دنے رات تساں مست ہیں وچ یاراں یار بولیاں تساں اوڑیا جے
خوشی روح نوں بہت دلگیر کر کے تساں پھل گلاب دا توڑیا جے
بھائی جگر تے جان جاں اسیں سارے کھو کھوائی جا وچھوڑیا جے
نال قہر دے اکھیاں کڈھ بھابی سانوں ہنا ہور چا جوڑیا جے
جدوں صفا ہو ٹرن گیاں طرف جنت وارث شاہ دی گل نہ موڑیا جے

مسخری کردن ینگہ با رانجھا

کریں گلاں کھانیکے دودھ چاول ایہہ رجکے کھان دیاں مستیاں نی
ایہہ رانجھیدیاں نال ہین گیو شکر پر چھوڑ دا بھیت نہ دسدیاں نی
اک تس کلنک ہیں اساں لگا ہور سبھ سوکڑیاں وسدیاں نی
ساڈے کول تھوں بھر بیوانگ بوکیں رتاں دیکھ کے کول تسدیاں نی
ہتھ پکڑ کمان طوفان والی تیر جھنیاں وے رت کسدیاں نی
نس بھاوندا کھائیے جاگ کے گلاں ملکوں بھاوندیاں ویاں نی
آکھن ویر نال نہال ہویاں سانوں سبھ شریکنیاں ہسدیاں نی
رناں گدیاں دیکھ کے چھیل منڈا جویں شہد وچ مکھیاں پھسدیاں نی
گھروں نکلیں تے پیا مریں بھکھا جدوں جان سبھے خرمستیاں نی
آکھن واہ نگ چھوریاں گن وچ دی نال رانجھے وارث چسدیاں نی
وچ چھیڑیاں بہندیاں ڈاہ چرخے ترت سارے گلاں توں ہسدیاں نی
وارث جہاں نوں عادتاں بھیڑیاں نی سبھ خلقتاں دستوں کسدیاں نی

جواب ینگہ با میاں رانجھا

بھابی آکھدی گنڈا مسنڈا وے ساڈے نال کی کتاں چائیاں نی
علی جیٹھ تے جہانے وے یوسف تو ڈب یاں وہ بھر جائیاں نی
گھر وگھری وچ چار دے اک سارے سانوں کمیاں چلیاں پائیاں نی
تیری گل نہ بیگی نال ساڈے پرناہ لیا سیالاں دیاں جائیاں نی
اسیں شہر دیاں ناریاں ڈب میے ساڈے بھاگ توں کیہاں بنائیاں نی
پھریں پھیڑیاں وچ پشکندڑا توں تاں پنڈ دیاں جھڑائیاں نی
سانوں چھڈ کے کسے نہ جگ جگا کیہاں جگے سانوں لائیاں نی
وارث شاہ انہوں مینوں موڑ تا ہیں جنگل واریاں ترڈ نا ہیائیاں نی

جواب رانجھا با ینگہ

منہ مراد وسیندڑا بھابیئے نی ستے ہوئے پلنگ کیوں ساڑ سی نی
تیرے گرجرا کم کی پیا میرا سانوں بولیاں نال کیوں ماردی نی

اُتے چاہڑ کے پوڑیاں لاہ لیو کی گلا مٹے محل اساری ہیں ایویں غیب دے یار تہتان جوڑ کے تے کچھ جھوٹھ نہ سچ سنانی ہیں	اسا ناں ال کی معاملہ پیا تینوں پرہکیاں تیوں گھرانی ہیں وارثشاہ بیفائدہ عمر بازی جا کے روز قیامتے ہارنی ہیں

کلام ینگہ با رانجھا

سنڈھا ہو کے روٹیاں کھا جاما آکھا ہے نوں ایڈیاں چالیاں نی ون بات خراب نے مگر تیرے تیر عشق نے بہت کایاں نی زلفاں کنڈھیاں کالیاں ہو منگوں جھوکوں بگتے اُن بہایانی	خرا باتیاں تیریاں ہوگتی دُھماں وچ تریخناں پایانی گھر بار وسار خوار ہویاں جھوکاں پریم بان جھنانوں لایانی وارثشاہ ایہہ جہاں دا جپن دیدہ ڈب مویاں لدہ بھروایانی

کلام رانجھا با ینگہ

رانجھے آکھیا بھابیو ویر لوں نی بولو سخن حیا شرم دے نی جھوٹھ غیبتاں وچ غلطاں ہیو حکم نہیں بخواں کس کرم دے نی	دنیا خواب خیال دی بات ساری کچھ نہیں وساہ اس دم دے نی وارث فلاں شخص دنیال خراب ہو ند نے بجے پاک گناہ توں جمدے نی

کلام ینگہ با رانجھا[۱]

اشکمیا اہل یو انیا نے تھکاں موہنہ مٹے لوں سنانیاں میں	چیرا بنھ کے ہنسڑے ال جو پڑو وچ تریخناں پھیریاں گئیاں میں

۱؎ جن لوگوں نے اس سنسار میں چند روزہ عمر میں خدا و رسول کے برخلاف کام کیا وہ لوگ روز حشر ابدی عمر میں نہایت درجہ کی نیکیوں کی دولت سے خالی و مفلس ہو گئے پھر اس دنیا پر آنا نہیں ۲؎ بیشک ماں باپ کا اثر اولاد میں ضرور ہوتا ہے مثل مشہور ہے جیسی ماں تیسی اسی کی دھایرے لئے جاسی۔ رسول صلعم نے عورتوں کے حق میں فرمایا۔ کہ عورتیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں ان کو اگر سختی سے سیدھا کرو گے تو ٹوٹ جائینگی۔ اگر ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو آرام پاؤ گے کیونکہ ہر چیز اپنے اصل پر رہتی ہے کل شی یرجع الی اصلہ۔ ۳؎ سرحا ہو کے الخ اس ردیف میں جو کچھ مصنف نے فرمایا ہے اسکو بلبل شیراز نے ان بیتوں میں خوب ہی ادا کیا ہے ۔ ابرو باد و ماہ و خورشید و فلک در کار اند الخ یعنے اللہ تعالےٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے وہ سب کچھ انسان ہی کی خاطر پیدا کیا گیا۔ تاکہ اسکی تاثیرات سے خورش طعام چاہئے لذیذ تیار کر کے کھائے اور پروردگار کے شکر و عبادت میں ہمیشہ رطب اللسان رہے ۴؎ چھج دیوار الخ اس ردیف میں اشارہ ہے ان مکھوں یار میروں کی طرف جو اپنے مرید پیروکار اور محکوم لوگوں پر معیت کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ بھر جانیاں سے مراد رعیت یا طالب لوگ ہیں۔ ۵؎ اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ پیدا ہوتا ہے ہر ایک اسلام پر پس ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں ۶؎ انسان نعمت اور تندرستی میں غافل رہتا ہے اور بیماری اور تکلیف و تنگدستی ہوتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں مانگتا ہے ۱۲۔

(محبوب عالم نکوی)

روٹی کھاندیاں لون جے لیے تھوڑا چا نگھنے وِچ پلٹنا ئیں | کریں کم ناہیں اچا کھائیں پہنیں جڑا لے آپدی ٹنلئیں
وانگ ٹہڈیاں دے ماسنا لابھیں کم کاج ناہیں کجھ کھٹنا ئیں | وارث غفلتاں نوں مار ہور جیڑے تھاں آکم کی کھٹنا ئیں

آزردہ شدن رانجھا از بینگہ خود

گل کوہاں ووٹے لئی آن دے ہر سانوں بخش نے ڈیرے ہٹائی | ستھوں تیریوں دیس ہی چھڈ جانا رکھے لے ہن ساڈے وسطائی
دِلبرات تُساں ظلم تے لک بنھا عاشقاں وچ پُنگا ریئے وسطائی | نال حسن دے پھریں گمان لدی بہوں مست ہنکاریئے وسطائی
کدی کسیدے نال نہ گل کریں کبر والئے ماریئے وسطائی | وارث شاہ نوں مانہ بھاگ بھریئے انی نسدی چاڑیئے وسطائی

جواب بینگہ با رانجھا

ساڈا حسن پسند نہ لیاو نائیں جاہ ہیر سیال ویاہ لیاویں | واہ وگھلی پریم دی گھت جالی کائی ندی سیالاں دی ویاہ لیاویں
دینہ رات پھریں ادہ دے گرد لگا جویں جاہ لگے تویں لاء لیاویں | تیتھے دل ہو رناں دی لادنیداں لائی گوکلاں محل توں لا لیاویں
دینہ بو بیویں گٹی نہیں مٹے ناہیں راتیں گنہ ہچواڑیاں دے کھا لیاویں | وارث شاہ نوں نال لجائیکے تے کوئی دم دیکے کھسکا لیاویں

جواب رانجھا با بینگہ صاحبہ

ندی سیال دی یاہ کے لیو ساں ہیں کہیں جے لیاوتے اسیں گیو ہانئی | بھی گھت بہڑا دا گسبھڑ یا نیے اگے تساں بی حسن کیو لیانئی
مجو واہ وچہ ڈوبنیے بھابیا نوں کن تساں جہی پڑتو لیانئی | بس کرو بھابی اسیں رج رہے بھر دتیاں جے سانوں چھولیانئی
نعلاں نت کرو وچہ وہڑیاں نیے بھنڈاں جگ دیاں جے لیاں نئی | وارث عاقبت تہا نوں اجڑسی بور لگے گھت دے تھاں تو لیانئی

مسخری بینگہ صاحبہ با رانجھا

کیہا بھیڑ مچا یوئی کجیاڑے متھاڈا بھیانی سوکنا نوں لگ گیا | جا سجرا کم گوانا ئیں ہو جا سیا جو بناں بھیڑ بھیا

سلہ بھاگ بھری وارث شاہ کی چاہتی مستو قدو بھابی منزل کی مرشد تھی۔ اس کتاب میں جہاں کہیں بھاگ بھری کا لفظ آ دیگا وہاں اسی کیطرف اشارہ ہوگا۔ اور یہ بھاگ بھری قوم کی ڈزکر تھی اور پاک پٹن کے قریب کی رہنے والی تھی سلہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی میراسی وغیرہ کے ذریعہ رانجھا کو ہیر کا حال معلوم تھا اگر یہ وسیلہ نہ ہوتا تو رانجھا اور رانجھا کی بھرجائیوں کو کسطرح ہیر کا پتہ لگا حالانکہ تخت ہزارہ سے جھنگ کا بہت فاصلہ تھا۔ چہ مٹے پر رانجھا ہیر کا نام لیتا ہوگا اور بھابیوں نے طعن سے کہا جا ہیر کو لے آ جو تم کو درد ہے۔ (مجیب عالم)

رانجھے کھا غصہ سر دھول اسی کی جھڑی ان نوں جیوں لیا
رانجھا ہو غصے اٹھ رواں ہویا بھابی رکھ رہی تاں سمان رہیا
تسی دیس رکھو اسی چھڈ چلے لاہ جھگڑا بھابیئے گل لیا
ہتھ پکڑ کے جتیاں مار بگل رانجھا ہوڑیا وارث شاہ جیہا

روانہ شدن رانجھا از تخت ہزارہ

روح چھڈ قلبوت جیوں ہوں ایویں ہوندا تویں ایہ درویش سدھار گئے
کیتا رزق نے آن اداس رانجھا چلو چل ہی جیو پکار پائے
ان پانی ہزارے دا قسم کر کے قصد جھنگ سیال دا دھار پائے
کچھے وٹ نجھلی مار کے وال ہویا وارث ملک تے دیس وسار پائے

طعنہ زدن بنگہ رانجھا بہ طنز

رجسٹری | شدہ

جائیں پسکے مول نہ رانجھیا اوئے گئیاں اوکھے جنگل مار دے نی
لاڈ لے مایا تیرے لوانگ جھڑے پردیس وچ گھاہ ملی مار دے نی
گلی وچ نہ لبھدی لاڈیاں نوں لت و چھڑ تے دس جا پیڑے نی
رلاں چھٹ بیگانیاں کھان ٹکر ولھیاں سنگ کے تکھیاں مار دے نی
تینوں سیال نہ دین گے ہیر مٹولے منہ دیکھ جبیر اولاڑے نی
تیری جان پچھان نہ مول کوئی جت جان کوئی جھیڑ مار دے نی
اوہ جو گئے نال بیگانیاں دے وانگ کامیاں عمر گذار دے نی
ٹنڈ گھگ کے پھرن خوار ہوندے لوکی کتیاں وانگ دھرکار دے نی
نال بھیڑیاں دے رل ملن بھیڑے نت چور ہوندے گرکار دے نی
وارث کم پیار دا ساریاں نوں نرے جم نوں جھلیاں مار دے نی

جواب رانجھا بافسوس و عاجزی

بھاویں دکھ ہووے بھاویں سکھ ہووے بھلی لکھ دے سیکھ نوں کی کیا
رلاں چھٹ گذار نی عمر چنگی جھڑکاں تیریاں تیں مر گیا ہیں
جیکر آونا ہیا تاں مول آوں جیوں ہیر سیال تھیں گیا ہیں
تسیں سکھ وسو اسیں دکھ والے لیا گھت جھلی تیر کیا ہیں
پردیس مرانجھیا لکھ چنگا تیرے دیس وچ لکھ و ناتھکیاں ہیں
تیرے پاس نہ آونا وار دوجی بھاویں تیر نشانوں لگیاں ہیں
حالی وچ باپ دے آہلنے تھیں لوٹ چھڈ دیو وانگ تیر گیا ہیں
وارث شاہ رزق دا سبب پایا اوہدا آسرا دا اٹک گیا ہیں

خبر شدن برادران از رفتن رانجھا

خبر بھایا نوں لوکاں نے جا دتی رانجھا رس ہزاریوں چلیا جے
ہل وچ اہنا اوس تھیں ہو گئے ناہیں بولیاں مار کھلیاں گھلیا جے

نجھلی سے مراد کلمہ شریف یا عمل صالح ہیں۔ جو آدمی کے ساتھ قبر میں جاتے ہیں۔ (نگوی)

بگڑ راہ ٹریا ہتھوں نہیں دوں جویں ندی دا نیر اچھلیا جے
شہد ماپیاں دے سر تے لاڈلا سی ہن آن بیگانیاں سلیا جے
اگوں ویر ویلا سطے بھابیاں نے ادھ وٹیوں راہ آ ملیا جے

دھیدو لکھو ہجیا نال بھرجایاں دے اودا کیسے نہ جیو تسلیا جے
مُنہ تے آن بجی طعنے لا رکھے آکوں رانجھے ویر دا پتر املیا جے
وارث جنھے نوں موذیوں رنج کیتے تدوں عرش خدا دا ہلیا جے

کلام دھیدو

رانجھا آکھدا اُٹھیا رزق میرا تیتھوں بھابیو تسی کی منگدے ہو
وچوں خوشی ہو دو ساڈے نکلنے توں گل آکھدے موں ہی سنگدے ہو
بھلے کم دی پچھ نہ نیت تساں رووادار لڑائی تے جنگدے ہو

ونڈ لیا جے باپ دا ملک سارا تسی ساک تے سین نہ لگدے ہو
وس لگیجے تے منصو دا گھوں میتھوں چا سولی اُتے ٹنگدے ہو
وارث شاہ ہن اسیں گداس ہوئے تسی خوشی دستو نال رنگدے ہو

عرض کردن برادران پیش رانجھا

وس رانجھیا بھار کی بنی تیری وس باپ چھڈ سدھاریں
ایہ بھابیاں باندیاں تیریاں نی اتے اسیں غلام الکار ناہیں
بھائیاں باہجھ نہ مجلساں سوہندیاں نے اتے بھابیاں باہجھ بہار ناہیں
بھائی ڈاہ کے سارے بھابیاں نوں بھابیاں باجھ باہاں بیلی یار ناہیں
طالعمندیاں لکھ خوشامداں نی اتے کوئی غریب دا یار ناہیں
باہیں ٹگیاں نوں لین یار ویرا باہیں والیاں نوں کوئی سار ناہیں

ویرا اُٹھ گئی جایا جاہ ناہیں ساڈے نال فراقدے مارنا ہیں
بخش ایہ گناہ توں بھابیاں نوں کیہ جنا جو گنہگار ناہیں
لکھ وٹے کول سیند یاندی بھایاں کی جی جیہی کوئی ار ناہیں
بھائی مرن تے پوندیاں بھج باہاں بن بھائیاں جرم تے بھار ناہیں
باہیں والیاں دی لوک کرن منت بناں بھائیاں کوئی سرکار ناہیں
وارث شاہ میاں بناں بھائیاں دے سانوں جیونا کسے رکار ناہیں

زاری کردن بینگه

بھرجائیاں آکھیا رانجھیا وے اسیں باندیاں تیریاں ہنیاں ہاں
جان جوڑ ڈلنیاں آ گئی تیرے رو فراق چا بھنیاں ہاں
سانوں صبر قرار نہ آوندا اے تیتھوں جھڑ کے وقت چھنیاں ہاں

نام لینا ئیں جیہ ورتی جاوندا ایں جیوں تندیاں ہتیاں ہاں
جان مال قربان ہے مدعا گوں تے آپ بھی جھکے ہنیاں ہاں
وارث شاہ دا آکھیا من لیو اسیں بھج مراد دے ونیاں ہاں

جواب رانجھا بانیگه

بھائی رزق اُداس جاں ہو رہیا ہن کا سنوں گھر کے جھگڑیاں ہو
بھائی ساک سن سچ تساں وکھ کیتے تسی ساک کی ساڈیاں لگدیاں ہو
اسیں کوہجڑے وپٹ ڈالے تسی حج بنے دیاں سیئں گدیاں ہو
اسیں نس آئے تسی گھر پیاں پچھا چھڈو میرا تسیں سیڈیاں ہو

پہلے ساڑ کے جیو ں سانڑ دیا چھیوں برکے مارنے لگدیاں ہو
اسیں وانگ سماہ دے ہو رہے تسیں وانگ انگیار دے جگھدیاں ہو
اسیں آپ تے طعام حرام کیتا تسی ٹھگنیاں ساڑدے جگدیاں ہو
وارث شاہ اکلڑے کی کرنا تسیں ست اکٹھیاں گدیاں ہو

نا اُمید شدن برادران

واہ لاء کے بھائی بھابیاں بھی انجھا رس ہزاریوں[1] ٹالیائی
جھگڑا نگ لیں جھاگ کے پندھ کے راتیں مسیت آیائی
رن مرد نہ پنڈ وچ رہیا کوئی سب گھر دے مسیت نے آیائی

آن پائی ہزارے اقسم کر کے قصد جھنگ سیالاں دا چایائی
ہتھ ونجلی پکڑ کے رات آدھی رانجھے مزہ بھی خوب بنایائی
وارث شاہ میاں پنڈ جھگڑیاں دی چھپوں مسیت[2] دا آیائی

تعریف مسجد

مسجد بیت عتیق مثال آہی خانے کعبیوں ڈول اُتارے نے
معمار اصول تے فقہ والے تھم دین دے نال کھلارے نے
پڑھن فاضل درس درویش مفتی خوب کھڑا لحان پکارے نے
وچ فقہ اصول دے خوب کامل نال علم[3] دے عمر گذارے نے

گویا قطعے دیناں دی بن وچ شاید صندلوں چیر اُتارے نے
ثابت نص حدیث دے نال کے چھت کعبے دی خوب اُتارے نے
مہریاں دستاں تے ہتھ عاصے کدی جھونڈ دی لاف نہ مارے نے
وارث شاہ اسیں اُستاد کے خو علم دی کدی نہ ہارے نے

[1] انجھارس ہزاریوں اتو بھائی اور بھابیاں دُنیا کے دھندے اور آلائش نفسی ہیں جب کوئی انسان تزکیہ نفس کے واسطے صب الہی میں قدم رکھتا ہے تو وسوسہ شیطانی اسکو روکتے ہیں ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح یہ انسان با عبادی و اس لطائف میخ آنے جو لوگ خدا کی حفاظت میں جاتے ہیں وہ رانجھا کیطرح بہر دمحبت الہی (کواپنی جدی فطرت کے مطابق اپنے تعلقات عزیز ردی (بھائی اور بھابیاں) کو چھوڑ کر مرحلے کرجاتے ہیں اور جن میں کچھ خباثت دنیاوی باقی رہجاتی ہے وہ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔ خسر الدنیا والاخرۃ کا طوق اپنی گردن میں ڈالتے ہیں [2] ان دونوں تیسرے میں مسیت سے مراد قبر ہے۔ اور کلاں سے مراد منکر نکیر [3] علم نری دولت ہے شیخ سعدی فرماتے ہیں۔
بے علم نتواں خدا را شناخت۔ علم سے انسان جھوٹ اور سچ میں تمیز کر سکتا ہے اور علم ہی کی روشنی انسان کے دلکو مشاہدہ حقائق سے منور کرتی ہے۔ انسان کا اصل فرض یہ ہے کہ علم حاصل کر کے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کو پہچانے۔ ہجنسوں کے حقوق ادا کرنا سیکھے اور اپنے خلاق کی اطاعت کرے۔ اگر انسان ظاہر علوم دنیوی یا دینی میں دستار فضیلت باندھنے کا فخر حاصل کرے تو وہ علم بھی ایک گناہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ رسول خدا صلعم فرماتے ہیں کہ انسان جب تک علم حاصل کرتا رہتا ہے اُس وقت تک اُس کا شمار صاحبان علم میں رہتا ہے۔ گر جب خیال آیا کہ میں عالم ہوں جاہلوں میں شمار ہو گیا۔ طالب علم۔ صاحب علم۔ عامل بعلم اور فرد مایہ لوگ نیک بختی پر مبنی ہیں +
(محبوب عالم نگری)

نام کتابہائے علم عربی وفقہ

نقلیں میزان تے قنبر بہائی شرح میر ہی یاد پکار لے نے
خاقی نال مجموعہ سلطانیاں دے لئے حیرت الفقہ نوار لے نے
دقائق اویاں دے نال شرح ملا زنجانیاں نحو اُتار لے نے
کرن حفظ قرآن تفسیر دوران غیر شرع نوں گذریاں مار لے نے
اٹھے پہر گردان دی ورد کردے علم عربیوں عمر سوار لے نے

قاضی قطب تے کنز الدقائق بابل مسعودیاں جلد سوار لے نے
معارج النبوۃ خلاصیاں تحفہ و قنبہ نال اخلاص سپار لے نے
قافیے تے برہنہ منظوم شاہا نال سُبدیاں حفظ قرار لے نے
حزب البحر تے حرز یمانیاں نے معانی پڑھن تے گذار لے نے
وار دستی سبعہ علم دلیر پہ کامل جو کجھ پڑھے سو سب تیار لے نے

کتابہائے فارسی نظم و نثر

اک نظم دے رس ہر کن پڑھدے نثر حق تے خالق باری
انشائے لصائح ابو الفضلاں شمع جو حد بار ہانی
بہار دانشاں اتے محمود نامہ کشف لغات بھی کھول گھاریانی
دُر مجالس پڑھدے نالے جنگنامہ نان حلوائے شیخ عطار ہانی
طب اکبر تے یوسفی پڑھن لکے قصہ یوسف دا گڑھ لکا ریانی
ہدایہ کلی قرابادین پڑھدے نافع انسان منوال سارہانی
سکندر نامہ اتے انوار سہیلی حاتم نامہ تے صادق بار ہانی

گلستان بوستان نال بہار دانش طوطی نامے تے رازق بار ہانی
قِرَانُ السعدین دیوان حافظ شیریں خسرواں لکھ سوار ہانی
بدر چاچ کریما تے پندنامہ آمدنامیاں تے اللہ باری ہانی
نجات المؤمنین تے روشنائی پڑھدے جاچن ہی محمد گار ہانی
زلیخا نال بلند آواز پڑھدے نل دمن تے اعظم بار ہانی
تعویذات تے سی ہی نال فالنامے نگار دانش لکھ اُتار ہانی
آمین اکبر تے ہور نگار نامہ وا آرٹ ہور متفرقہ سار ہانی

اشیاءِ مکتب کو دکان

سنہ ۵ سو علم اہل دنیا میں تعداد علوم حسب ذیل ہے علم کلام۔ علم اصول الفقہ۔ علم جدل۔ علم خلافیات۔ علم فقہ۔ علم فرائض۔ علم وصایا۔ علم تفسیر علم معانی دلائل الاعجاز۔ علم اسماء الرجال۔ علم تواریخ۔ علم مغازی۔ علم نحو۔ علم صرف علم اشتقاق۔ علم امثال۔ علم عروض۔ علم قوافی۔ علم معانی علم منطق۔ علم طبیعات۔ علم تعبیر علم قیافہ۔ علم طب۔ علم تشریح۔ علم خواص۔ علم اکسیر و کیمیا۔ علم جواہر۔ علم طلسمات۔ علم کیمیا الآثار۔ علم شعر و شعر۔ علم فن سپاہ گری علم زیزاۃ۔ علم ہندسہ۔ علم مساحت۔ علم جر اثقال۔ علم حساب الہند علم حساب الہوائی۔ علم جبر و مقابلہ۔ علم ارثماطیقی۔ علم اوزان۔ علم معاشرہ علم موسیقی۔ علم ہیئت۔ علم نجوم۔ علم رمل۔ علم عزائم۔ علم الہیات۔ علم مقالات۔ علم اخلاق۔ علم سیاست۔ علم تدبیر المنزل علم تصوف۔ علم دعوت علم آداب الملوک۔ علم مناظرہ۔ وغیرہ بعضے چودہ علم کہتے ہیں۔ لیکن یہ تعداد غلط ہے۔ (محبوب عالم نکودی)

قلمدان دفتین دوات تختی نالے نازین ایلی ویکھدے لوک گیانے
اک مل کے عیش وغین واچن مُلّاں جند کدمن نال گھر کیانے
اک نال ہر بہات دےنس جاندے مار خوف دریان ڈرکیانے

لکھن نال سوودے سیاق خسری حرف سیاہیاں لکھدے و قیانے
اک آوندے شوق جزدان لیکے جو پکڑنا ندے نال گیانے
وارث شاہ دمن بھاگ بھاگ تہاں جھوڑ دکھ انسا دے گیانے

کلام مُلّاں با رانجھا در مسجد

مُلّاں آکھیا جنہاں وچ پجدیاں ای غیر شرع نُوں من میں ہوا وے
کوئی بدعتی نظر توں آونا ہیں ایسے وقت ہی دور ضرور ہو آوے
انا الحق کہلونا ہیں کبر کرکے اوڑک مرینگا وانگ منصور ہوا وے

ایتھے لچیاندی کوئی جگہ ناہیں پئے دور کرحق منظور ہووے
خرابا تیاندی نہیں جاگہ ایتھے یاد رب دی نت مذکور ہووے
وارث شاہ نہ ہنگ دی باس چھپے بھاویں رکھئے وچ کافور ہووے

کلام رانجھا با مُلّاں در مسجد

داہڑی شیخ دی عمل شیطان والے کیہا رانیاں جاندیاں پھیاں نُوں
میںنوں پاک پلیت دا کرو واقف اسیں جانئے شرع گواہیاں نُوں
کیہا حرص دا جال کھلاریائی ڈھونڈیں کُڈیاں چھڈکے پھاہیاں نُوں
اساں جیہے فقیر تے مہر کیجے کرو دعا چا پاسندیاں سپاہیاں نُوں
تسیں کرو تقصیر معاف میری کا ہنوں پھولو عیب چھپایاں نُوں

اگے کدھ قرآن تے بہیں ممبر کیہا اڈیو مکر دیاں پھاہیاں نُوں
جیہڑی تہاں ناپاک دے وچ وڑیں شکر دیاں دے پھاہیاں نُوں
نا رب پاک سولے تسیں ہو واقف کر وچار لوہ گمراہیاں نُوں
کھوتی بید کبری سمجھو رک جاؤ چھڈ و کوڑیاں نشر تباہیاں نُوں
وارث شاہ دے حجریاں فعل کردے مُلّاں جوڑ کے لفنڈے ہیاں نُوں

خوشامد رانجھا پیش مُلّاں

ردچ مسجداں بیٹھکے صبح ویلے تسیں ذکر تے زہد کماوندے ہو
غیر شرع تے ہوو حرا مخوراں نال تربال چاکماوندے ہو
رات اک گذارنی وچ مسجد تسیں بھی روا رکھاوندے ہو

عاصی آن تساڈی جو کرنے یارت عیب ورسد چا ونجاوندے ہو
شرع بنا سرپوش بنایا جے تسیں شرع دا کوٹ کہاوندے ہو
وارث شاہ فقیر تے مہر کریو تسیں مسجدی بات چھپاوندے ہو

لہ مین سے مراد سیدھا راستہ ہے یعنے صراط مستقیم اور غیر رستہ مراد ہے غین سے یعنے شیطانی رستہ اور عین کا شاعر نے ان دونوں لفظوں کے لانے میں مصنف کا ایک نہایت عجیب نکتہ ہے وہ یہ کہ عین سے مراد خاص اور غین سے غیر اور خاص چیز عام سے افضل ہوتی ہے جب اس پر ایک نقطہ پڑ جائے تو غ ہو جاتا ہے اسیطرح رحمت ایک نقطہ سے زحمت ہو جاتی ہے اور محرم مجرم اور رحیم سے رجیم ہو کر کلہ توحید یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سے یعنے سوائے نقطہ کے اب توحید یا وحدت میں نقص وارد ہو جاتا ہے (دخیل ہو گیا)
یعنے گمراہی ۔ قاسم سیدپور +
(محبوب عالم نگوی)

جواب مُلّاں بار انجھا

گھر رب دے مسجداں ہوندیاں نی ایتھے غیر شرع نہیں وڑیئے او
نیوں کپڑا ہووے نا پاڑیئے چا لباں ہون دراز تاں ساڑیئے او
کرے حجتاں آن کے نال ساڈے ودی کھلڑی پکڑ کے تاریئے او
جیہڑا فقہ اصول دی نہیں واقف دھنوں حال سولی تے چاڑھیئے او
تارک ہو صلوۃ دا پٹ کے لباں دی ایاں چا رکھچا پٹیئے او
جیہڑا کھائے حرام تے جھوٹھ بولے دھنوں کڈھ فرناں گنڈیئے او
کناں اتے فقیر پلید ہوئے نال دُرے مار کے بنھ مار سٹیئے او
وارث شاہ خدا دے دشمناں نوں ڈوروں کتیاں دے ڈھنگ کاڈھیئے او

حُجّت کردن رانجھا با مُلّاں!

ساڈوں دس نماز ہے کا شدی جی کاس نال بنا کے ساریانے
لمے قد چوڑی کس ہان ہو دے کس چیز دے نال شنگاریانے
کس تنگ نماز دے ہین کتنے تھوکنیاں تے جڑوں پیار ویلانے
وارث کلیاں سدیاں کتنیاں نے جنہاں نال ایہہ کھلاریانے

کلام مُلّاں صاحب بار انجھا

اساں فقہ اصول نوں صحیح کیتا غیر شرع مردود دُرکارنا ہیں
فرض سنتاں واجباں نفل وتراں نال جائزاں سیہہ سنوار ناہیں
اساں ورسنے کم عبادتاں دے پلسراط توں پار اوتار ناہیں
وارث شاہ نمازدیاں تارکاں نوں تازیانیاں دُریاں مار ناہیں

مذاق رانجھا با مُلّاں صاحب

تسیں وچ خدا دیاں خانیاں دے مصلی چھکے گوز کیوں مار دے ہو
جھوٹھ غیبتاں لتے حرام کرنا شت نبی دے گھر کیوں ساڑ دے ہو

[1] نماز عاجزی کے ساتھ سواری گئی اور عاجزی پیدا ہوتی ہے خوف خدا سے اور جب خوف خدا پورا ہو گیا تو گناہ سے باز رہا تب نماز مسلمین ہو گئی یہی نماز نمازی کو معراج پر پہنچا دیتی ہے چنانچہ مخبر صادق نے فرمایا نماز مومنوں کا معراج ہے [2] سورہ فاتحہ کیساتھ کیونکہ یہ سورہ نماز کی غذا یا روح رواں ہے [3] ظاہری حکم نماز کے لئے فرض واجب سنت ستحب جو نماز کو درست کرنے کے لئے ضروری ہیں [4] مومنوں کو سپرد کی گئی ہے چنانچہ فرقان مجید میں ہے۔ وہ جو ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں [5] نماز کی لمبائی اس وقت تک ہے کہ فرزند آدم بالغ ہو جائے اور پھر مر جائے۔ اتنے زمانہ میں ہر مسلمان پر فرض ہے۔ لیکن ظاہر میں زوال سورج سے لیکن آفتاب کے نکلنے تک لمبی ہے [6] ایمان اور اسلام کے سہارے پر نماز کا قیام ہے اور تعداد اور رکعت بھی اس کے قائم رکھنے میں مددگار ہے [7] فرض واجب سنت مستحب۔ مباح۔ مکروہات۔ مفسد وغیرہ نماز کی کلیاں ہیں [8] یہ بات بالکل سچی اور ٹھیک ہوتی ہے۔ کہ علماء رسول خدا صلعم کے نائب اور شریعت کے نگہبان ہیں۔ لیکن وہ علماء جو رسول کی ترکہ کے وارث ہیں نہ کہ جو آجکل مسجدوں میں ملازموں کے بیگاری ہیں۔ یہ درحقیقت مسجدوں کے ناسور ہیں ؎ (محبوب عالم نکوی)

ڈبر لڈکیاں دی وچ دیہو جسنوں شہر گناہ عورات دی پاٹڑے ہو
باس حلویاں دی خبر مُریاں دی نال دُعاء دے جیوندے مارڑے ہو
پچھلی رات جاں جھگڑا وقت ہوندا اُٹھ چال ہی چال نکارڑے ہو
اُٹھے کوٹھڑیاں لوہلیاں لنگ ٹنڈے فرعون جہاں دا مارڑے ہو
شرع چا سرپوش بنایا جے رووادار وڈے گنہگار ڈے ہو
وارث شاہ مسافراں آئیاں نوں چلو چل ہی پئی پکارڑے ہو

کلام مُلاں صاحب با رانجھا

مُلاں آکھیا نامعقول جٹا فرج جگ کے رات گذار جائیں
صبح وقت جے وچ مسیت ڈٹھوں چار سد چو تیرے مگر لائیں
گھر رب دے نال نہ بھیڑ جٹا اڑ طیب دیاں جگتاں چھیڑ نائیں
فجر ہون توں پہلڑے اُٹھ ایتھوں سر چک کے مسجدوں نکل جائیں
توں تاں بیوقوف مجہول جٹا اُگ کیوں نگراں وچ گائیں
وارث شاہ خدا دے خانیاں نوں ایہ مُلاں بھی چڑھ کے بیٹھ بلائیں

مقولہ شاعر

رانجھے لڈ دیاں بھڑ دیاں رات کٹی فجر ہوئی تاں اُٹھ کے دھایا ئی
بھایاں بولیاں مار کے کڈھ دتا اساں دیس تے وطن بھلایا ئی
کریں ہیر دا جا دیدار کریئے دل وچ ایہ مت پکایا ئی
وارث شاہ رب بے پرواہ ڈاہڈا جس جیاں نوں دُخت پایا ئی

روانہ شدن رانجھا از مسجد

چڑی چوہکدی نال جاں ٹُرے پاہندی پیاں کُٹھ دے وچ مدھانیاں نی
اکناں اُٹھ کے رڑکا پادتا اک دھوندیاں پھرن نرھانیاں نی
لیاں کُٹھ ہرنالیاں ٹلیاں نے سیاں کھوئیں نوں جنہاں نے لائیاں نی
کار وبار وچ ہویا جہان سارا چرخے ڈاہندیاں مُٹھ سوانیاں نی
رانجھے کوچ کیتا آیا ندی اُتے ساتھ لدیا پار مہانیاں نی
صبح صادق ہوئی جد آن روشن تد ولیاں آن جگایاں نی
اِک اُٹھ کے ملیں تیار ہوئے اِک ڈھونڈدے پھرن پُرانیاں نی
گھر بار ناں چکیاں جھوتیاں نی جنہاں تاگ ونڈاں گنڈھ پایاں نی
اُٹھ غسل دے واسطے جان دوڑے سیجاں جنہاں نے ماندیاں ماں نیاں نی
وارث شاہ میاں لڈن بڑی گئیں کہا شہد اللہ یا بانیاں نی

منت رانجھا پیش ملاحاں

رانجھے آکھیا پار لنگھا اوا مینوں چاہڑے ربّ دے واسطے تے
اسیں رب کی جانئے بھین ماں پیر اُٹھیا دے رب دے واسطے نے

لہ دریا سے مراد دُنیا اور کشتی سے مراد طریقت، ورلاوں جہیل نفس اور شیطان ہے جب تک ان دونوں کی رکاوٹ انسان کے آگے ہے انسان منزل طریقت عبور نہیں کر سکتے۔ (مجوب عالم گوی)

اساں رزق کماونا نال جیدے بیڑا کجھ رب دے واسطے تے ——— ہتھ جوڑ کے منتاں کرے رانجھا تراکرائیں جھب دے واسطے تے
تسی چاہڑ لیو مینوں وچہ بیڑی جیہ عکساں رب دے واسطے تے ——— وارث رُس آیا نال بھایاں دے منت کراں سبب دے واسطے تے

کلام ملاح بارانجھا!

رب واسطے بیڑی دے وچہ بیٹھے پئے یارہی یار پکارنے ہاں ——— چور دہاڑوی آکھے رب دیوے پرہ او سدا کدی نہ ہارنے ہاں
پیسہ کھوہ لکے ہتھ تے دہر جیہڑا گودی چاہڑ کے پار اتارنے ہاں ——— اتے ڈھیکیا مفت جے کن کھائیں لاہ بیڑیوں زمین تے مارنے ہاں
جیہڑا کپڑا دے یا نقد سانوں بھو دس اکم سوارنے ہاں ——— زور آوری جے آکھے چڑھ بیڑی دھو واہڑ دے وچ کے مارنے ہاں
دہیاں سکیاں ہو سوائیاں تھی لیاں بچہ کدی ٹی لے نے ہاں ——— خالی ہلیوں ہون جو لپ کٹے اوہدی گل نوں نہ ہنگارنے ہاں
ڈوماں تے فقیراں تے مفت خوراں دوروں کتیاں وانگ دگارنے ہاں ——— وارث شاہ جیہاں پیر دیاں نوں ٹھوں بیڑ وچہ نہ واڑنے ہاں

آزردہ شدن رانجھا

رانجھا منتاں کر کے تھک رہیا انت ہو کنڈھے پرے جا بیٹھا ——— چھڈ آگ بیگانڑی ہو گوشے پر تم ڈہانڈری دکھ جگا بیٹھا
گانویں سد فرقلے نال ہوے اتے ونجلی سبد رچا بیٹھا ——— جو کوئی آدمی تریمتاں مرد سبھین تین چھوڑ سبھو اوتے جا بیٹھا
رناں لڈن جھیل دیاں بھرن مٹھیں پیر دہا ندیو وچہ پکا بیٹھا ——— غصہ کھائیکے نے جھیل جھیاں اتے دہاڑ حق جگا بیٹھا
لکا باہوڑی جٹ لیجا رناں کیہا آن کے قضیہ بنا بیٹھا ——— وارث شاہ کی اس مہیاں موڑ رناں نہیں جاندے کون بلا بیٹھا

رفتن رانجھا بطرف دریا

رانجھا ہنس کے تُہاتیار ہویا وچہ ندی دے جا کے پیر پائے ——— لڈ آکھے میاں تُسں ناہیں تیری جان جاندی جوں سر جائے
رناں لڈن جھیل دیاں پکڑ رہیاں رانجھا بیٹھ وچ جا خیر پائے ——— لوکاں آکھیا موڑ کھا ڈب سریں چند ویکھ چناب دی لہر جائے

ؔ جب انسان دنیا کے تمام معاملات کو پس پشت ڈالکر اپنی جہت اور استقلال کر کے خلوت خانہ میں بیٹھ جاتا ہے تو اس کا راستہ صاف ہو کر انوار تجلیات کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے انوار الٰہی کا ظہور ہونیکے بعد جو چیز روکنے والی ہوتی ہے وہ بھی اپنے نفس اور شیطان مجبور ہو کر اسکے مطیع ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ رانجھا جبتک ملاحوں کے توکل پر تھا توکل رکاوٹیں حائل تھیں جب ان کا بھروسہ چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کے توکل پر مخلوق سے علیحدہ ہو گیا تو کل بھرو سہ ملاحوں کے اسکے گرد آنے لگا اسیطرح اللہ کے متوکلوں کی خدمت میں دنیا مثل غلام دست بدستہ کھڑی رہتی ہے اسی طرف فرمان خداوندی کا اشارہ ہے۔ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہٗ۔ (ذکری)

رانجھا آکھدا دکھی نوں مرن بھلا تکھی کون جیہڑا چھڈ شہر جائے
پیا دخت جاں ہاتھ تے باپ مُئیا یوسف وانگ بھراواں تُوں دور جائے
چیلے رزق بہائے موت ہندی گھر بیٹھیاں نوں کیہڑا گھیر ہائے
وارثشاہ بن آسرا رب دے بندہ کیہڑے ول اوس بغیر جائے

منع کردن مرہان رانجھا را

رانجھا بنھ کے ویل تیار ہویا کیتا پار دا چا سامان میاں
ڈر موت دا مُول نہ عاشقاں نوں کجھ اپنا شوق نے شُلن میاں
خضر پیر تے اللہ نوں یاد کر کے چھڈ خودی تے شان گمان میاں
وارثشاہ میاں دغا باز دنیا رکھ ربدی طرف دھیان میاں

گرفتن مرہان رانجھا را از عبور دریا

لوکاں ڈنڈ دے کے رانجھے نوں پکڑ آندا نالے ور دے ڈھل نہ سبھناودے
سئیں دیکھیں چناب دے انت ناہیں ڈوبے بیڑا ٹھل نہ سبھناودے
ساڈا عشق شعور تے کھس لیا گیا کوڑا ایل نہ سبھناودے
ساڈیاں لکھیاں دے وچ دانگ بیری ڈیرا گھٹ دا ہاں نہ سبھناودے
مِنتاں کردیاں تے پیری پوندیاں دی جائیں سٹ کے گل نہ سبھناودے
چاہڑ موڑیاں تے تینوں سٹیں جھلاں کوئی جان تیں دھیل نہ سبھناودے
ہتھ بدھیاں سیں غلام تیرے بھاویں وچ ہاڑ دا جل سبھناودے
وارثشاہ میاں تیرے کچھ کھنی ہاں ساڈا کالجہ سل نہ سبھناودے

نشانیدن رانجھا در کشتی گوید

دو ہاں ہاتھوں پکڑ رانجھیڑے سچی مرن کن بیڑے وچ واڑیا نے
گویا خواب دے وچ عزازیل ڈٹھا اوہ ہل فیر مُڑ بہشت تے چاڑیا نے
تقصیر معاف کر کے دی مُڑ وچ بہشت دے واڑیا نے
وارثشاہ نوں تُرت نہالیکے نے ہیری ہیر دے پلنگ تے چاڑیا نے

۵۱ انسانیت کا پورا درجا اسی کو حاصل ہے جو خواہشات نفسانیہ کو خدا کے حکم میں مغلوب کر کے رضاء الٰہی پر راضی ہو جائے۔ تب ہر ایک چیز اسکے ماتحت ہو جاتی ہے جیسا رانجھا نے توکلی درجہ حاصل کیا تو سب اسکے ماتحت اور محافظ ہو گئے ۵۲ انسان پر خدا کی طرف سے وقتاً فوقتاً آزمائشیں وارد ہوتی رہتی ہیں۔ جب اللہ کا بندہ ان آزمائشوں میں صبر کیساتھ اللہ کے فرمان کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسکو دونوں جہان میں سرخرو کر کے اپنے مخلص بندوں میں شمار کر لیتا ہے مثلاً ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنے فرزند کو میرے نام پر قربان کر دے۔ ابراہیم نے بغیر چون و چرا اور بڑے استقلال سے اپنے لخت جگر اسمٰعیل کو چھری کے نیچے رکھدیا جب خداوند کریم کی آزمائش پوری ہو گئی تو فوراً دنبہ بھیجکر ان کے فرمانبردار فرزند کو بچا لیا۔ سبحان اللہ

خلاصہ مراد وکا یہی ہوا کہ جب رانجھا نے اللہ کے توکل پر یقین کیا اپنی جان کا خوف نہ کر کے دریا میں قدم رکھا تو صرف بیڑی پر چڑھنا بلکہ رضا الٰہی سے رنگ ہیر میں غوطہ زن ہوا اور ہیر کا پلنگ بیٹھنے کے لئے نصیب ہوا۔ دکوی

پرسیدن رانجھا حقیقت پلنگ

یارو پلنگ کہیا سنے سیج ایتھے لوکاں آکھیا ہیر جٹیٹڑی دا
شاہ پری پناہ نت لے جس نوں ایہ تھاں ہے حسن لپیٹڑی دا
اوہنوں کیہے جہان تے ملے ڈھوئی جہڑا ماریا اوس دی پھیٹڑی دا
ایہ او سلے سیر اتھاں بنیاں ذوق شوق دے وچ سمیٹڑی دا
بگھیاڑ دا خوف جیوں بکری نوں تیویں لڈن نوں خوف جٹیٹڑی دا
سیر نال سہیلیاں نت کھیڈے باپ مندا حکم مہر بیٹڑی دا
ایہ او سدی سمجھ آرام گاہ عشق مشک دے بستر لیٹڑی دا
بادشاہ سیال تھے تخت جاندی مہر چوچک جاندی بیٹڑی دا
قسمت لے اڑا وچ ہی جھنگ اندر گل تار سیال اندی میٹھڑی دا
اک حکم سہیلیاں نوں چا ہویا اس ٹھیٹھڑی عشق دی سیٹڑی دا
اسیں سب جھبیل تے گھاٹ پتن سب حکم ہے ایس لپیٹڑی دا
وارث شاہ میاں جگ جاندا اے نام ہیر سو حسن دلیٹڑی دا

مقولہ شاعر

بیڑی نہیں ایہ جندڑی بنی بیٹھک جو کوئی آوے سو سد ہے باندا اے
جویں شمع تے ڈگن پتنگ دھڑ دھڑ لنگھ نہیں مہیں پتن آوندا اے
لڈن ناہ لنگھیا پار اس نوں اسیں لڑے نوں وچ چھوڑ جاوندا اے
جنھے کھنے نوں آکھدا ایہ لڈن کوئی نہ ہو اسنوں میلا آوندا اے
ٹھگ مٹھنے دہشت آوندی نے ایہ تاں ظاہر ٹھگ چھپاوندا اے
ڈھونڈ دا امیر فقیر بیٹھے کون پچھدا ہے کیہڑی تھاؤں آوندا اے
خواجہ خضر دا باگا آن اتھا جنہاں کھناں شرینیاں پاوندا اے
یار وچھوڑ نہ کرے خدا سچا ناں بیڑیاں کھسکاوندا اے
اک سدھ دیناں ایہ جند لینا انجھی ڈگیدا مرگ پھساوندا اے
وارث شاہ میاں لی لی فاہر اے ویکھ منے جھبیل کٹاوندا اے

خبر کردن شاہاناں درجھنگ بابت رانجھا

جا ماہیاں پنڈ دے وچ گل کیتی اک منگر بیٹری وچہ گاوندا اے
نے لڈن جھبیل دیاں دونویں ناں سیج ہیری رنگ لاوندا اے
اودبے بولیاں تکھ توں جس کرے لکھ لکھ واسدا لاوندا اے
وارث شاہ کواریاں آ تناں نی ویکھ منے فتور کوئی آوندا اے

پرسیدن مرداں از رانجھا

لوکاں پچھیا میاں توں کون ہوویں کسے آن کے بیڑی آن کھولیائی
تیری صورت بہت ملوک دسے بد جفا توں کس نوں چالیائی

ـــه اس شعر میں بیڑی کے پور کا حال ہے۔ کشتی میں کئی قسم کے متفرق جگہوں کے لوگ ہوتے ہیں یہی دنیا کا حال سمجھو انسان دنیا میں مسافر کی طرح ہے۔ ہر ایک کو اپنا اپنا فکر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ آپو اپنی پئی تے کس کسے دی لئی +

انگ ساک کیوں چھڈ کے نس آیوں ڈٹھی ہاں تے باپ نوں گل لیائی
لکے ایوس ہی رات گذاریائی کسے نے دھر نہ گھٹ پہالیائی
اڈبے لے کھیا شتے تینوں کویں کہنا کنہاں وتیانڈ قول پالیائی
وارث حال لیکوں ہوگ پیاندا جنہاں نہ فرزند سمہالیائی

جواب رانجھا

رانجھے کھول کے حال احوال سارا اوہناں لوکاں نوں حال سُنائی
موئے مانتے باپ تاں وخت پیا بھابیاں وطن تھیں چا ترا ہیائی
گھر بابیاں ڈریہا ڈلا میں ویکھو سائیں نے کھیل وکھایائی!
وارث رب بے پاہجہ نہ تا ہنگ کوئی بانا فقر دا اساں ڈولیائی

آرام کردن رانجھا

رانجھے سکے رات گذاریائی صبح اُٹھ کے جیو اداس کیتا
لگے پلنگ بیڑی وچ وچھیا سی اتے خوب بچھاونا رس کیتا
ڈگ گردے بیٹھے رانجھا گاونڈ ہے ہر کسے دا جیوڑا رس کیتا
راہ جاندڑے نوں ٹھی نظر آئی ڈیرا چا ملاحاں ٹے پاس کیتا
بیڑی وچ وچھایکے وتجھلی نوں پلنگ ہیر سندا عام خاص کیتا
وارث شاہ جا ہیر نوں خبر ہوئی تیری سیج اجاڑنے ناس کیتا

در تعریف دختران

کہی صفت سہیلیاں کرے شاعر اکو وچی توں نیناں دے انگ بندے
سُرمہ کجلا کنگھی سہار دا ہے من ویکھ محبوب ہاندے جنگ بندے
ابرو انگ کمان لاہور دے سن کول پلکاں دے تیر خدنگ بندے
کڑگی باکے لشکری چال چلن عاشق مارنے ہیں ڈھنگ بندے
پنج تولیاں جھیاں گھڑتے سٹھیں کنگن تے چوڑیاں نگ بندے
گھر بار وسار اجاڑیاں سر کچھ گھڑے کول چورنگ بندے
اک بھاریاں گوریاں حسن روشن عاشق ویکھ چراغ پتنگ بندے
اس پکر جہانے ناز نیاں پر اصل سیالاں دے جھنگ بندے
چہرے نقش بنے سچے چھپ سیالاں لیسے نقش چین فرنگ بندے
زلفاں گل لیاں ناگناں گھڑتے خاطر عاشقاں دی ہو ڈنگ بندے
متھے مسجداں ہے محراب جیہن صفاں چندرہاں دے کول سنگ بندے
وارث شاہ جنہاں شوق رانجھے دا گل گفتہ وچہ اک انگ بندے

آمدن ہیر

لیکے سٹھ سہیلیاں نال آئی ہیر خضری روپ گمان دی جی!
کڑتی سوہی دی ہکڑ دنال لگی ہوش رہی نہ زمین اسمان دی جی
تک موتیاں دے کنیں جھمکدیں کوئی حور تے پری دی شان دی جی
ادہر نک بلاق جیوں قطب تارا جویں بھنبڑی قہر طوفان دی جی

جتی چتڑی وانگ کافور دے رنگ چوں ملک تھوں انسان دی جی
آبندیاں والے جنہیں مو ہیے اگے خلق گئی تمبوتان دی جی

پوری پدمنی ہنس دی چال چلے پئی وانگ شیطان دی جی
وارث شاہ میاں جٹی لوہڑے بھری کبر ہنکار تے مان دی جی

تعریف جمال وحسن ہیر

کیہی ہیرڑی کرے تعریف شاعر متھے چمکدا حسن مہتاب والے
سیاں ناں لشکدی آوندی اے پر چھول داجویں عقاب والے
بھواں وانگ کمان لاہور دِسن وہدا حسن نہ انت حساب والے
کھلی وچ ترنجناں لشکدی اے ہاتھی مست جوں پھر نواب والے
چہرے چمنے تے خط خال سوہنے خوشخط جوں حرف کتاب والے

خونی چونڈیاں رات جوں چن دوالے سرخ رنگ جیں رنگ شہاب والے
نین نرگسی مرگ ممولڑے دے گلھاں ٹہکیاں پھل گلاب والے
سرمہ نیناں دی دھار وچ پھب رہیا چڑھیا ہند تے کٹک پنجاب والے
جنہڑے ویکھنے دے رکھیوان آہے ڈاڈا عاشقاں دا اباب والے
چلو لیلۃ القدر دی کرو زیارت وارث شاہ ایہہ کم ثواب والے

رجسٹری

تعریف کمال ہیر

شدہ

جٹی ہیر سیال دی لکھو وشن لگے جن جھپٹ تیر دے ہر کروں
ایسی جھلک انہیں دی پواسدی صبر لوائے گئے اندر دا صبر کروں
ایسا قتل کرینڈڑی عاشقاں نوں جیسا قتل تلوار نہ تبر کروں
خوشخط سی حرف ایران والا ہیر چھپے ہی زیر تے زبر کروں

شعلہ لیکھ دے چمکدے نور سندا آتش لو جیہی جھل گئی گبر کروں
مردے باہر آجاوندے ویکھنے نوں لگے ہیر جیہدم نکے قبر کروں
اوہدی تیز وکھالڑی کون جھلے جمال جھلی جاوندی پھجر کروں
ہویا وارثا مست جہان سارا جٹی ہیر سیال دی خبر کروں

ف شاستر میں عورتوں کی چار قسمیں لکھی ہیں (۱) پدمنی (۲) چترنی (۳) ہستنی (۴) سنکھنی۔ پدمنی سب عورتوں سے بہتر ہوتی ہے اسکی علامتیں یہ ہیں قد لمبا۔ چہرہ کا رنگ نیلوفری۔ بال گھنگر یالے پیشانی چوڑی۔ ابرو کمان جیسے۔ آنکھ ہرن جیسی ہونٹ باریک۔ منہ چھوٹا۔ سینہ کشادہ مگر ابھرا ہوا۔ چھاتیاں خوبصورت انار جیسی۔ کمر پتلی۔ کلایاں اور انگلیاں باریک اور نرم پاؤں کے تلوے نازک۔ رفتار دلکش۔ گفتار شیریں مجلس میں کم شرمیلی ہوتی ہے۔ پھول کی طرح شگفتہ رہتی ہے۔ اور اسکی پیشانی ہونٹ اور پیٹ پر تین تین شکن ہوتے ہیں عادت نیک ہوتی ہے۔ ہر وقت پاک صاف رہتی ہے مرد کے بعد سوتی ہے اور پہلے اٹھتی ہے سست کبھی نہیں ہوتی۔ خاوند کے ساتھ محبت رکھتی ہے۔ اسکو اپنا شیدا بنا لیتی ہے۔ ہر وقت اسکی ہوا خواہی اور سلامتی میں رہتی ہے خاوند کی غیر حاضری میں اداس رہتی ہے۔ خاوند کو دیکھنے سے خوش رہتی ہے اسکے پسینے سے خوشبو آتی ہے جہاں پیشاب کرتی ہے اس پر بھنوروں کا ہجوم ہوتا ہے۔ نزاکت کے سبب سے مباشرت کی تاب نہیں رکھتی نہ اس کی خواہشمند ہوتی ہے اس سے مجامعت کرنے سے انسان کمزور نہیں ہوتا بلکہ تناسل میں زیادہ تیزی اور طاقت ہوتی ہے +

باقی تین قسم کی عورتیں چونکہ عام ہیں اسلئے ان کے اوصاف چھوڑ دیئے گئے ہیں +

(محبوب عالم نگوی)

رجسٹری ## در وصف ہیر شدہ

نار پوربی شرم عراق والا خوش خلق ولوں خراسان سی جی ‏— شوخی مالوے دی شہوت سندھ والی اتے سچ وڈوں ہندوستان سی جی
اوہدا بول لمیرڈے دیس والا بیدر دپوری درخشان سی جی ‏— ظاہر اسو مچھ ولایت دے امیاں دا رتنے فادار پوری عربستان سی جی

رجسٹری ## دیگر وصف ہیر شدہ

اوہدے چار سفید تے چار کالے چار گول تے سرخ بھی چار آہے ‏— لمے چار نالے چھوٹے چار اوہدے چار ہور بھی خوشبودار آہے
کھلے چار فراخ تے چار سوڑے اتے چار اوہدے استوار آہے ‏— وارث شاہ میاں چار نرم آہے حسن ہیر دے سبھ طلبگار آہے

دیگر در تعریف صورت ہیر

ہونٹھ سرخ یاقوت جیوں لعل چمکن ٹھوڈی سیب ولایتی سار وچوں ‏— نک الف حسینی دا پپلا اے زلف ناگ خزانے دی بار وچوں
دند چنبے دی کلی کہ ہنس موتی دانے نکلے حسن انار وچوں ‏— لکھی چین تصویر کشمیر جٹی قد سرو بہشت گلزار وچوں
گردن کونج دی انگلیاں روانھ پھلیاں ہتھ گورے نے رگ چنار وچوں ‏— چھاتی ٹھاٹھ دی ابھری پٹ کھینوں سیو بلخ دے چنے انبار وچوں
دھنی خلد دے حوض دا مشک قبہ پیڈو مخملی خاص سرکار وچوں ‏— کافور شہنا سرین بانکے حسن ساق ستون مینار وچوں
سرخی ہونٹھاں دی لوہڑ دنداسڑے دا جیویں کھتری قتل بازار وچوں ‏— باہیں ویلنے ویلیاں گئت پکھن چھاتی سنگ مرمر گنگ دھار وچوں
شاہ پری دی بھین پنج پھول رانی گجھی رہے نہ ہیر ہزار وچوں ‏— سیاں نال لٹکدی مان متی جویں ہرنیاں تٹھیاں بار وچوں
لنک باغ دی پری کہ اندرانی حور نکلی چن انوار وچوں ‏— پتلی پیکنی دی نقش روم والے لدھا پری نے چن اجاڑ وچوں

چار سفید۔ رنگ۔ سفیدی چشم۔ سفیدی دنداں۔ سفیدی ناخن
چار سیاہ۔ بال سیاہ مژگاں۔ سیاہ ابرو۔ سیاہ دھیری۔
چار گول۔ سر۔ انگشتاں۔ گٹے۔ ہردو ساعد۔
چار دراز قد۔ سر کے بال۔ مژگاں۔ انگلیاں۔
چار خورد۔ ساق۔ ساعد۔ زبان۔ بغل ران۔
چار خوشبودار۔ بینی۔ سنہ۔ بغل۔ فرج۔

چار سرخ۔ ہونٹ۔ مسوڑے۔ زبان۔ فرج۔
چار فراخ۔ پیشانی۔ آنکھ۔ سینہ کا فاصلہ۔ شانے۔
چار تنگ۔ سوراخ بینی۔ منہ۔ ناف۔ فرج۔
چار استوار۔ پٹ۔ گردن۔ پلی۔ سینہ۔
دیگر خورد۔ عمر۔ تیر۔ ہاتھ۔ پستان۔
چار نرم۔ پٹ۔ ناف۔ موئے زہار پیٹ۔ (مجموعہ تمام)

ایہا بدستے وادولت مصری چمک نکلی تیغ چمکار وچوں
تیتھے اگن جھبیرے کھو عاشق نکل جان تلوار دی دھار وچوں
پھیرے جھنکدی چادر دیناں لٹی چڑھیا غضب دا کٹک قندھار وچوں
قزلباش جلاد اسوار خونی نکل دوڑیا اڑد بازار وچوں
جو کوئی ویکھدا اوس دے حسن تائیں زخم لگدا اوس تلوار وچوں
عشق ہیر ابرو لاتھا تو تھائیں گے بچے نہ دلیدی تار وچوں
کیکھو ویکھدے رب کھاوندے انہاں کو اریانلے ہلوکار وچوں
وارث شاہ جہاں نہ ناندا وار لگا کوئی بچے نہ جھنے دی دھار وچوں

آمدن دختران بر دریائے چناب

آیاں نال فتناب تا ویہیڑے لیکے پریاں ٹور تنگ اوڈاریاں نی
چلو ہیر دے نال اُٹھ چلے نی لئے وچ دریا دے تاریاں نی
نال ٹھڈی نظر دے پھٹ سٹن نین نکھڑے تیز کٹاریاں نی
نین تیرتی کانیاں تتن چھڑیاں عطر بھنیاں پریم پیاریاں نی
ہتھیں پکڑ کانیاں وانگ شاہ پریاں دوڑیں کردیاں دھماریاں نی
مکھ کھول وکھائیکے پٹ سٹن لہو پینیاں پریم پیاریاں نی
اک دوجی نوں کہندیاں چلو ٹرکے ہیر دے نال تیاریاں نی
جھبیرے ہیر دی سیج تے نظر آوے دونہوں پاسیوں جھلکے ساریاں نی
اوچیڈیاں حسن گمان سندر وچ عمر دے خاص ٹیاریاں نی
پنچھی پون آسمان لے زمین مٹھے جھانجراں دیاں چھنکاریاں نی
نیڑے آئکے کڑکیاں وانگ بجلی گردن جھماں لوٹنے ہاریاں نی
وارث شاہ چھبیل تے گرد اوٹھا تھیں چاکانیاں تھیاریاں نی

پرسیدن ہیر لڈن ملاح را کہ پلنگ کہ خراب کرد

دس لڈنا کالیا گڈھنا مے میرے پلنگ نوں کس خراب کیتا
کجھ خوف خدا نہ مول کیتا میری جان نوں آندا عذاب کیتا
کرے نیئے وچ ماتم زبان ناہیں پاک لوکاں نے بے حساب کیتا
میری سیج تے کون سوالیائی میرا کجھ نہ ادب آداب کیتا
تیرے نال کرساں سیالا ملک جانے جیہا پلنگ نوں تدھ خراب کیتا
وارث گئے انہ زبان کریئے رب حکم قرآن کتاب کیتا

آمدن ہیر نزد پلنگ و خشم گرفتن بر ملاح

ہیر غصے دے نال سیاں سمیت دوڑ آیاں طرف پلنگ دی انہاں سمیتے
پکڑ کے چھبیل تے بنھ مشکاں مار چھمکاں لہو لہان کیتے

سلہ حدیث شریف میں ہے۔ تین چیزیں منافق ہوتی ہیں (۱) جھوٹ (۲) وعدہ خلافی (۳) امانت میں خیانت سلہ اس ردیف میں عجب نکتہ ہے۔ پلنگ سے مراد انسان کا دل ہے اور ہیڑی سے مراد جسم اور ہیر سے مراد عقل ہے۔ اور رانجھا سے مراد وسوسہ شیطانی ہے جس طرح انسان کے دل پر شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے تو نیکیاں مثلاً روزہ۔ نماز۔ حج۔ زکوۃ۔ صدقہ خیرات وغیرہ اس شیطان کو دل پر سے اٹھانے کے واسطے ہیر کی سہیلیوں کی طرح برابر کرتی ہیں۔ (محبوب عالم کوی)

آن پلنگ تے کون سوالیائی ہیر ڈیرڑے تساں سامان کیتے
ایہہ آن بیٹھا بورے راگ سوہنے سر لوکاں نے ایس احسان کیتے
کیہی کیتیو ای اساں نال ہیرے تیرے مانے نے چاہیے سُن کیتے
اسیں بہت بیدرد بے غرضاں نی ہیر مارنے بہت نقصان کیتے

کڑیئے یار نہ اساں بے وسیانوں کوئی اساں نہ ایہہ مہمان کیتے
چنچر ہالیئے ب تُوں ڈُبیں مُہیئے اگے کسے نہ ایڈ طوفان کیتے
تیرے جیہاں صمرتاں کئی ہویاں نہاں حُسن دے نہ گمان کیتے
ایس عشق دے لٹّے نے ملخ نی وارث شاہ ہوری پریشان کیتے

رنجیدہ شدن ہیر!

جوانی کملی راج ہے چھکڑے دا نئے کُنے دی کی پرواہ مینوں!
ناہیں پلنگ تے ایس نوں ٹکن دینا لاہے گا جے لکھ دا ماہ مینوں
ایہہ جیہے غلام ہزار بیٹھے اتے ایسدی نہیں ہے چاہ مینوں

میں تاں دہریکے پلنگ تے جا سُتاں آ یاکدھروں ایہہ بادشاہ مینوں
ناد ہو شاہ دا پت ہے شیر ہاتھی ہلی پن دھکیاں نے گا دھماں مینوں
ایہہ بولا پیر بغداد گگا بیٹھے آن بیٹھا وارث شاہ مینوں

کلام ہیر با رانجھا

اُٹھ سُتیا سیج اساڈڑی تے لماں سُن ہیر اناگ کیوں پیا ہیں وے
میں تاں سُتھ سہیلیاں نال کھڑی مینوں پھیریا گند گیا ہیں وے
بڑہاں نال ندیاں تیریاں پھیریاں نی جس سٹیا نے پیگیا ہیں وے
راتیں کتے اونیندرا کیتیوئی ایڈی نیندرا لا لٹھ گیا ہیں وے
اکے تاپ ہے بُرت کرجن لگوا کے ڈین کسے جھس لیا ہیں وے

تکھی لاہیا منڈری سیج اتے تُوں تاں کُن کوئی آن پیا ہیں وے
آوے اُٹھ کے دیہہ جواب مینوں کہیا گھڑا بوڑھ ہو گیا ہیں وے
کوئی لٹ پاپندھ ہے بدھ کیتا پینڈے ٹردیاں ہی تھک پیا ہیں وے
تُسی ویکھ کے سُنھری سیج میری کوئی آکھی آن دھیہ پیا ہیں وے
وارث شاہ توں جیوندا گھوک سُتوں لے کے موت آئی مر گیا ہیں وے

مہربان شدن ہیر!

کوکے مار ہی مارنے پکڑ چھمک پری آدمی تے قہربان ہوئی
کچھے ونجلی کناں دے وچ والے زلف گھوڑے تے پریشان ہوئی
صورت یوسف دی ویکھ طیموس بیٹی سنے مال دے بہت حیران ہوئی

رانجھے اُٹھ کے آکھیا واہ سجن ہیر ہس کے تے مہربان ہوئی
بھنے وال چوئی متھا چن رانجھا نیں بچھڑے دی گمسان ہوئی
نین مست کلیجڑے وچ دھانے جویں ترکھڑی نوک سنان ہوئی

۱ جو لوگ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرکے فتحیاب ہو گئے ہیں اور نفس سرکش کو پورا قابو کر لیا ہے انکو گاہے گاہے شیطان درجہ عرفان سے گرانے کیلئے کسی قسم کے پھندے لگاتا ہے۔ اسواسطے عارف کو فکر رہتا ہے۔ لیکن محبوب طمینان بھی ہو جاتا ہے ایسے لوگ عجیب حالت میں ہوتے ہیں کبھی مایوسی میں توبہ تلّا کا ورد ہے اور کبھی نازو کے چوچلے۔ خداوند کریم ناراضگی اور رحمت ایسے لوگوں پر تھوڑی تھوڑی نازل فرماتا رہتا ہے۔ ایسا ہی اب ہیر ناز کے ساتھ جھڑک بھی رہی ہے اور در پردہ خوش ہے۔
(مجیب عالم نگری)

اُدھوں ویکھدیاں ہیر جو خوشی ہوئی عقل بھل گئی پریشان ہوئی
خوشی نال وہدا جُسہ پھل گیا جو بن پھُل خمیری نان ہوئی
جیہڑا زور سی اپنے حُسن والا سبھ چھوڑ کے وچہ فرمان ہوئی
عشق حُسن میدان سوار چڑھ کے ہیر لٹنی پریشان ہوئی
بھلا ہویا میں تینوں نہ مار بیٹھی کائی نہیں سی گل بے شان ہوئی
رُو دے چپ دا ویکھ کے حال اُس دی ہیر اُگھتی سرگردان ہوئی
آ بغل وچہ بیٹھ کے کرے گلاں جیویں جیو قربان کسان ہوئی
بُکل خود دی گمان دے شہر وچوں نکل وچہ عاجزی دے آبادان ہوئی
ہوئی رانگ گلزار عالم جیتا نیویں جیہڑی آپ اگے سلطان ہوئی
وارث شاہ نہ تھاں دم مارنے دی ہر جشنہ دی جاں وی گھسان ہوئی

م

کلام رانجھا باہیر

رانجھا آکھدا ایہہ جہاں سفنہ مر جاونا ایں متوالئے نی!
ایڈے حُسن دا نہ گمان کیجے ایسے پلنگ تے نے نہالئے نی!
جُز نال مسافراں گل کیجے کر دلبری ساتھ نوالئے نی
تساں جیہیاں جہاں نوں لازم آئے گئے مسافراں پالنے نی
اساں رب دے آسرے رکھنا ایں ٹُر جاونا ایں نیناں والئے نی
وارث شاہ دے گھر نہ پوریں جیتے ایس جھیڑ دی بات نوں ٹالئے نی

کلام ہیر بارانجھا

آ کے پلنگ تے ہیر سب تجاں تیری گھول گھتیاں جیو اوارسیائی
اساں ہو کے آن سلام کیتا آکھ کا سنوں مکر کھلا ریائی
گنجی پھراں ہر خیس جیونی آں ہیں اللہ والیاں نے سانوں تاریائی
نا میں گل کڈھی ہتھ جوڑنی ہاں ہتھ والانہ نہ دھوں ماریائی
اسیں ہتاں کراں تے ہیر بکڑاں تے تھول کوں نہ گھولیا ساریائی
وارث شاہ ہے کون ضرب کیتیں دلجسدا رب نے کم سواریائی

کلام رانجھا باہیر

مان مٹیے روپ گمان بھریے ٹھیسلیے چھیل چھبیلیے نی
ایہہ جوبناں ٹھگ بازار دا ایں تو نے ہاریے رنگ رنگیلیے نی
اسیں تسانوں ویکھ کے مست ہوئے تسیں ہو گئے داغ تحصیلیے نی
عاشق بھو فقیر تے ناگ کالے باجھ منتروں مول نہ کیلیے نی
تیرے پلنگ دا روپ رنگ لتھا نہ کر شُہدیاں نال بخیلیے نی
وارث شاہ بن گالڑوں نرم کریے بول نال زبان رسیلیے نی

کلام ہیر بارانجھا

گھول گھول گھتی تینڈی وات توں سیئی دس کھول کدھر آئی نائیں
کیسے مان متی گھروں کڈھیائی جس واسطے پھیریاں باد نائیں

کیہہ نام تے ذات اکون ہیں توں آکھ گینڈڑا اُٹھ کہاونائیں
تیری صورت بہت پسند آوے سانوں جیو دیوچہ توں بھاونائیں
کیہڑا وطن تے نام کی سائیاں وے تے جد دا کون سداونائیں
منگو بالیئے دا تے توں چاک میرا پہ چھند فریب لگاونائیں

[١] کون چھند آکون تجھے مہر لی جن سٹے توں چھپت دنائیں
نین مست تے بھوڑلے اکھ تیرا گلاں ٹھیباں نال ہساونائیں
تیرے وارنے وارنے جو گھتی ہاں منگو بالیئے دا چار لیساونائیں
وارث شاہ توں جھیک ہے نوین جن بن کھلجان لگے جھیڑ گاونائیں

کلام رانجھا باہیر

رانجھا ذات تے اجٹ ہاں ٹھیٹھ سیئے نی پنڈ تخت ہزارہ ہے آپ میرا
بھایاں ہیں مینوں اٹھو ٹنڈ دتی مینہ وسیاں پانے آپ پھیرا
مینوں ٹرکے بولیاں بھابیاں نے کیتا اندروں جی کباب میرا

موجو چوہدری اُپت اڈلا ساں پیا دخت مینوں مع یا باپ میرا
طعنے دین نہ پکیتے لوک سارے ڈوروکنیونے جا حجاب میرا
وارث شاہ داجگر دو کھن ہویا سجھ دیکھ کے حال خراب میرا

کلام رانجھا باہیر دیگر

تساں جیہے معشوق جے ہون راضی منگو نیاں دی ہار چاریئے نی
خوشی نال گمان ہر چہر بیئے کیتے قول نہ مول وساریئے نی
گل گھت جنجال کنگال ہاریں جاتر بجبنیں ٹریں کواریئے نی

نیناں تیریاں لیسیں چاک جھے جوبن جیہڑے تے توں ساریئے نی
کیتھوں گل کیجے نت گال تساں کوئی مٹھ وچار چاریئے نی
وارث شاہ اس جگ تے لیجاناوٹوں کبر ہنکار لوں ماریئے نی

[١] اس ردیعت میں روح اور بدن قبر منکر نکیر کے سوال و جواب کا حال بتایا گیا ہے یعنے مردہ کو قبر میں رکھ کر خاک ڈالی جاتی ہے تو فوراً دو فرشتے منکر نکیر آجاتے ہیں اور آدمی کو اٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے۔ تیرا نبی کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے [٢] اس مصرعہ میں دنیا کے چھوڑنے پر سوال ہے۔ مثلاً دنیا پر انسان اس دنیا کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ کہ دنیا کو بڑی پیاری اور وفادار سمجھتا ہے۔ حتیٰ کہ خدا کو بھول جاتا ہے۔ جب موت آجاتی ہے اور دنیا کا سر سرد ہوگا اور فریب معلوم ہونے لگتا ہے اور اسوقت کوئی ملک آکر پوچھتا ہے کہ اے انسان تمہاری بڑی پیاری وہ کہاں ہے [٣] بندے کا منکر نکیر کو جواب دینا کہ میرا رب اللہ ہے میرا نبی محمد رسول اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے جب بندہ یہ تینوں ثبوت دیکھتا ہے تو فرشتے اسپر خوش ہو کر اسکو سلا جاتے ہیں جسطرح رانجھے نے اپنا خاندان بتایا تو ہیر کا منظور نظر ہوا [٤] یوں تو تکبر صرف ایک لفظ ہے لیکن اس کی اصل اور تحویلیں بہت ہیں ان میں سے ایک علم ہے علم کے سبب عالم لوگ جاہلوں میں اپنے آپ کو اچھا سمجھ کر متکبر بن جاتے ہیں دوسرا زہد ہے۔ تیسرا نسب اور خاندان۔ چوتھا تکبر حسن و جمال۔ پانچواں تکبر دولت۔ چھٹا تکبر حکومت ساتواں تکبر زور اور قوت۔ عابد اپنی عبادت کے سبب خاندانی آدمی اپنے خاندان کی شرافت کے سبب اور خوبصورت اپنی خوبصورتی کے سبب۔ اور زوروار اپنے زور کے سبب اور حاکم اپنی حکومت کے سبب متکبر بن کر فضل ایزدی سے محروم ہو جاتے ہیں متکبر آدمی کبھی جنتی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تکبر اور بڑائی کا مالک اللہ تعالےٰ ہے ۔

(محبوب عالم نکوی)

کلام ہیر با رانجھا

ہتھ بدھڑی رہاں غلام تیری سنے تربخنے نال سہیلیاں دے
ہوسن رتت پیاریئے رنگ گوڑھے ہے وچ سہیلیاں دے رتت سہیلیاں دے

ساڈوں بنے چاک بلاؤ دنا بھل گئے پیار ربیلیاں دے
دینہہ بیلیاں دے وچ کریں موجاں راتیں کھیڈساں وچ حویلیاں دے

اساں سکدیاں نوں رب جگ دتا روز گھٹیاں سال کیلیاں دے
اساں شوق پیار دیدار دے نے ہور شوق نہ رنگ سہیلیاں دے

خوش پوش مشاک گواہڈ چنگے کس کم گواہڈ ترتیلیاں دے
وارث شاہ میاں للہ ہتھ کیتی اساں لبھ لئے بست چلیلیاں دے

کلام رانجھا با ہیر

نال ڈھیاں گھن چرکھڑ تیوں تساں بیٹھنا وچ بھنڈار ہیرے
اسیں آن بکے رلا نگے وچہ ہڑے ساڈی کوئی نہ لئے گا سار ہیرے

رنگی ویکھے دھڑیوں کڈھ چھڈن ساڈوں ہٹک کے مول نہ مار ہیرے
اساں نال جے توڑ نباہنا ایں سچا دیہہ کھاں قول قرار ہیرے

جے توں انت پھر مجھوں نوں کڈھ دینی اہوں روک نے وچہ بازار ہیرے
پہلے سمجھ کے پھیر جے چکنا ایں ایس عشق دا اوکھا بھار ہیرے

آو بھا غریب دا ونڈ کے تے پھیر مول نہ کریں گار ہیرے
وارث شاہ ڈوڑ کن نباڑے نے منیں نال تصدیق اقرار ہیرے

کلام ہیر با رانجھا

مینوں بابلے دی سونہہ رانجھیا وے مرے ماں جے مونہہ تھیں مکھ موڑاں
تیرے باجھ طعام حرام مینوں تدھ باجھ نہ پہوڑے انگ جوڑاں

خواجہ خضر دی بیٹھ کے قسم کیتی تھیوں کوڑ جے پریت دی ریت چھوڑاں
کوہڑی ہو کے نین پران جاون تیرے باجھ میں کنت جے ہور لوڑاں

ایہ قول نوں ڑساں ماپیاں دے بھاویں ترٹ زمانہ وچ چاہن ڑاں
مٹھ نال خدائے دے میاں رانجھے ترٹ دلوں غیر دلیل نوں چاہوڑاں

کلام رانجھا با ہیر

چتیا سعائے ہوں تاں نس جائیں عشق جاننا گھرد دہیڑائی
سچ آکھنا ایں ہنے آکھ مینوں سچ تے جھوٹھ دا دیکھڑائی

دہشت عشق دی برچھی تیغ کوں چھپ رہے کہ ناگ سیلڑائی
ایتھوں چھڈ ایمان جے نس جائیں انت روز قیامت نے میلڑائی

تاب عشق دی جھلنی بڑی اوکھی عشق گرو تے جگ سب چیلڑائی
وارث شاہ دی اس تدبیر ہونی پوری ہیر سیلے تے کم سوہیلڑائی

کلام ہیر با رانجھا

تیرے نام توں ہیر قربان کیتی ماں جان تیرے اتوں واریائی
رانجھا جیو دے وچ یقین کرکے مہر چوچکے کول سدھایائی
کرکے قسم سوگند اقرار سچا ایہہ قول زبان کا پایائی

پاسہ جان دی لائی میں سیں بازی تساں جتیاں تے اساں ہاریائی
اگے ملکھی ہوکے ہیر چلی کول رانجھے نوں آن کھلاریائی
وارث شاہ نوں ویکھ کے ہیر چلی کہیا عشق دا مکر پساریائی

تعریف کردن ہیر خاصیت رانجھا پیش پدر

ہیر آکھدی جائیکے بابلا وے تیرے نام توں گھول گھمایاں میں
لاساں پٹدیاں پاکے باغ کالے پینگاں شوق دے نال پینگایاں میں
جے تے نازد نیاں میں نیند کیتی تاں بھی کسے نہ مول جگایاں میں

جس اپنے ملک دے باغ اندر ساندل بار دے وچ چھڈیاں میں
میری جان بابل جیہی رہل الٰہی جہیں ڈاڈھو ٹڈیایاں میں
وارث شاہ پیار دا سوہدا آندا گلاں تھوڑیاں چارکایاں میں

پرسیدن چوچک از ہیر خاصیت میاں رانجھا

باپ پُس کے پُچھدا کون ہوندا ایہہ منڈڑا کت سرکار دا ئے
اتھدا یاں بیٹھے تے داغ پوندا ایہہ جہیں دے نہ درکار دا ئے

لہ اس دیت میں مصنف نے درپردہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی تعریف فرمائی ہے کہ جسطرح یہود اور نصاریٰ نے اگلی کتابوں میں گواہی پکر
سعید روحیں رسول اللہ کا علیہ درلشان بیچا نکر درمیان سے آئیں اسیطرح ہیر بھی گویا اپنی مرضی کیموافق رانجھا بیچانکر گھرے آئی۔ ۱۲
رسول اللہ صلعم کی بابت پیشینگوئی تو کئی ہیں۔ یہاں انکی گنجائش اور ضرورت نہیں اہتدا میں صرف تین چار یہاں درج کرونگا حضرت محمد صلعم ابراہیم
خلیل اللہ کی تو دعا ہیں آپنے کعبہ کی بنا کے وقت دعا کی تھی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ ۰ الخ
دوم۔ موسیٰ علیہ السلام کی تمثیل ہیں۔ کَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۱۲
سوم۔ عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۱۲
چہارم:۔ داؤد علیہ السلام کے پہلوان ہیں۔ دحضرت سلیمان کے محمد یم ہیں)

شعر
پیدا ہو گیا پاک محمد رحمت فضل الٰہی ۔۔۔ اگلے کل پیغمبر جسدی دیندے گئے گواہی
شان نبوت ختم رسولاں سرور دین نبی دا ۔۔۔ آگیا دلبر آون والا جیہڑا نت سنیدا
کیا وہ شان فضیلت والے جہان تیرا پانی ۔۔۔ میں محبوب تکی دیوچ بیٹھا آ ہنگ دکی لائی

سنگ چتر تے عقلدا کوٹ ڈٹھا اوہنیں بہت ہی پہلے چار دائے
مالک اپنا جانکے سانبھ لیا سے کوئی کم نہ کرے گنوار دائے
وچہ کار ہوشیار وزارت دے بندا رہی گتی نہ مول وسار دائے
نالے صورت دا بہت ملوک ڈٹھے نالے بہت ہی عقل وچار دائے

ہکے نال پیار دے ہونگ دے کے سوٹا سنگ عشق دے مول نہ مار دائے
ڈٹھے نور اللہ دا مکھڑے تے موہوں ب ہی سب پیار دائے
سبھا رشتیاں دنیاں کھیاں توں کڈھ کھوتیوں مرتار دائے
واری دت جہانتوں مول رنتا ہنگ کوئی کم نہ آپ سوار دائے

مقولہ شاعر

کیہڑے چوہدری دا پت کون قوم کیہا عقل شعور دا کوٹ ہے نی
فوجدار وانگوں کر کوچ دھانا جویں مار نقارے دی چوٹ ہے نی
وطن ایس دا ذات تحقیق کرنی ایہ گل بہتی سوٹے ہے نی
طبع ایسدی بہت حلیم دستے نیناں نال کرداوٹ پوٹ ہے نی
دمہاں نال لیاندا دمنی جاپدا ئے دھکر دھلڑاتے ڈاہڈا موٹے ہے نی

کیکوں رزق نے آن دا س کیتا انہوں کیہڑے پیر دی اوٹ ہے نی
کنہاں جاندا پتے ہے کون کوئی کیہڑی گلدی ایسنوں تروٹ ہے نی
سیرت شکل فرشتیاں وانگ ہندی منڈا جاپدا عمر اچھوٹ ہے نی
دل ماہیں جنگی لجے جاندا منڈا جاپدا ہوگ گھبروٹ ہے نی
وارث شاہ کیوں چھڈ یا دیس اسنے کوئی جیوں وچ کھوٹ ہے نی

کلام ہیرا پدر خود چوچک سیال

پر تخت ہزارئیے چوہدری دی اسانجھا ذات دا جٹ اصیل ہے جی
متھا ایسدا چمکدا نور بھریا سخی جیو دا نہیں بخیل ہے جی
جیکر وچہ مقدمے جا بیٹے نال عقل دے کرے سبیل ہے جی

اوہدا اوپرا لگھے تے نہیں لگھے بڑی سوہنی ایسدی ڈھیل ہے جی
گل سوہنی پر شیدیوچہ کردا کھوج لائے تے تنہاں دی وکیل ہے جی
لکھاں جھگڑیاں نڈی ایں اکھ لاہی ساڈو ذات دا نہیں رذیل ہے جی

سلہ آنحضرت صلعم کی تعریف کو گویا کوزہ میں دریا بند کر دیا ہے مثلاً نمبر ۲ میں امت سے مراد ہے یعنے جو اس امت میں داخل ہو گیا خواہ وہ کالا بد صورت یا محتاج یا امیر ہو خواہ غریب غنی ہو یا فقیر سب کو اس نے دنیا میں سنبھالا اور آخرت میں سنبھالیگا ۳ یعنے کسی کو ترش روئی سے نہیں کہتا عظیم خلق اور نرمی سے بات چیت کرتا ہے ۴ مراد اپنی امت ہے - یعنے اس نے اپنی امت کے نشان ایسے مقرر کئے ہیں کہ امت محمدی دنیا میں بھی ہزاروں میں سے ایک بھی ایسا نشابر ہے جیسا ستاروں میں چاند اور روز حشر میں بھی امت محمدی کا فرد ایسا ہی پہچانا جائیگا - جیسا ساد گھوڑوں میں پنج کلیان گھوڑا ۵ مراد نورانی چہرہ ہے - اللہ تعالے نے قرآن مجید میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر فرمایا ہے -
۶ یعنے اپنے کام میں ہشیار ہے (تبلیغ اور ذکر فکر میں) ۷ جو آدمی مسلمان ہو کر کسی نفسانی خواہش سے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے تو فوراً توبہ استغفار میں اس کو لگا کر بخشوا دیتے ہیں ۸ ادب یعنے تعلیم - محمد صلعم کو تعلیم شدید القوی سے قرآن پاک فرماتا ہے علمہ شدید القوی جبرائیل کا نام ہے -
۹ تخت ہزارہ سے مراد مکہ شریف ہے - اور چوہدری سے مراد ہاشم - ہاشم کا بیٹا عبداللہ اور آپ انہی کے شریف صاحبزادہ ہیں ۱۰ جٹ اصیل یعنے آپکی ذات کل دنیا سے اعلیٰ قریشی النسب و رسید لقب ۱۱ مجلس میں احکام الٰہی سناتا ہے یعنے قرآن جو حکمت سے لبریز ہے ۱۲ یعنے مطابق قرآن شریف کے کل قانون سمجھا دیئے ۱۳ یعنے اگلی اقوام - شریعتوں - ملتوں اور مذاہب باد شریعت کے ساتھ (اسلام) قیامت تک منسوخ فرما دیا - شیخ سعدی فرماتے ہیں: یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست + کتب خانہ چند ملت بشست + (دنکومی)

ستیں پیڑھیں یہ لا العمندر انجھا اصل نسل تھیں جب دلیل ہے جی
وارث شاہ وچہ مجلساں سنداں فی عقل مجتہدی مثیل ہے جی

کلام چوچک با ہیر!

کئی ڈوگراں جٹاں دے بیاہوں جالے پہلے وچہ دلاوری لیا یانمے
پار چیر کر چاند اگدھ دیہوں لڑیا کا سنوں نال پہ بھایانمے

ہیر بس ایس تھیں نفع کوئی جس ویر یا با نال بجھایانمے
ایس نڈھڑے دا عقل لبھ لیا کیکوں چھڈ آیا مال گا یانمے

کس گل توں رس کے نس آیا اڑیا کا سنوں نال بھرجایانمے
وارث شاہ دانا ایہہ بہت فرسدا قصے جوڑ دا گلاں سنایانمے

کلام ہیر با چوچک

لائی ہو کے معاملے دس دیندا منصف ہو بھائی لڑدے پچھیڑیانمے
داہوں کڈھ کے کند جھونے پار لائے ہتھوں کڈھ دیندا کھیچ جھیڑیانمے

مہر مہری ہاڑ دیواندے ہند پاوندا وچہ بکھیڑیانمے
سبھا ہی وٹی نوں سانبھ لیاوے اکھیں وچہ کھٹے وانگ ہیریانمے

سیاں چاہ نال لیا ہے چاک رانجھا جتھے نت پوندے لکھ بکھیڑیانمے
وچہ مال دے ہے دلیر کیہڑا پہلوان جو وچہ اکھیڑیاندے

سانوں بیٹے آن ملایا ئی رکھاں سانبھ میں وچہ پٹیریانمے
وچہ کمدے بہت ہوشیار ہے اکھیں نیٹے وانگ ہیریانمے

پن خوشی دے نال توں آکھنی ہیں نت ویکھیں تیتھے سہیڑیانمے
وارث شاہ ہے شیر جوان رانجھا پچھے لوڑدے ہاڑیاں کھیڑیانمے

منظور کردن چوچک شاہ بانی رانجھا

تیرا آکھنا اساں منظور کیتا مجھیں دیہ سنبھال کے ساریاں نی
خبردار رہے مجھیں وچہ کھڑا ایہدے وچہ مصیبتاں بھاریاں نی

رلا کرے ناہیں وچہ ہونال دے ایس کدی نہ مجھیاں چاریاں نی
متے کھیڈ اٹھے کھڑیاں جان مجھیں ہوون بنڈ دے وچہ خواریاں نی

ایہہ طمع دا بہت طوک کچیلی جھیوال ہو ناگلاں بھاریاں نی
دنیہ رات پھرنا وچہ بیلیاں دے مگر مجھیاں بہت بیزاریاں نی

سلہ اس ردیف میں بھی آنحضرت صلعم کا ذکر ہے۔ یعنے جب رسول صلعم مکہ شریف میں بحکم خدا خلعت نبوت سے مشرف ہو کر اعلان پر کمربستہ ہوئے تو مشرکین نے آپکے ساتھ حسد اور بخل سے دشمنی شروع کر دی رفتہ رفتہ آنحضرت صلعم پر دھڑا دھڑ لوگ ایمان لانے لگے تو مشرکین کو اور بھی زیادہ حسد بھڑکا کیونکہ جب کوئی مسلمان ہوتا فوراً وہ پہلے دوستوں کو نجس سمجھ کر صرف چھوڑ ہی نہیں دیتا تھا بلکہ اسکو دشمن دین کا فرسمجھنے لگتا۔ جس سے ہر ایک کافر اور مشرک مومن اور مسلمان آپسمیں جو بھائی بھائی تھے دشمن ہو کر ایک دوسرے کو قتل کرنے پر تیار ہو گئے۔ اسی افرا تفری میں مکہ ایک بڑے نفاق اور میدان کارزار بن گیا۔ دریخا لفین اسلام آنحضرت صلعم پر طرح طرح کے الزام تھوپنے لگے۔ کبھی کہتے کہ یہ محمد نالائق ہے۔ فریبی ہے۔ مکار ہے۔ شاعر کاہن اور جادوگر ہے۔ اس نے دوستوں اور بھائیوں میں جدائی ڈالدی اور یہی باتیں جو دنیا کی زینت تھیں۔ نکال میں ملادیں اسیطرح ہیر چوچک رانجھے کے بارے میں کہتا ہے ۔ (محبوب عالم مکری)

کیسے سُست تے چڑیاں اکّم ناہیں بیٹھ وچ لوڑیں ہشیاریاں نی ۔ م ۔ جھگڑا اُسدے جو گراں بیٹھ سُن کے انہاں کدی تے ندیاں ریانی
تیرے آکھنے نے جاک کمیا ایہی جھ کریں توں منتاں زاریاں نی ۔ وارث نیک نصیب نے عاشقاں دے گلاں گرباں بجاریانی

آمدن ہیر پیش مادر مہربان

پانی ماں کولوں نادھری گل کیتی ہی مہیں دا آکھے چھیڑیائیں ۔ نت پنڈ دے وچ چار پوندی ایہ جھگڑا اسا نسیرڑیائیں
سُنجانت دے رنگو وچ بیلے ماہی چترتے شگر دسہیڑیائیں ۔ مائی کرم جاگے سادے منگواں دے سادھ عشق چٹیرا گھیریائیں
پہلوں وڈ دے لاسٹر انجھیا سی گلاں مٹھیاں نال کھیڑیائیں ۔ اوہدی ذات صفات تحقیق کرکے انجھا ذاند فرق نکھیڑیائیں
تریاں دے ویر ایکے کول کولوں اوہنوں ننگ جتا دے تیڑیائیں ۔ م ۔ کیسے گل تے آوندا مول نہیں کھوہ دھکنے نال جا گیڑیائیں
اُن دُکھنے زوان نوں چھوڑ گئے تے اودی عقل نے پٹ اُٹیڑیائیں ۔ م ۔ عادت ایسدی بہت پسند آئی وچ شہد دے مکھ سلیڑیائیں
شیریں نال کلام حکایتاں دے چھوڑاں دس انگڑ لویڑیائیں ۔ وارث شاہ ہن رب نے مہر کیتی بوٹا دکھ دا جڑ ما کھیڑیائیں

آمدن ہیر بخدمت رانجھا

پھیر ہیر رانجھیٹے دے کول آئی ہوئی بہت ہی دین دلاسڑے نے ۔ مکھن کھنڈ پراٹھے کھامیاں مجھاں چھیڑ کے دبے آسڑے نے
ہس گھبر رانجھیا جال بھائی گذر آوسی دودھ دے کاسڑے نے ۔ ہیر آکھیا سب رزاق تیرا میاں جاہیں لوکاں دے ہاسڑے نے
میں تاں سٹھ سہیلیاں نال لیکے کیڑ رکھساں جاہ ابھاسڑے نے ۔ تیرے نال رفیق شفیق ہوکے نظر یاد رساں گھوں عدے گھاسڑے نے

سلہ ان شعروں میں ان لوگوں کا حال ہے جو نااہل ہوکر اہل ہونیکا دم مارتے ہیں مثلاً ان فقیروں کو جو طریقت کا دم مارتے ہیں حالانکہ انکو طریقت اجتماعی سے نہیں جنتی باش پر سفیدی ایسے لوگ اپنے پیروں کو خود گمراہ کرکے چھوڑ بیٹھے وہ خدائی رتے سے بالکل نا آشنا ہیں کور باطن بدبخت پرلے درجے کے گمراہ اور بد اعتقاد ہیں انکو شریعت کا پتہ ہے نہ طریقت کا پاس ادب ہر وقت خلاف شریعت و طریقت کام ہے اسلئے وارث کہتا ہے مجھیں کا چرانا سُست کا کام نہیں افسوس آجکل امت محمدی کے چرواہ کیا تھا کیا ہوا کچھ ایسے سُست ہوگئے ہیں کہ اللہ رب کا گروہ تو گلہ بانی سے بالکل نا آشنا ہے۔ علماء فرقہ بھی بہت کچھ سُست ہے لیکن ابھی فقراء یا کاروں سے آگے ہے سلہ اس ردیف میں رسول اللہ صلعم سے پہلے لوگوں کا حال ہے۔ جواتنی بدکرداریوں سے بدلے در بدر بھٹکتے پھرتے تھے۔ کوئی انکو رستہ بتلانے والا نہ تھا شریعتیں ملیامیٹ ہوگئی تھیں رسولوں کی تعلیم طاق نسیان پر رکھی تھی۔ چوری۔ جنگ۔ عناد۔ عداوت۔ گمراہی۔ شرک۔ زنا۔ شراب خوری۔ قتل اولاد وغیرہ میں سارے کے سارے گرفتار تھے لیکن جب محمدی شمع چمکا تو ظلمتیں یکایک نابود ہوگئیں سلہ یعنے آنحضرت صلعم سادات اور اصل میں بہت اچھا خاندان ہے کیونکہ جہان میں سب سے اعلےٰ خاندان ابراہیم خلیل اللہ کا تھا اور اس خاندان زیادہ دو بندگی کے سبب ذبیح ہونے کے اسمٰعیل کو اور اسمٰعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو اور کنانہ کی اولاد میں ہاشم کو اور ہاشم کی اولاد میں سے بسبب قربان ہونے حضرت عبداللہ والد رسول اللہ صلعم کو بلی اس سے معلوم ہوا کہ از روئے نسب محمدی تمام صحیح النسب ہیں سلہ مذاہب باطلہ کو چھوڑ کر شریعت محمدی کی طرف رجوع کیا سلہ انگ یعنے خلق عظیم کی طرف اشارہ ہے۔ (نوری)

مجھیں چھیڑ دے جھل دے وچ دلبر آپ ہو بہیں اک پاسڑے تے
وارث رہے کم بناونا تیری شعر ہے نقش پتاسڑے تے

رجسٹری **مقولہ شاعر** شدہ

جہاں بجھ کے ہیر دا باپ چوچک رانجھا مجھیاں توں اجر وال کیتا
نرا مجھیاں دس تے لاڑیاں نہ بچے ہیر بھی دس دا مال کیتا
بونا عشق دا ہیجیا آپ چوچک عزت پت دا باغ پامال کیتا
اصل جٹ دا کدی نہ نیک ہوندا سچ ہوش گواویں سو سال کیتا
دلی کول دو دھاری رکھیو سو گدھا جواں دا چار کھوال کیتا
کولا گے رس دے کول دھریا گرگٹ ران دے وچ جہال کیتا
اج ہیر دے کہن تے رانجھنے نوں گھر بار سند اجائیوال کیتا
کرسی پھیر بد نام تقدیر تائیں جلدوں رانجھنے جوش ابال کیتا
بھلے کھو جاندا انسان آپے پچھوں رب دا قہر خیال کیتا
وارث آن تقدیر جاں کرے پھیر اعقل و الذہن ملے بحال کیتا

رفتن رانجھا در بیابان برائے چرانیدن گاؤمیشان

بیلے رب دا نام لے جا وڑیا ہو یا دھپ دے نال ظہیر میاں
اودی نیک ساعت جدوں آن ہوئی ملے آ جانے پنج پیر میاں
رانجھا دیکھ کے طرح فرشتیاں دی بنج پیر دے کپڑ آ پیر میاں
بچا کہا جوڑی چو تجھ نوری جیو دیہر ہوروں دلگیر میاں
رب گاہ سارا ہی آپ بیٹھے کوئی منع نہ ہوندی بھیر میاں
تساں ترٹھیاں کل جہان تر دا ہیں تیں ہوو دستگیر میاں
آکھے نذر دی سونی کر بخشش نال رب دے تساں دی ہیر میاں
کیتی عرض پھر سب سلام کر کے مینوں چوڑ نے بچے چہ سیر میاں
چھاؤں رکھ دی بیٹھ کے شوق سیتی سلد ونداوانگ فقیر میاں
مینوں ہیر دا عشق ہے ہیر بخشو ملے جہاں جاسی دہو ہیر میاں
بخشی ہیر درگاہ تھیں تسا تائیں یاد کریں جے بھیڑ میاں
پھر نال پنجاں پیراں بخشش دتی خادم ہوگئی جٹی ہیر میاں
حاصل ہونگے سبھ مقصود تیرے پوسی ٹھیک نشانے تے تیر میاں
بیڑا پار ہے تیسی فضل رب کرسی کیوں ہونائیں اڈ ظہیر میاں
تیرے ترٹھیاں بابجھ ہلک رسی سی چھل بیلاں دی چیر میاں
وارث شاہ جاں نیک نصیب ہون ملدے پیر فقیر امیر میاں

ناموہائے پیران و عطار کردن اشیاء ؎

؎ اس ساری ردیف میں اشارہ ہے کہ جب انسان کو کوئی مصیبت پیش آ جائے تو وہ اپنے حواس خمسہ سے مدد لیکر استقلال کرے اور کچھ مدت کے بعد تسلی نازل ہونے لگتی ہے بطرح رانجھا کو تکلیف میں پانچ پیروں نے ہیر بخشدی اور پانچ حواس ایک عطیے عنایت الٰہی ہے ان حواسوں کی بدولت انسان کو انسانی خلعت سے سرفراز فرمایا انسان کے جسم کی حدیں پانچ عضو پر تمام ہوتی ہیں۔ ایک سر دو ہاتھ دو پاؤں پانچ ہوئے اور ان پانچ عضاؤں کے کنارے بھی پانچ پانچ ہیں ہاتھ پاؤں میں پانچ پانچ انگلیاں ظاہر ہیں اور سر میں پانچ حواسوں میں ہے (دکنوی)

خواجہ خضر تے شکر گنج نور گوہری ملتان زکریا پیر پوری
ہور جلال بخاریا سی تے لال شہباز بہشت حوری

قطب خضر وال شکر گنج بخشیا سندھ دی لال شہباز نور پوری
خنجر سید جلال بخاری تے اکھو ٹڑی فرکیندے دی نالے ہک جوری

مہربان ہو کے کرن بہت شفقت کوئی کرے نہ تیرے تے سوال نوری
مالک منگواں دا تینوں رب کیتا دُھو پی بچا جو بُوری

تینوں بھیڑ پوے کریں یاد ساتوں نال ہیں جاننا اسانوں گھوری
وارث شاہ جھنڈ ساڈی لا در سیں ایں آ واگے کراں گے دپوری

تعریف گاومیشاں

بیلے ماہی سہایا مجھیاں نے لنگار نگ دے یاں رنگ رنگیلیاں نی
ڈار کونجاں دی رنگ ہرن چھپیلے گدے دے سنگ سنگیلیاں نی

اک ڈھیلیاں ہومیاں نچڑیاں سن اک کیرپاں تے اک نیلیاں نی
اک گنڈیاں رنگ فولاد سون اک دھاٹے ہت ٹھیلیاں نی

اک منڈیاں بلیاں گڑیاں سن اک ٹھیاں اک کریلیاں نی
اک کھیپاں اک کھرپڑ کھلاں اک مینیاں رنگ سنگیلیاں نی

اک بہڑ رہیاں اک پھرڑاں اک سنڈھے تے موٹیاں ڈیلیاں نی
اک ڈانگ مرغابیاں چال چلن اک بوریاں چھیل چھبیلیاں نی

اک کرن اگالیاں مچ چھہاں اک ٹھڈاں اک پتیلیاں نی
اک ڈریاں سدا جھنجھیٹیاں اک ہوک تے جھیٹے دی کیلیاں نی

اک گجے کھا تے مست ہویاں اک بوڑھی ودھ وصیلیاں نی
اک بن کالیاں مست ہجے کے مرکاں کھا لیکے ساویاں پیلیاں نی

اک بولیاں کالیاں تیاں سن اک کالیاں پنج کلیلیاں نی
اک چھوٹیاں اک گھرلاں سن اک ڈہیاں اک جھلیاں نی

اک ابلقاں سیاہ سفید سوہن پوچھل چوریاں بگیاں پیلیاں نی
وارث ماہی دی سدا دھی جھاں اک سنگیاں تے ہجے جیلیاں نی

دیگر تعریف و شمار گاومیشاں

ماہی وچ جوہ بیڑے دے آن چھڑیا مہر دیاں گوکیاں نال خوشحالیاں نی
ساہن مار ڈکاں گائیں گر گئے دھنیاں چھوٹیاں ساہیاں تالیاں نی

گائیں مجھیں لے لائیکے ستیں نا تجھے بجھ چھیڑ پیا رسمبھالیاں نی
ہر نگر ماسے کے لنڈیاں بچیاں نوں اچھے ٹالیاں بیٹھ بہالیاں نی

منگو مجھیاں دے ٹٹے حکم اندر کھاڑے باہر نہ بیڑکالیاں نی
ماہی بیچ جو کرن اجاڑ کھیتاں بنے ڈولیاں منگیاں کالیاں نی

؎ ان ردیف میں میرے خیال کے مطابق پانچ پیڑں اور پانچ چیزوں سے یہاں چار یار اور خود قادر مطلق مراد ہیں اور ان پانچوں نے متفرق پانچ چیزیں یعنی محمد صلعم کی امداد کی۔ اللہ تعالےٰ نے نبوت اور فتح دی ابو بکر صدیق نے مال اور رفاقت دی عمر فاروق نے ہیبت دی اور عثمان ذوالنورین نے مال اور حیا دیا اور علی مرتضےٰ نے شجاعت دیکر نبی کی ہر طرح امداد کر کے تمام دنیا پر سکہ بٹھا دیا اسی بات کا اس آیت میں اشارہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ الخ ؎ بیلے سے مراد دنیا ہے اور مجھیں سے مراد امت محمدیہ ہے اور اقسام گاومیش امت محمدیہ کے متفرق اعمال ہیں اور نمبر ۳ کی ردیف میں بھی یہی مضمون ہے۔ یعنے جن لوگوں نے رسول صلعم کی بے فرمانی کی اور ان کا فرمان ادا کرنا نہ جانا وہ لوگ واقعی سخت عذاب اور سزا کے مستحق ہیں + (محبوب عالم گوگی)

رانجھا ہیر دے ہیر رانجھے دی مجھیں ہیڑیاں ہسیا نوالیانی
وارث تخت ہزارے نوں چھڈ آیا پچھے ہیر دے تریاں گالیانی

آمدن ہیر نزد رانجھا

ڑی جھنگ سیال توں ہیر چلی آیا رحم قلبوت جگاونے نوں
چڑھیا خلد توں حسن دا ابر رحمت عملاں بلدا ملک وسا ونے نوں

رانجھے یار دے پیار دا چاہ چڑھیا آئی ہیر لڈی ڈنگھے لاونے نوں
وارث شاہ جد وچ جہان بنے آون نیک اعمال کماونے نوں

آمدن ہیر نزد رانجھا در چراگاہ بار

ہیر چا بھتا کھنڈ کھیر مکھن جتھیں رانجھے دے پاس لیاوندی اے
تیرے واسطے جوہ میں بھل جھلی کوڈا اپنا حال کھاوندی اے

ڈھونڈ بھال کے جوڑ تے سب بیلے تد پاس رانجھیٹڑے آوندی اے
ہتھیں اپنی رانجھے نوں ہیر چلی چوری ہیر پیار نال کھواندی اے

خدمتگار پیار دے نال کردی ادب اک نہ مول بھلاوندی اے
وارث شاہ تھاں حال احوال سارا کل چٹے تے کھول سناوندی اے

کلام رانجھا با ہیر

شرع وچ منظور نہ قول زناں رانجھا ہیر نوں آکھ سناوندا اے
مکر ان دے وچ نہ مکر کوئی رب وچ قرآن فرماوندا اے

مرشد جن تے رن انجھ شیطان جہیڑا افترا کر پڑھاوندا اے
رناں سچیاں نیں کرن چا جھوٹھے مرداں وچہ نہ کو سماوندا اے

رناں منڈیاں بھنگیاں لوستیاں دا اعتبار زبان نہ آوندا اے
وارث شاہ جے قول تے دیں پہرے ہٹ ہیر دا چاک سدا وندا اے

کلام ہیر با رانجھا

ہیر آکھدی رناں نیں بن دناں ایں بچ تے آپنوں جال دی اے
رن جیہے ہتھو نہ کیسے کرتار ان ہل نے ملک بھال دی اسے

لیلیٰ مجنوں دے تن وچ دکھ آگی سوہنی اپنے آپنوں گال دی اے
زلیخا چھڈ سر طریاں جی ناجر جھگی پائکے قول سمہال دی اے

سسی ہو شہید وچ تھلاں جی شیریں پچھے آ دسد نال دی اے
پکے سا جد دے سکیاں بن بچھا جھی کرن نہ دولت مال دی اے

ولی غوث ایہ ناں توں دے پیدا حوا دیکھ لے آدم دینال دی اے
ہٹھو رن دی چھیڑ نہ مکر دا ور وارث شاہ نوں خبر سجال دی اے

۱ اس آیت شریف کیطرف اشارہ ہے و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون ۲ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عزیز مصر کا ایک قول جو اسنے کہا تھا ارشاد فرمایا ان کیدکن عظیم عورت چونکہ اپنی بیحیائی اور فساد میں مشہور ہے۔ اسواسطے اکثر مردان سے حیا کرتے ہیں ۔ (دیکھو)

تشفی دادن ہیر با رانجھا

اللہ سچ تے نبی برحق میاں ہین سچے اپنا دیاں قسماں تینوں — تیری بندی ہاں جیوڑے جان ہیری بھاویں ٹکڑے کرکے سٹ بازار مینوں
میتھوں بھلیانی ہو سبھ گلاں تیرے رسدی رہی سبھ کار مینوں — آپ کٹھیاں سچ ہوگ کیہی تیتھوں ٹوریں مول بسار مینوں
تیرے باہجھ نہ ڈھاسا جی تائیں ڑیا دین گوڑدی لگ رہی مینوں — سکھی لاڈ ہیا دکھ نہ ویکھے ڈبی ہووی پور لاونا پار مینوں
تیرے نال ہے قول قرار میاں بھاویں جیت آئے بھاویں ہار میلو — بن جیہڑی بندی دکھ نہ ہوڑ سانیں وارث شاہ اتے اعتبار مینوں

نصیحت کردن ہیر رانجھا

ہیر کرے تسلی رانجھے دی ہیری گل پی بول دھیان کرنا — دوتی دشمناں نوں جیہڑا اس ساڈا صابر ہوکے دکھاں نوں جرنا
ایس عشق دے بحر وچ لہر مارو کے ڈھ جاسی اک ڈب مرنا — دوجا کیدو ہے گل شیطان دی جی چار پہر منہ یاں اوس فرق کرنا
بیڑا عاشقاں نوں انت پار لگسی سچ ثابتی نال جا قدم دھرنا — ایس عشق دے کھیت دی کار ایہا نال ٹھیٹاں معلم پیا بھرنا
خلقت جگ لا گیر بہت دیبی ہیں احمقاں تیں کجھ ہو پسرنا — دنیا جانے سیس وچ پادھکی دا او ہدی پھیر دھکار توں کیہہ ڈرنا
میاں انجھنا گور ایہ دور ہوسی انت سچ دا سچ ہی آن ترنا — جان سچ کی محبوب تھیں ل قدا جیہڑی نہیں عاقبت تھیں اک روز مرنا
جاہل عاشقاں نوں پورے نین ٹھپنے گئے آنکھے جیویں لگے نگر پڑنا — وارث شاہ اک بدی مہر باجوں نہیں عاشقاں آسرا کوئی مرنا

لہ عشق عشقہ سے مشتق ہے۔ جو ایک گھاس ہے۔ نہ پھولتا ہے نہ پھلتا ہے۔ نہ کوئی بو باس ہے۔ یہ گھاس جس درخت کو لپٹتی ہے اسکی کایا پلٹ دیتی ہے زرد و خشک کرکے رکھدیتی ہے اسیطرح عشق بھی ہے۔ جب عشق درخت وجود عاشق کو تجلی جمال معشوق کا اثر لاحق ہے برگ و بار و علائق انسانی کو جلا دیتا ہے۔ ابتدائے فقر عشق ہے۔ اور بحر ذخار ہے کوئی متنفس ایسا نہیں جسے طبیب کی حاجت نہ ہو اور نہ ضرورت علاج۔ بیشک سب کو اسکی حاجت ہے۔ کیونکہ بیماری کے ساتھ ہی اسکا علاج ہے۔ جسطرح جسمانی بیماریوں کے لئے دوا اور طبیب کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی بیماریوں کیلئے دوا اور طبیب کی ضرورت ہے۔ عشق امراض روحانی کیلئے واقعی طبیب کامل ہے اور ہم مریض جاہل خوش نصیب ہیں کہ حالت مرض و صحت میں طبیب موجود ہے جو سبیل صحت جاری رکھے اور راہ مرض مسدود۔ دیہ دنیاوی طبیب مرض کی حالت ہے۔ مگر حالت ہے۔ مگر حقیقت میں یہ طبیب دنیاوی طبیب سے کہیں بڑھ کر ہے اور اس سے برتر طبیب دنیاوی صحت کی تدبیر کرتا ہے جو چند روزہ مقام ہے۔ اور طبیب عشق صحت ابدی کا دم بھرتا ہے جہاں ہمیشہ قیام ہے۔ عشق اس مرض کو دفع کرتا ہے جس کا مریض ہر ایک نظر آتا ہے مثلاً نخوت۔ ناموس۔ کبر۔ زہد خشک۔ عبادت ریائی وغیرہ ہزار ہا امراض ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر ایک بڑا ہلاک مرض خطرات نفسانیہ ہے یا خطرات غیر اللہ خاصکر ان دونوں مرضوں کا شرطیہ علاج اگر کوئی کر سکتا ہے تو صرف طبیب عشق۔ طبیب عشق کی بتلائی ہوئی معجون کا مرتبان جب تک ہمارے سینہ میں موجود ہے تمام امراض روحانی و جسمانی کی راہ گویا مسدود ہے۔
(محبوب عالم نگوی)

مقولہ شاعر

چھنا چوری دی اکٹھے ہیر چٹی میں رانجھے نوں تے پہنچا دیسی
کتن تمن جا چھڈ یا ہیر چٹی ہر وقت رانجھیٹے دے جاوندیسی
خلق دیکھ کے اوسدی رسم بھیڑی پنجے انگلاں وچہ پاوندیسی

کرکے قسم سوگند تے قول سچا مڑ کے گھراں دے ول الٹ آوندیسی
لوکی شرم دی لاہ کے سے سیاں نال شوق دے گلے لگاوندیسی
وارثشاہ وچہ وڑ خاں سیاں رنگیے بُرے عملاں نوں شرع فرماوندیسی

رسوا شدن ہیر در خلقت

نشر گل ہوئی وچہ جھنگ سارے ہیر دوستی چاک دے نال لائی
گھر آئی جاں رانجھے نوں ودا ع ہوکے ماں آکھدی ہیں جیلکائی
مار ڈکرے کرکے چار تیرے وچ چک بابے تے ویر سلطان بھائی
مڑ جا رانجھیٹے توں ٹر اپنے نی ٹل جا میرے آکھے لگ جائی
فساد گل دی لوک وچار کرکے وچ جھنگ سیالے بھین بھائی

بیلے وگدی یار ہنڈاونے نوں کم ہوں شرم حیادی پکائی
مینوں سانڈ ریا لوکاں دے طعنیاں نے بُرے لیکھ نوں ہیر سانڈے گھر جائی
آ ڈالیے جھیر ہا ئیے نی سر سانڈے وچہ توں خاک پائی
تیری ماں سمجھاوندی ہیر تائیں کیوں چاک دے نال پریت لائی
وارثشاہ پھوری تینہاں نال ماپیا جنہاں ملیا پاندی جند جان تائی

کلام ہیر با مادر

سُن مائے انبڑیئے میرئیے نی بچڑ جان رانجھیٹے توں نا ٹلساں
عاشق ہوئیکے عشق دی وچہ ثابت جیکر رب میلے انہاں نال ملساں

بھاویں ٹوٹے کے ڈکرے کرن میرے وانگ کربلا ہو شہید مسلاں[1]
وارثشاہ جتے جھوندی مرگئی میں لیلی مجنوں دے نال رل چلساں

کلام مادر با ہیر

ملکی آکھدی بھیڑیئے تتیئے نی چھڈ گل بھیڑیاں ماردیانی
چوری کٹ کے اٹھ کے نت بیلے جاویں رانجھنے پاس جگ وادیانی
پُھل ریجھا سی کنڈے اگ پئے واہ واہ ایہ تستاں چاڈیانی

کتن تمن تے انا ہیں جا جنیوں اساں بچیاں تے تساں کھا دیانی
دھیاں ہوکے جو گکن نا آکھے دھیاں نہیں جانوں مار دیانی
وارثشاہ نہ سمجھیاں لگدیاں نے ایہ تیریاں جگ بربادیانی

[1] یعنے جس طرح امام حسینؓ اپنے مولائے کریم یعنے معشوق حقیقی کی رضامندی و شریعت کی تابعداری کے واسطے میدان کربلا میں پہنچے اپنا سے بعد اہل و عیال اور دوستوں کے بیعت نہ کرنے کی سزا میں شہید ہوگئے انہی کی نسبت ہیر نے بھی دی ۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں مصرعہ اے برادر چو عاقبت خاک است ۔ خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی۔ (مکوی)

رجسٹری — **کلام ہیر بامادر خود** — شدہ

ہائے ہیر یئے چاک سہاگ میرا باجھوں چاکدے کسے نہ کمدی ہیں
رانجھا ہی سردار بہشتیاں دا اوہا بان حوراں دی باغ ارم دی ہیں

والی روز میثاق دا چاک میرا تے باندڑی دسدی جہدی ہیں
وارث شاہ ونگاں دی اہنگ اٹھدی کھاری چک لئی ڈرامدی ہیں

ایضاً کلام ہیر بامادرِ خود

ہیر حال تو رج جاندا اک ٹھڑ ماں میری چیتوں کی جلتی ایں
پگی دی اہنگ نہ لہائے نیت میری کدیں نال یوسف مسیح مانی ایں

میری چاک دے نور دیاں سینہ دے وچ جہیوں باجھیں چھٹی ایں
وارث شاہ رانجھے دے حسن وچوں ٹُٹھی چودھویں رات دی جانی ایں

رجسٹری — **کلام مادر باہیر** — شدہ

ملکی آکھیا ہیر نوں نال غصے ذرا بول توں دکھ سہال دھیا
لگا سنڑن تیرا سنے کو کڑانی تیرے کو کڑیوں چھڈاں بال دھیا
تینوں جگ جہان دا خوف ناہیں جگ ساڑدا اہنیاں نال دھیا
دھیاں چنگیاں اوہ جو ماپیاں نوں سکھن وانگ گئے رنجھال دھیا
لوکاں وچہ نہ چاک دے نال بولیں رکھیں اپنا آپ سنبھال دھیا
کاہیں پیر دی اہنگ جھٹیاں دے چاک نال نہ دکھ روال دھیا
پیکا راج نہ دھیاں دا سدا رہندا اوڑک ساتھ بیگانیاں نال دھیا

ہے چاک دیاں کی ہیر تیر انظر آوندی میں نہ ہی حال دھیا
ہویا آپ کیکے پڈ ورنگ تینوں لگی بلن توں دی اہنگ مثال دھیا
دوتی نال مکالکھاں کرن کالا چھڈن چہ شر بکلدے گل دھیا
کی سیکھ پانا حسن دا ایا تے نور ہویا نال اوڑی تے ڈال دھیا
اس بات دی روک نہ ٹوک مینوں گھر پوچھ ہوئے قیل قال دھیا
تیرے ننگ ناموس نے اپنے دا آپ جیوڑے وچہ خیال دھیا
وارث شاہ نہ رہیگا یار کوئی جدوں ہوو سی پچھا عمال دھیا

رجسٹری — **کلام ہیر بامادر خود** — شدہ

میرے شرم دا بھرم نہ کریں ماں میرے شرم دا اساں ایں آگیا
او ہٹے صبر باجھوں کیہڑا ہوڑ خانہ تینوں ذس جو تدعو دکھا گیا
ہن جگ جہان دے دہنباں تینوں ہیر جیو دا خوف مچکا گیا
پنجھیہ سال دی عمر جوان میری تینوں بالڑی کون بتا گیا

تیرے راج دے حکم نصوح سارے میرا رانجھا خان سنا گیا
عالیشان کھڑا رانجھے دار سیں جگ جہان نوا گیا
بول وچہ مجالساں بھنائیں ہتھوں گھرے دے خوف ہٹا گیا
باراں برس دی نڈھڑی رانجھے دی وچہ شرح شریف دے آگیا

رانجھے یار دی پیڑی فرض مینوں گل عشق سدا پٹا پا گیا ۔ ۔ ہائے جھنگ دے آ گئے اصل وارث جھنڈے مٹو قدیم دے لا گیا

رجسٹری ۔ ۔ شدہ

مقولۂ شاعر

ملکی ہیر او دیکھ کے بیچ چالا چپ چاندی وانگ دانیاں دے ۔ ۔ او ہدے دل تے چا کدا ظن بیٹھا مٹھے ہون جگ دے سب خزانیاں دے

دیر کر یٹے کے ہیر چاک سندی کدی ساڑدیندی نال طعنیاں دے ۔ ۔ وارثشاہ نہ عشق دا راز چھپے بھاویں جھل بیلے ہون کانیاں دے

گاہ گاہ آمدن ہیر در چراگاہ

چوری مانوں تواں ڈھ کے کسے ویلے ہیر رانجھے دے پاس ہی آوندیے ۔ ۔ کدی اپنے نال کٹ چوری چھنا بھر کے نال لیجاوندیے

رہنا قول قرار تے تساں ثابت نال عاجزی آکھ سناوندیے ۔ ۔ وارثشاہ میاں جیہڑا قول کیتوا وہ گل سانوں بھلی بھاوندیے

خوار شدن ہیر از دست کیدو

کیدو لنگاں چا چا جیہڑا ہیر سندا او ہدا طور تراد س آوندا اے ۔ ۔ داؤ تکدا کھڑا او ہ ویکھدا سی ڈھنگ سبھیاں پھیریاں پاوندا اے

چوچاک ملکی نوں رات دن مت دیندا ڈھیں مار کے نہیں سمجھاوندا اے ۔ ۔ ڈھیں نال ایہ رانجھے پھرے وچ بیلے کیدو دن تے رات کراوندا اے

کریں وچ سنسار خوار سارا ہی گل نہ ہیں واہ بھاوندا اے ۔ ۔ وارث ہیر نشانے تے جا لگا جیہڑی بات نوں نت چھپاوندا اے

جستجو کردن کیدو ہیر را

کیدو ڈھونڈ دا کھوج نوں پھر بھوندا پاس پھر دی پئی ہیر آوندیے ۔ ۔ گم گگ کے ہیر دا ڈھونڈ ریا جس راہ رانجھے ول جاوندیے

لہ اس دیف میں ہیر نے گویا عرب میں سلطنت محمدی قلیچ کھا دیا ہے کیونکہ جب محمدی جود نوں ل عرب میں آیا تو نوشیرواں کا محل کانپنے لگا اور کنگرے گر پڑے اور بات و عزی سرنگوں ہوئے اور با آواز بلند کہنے لگے کہ پوجنے والے لوگو خدا کے نافرمان اب تمہیں راہ راست پر لگانیوالا پیدا ہو گیا ہے وہ صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرنے والا روئے زمین پر پیدا ہو کر تمہاری خبر لیتا ہے توارت و انجیلیں کہتی ہیں او ریہود و نصارا و الحذو ہم کو گی گوشہ میں دفن کر دو اور جلدی جا کر رسول عربی کی اتباع کرو اور اس کے پاس کتاب ہے (قرآن مجید) اس کے ماقیہ پر عمل کرو اور پکارنے والے نے پکار کر روئے زمین کے بڑے بڑے تاجداروں کو محمدی سلطنت کی خبر سنا کر ہلا دیا تھا جب آفتاب محمدی مکہ شہر میں بعمر ۱۰ برس چمکا اور جہان کی چیزوں خصوصاً انسانوں کو اپنی طرف بروانہ وار کھینچنے لگا تو ان نیم بسمل پر دانوں نے چند یوم میں زور آور دن بہادروں جن کو سپاہیوں چوروں ڈاکوؤں رہزنوں کا فرد مشرکوں اور یہود و نصاریٰ کو اس شہنشاہ آخری کے پایہ سلطنت کے آگے لٹا دیا

(محبوب عالم علوی)

نہوں اڈ گیا لج لنگڑے دا جس گل نوں ہیر کرلاوندی سے
ہیر کول ناہیں انجھا آپ بیٹھا تنگ کیدو دی ہیر ہو جاوندی سے
رانجھا آکھدا آؤ فقیر سائیں طمع تساندی ٹھیک سی وندی سے

مقصود سمجھیا کیدو لنگڑے دا جھنڈی بات نوں ہیر پرتاوندی سے
سوال پا یکے منگدا لپ چوری تاہیوں ہیر دی ٹل باوندی سے
وارث شاہ رانجھیٹے نوں ہیر چٹی ہر نعمتاں وند کھواندی سے

سوال کیدو پیش انجھا

کیدو دسیاں ٹوپیاں پالگو چہ انگ فقر دے رنگ وٹاوندا اے
ہیر گئی جاں ٹمی دل نین پانی کیدو آ کے مکر کھاوندا اے

سالوں جنگ سے نار حیران کیتا آن سوال خلاف دا پاوندا اے
رانجھا دیکھ کے اوسدی تدول شوہدی ہیر ہاگی نال بلاوندا اے

ف اس روایت میں مصنف نے شیطان کے مکر کا حال بیان کیا ہے چونکہ اس کتاب میں ہیر و رانجھا سے روح و تن مراد ہے تو ضروری تھا ان کے ساتھ ہی جو شیطان کیطرح کیدو ہیر و رانجھا کے پیچھے لگا اور چونکہ شیطان انسان کا بھاری دشمن ہے اسواسطے میں مجذوب عالم ناظرین ہیر کیلئے مختصر اسکی دشمنی کا حال لکھتا ہوں۔ اعاذنا اللہ منہ۔ شیطان کی دشمنی اور وسوسوں کی کوئی حد نہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا تحقیق شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور آنحضرت صلعم نے اور واضح کر کے سمجھا دیا ہے۔ تحقیق خون کیطرح آدمی کی رگ اور پوست میں دوڑتا ہے شیطان کی دشمنی کے سبب بہت ہیں لیکن باختصار لکھتا ہوں۔ شیطان بدی اور فسق و فجور کی طرف بلاتا ہے اور کبھی بھولے سے بھی انسان کو نیکی کی رغبت نہیں دیتا شیطانی وسوسوں سے ایک یہ بات ہے۔ کہ عام لوگوں کے دلوں میں وہ باتیں جو ان کے بوجھ اور فہمید سے باہر ہیں ڈالتا ہے جیسے ذات و صفات الٰہی کی تحقیق اور نبوت کے رازوں کا اور آخرت کے کاموں کا خطرہ اور جبر و اختیار کے مسئلہ کی تحقیق اور قضا و قدر کے بھید اور صحابہ کرام کی آپس کے لڑائی جھگڑے میں حق بات کی تفتیش کرنا یعنی حق کس کی طرف اشارہ چنانچہ یہ شیطانی وسوسے ہیں تاکہ رفتہ رفتہ سمجھ نہ آئے۔ ان حقیقتوں کا انکار کر بیٹھیں۔ اسواسطے کہ ان باتوں کی حقیقت وہ لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ اور بعضوں کے دلوں میں وہی شہادت ڈالتا ہے جیسے بزرگوں سے شفاعت کی امید پر عمل کو چھوڑ دینا اور تھوڑی سی اطاعت پر بڑے ثواب کی امید رکھنا اور اللہ تعالےٰ کی بخشش عام پر غرہ کرنا اور اس کے عذاب سے نہ ڈرنا اور بعضوں کے دلوں میں اس کا عکس ڈالتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے کرم اور بخشش اور ثواب سے بالکل ناامید ہونا اور بت پرستوں کو اللہ تعالیٰ کی نزدیکی سے فریب دیتا ہے کہ ان کی پرستش میں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ہے اور دیو و پری اور جنات کی عبادت چھوڑنے میں دنیا کے نقصان سے خوف دلاتا ہے اور دل میں ڈالتا ہے کہ اگر ان کی طرف نہ جھکو گے اور ان سے التجا نہ کرو گے تو تمہاری اولاد مر جائیگی یا مال میں نقصان ہو جائے گا اور نماز پڑھنے والوں کو پہلے ریا اور دکھلاوا ان کی نسبت میں ملاتا ہے اور پھر رکعتوں اور رکعتوں کے شمار کو ملاتا ہے اور بعضوں کو نیت میں اچھا جاننے میں اور قرات کو راگ میں پڑھنے میں اور حرفوں کو مخرج سے نکالنے میں گرفتار ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ کے دینے میں فقیر اور مفلس ہو جانے سے ڈراتا ہے اور کبھی زکوٰۃ دی بھی تو ریا اور سمعہ اور تکبر سے اور فقیر پر احسان رکھنے سے اسکے ثواب کو باطل کر دیتا ہے اور حرام چیزوں میں مال خرچ کرنے کو نیک اور اچھا دکھاتا ہے اور ایسے خیال میں ڈالتا ہے کہ شہوت اور جاہ میں جو لذت ہے وہ کسی چیز میں نہیں اور غصے کے وقت ایسا دل میں ڈالتا ہے کہ اگر تو غصہ نہ کرے گا تو عاجز اور ذلیل ہو جائے گا اور اللہ تعالےٰ کی عبادت میں محنت اور مشقت کو سخت کر کے دکھلاتا ہے اور بتوں کی حاجات میں بڑی بڑی مشقتیں کافروں کو آسان اور سہل دکھاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں مرنے کو حرام اور برا دکھاتا ہے۔ اور کسی کو اپنی عورت خوبصورت جو حلال وجہ سے میسر ہے اس کی طرف سے دل کو پھیرتا ہے اور بدصورت بیگانی عورت پر مائل کر دیتا ہے اور امیروں کو لوگوں کے مال زبردستی لینے کی طرف جرأت دلاتا ہے اور ان کو غریبوں اور مسکینوں پر ظلم کرنے کو آسان دکھاتا ہے غرضیکہ شیطان بنی آدم کو ہر ذریعہ سے دوزخ میں لے جانا چاہتا ہے جو اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے ہیں وہ لوگ اکثر اس سے بچے رہتے ہیں۔

(مجذوب عالم نظری)

کہندے سُن آواز خوشحال ہویا طرف رانجھے دی وڑیا آوندا اے
ٹوپی پہن کے شیخدی بنے صورت ابلیس دا مکر بناوندا اے
رانجھے رنگ بھر کے چُوری چاوندی لیکے ترت او لوک سُکھاوندا اے
رانجھا آکھدا اک فقیر عاجز آن اضطراب اپاوندا اے
رانجھے پچھیا ایہ فقیر لگاں ہیر آکھوں فقیر کس تھاوندا اے
تیویں دو وچ رانجھیا اپنے پاٹے پاں دسی نوں پاڑ و کھاوندا اے
ایہ بڑا بخیل بد اصل فاسق کوئی ایسنوں بھلا نہ بھاوندا اے
دار لگدا آکھلا اوڈیکدا اسی وانگ سو بیاں پھیریاں پاوندا اے
پنجیں کھڑیں ہیر نوں اگ لگی جدوں رانجھا سخن الاوندا اے
ہیر آکھدی کیتوئی بڑا ماہیا تیری مت نوں کون لیجاوندا اے
ایتھے خیر دیویں اگے راہ تینوں کہندا ایہ سوال سُناوندا اے
حاضر بھیجو حسب توفیق مولا رنگ رنگ دی نعمت لیاوندا اے
ہیر پچھدی آکھکے رانجھے نوں دسی چُوری کون لیجاوندا اے
دتی رب دے نام دی چا چُوری کوئی بہت غریب سدا وندا اے
ہیر آکھدی ہیرا چنڈال چلیا ہتھیں لا وندا ہیر نوں پچھاوندا اے
اہنوں فیر راتاں خیر نہ پاوناسی لکھ وار سوال جے پاوندا اے
دو وچ تھاں شیطان پھنگ اندر جائی پھر دا پیلا وندا اے
ایہ گل خبیثی نوں کھا گیا جویں زخم تلوار دا کھاوندا اے
جویں الٹے زخم نوں پچھ کے تے کوئی اوپروں لون لگاوندا اے
دیسی سُتیاں کلاں جگا لگاں اگ دھ دے وچ چاوندا اے

سخن چلیں جہان دے اچل لگاں ملدی دے ویر پاوندا اے
وارث شاہ میاں ویکھ ننگ لگی شیطان فساد جگاوندا اے

کلام ہیر با رانجھا

ہیر آکھیا رانجھیا بڑا کیتو ساڈا کم سی نال وبراباں دے
بیلے سراں نوں یہ پچھوڑ دیندا ابھنگ گھتدا وچ کڑمایاں دے
جھوٹھ سچیاں گلاں نوں میلیائے وانگ لگیاں کھڑیاں تایاں دے
سانڈے کھوہ نوں تک کے کرے چغلی ذرا تے وچ بریایاں دے
بابل انبڑی نوں جاکے دس دیسی اتے آکھسی پاپن جایاں دے
دولت دین تے دھرم ایمان سبھے وارث شاہ ہونال کمایاں دے

کلام رانجھا با ہیر

ہیرے عاشقاں لکھ ملامتاں نی نال صبر دے شکر گذار دے نی
شیطان بخیل مکار کتا جیہڑا کردا ہے کم وگاڑ دے نی
نبے ولائی اج سنبھال ہیرے ہوویں خوار نہ وچہ سنسار دے نی
سُنی سائلاں نوں نہ رد کرے خیر دیوندے نال پیار دے نی
دُنیادار تے غافلاں ٹھگ لیندا عاشق سچڑے چا در کار دے نی
وارث شاہ میاں کم سوئی کرے جیہڑے حکم سچے پروردگار دے نی

لہ یعنے وہ کلام جو قرآن مجید میں امر و نہی کے بارے موجود ہیں۔ اور اسکے مطابق جو آنحضرت صلعم کے قول و فعل ہیں۔ (دنگوی)

کلام ہیر با رانجھا

ہیر آکھدی رانجھیا برا کیتو تاں پچھناسی ٹھہر اینکے تے ‖ میرے آوڑنے تیک اس لنگڑے نوں اجھکا دندیوں ور دا اینکے تے
ایہ تاں چہ سنسار خوار کرسی ساڈے سچ نوں کوڑ بنا اینکے تے ‖ میں تاں جاندا نہیں سیاں ایہو ہاں خبر سنگیو سوہنیوں آپ اینکے تے
خبر لیندی پچھانوں اٹھ بھجانس وگیا کنڈ ولا اینکے تے ‖ اجے ہی نیڑے ہیر جا ملی نیں جھ پھڑ کے گل بہا اینکے تے
ہیر نگر نٹھی جا کٹھا کیتا اونہوں نال آ وانڈ بلا اینکے تے ‖ وارث شاہ میاں ستوں گل کچھی وٹیں ڈیاں ہلو چہ لا اینکے تے

گرفتہ شدن کیدو

ٹلی راہ وچہ ولڑ کے جاندی سی پہلے نال فریب دے چھٹیا سو ‖ نیڑے آنکے شینہی وانگ گجی اکھیں وچ دانیر پلٹیا سو
سر ٹلی دا ٹوپی گلوں توڑ سبھی نکوں چا لنگے زمیں تے سٹیا سو ‖ پھیر زمیں تے ماریا نال غصے دھوبی پٹڑے تے کھیس چھٹیا سو
کیدو لنگے نوں پکڑ کے چور وانگوں مار کے نے چا سٹیا سو ‖ وارث شاہ فرشتیاں عرش توں شیطان زمیں تے سٹیا سو

کلام ہیر[1] با کیدو[2]

ہیر ڈُھا کے آکھیا میاں چاچا چوری دیہ جیونا لوڑنا ایں ‖ تہیں تے مار کے چند گوا دیساں مینوں کیہ تہ سکنا ہوڑنا ایں
بھن ہتھ تے پیر لنگا دیساں اڑ چھوہرا نال کی جوڑنا ایں ‖ چوری نہیں یہ کھان نال جا اپنے گاہ اسانڈے نال اجوڑنا ایں!
داہڑی پُٹ کے ٹھوٹی دے وچ دیساں کیوں شتری بخوتوں نایا ‖ وارث شاہ گناہ دی ندی اندر ایویں لنگیاں عمر کیوں بوڑنا ایں

[1] اس ردیف میں شیطان کو ذلیل کرنیکا ذکر بیان کیا ہے یعنے اگر شیطان اور اسکے مکر اور فریبوں سے بچنے کی کوشش نہ کی جائے۔ تو جسطرح غفلت میں رانجھا کو ڈالکر کیدو نے چوری لے لی اور لوگوں میں ان کو شرمندہ کیا۔ اسی طرح بندے کی غفلت میں بھی شیطان ایمان کو لیجاتا ہے اور قیامت کے دن مخلوقات کے سامنے نہایت ذلیل اور شرمندہ کرے گا۔ [2] اس میں مصنف نے شیطان کو مارنیکا طریقہ بتایا ہے۔ یعنے جس طرح ہیر نے کیدو کو پکڑ کر مارا اور چوری واپس لے لی اسیطرح شیطان سے بھی ایمان کو بچانے کیلئے شیطان کی مار مقرر ہے۔ شیطان کو مارنے کے تین اوزار مقرر ہیں۔ اول یہ کہ اس کی مکر اور فریبوں سے خبردار رہنا کیونکہ خبردار آدمی کو کوئی نہیں مارتا جیسے چور جب گھروالوں کو جاگتا پاتا ہے تو بھاگتا ہے دوم یہ کہ اس کے وسوسوں کو بھول جانا اور اس کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا اس صورت میں بھی اس کا شر کم ہو جاتا ہے جیسے کتا بھونکتا ہے جس قدر اس کی التفات کیجئے بھونکنا زیادہ ہوگا اور اگر کچھ بھی نہ بولے تو آپ ہی چپ ہو جائے گا۔ سوم یہ کہ ذکر قلبی اور لسانی پر ہمیشگی کرنا اور بری صفتوں سے جیسے شہوت اور غضب سے اپنے دل کو پاک رکھنا اسواسطے کہ شہوت اور غضب کے غلبہ کی حالت میں ذکر کا اثر دل کے کناروں کی طرف بھاگ جاتا ہے اور شیطانی وسواس دل میں آجاتا ہے اور اپنا کام کر جاتا ہے۔ (دیکھو)

فریاد کردن کیدو پیش چوچک

ادھی ڈولہ پئی ادھی کھوہ لئی چن ویل کے پیپے لیاونداے
نہیں چوچکے نوں کوئی مت دیندا انھی ماں کے نہ سمجھاونداے
ایہ گل جہان تے کھنڈ جاسی بن ویلیے نوں کیہوں لاونداے
اج اڈ گئی مت چوچکے دی جٹ ہراجاتیں نہیں تراونداے
کہیا منیدے نہیں سوتوں ہیر اکھڑی پلیوں کھول کھاونداے
چاک نال اکلڑی پھرے بیلے کل کوئی لیک لاونداے
گل اکھی ہی سو بیان کیتی پھڑی بھرائیں جوں ٹھول لجاونداے
وارث شاہ کا جو عیب کہدائے سب انسدا نہیں چھپاونداے

کلام چوچک با کیدو

چوچک آکھدا کوڑیاں کریں گلاں ہیر کھیڈدی وچ سہیلیاں دے
ایہ چنجل جہان دی اگر لگا فقر جان تیرے ہو نال سہیلیاں دے
نہیں جھوٹھ ہٹڑے دے اپت جھوٹ ویند گھوڑے ہون نانہیں پت لیلیاں دے
پینگاں پائیکے جیکدی نال سیاں ترنجن جوڑدی وچ حویلیاں دے
کدی نال مداریاں بھنگ گھوٹے کدی جاچنے نال چیلیاں دے
وارث شاہ فقیر نہ ہون ہرگز پتر جٹاں دے وچیاں تیلیاں دے

طعنہ زدن زناں مادر ہیررا

ماں ہیر دی تے لوک کرن چغلی تیری ملکے دھی خراب ہے نی
ایتھاں ویہی چھناں تے نشر ہوئی ایس گوں داساں عذاب ہے نی
دھیاں ساڈیاں اساں نوں فکر ہویا تیری دھی اہو سخطاب ہے نی
بیلے چاندی مسیت نے انام لیکے کچھے مار قرآن کتاب ہے نی
چاک نال اکلیاں پھرن بیلے ہویا ماپیاں ہڑ حجاب ہے نی
تیری گھری دی اغرہ بگیاں نوں دیکھو چاک ہن پچھر داب ہے نی
آدھی پھیر آویہی تہ غرت تیری دھی داعقد ثواب ہے نی
اسیں ماسیاں پھپھیاں وچ ہویاں لاڈ اندروں جی کباب ہے نی
اسیں منع کریئے سگوں شوخ ہوندی دیندی ساتوں ٹھوک جواب ہے نی
نال چاک دے نہیوں لگایا نوں اٹھے پہر ہے غرقاب ہے نی
لوکاں بھالنے مسیت تے ہیر پڑھدی آکھ سبق اوکھا باب ہے نی
شمس دین قاضی زنت کیتے ہسنے شوخ دھی دیا دہ قصاب ہے نی
چھلکا جوبن چاند دا توں ہن جھمدی ہیاں لیاندی بنت آب ہے نی
وارث شاہ مونہ اکھیاں رنگ گئیں چڑھی ہیر نوں لوہڑ دی آب ہے نی

چغلی کردن کیدو پیش ملکی

کیدو آکھدا دھی ویاہ ملکی دھروئی رب دی من لے ڈائنے نی
اکے مار کے وڈ کے کریں بیرے اندر گھتی کے کٹ نوساٹے نی

ویکھ دھی دے لاڈ دی وند کدھیں انت جھوریسیں تت وہانی
رانڈ دھی تے زر ایہ تن چیزاں رکھیں کجکے سن قھائیتے نی
غصے نال ملکی تپ لال ہوئی جھب دوڑ توں مٹھے نائیتے نی
خر دیئے مونجئیے پاٹڑئیے نی مشٹنڈیئے چاک دے لائیے نی

اکے بنھ کے بھوہرے وچہ ستو لنب وانگ ٹھر ولیسے آئیے نی
جنہاں ننگیاں کھیاں وچہ پیہڑے انت کارٹے چوڑ لیجائیے نی
سدیا توں ہیر نوں ڈوب کے تے تینوں مال سلینا ٹھوڈائیے نی
وارث شاہ وانگوں ہتے ڈب مویئیں گھر گوار بھنڈائیے نی

خشمناک شدن ملکی با ہیر

ہیر آکھے آکھدی ہکے تے آنی جہات نی انبڑیئے میریئے نی
غصے نال کہے ملکی ہیر تائیں سانوں ٹیپو چاک دیئے چیر تیئے نی
کوتل وانگ کھلی پھریں وچہ بیلے آکھیر لکسند وچھیڑیئے نی
دھی جوان جے کسدی بری ہوسے چپ کیتڑی چا نبیڑیئے نی
لوکاں وچہ پوشاک توں چاک کھیں دامن نال آ کے لوٹئیے نی

تینوں ڈوب گھرے کھوہ وچہ چا بوڑاں گل ٹیپو بچے ہیریئے نی
دھی جوان جے گھر تھیں باہر نکلے لگے وس تاں کھوہ نکھیڑیئے نی
جوں جوں رجھیا توں سرے چڑھ میں تھیں تیں شوخ ودھیریئے نی
تینوں بڑا ماد ر اجاگیا ئے تیرے واسطے مس بہیڑیئے نی
وارث جیوندے ہوں جے بھیں بھائی چہ بر چاک نوں گھیر لیئیے نی

کلام ہیر با ملکی مادرِ خود

ہیر کڑک کے آکھدی ماں تائیں میں نوں شوق ہے چا دیاہ دے نی
دل جان تھیں ہاں ہیں کھلی حاضر اگے میں رانجھے بادشاہ دے نی
رانجھے چاک نوں چھوڑنا بہت اوکھا بھاویں چا پاڑ در بچا دے نی
منہ جھوٹھیاں دا جھوٹھیاں دی قول نہیں اعتبار وساہ دے نی

رانجھے نال ہوئی جند جان اکو لکھے لیکھ ایہ درگاہ دے نی
میرا چاک دیں دسدی چاکنی ہاں عدر حشر دے تور نبھاہ دے نی
صدی تیر ہویں وانگ یکڑی ہاں حکم نال رسول اللہ دے نی
حکم رب تھیں کرنگے سخن سچے پکڑ دیں اگے وارث شاہ دے نی

کلام ملکی با ہیر

ملکی ہیر نوں آکھدی سمجھ کڑیئے گلاں کر نئیں نی دو دھگانیاں نی
ساؤ نزادیاں نے اجالا پکڑ دھیا توبہ کر توں تھوں گھنیاں نی
شرع نبی رسول دی دیکھ مسئلہ عاق دوزخاں وچہ جلکانیاں نی
تیرے طور ٹھیول یہ دسدے لیکاں جھنگ سیال لانیانی

کریں پیا نال جواب سا ہویں دے حیاں مجھن نہ اودھ مانیاں نی
ہیرے سمجھ نہ ہونا دان بچی تجاں ساڈیاں نکو دکھانیاں نی
کریں نت مطالعہ علم دا توں گلاں جاہلاں نوں سمجھانیاں نی
مینں دتیاں مال ز نہ آؤندیانی وارث شاہ نے حجریاں پانیاں نی

کلام ہیر با مادر

بہلوں سب نوں یار دا شوق ہویا نبی پاک ڈٹھا کرن جمال مائے

آیا دی لیکے ہویا ترت حاضر لیا یار نے یار سنبھال مائے

اسہوں سامنا رکھ کے دیکھیو سو گلاں کیتیاں فرق نہ وال مائے

ہور دنیاں لیاں نی دلاندیاں فیر اک ہوری ذات نال مائے

تویں تخت ہزاریوں ٹرے رانجھا رب میلیا جھنگ سیال مائے

پنجاں پیراں نوں تار رانجھا رب کولوں جھولی ہیر پایا خوشی نال مائے

سدا یار دا خاص معراج میرا بیلے وچ ہوندا چاک نال مائے

بیلے جاوڑوں بھول نہ ٹرانگی میں ترٹے کھوہ اندر گھت گال مائے

پچھے چاک دے مرن قبول کرساں کراں ہجر نہ غیر خیال مائے

تا ہمیں جگ تے وارثا سدا یا گئی رانجھے یار دی ہیر سیال مائے

سرزنش کردن مادر ہیر

تیرے ویر سلطان نوں خبر ہووے فکر کرے وہ تدھ مکاوندیا

جو چک باپ دے راج نوں لیک لائی کیا فائدہ ماپیاں تاوندیا

نک وڈھ کے گوڑ ماگا لیائی ہویا فائدہ لاڈ لڈاوندیا

راتیں چاک نوں جا جواب لیسان نہیں شوق ہن جیہن جھڑ وندیا

تیرا خیال کو چنے نت ایہا ماں باپ نوں نت ستاوندیا

زانی دوزخاں دے وچ سالڑنگے بدلہ عاقبت عمل کماوندیا

آکھے لاہ لئے سبھ گہنے کیہا فائدہ گہنیاں پاوندیا

وارث شاہ میاں ایس چوہری دا جی ہویائی لنگ گٹاوندیا

کلام ہیر با ملکی مادر خود

مائے رب نے چاک گھر گھلیائے تیرے ہون نصیب جے دھرں چنگے

ایہو جیہے جے آدمی ہتھ آون سارا ملک ای آپ تے ٹی لا منگے

جیہڑے رب کیتے کم ہو رہے ساتھوں مائیں کیوں غیب دے دینگے

کل سیانیاں ملک نوں مت دتی تیغ ٹھریاں عشق نہ کر فرنگے

نہ چھیڑیئے رب دے بان لوٹریاں نوں جنہاں کپڑے خاک دے وچ رنگے

جنہاں عشق دے معاملے سر چا وارث شاہ نہ کیسے توں سہن سنگے

کلام ہیر با مادر خود

لہ اس ردیف میں مصنف نے حضرت محمد مصطفیٰ خیر الوریٰ کی ضرورت اور شان کو بیان کیا ہے آنحضرت صلعم کا شان اتنا ہے کہ آدم سے لیکر خود آنجناب تک کل پیغمبر خدا کے آگے اسطرح دعا مانگتے رہے کہ الٰہ العالمین ہمیں اس نبوت کے عوض اگر محمد ختم النبیین رحمۃ اللعالمین کی امت میں پیدا کرتا تو اس نبوت کے درجے سے بہتر تھا ــ چوں بشانش نگاہ موسیٰ کرد ــ شدن از امتش تمنا کرد ۔ اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر رسول اللہ کی آمد سے قرآن مجید میں اپنا احسان جتایا ہے ۔ (ذکوی)

ہیر نین گلیڈوں نال بھر کے کہے ماننوں بنھ نی کیڈ بالے
اینہاں تیریاں بکیاں بڑیاں توں ناہیں کنب جاناں جگر عشق مارے
پیر حسن حسین دے دو تنگ مائے کرساں کربلا جھنگ دی جان وارے

ڈر دور سلطان تے باپ تے ڈر رانجھے یار توں چھٹے نی گھول سارے
رانجھے یار نوں مول نہ چھوڑساں میں تے دھبت پکے اوڈھولیں لارے
وارث شاہ اوہ رب دے خاص بندے جہڑے قول اقرار تھیں نہ ہارے

شکوہ کردن ملکی پیش چوچک

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ چاہڑے تے حال اظہار کیتا
طعنہ دین شریک تے لوک سارے چوطرف سنسار خوار کیتا
اس وچ سیال اندی لاہ دستی نڈھی ہیر نے چاک نوں یار کیتا
کڈھ چاک نوں کھوہ لے چھیڑ سارا اساں چاک توں جی بیزار کیتا
چھب ویاہ کر دھی نوں کڈھ دیسوں سانوں ٹھٹھ ہے ایس مردار کیتا

ملکی آکھدی مہرجی بنی اوکھی سانوں ہیریاں جھلیاں خوار کیتا
ایس کٹر ول وتراہن چنگا جنہاں ماپیاں نال بگاڑ کیتا
جاں میں متاں دتی اگوں لڑن لگی رج لاڈ کے چشماں نو اچار کیتا
اکے دھی نوں چا گڑھے دب کریئے جانوں جے چا گنہگار کیتا
وارث شاہ نوں ہیر خوار کیتا نہیں تاں رب صلوب دیدار کیتا

کلام چوچک با رانجھا وجواب او

راتیں رانجھے جاں مجھیاں آن ڈھوئیاں چوچک سیال تے منہ وٹایا ئی
بھائی چھڈ مہیں اٹھ جا گھر نوں تیرا طور برا دسیایائی
ٹھٹھے نال لوکاں سانوں ٹھٹھ کیتا اتے دھیاں بہت اکایائی
مہر جھوردا سی اوس بیٹے نوں کمال رکھ کے نے پچھوتایائی
اساں ساہن رکھیا ایہ نڈھا دھیاں چار نا نہیں تایائی

سنیں رانجھے نوں پاس بہل کے تے بھید ہیر لاڑکا یائی
سیالوکھو بھائی سانوں کم ناہیں جائے اودھرے جدھر جی آیائی
سانوں مہنا ایس دا ڑکدا اے ٹھٹھے نال جہان نے تایائی
بھلا کیتا سی ہن مندا پیش آیا کیتا اپنے آپ دا پایائی
حکم اتقوا من مواقع التہم وارث شاہ ایہ بحر لکھا یائی

۵۱ قول قرار الخ میرے خیال میں قول اقرار پورا کرنے میں صرف عشق ہی عشق ایمان کی سلامتی ہے وہ لوگ بہت ہی اچھے رہتے ہیں جو مجازی کاموں میں بھی عہد پورا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہاں قول و اقرار روز میثاق کا ہے۔ لیکن افسوس ان لوگوں پر جو مجازی عاشقوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس کام پر جو خود معترض صاحب نے بالکل اپنے خیال سے نکال کر طاق نسیان پر ردی کر کے پھینک دیا ہے اور پہلا اقرار تو بھولتے پر خدا تعالے نے چنداں خیال نہ فرما کر دوسرا عہد لیا یعنے دنیا میں رسول اور کتاب بھیجکر انسان نے پہلی غلطی سے کچھ شرمندہ سا ہو کر آمنت باللہ و آمنت بالرسول کا دوسرا اقرار لیا اقرار کنندگان میں سے بعض تو پہلے ہی کی طرح خاموش ہو گئے اور بعض دوسرا اقرار کرنیکے بعد ایسا پورا کیا کہ پہلی غلطی بھی نیکی کے ساتھ تبدیل ہو گئی۔ عہد کو پورا کرنے کے بارے قرآن حکیم نے ایک بار نہیں کئی بار فرمایا ہے۔ اور حدیثوں میں تو اس کی تاکید کا کوئی حساب ہی نہیں خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ عہد کر چکنے کے بعد اس کے انتظار میں تین دن تک وہاں ہی کھڑے رہے تھے جہاں وہ کہہ گیا تھا۔
(محبوب عالم نگوی)

مقولہ شاعر

وَلَو بَسَطَ الرِّزقَ لِعِبادِہ وچ کمائے کے مستیاں چاہیانی
اچھا کھاویئے پہنیئے جگ بھانا نہیں علتاں کر نیاں آیانی
اِلّا عَلیٰ اللہِ رِزقُہا ایہہ سائنوں مجھیں گھر آپ یانی

کُلُوا وَاشرَبُوا رب نے حکم کیتا وَلاتُسرِفُوا منع فرمایاتی
کتھوں بچن اونہاں شتاڑیاں نوں جنہاں کھا ہڈیاں دُھلایانی
سچا رب ہے رزق دے دین والا وارث شاہ گلاں سمجھایانی

رفتن رانجھا از خانہ چوچک

رانجھا سُٹ کھونڈی اُتوں لاہ بھورا چھڈ چلیا سبھ منگو واڑ میاں
دل چایا ملک تے دیس توں وَنج بھاوا بولیا ہاڑ میاں
تیری دھی نوں سیں کی جانتے ہاں مینوں آئی مَدی نظر پہاڑ میاں
منگو مگر میرے بھوں آوندا سی مجھیں مہر تول پنیاں تاڑ میاں
گھٹ لئیں چرائیاں ہیاں محی کیتا ای کائی کراڑ میاں
دھی کھتری دی ہے کھتریتے لیکھا گیا ہے سوہپار میاں
بھری جگنی رکھ لئو سانبھ اندر رکھ چھڈ یو ننگ کراڑ میاں

جیہا چودھری نوں کھرے دا گھر کپ بیٹھے چھڈ ڈھ دے کدہ اپاڑ میاں
مجھیں تیریاں چراندے ملن سبھے کوئی کٹیا نوں گائی دہاڑ میاں
مینوں ہیں وی کجھ پرواہ ناہیں ٹھیٹھی سی پئی اسی ہاڑ میاں
تیریاں مجھیاں واسطے رات دی بھیراں قہر دے بھید اجھاڑ میاں
ہیں چار دنوں رس گئے باراں وچ اٹھیا اندروں ساڑ میاں
تیری دھی ہی تیر گھر بیٹھی جھاڑ مفت دے الیائی جھاڑ میاں
وارث شاہ میاں پوری پیو پچھو آیا توں گھتے ہاڑ میاں

افسوس خوردن چوچک از رفتن رانجھا

ہیں چھیڑن نہ بابجہ رانجھیٹڑے دے ماہی مہر سبھی چھک ماریے
کائی رُل جائے کائی ڈھ جائے کائی شینہہ پاڑے کائی پاڑیے

لہ اس ردیف میں اصلی مطلب آنحضرت صلعم کا مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر کے تشریف آوری کا ہے جب رسول اللہ صلعم نے اعلان توحید کیا تو کافروں نے تنگ آکر ایک دن آنحضرت کو بلا کر کہنے لگے اے محمد تو ہماری حکومت بھی لے خوبصورت عورتیں بھی لے اور بھی جو کچھ مانگے گا حتے المقدور دینگے لیکن تو صرف اتنا کر کہ ہمارے بتوں کی توہین چھوڑ دے اور توحید کا آوازہ بند کر دے رسول صلعم سنتے ہی فرمانے لگے یہ چیزیں تو دنیا کی ہیں اگر تم سورج اور چاند کو بھی لا کر یہ دونوں بالخصوص مجھے دیدیں تو بھی میں تا زیست اعلان حق یعنی لا الہ الا اللہ کہنا نہیں چھوڑونگا جب کافر مایوس ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ کو مکہ سے نکالنے کی ٹھان لی آخر جب کافروں کی رسول اللہ صلعم کو مکہ شریف سے نکال چکے یعنے رسول اللہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما گئے تو مکہ کے گھر کے گھر خلقوں کے محلے ویران ہو گئے بازاروں کی رونق و تجارت کم ہو گئی کیوں؟ اسواسطے کہ رسول اللہ صلعم کے نکلنے کے ساتھ ہی کل مسلم بھی کوچ کر گئے اور شہر بالکل ویران ہو گیا یعنے مسلمان تو سوائے رسول اللہ کے ایک دم نہیں رہ سکتے تھے یعنے مکہ کی آبادی سوائے اللہ کے مو ہی نہیں سکتی تھی ۔ (ذکوی)

کائی رلدی پھیر دے وچ جیل بیلے کائی چھپ کے مندڑے دا ر رہے
سیال پکڑ ہتھیار تے ہو کے جہاں ٹکر لگ کے کھولیاں چار رہے
مہیں چڑ گئیاں باہج رانجھنے دے کر لوک ہتیرا پیار رہے
وارث شاہ چوچک چھوٹا ہوئے سنگو ناہ چھڑے ایسیں بار رہے

کلام ہیر با مادرِ خود از اندوہ و غصّہ

مائی چاک تراہیا چاہیے ایس گل اتے بہت خوشی ہوئی
ڈلے اکھدی ماہی نوں ڈھونڈ ملی خاک اڈسی وچ جے نسی ہوئی
ماہی نسی تاں بھلی گل تھیسی سنیاں ہیر وچھڑ کے رُسی ہوئی
رب اوس نوں رزق ہے دین والا کوئی اوس کے دب آنی ہوئی
مہیں پھرن خراب وچ بیلیاں دے اندر کھو بیاں دے پیا پھسی ہوئی
وارث شاہ اولاد نہ مال رہسی پری صبر جس دی طلب گھٹی ہوئی

کلام ملکی با چوچک برائے آوردن رانجھا

ملکی بات سناندی چوچکے نوں لوک بہت دیندے بد دعائیاں
حق کھوہ کے چاک دا جواب دے تاہیں چھڈ کے گھراں نوں جائیاں
اکھیں ہیر تیری جہاں رہے ناہیں جیں جانسیں تُوں ہیں لیائیاں
باراں برس ہیں اس چار یا نی مہیں کیتی سو چوں چرائیاں
لیکھا منگدا اپنی چاکری دا اٹھیلی درماں دی ہیوی آئیاں
وارث شاہ فقیر نے چپ کیتی اودی چپ ہی ڈنگ ٹھہائیاں

کلام چوچک با ملکی بابت رانجھا

چوچک آکھیا جا منا اس نوں یاہ تیک تے مہیں چرائے
کھن دہی وہو وہدے چوٹیاں نوں اودی کھوندیوں شام چڑھ لائے
نِسے وو دہری نال سروش لُبے تحفہ راولوں اک منگ لئے
ایس جگ مکار دا کم ایہو کوئی مکر فریب لگا لئے
جدوں ہیر ڈولی پا ٹور دیئے پھیر صاف جواب سنا لئے
اج روز دا کجھ وساہ ناہیں نال خوشی دے وقت لنگھا لئے
ٹِکا چکھن تو تیری ہتھ چھلے نال دکھلی رنگ رنگا لئے
لیر جھم دی سُب تیا کوئے دا اوہدی ڈبے نال رکھا لئے
ساڈی دھی دا کجھ نہیں لاہ لیندا ایہہ بھل ٹکور کر لئے
وارث شاہ مہیں سدا جٹ کھوے اک جٹ جتاوی لئے

سلہ اس دیت میں سیال سے مراد قریش کہ یا عرب ہے۔ عرب آنحضرتؐ سے پہلے سب دنیا سے ابتری حالت میں تھا۔ نہ تو کوئی خاص سلطنت تھی جو انتظام رکھتا۔ نہ کوئی خاص مذہب تھا جس سے خوف خدا ہوتا۔ بت پرستی گھر گھر میں معمولی بات تھی۔ جھگڑا لڑائی فساد۔ چوری جوا زنا شراب بکثرت طاق دختر کشی۔ رہزنی قتل اُن کا ایک کھیل اور تفریح تھی۔ مدبران عرب تمام اصلاح عرب کے لئے ہمت اور کوشش کر چکے لیکن اصلاح نہ ہو سکتی تھی۔ لیکن جب ستارہ محمدی چمکا تو بقول شخصے ۔۔۔ جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا۔ وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں۔ (ذکری)

پرسیدن ملکی رانجھا را

ملکی جا دہیڑ پوچھ پچھدی اے جھڑا ویڑا اسی بھائی تے بھاوندا
ذرا ہیر کڑی نوں وہنوں یاد کردی رنگ زرد ہوونا پلنگ دیاں پادیاں
رانجھا بولیا ستھروں بھن آکڑا بیٹھا سر ازنتھا وندا
سر پئے صفا کر ہو رہیا جیہا بالکا بنیاں بادیاندا

ساڈے ماہی دی خبر ہے کتے اُڈ ہو گیا کس پاسے پچھوں تلدیاندا
ملکی نال رنبولیا میاں رانجھا جویں چور نوں خوف کٹ دیاندا
کھیت ویلیاں کھیت سنبھال لیا کی زور ہے کیبریاں لادیاندا
وارث شاہ جیوں چور نوں پئے واہر ویکھے ساہ لیندا آہر دیاندا

دلاسہ دادن ملکی رانجھا را

ملکی آکھدی لڑیوں کچج نال چوچک کی غوطے جیوندے لاوناہیں
چھڑ مال دنیال میں گھول گھتی شام شلم آئیں گھر آ وناہیں
کڑی کل دی ہیر توں رُس بیٹھی تُوہیں دسنوں آن منا وناہیں
کھڑ پالڑنا کس لاوناہیں مُنجی داگ نوں کس لاوناہیں
تیرے نام توں ہیر قربان کیتی منگو سانبھ کے چار لیاوناہیں

کیہا ماپیاں پتراں لڑن ہوندا تساں کھٹنا تے اساں کھاوناہیں
توہیں چھڑ کے دھ جا وناہیں توہیں ہیر دا پلنگ وچھاوناہیں
منگو مال سیال تے ہیر تیری نالے گھوڑنا تے نالے کھاوناہیں
سئیں رانجھے نوں عرض سنا کے جی داغ ہجر دا جا گواوناہیں!
منگو چھیڑ کے جھل وچ میاں وارثا اساں تخت ہزارے نہیں جاوناں ہیں

کلام رانجھا با ہیر سیال

رانجھا آکھدا ہیر نوں ماں تیری نوں پھیر مُڑ بات دی چھیڑی اے
چھڑ مال دنیال میں ہیر جلے تیرے رُس عاشقاں بات نکھیڑی اے
اجے ویاہ دی کتے صلاح کا ای ہیر ماپیاں نہیں ریہڑی اے
قصے ہون جہان تے عاشقاں دے گلاں سندیاں دی چند کھیڑی اے
کی جانئے اٹھ کس کڑی بیہنا اجے ویاہ دی واٹ تے لمبڑی اے

سیاں سچ ہے اوس دے آکھنے نوں تیری ہیر پیارے دی انبڑی اے
ہسن کھیلنے دا ایہو وقت ساڈا اجے عمر نا ہیں کجھ بیڑی اے
گھوٹے آن دا انت نہ تاں شرق دیوا کس تمبڑی اے
کوئی سار نا ہیں دکھاں کھیڑیاں نوں ہیر پیاں نے گھر چھیڑی اے
وارث شاہ ایس عشق دے وچ وچوں کسے پٹے نہ بدہی دھیڑی اے

ک۵ اِس لفظ سے مصنف کا خیال تو درست ہے لیکن عام لوگوں کے واسطے اس میں فرادہو کا بھی ہے۔ عشق ایک کام والی چیز ہے کہ سوائے اسکے منزل مقصود پر پہنچنا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ قریباً ناممکن ہے۔ عشق ہی نے کنواروں کو صدیق اور فاروق ذوالنورین اور مرتضےٰ اور شہدا کا خطاب دلایا ہے۔ عشق ہی خدا کے دیدار کے وعدے دے رہا ہے۔ عشق ہی ابدی نجات کا وسیلہ وہ عشق جس کے پیدا میں دوسری بھی نفع نہیں وہ عشق مجازی نفسانی ہے ÷ (نکوی)

منظور کردن رانجھا حکمِ ملکی

رانجھا ہیر دی ماں نے ڈنگ آکے چھیڑ مجھیاں جھل نوں آوندا ئے
بخشنہار ستار ہے نام تیرا بخش ہیر اپنا فضل کماوندا ئے
ہیر ستوں دی اگر گھول چھناں دیکھو زرق رانجھے نوں آوندا ئے
میرا مرن جیون ہیر نال میاں سنجا لوک پیا پچھ ماوندا ئے
رانجھا ہیر دوویں مجے آن حاضر اگوں پیر اوہ ایہ فرماوندا ئے
منگو واڑ دتا وچ جھاڑ بیلے آپ نہانیکے ربّ ہیا دھیاوندا ئے
حضور وچ محبوب دی محو ہو کے اگے نظر دے آن بہاوندا ئے
گل پا پلا پیراں دے جا پوندی سیس رانجھے نوں عشق مناوندا ئے
پنجاں پیراں دی آمدن ترت ہوئی ہتھ بنھ کے سیس نواوندا ئے
واۤرث شاہ میاں تساں دوہاں تائیں پیر ثابتی نال بلاوندا ئے

پند دادن پیران ہیر رانجھارا

بچا دوہاں نے ربّ نوں یاد کرنا نہیں عشق نوں لیکھنا لاوناں جے
لٹھے پیر خدا دی یاد اندر تساں ذکر تے خیر کماوناں جے
رانجھے ہیر دوہاں ال عرض کیتی اگوں پیر اندا ایہ فرماوناں جے
رانجھا ہیر دوویں رہنا بہت اٹھی کوئی ہو فساد نہ پاوناں جے
رانجھا ہیر تیری تے توں ہیر سندا موتی لال دے نال پروناں جے
تہانوں رہنا جاگدے عشق والا پر عشق تھیں نس نہ جاوناں جے
ایس عشق دا فتح بیپار ایہو جیو جان تے سیس گواوناں جے
واۤرث شاہ پنجاں پیراں حکم کیتا بچا عشق نوں داغ نہ لاوناں جے

آمدن قاضی برائے فہمائش ہیر

ہیر ٹرکے بیلیوں گھریں آئی ماں باپ قاضی سد لیاوندے نی
بچہ ہیر تینوں اسیں مت دیندے مٹھی نال زبان سمجھاوندے نی
ترنجن جوڑ کے اپنے گھریں بہئے سگھڑ لوک جی پرچاوندے نی
نیویں نظر حیا دے نال رہیئے تینوں سب سیانے فرماوندے نی
شرم ماپیاں دے دل وچ میاں کیہے شانداراں ایہ جٹ سلاوندے نی
اتھے ویاہ دے سب سامان ہوئے کھیڑے پئے بنا بناوندے نی
دو لویں آپ بیٹھوں تے وچ قاضی دے سامنے ہیر بہاوندے نی
چاک چھیڑ براں نال نہ گل کیجے ایہ محنتی کھیڑے تھاوندے نی
لال چہ گھر اڈانکے چھوپ پائیے کیہے بیٹے گیت جھناوندے نی
چھو چاک سیال ہوری ہیر جانی میں سر ا لتے پیچ گراوندے نی
باہر پھرن نہ بھیداں کواریاں نوں اجکل لاگی گھریں آوندے نی
واۤرث شاہ میاں چند روز اندر کھیڑے جوڑ کے جنج لیاوندے نی

کلام ہیر با پدر خود

ہیر آکھدی بابلا علیاں نوں نہیں عمل ہٹایا جانیاں
شیہنہ چھیڑ مہنہ ماس بابجوں جھٹ نال پہ رزق کمانیاں
ہو سبھ گلاں منظور کرساں اک چاک تھیں نہ ہٹانیاں
ہیں تے منگ ورگاہ تھیں لیا رانجھا جیہنوں بخشیا آپ خلیانیاں

جھڑیاں دیاں عادتاں جان نامیں رانجھے چاک تھیں رہیا نہ جانیاں
داغ انب دی ساد لیندے نامیں داغ عشق دا بھی نہیں جانیاں
جتھے قلم تقدیر دی وگ چکی کون جھنیاں نے ہٹانیاں
اک چاک دی بات نہ کرو وارث بنا چاک دے نہیں مکانیاں

کلام چوچک بالکی

جیبی وی مدہ لاڈلی پالیا ای کیہا فائدہ ایستوں لوٹیئے نی
سنیے چاک تھیں لی پہ مر مولے اسیں ویچھے تے نت مڑیئے نی
ایداد اتری نال چاڑھ ڈولی پاڑ دسوئی اکھیاں نے چوٹیئے نی
ایہ چاک تو لی اتری نہ مرے مویے بھاویں کل قبیلڑا کٹیئے نی

ایہے ڈکرے کر کھو اچو ٹھریاں نوں گل گھٹ کے ڈنگڑے پوٹیئے نی
ایہے جیو کی آوندیے بھانویں لکھ نصیحتاں لوٹیئے نی
سر بھن سٹ نال مہانیاں دے لک مار گرتیمی توڑیئے نی
وارث شاہ پھٹے دل نہیں ملدے دل موتی تے کچ نہ جوڑنی

باہم کلام چوچک و ملکی!

ملکی آکھدی جھڑی سنو تیتھوں حق لعر دا اساں ہے چاریونی
ہو چاک آکھدا ملکے جمدی نوں گل گھٹ کے پھاہ نہ ماریونی
کر کے لاڈ اونوں کھڑ سے پالکے تے کواری دھی داہج دگاڑیونی
ایہ دھی نہ ڈوہنگڑے بوڑیونی دہن لوہڑ کے مار نہ ڈاریونی

حکم وچ قرآن دے خون منداللہ پاک رسول پکاریونی
گرد ھتی زہر دی گھول نہ دھیوں لج اوہ ثواب نتاریونی
محمود دڈنگڑے وچ نہ بوڑیونی ماس نہ ہر دا سنگ نہ چاڑھیونی
وارث شاہ خدا دا خوف کیتو قارون دے نگ نہ زمین نگھاریونی

سلہ ان دو تین ردیفوں میں مصنف نے رسول اللہ صلعم اور علمائے یہود و نصاریٰ کا حال بیان کیا ہے کہ جب کوئی آدمی ہیر کی طرح رانجھا (محمدؐ) پر ایمان لاتا تو اسکو اُسکے وارث دوست اور بہن بھائی اور علمائے قوم سمجھاتے کہ تم غلطی کر رہے ہو وہ محمد جو ہمارے سامنے کل کی بات ہے ریوڑ بکریوں کا چرواہا تھا آج وہ پیغمبر کیسے بن گیا۔ پیغمبر پڑیں تمہاری عقل پر اسکو تو سوائے چند بیوقوف رذیل اور کمینوں کے کسی نے نبی نہیں مانا آج تک کوئی اشراف یا سردار یا عالم اسکو سوائے ایک دیوانے کے اور کچھ نہیں مانتا اگر تم اسپر ایمان لاؤ گے تو تمہاری سخت بےعزتی ہوگی دنیا کی سرداری چلی جائیگی اور برادری سے علیحدہ کئے جاؤ گے سوائے ذلیل اور خوار ہونیکے اور کچھ ہاتھ نہیں آئیگا +

یا یہ مطلب ہے کہ جب انسان سن بلوغ کو پہنچتا ہے تو شریعت ساری اسپر فرض ہو جاتی ہے اور انسان کا شریعت پر چلنے کے واسطے فطرتاً دل بھی چاہتا ہے لیکن نفس شیطان حرص دنیا کی محبت۔ غفلت۔ تکبر۔ عناد۔ حسد۔ خود غرضی وغیرہ منع کرنیکے واسطے تیار ہو جاتے ہیں جس طرح ہیر کو رانجھا سے روکنے کے واسطے معہ قاضی چارہ کر رہے ہیں + (ذکوی)

کلام ہیر با پدر و مادر و قاضی

نبی لکھی سنیاں سبھ لائی لگی درد جو ایس وجود ہے نی — جنہاں گلاں دی آنوں ہیں نام لیندی نہیں گلیں نہ کجھ بہبود دی نی
رانجھے نال ہے قول قرار میرا قولوں پھرن ڈاہڈا مردود ہے نی — ہیر رانجھے دی یوہیں کھیڑیاں نوں قاضی تھیسنے خوشنود ہے نی
رانجھے یار نوں چھوڑنا کفر ہووے چھڈ جان بھاویں تن موجود ہے نی — وچ دوزخاں سٹ کے ساڑینگے سنے کافراں نال یہود ہے نی
دھگڑے نال خدائیے منہ اساں اوپر بندگی دے کمر دوہے نی — جنہاں قول تے دھرم ایمان چھڈے وارث حشر دے وچ نابود ہے نی

کلام قاضی با ہیر بہ تدبیر

قاضی آکھدا چھڈ تے ستی چڑھیے کیہے کرے مسندے ملول میاں — ایس مرن اُتے نک بنھ لیا سولی وانگ منصور قبول میاں
سوہنی وچ دریاوے ڈب موئی جدوں لگو سو عشق دا سول میاں — روڈا دیکھ کے ڈکرے دھڑ دتا ایس عشق دا ایڈ دھمول میاں
ستی تھلاں دے وچ شہید موئی جان کیتی عشق رنجول میاں — وارث جان گوا دتی بھلی ہوندی رانجھے لگ کے اسے رسول میاں

کلام ہیر با قاضی

نہیں مڑاں ہیری نی باجھے تینوں بھاوندیں ہیں نصیحتاں لکھ وری — مٹ جاسا تو انہاں تائیں تجھ سنن تیری گل جاواری
جھڑی لکھی رضا سو نہیں مڑدی کون جھلیں مینڈا ہونہاری — وارث شاہ میاں ہن عاصیاں تے فضل رب دا باجھ کون کرے کاری

کلام قاضی با ہیر لہ

لہ اس دیت میں سمجھو کہ حضرت محمد پر جن لوگوں نے ایمان لایا ان لوگوں کے واسطے سرداران مکہ نے ہجرمیں کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا نہ پڑھو کلمے گرنے گالیاں دیں برادری سے نکال دیا لیں دین بند کر دیا کھانا پینا بول چال شادی رشتہ موقوف ورا الگ الغرض ایذارسانی و تکلیف دہی کا ایک سلسلہ قائم کر لیا تھا اور یہ عہد کر لیا کہ جہاں تک ممکن ہو محمد کے اصحاب کو تکلیف دیجائے چنانچہ ان بیچارے مسلمانوں کو پہلے مشکیں باندھ کر خوب مارا پھر عین دوپہر کے وقت تیز دھوپ میں زمین پر لٹا دیتے اور کہتے یا تو محمد کو چھوڑ دو یا جان کو دیدو اگر محمد کو چھوڑ دو گے تو تم کو چھوڑ دیا جائیگا۔ اگر نہ چھوڑو گے تو مار دیئے جاؤ گے۔ لیکن وہ غریب و مفلس معدودے چند کس مسلمان باوجود اتنی تکلیف کے پھر بھی جوش و محبت کے ساتھ کلمہ توحید پڑھتے اور محمد کے عشق کا دم بھرتے اسی کا نام ہی عشق حقیقی ہے اسی طرح ہیر بھی رانجھا کو نہیں چھوڑتی جو درپردہ تحریر بالا کے مطابق ہے۔ (نکوی)

کلام قاضی با ہیر

جیہی عمرؓ خطابؓ نے عدل کیتا تو شیراں پت گہاوندینی
سر بیٹیاں دے چا جدا کریئے باپ غصیاں تے جدا آوندینی
سسّی جام جلالنے روہڑ دتی کیئی ڈوم ڈہاٹیئے پڑ گاوندینی
جدوں قہر تے آوندے باپ ظالم دھیاں بیٹیاں بھو کے سر پاوندینی
ایس کم تھیں جگ نہ مڑیں موئیے تیر اخرن میں تِرت ڈہاوندینی

ناہ دیکھئے کدی اولاد ایسی جتھوں وزالا ہٹرے آوندینی
سر ڈھکے زمین وچ وڑ دہند ماس کاں کتے رل کھاوندینی
اولاد جیہڑی کہے نہ لگے ماپے اوس نوں مار مکاوندینی
جس وقت ایہیں موہوں آکھ دیئے اوسیوقت ہی ماں رکھیاوندینی
وارثشاہ جے ماپیئے بد اتفاں ہیں دکھن تے نہلاکے وندینی

کلام ہیر با قاضی

پچھے ہٹیا قوم اوہ نشٹ ہوئے دھیاں ماریاں گل گواہ قاضی
جنہاں بیٹیاں ماریاں روز آخر ستر سہانلے وڈا گناہ قاضی
کہے لوک تے ماپیئے اساں منے گل پلڑاتے منہ گھاہ قاضی
جیکر خوشی جہان دی لوڑدے ہو دیہو رانجھے لوں ہیر ویاہ قاضی
گلاں کرنیاں بہت سو کھا لیا تنی وکھا حشقدے چلناں راہ قاضی

مندا گہات اولاد دے نال کرنا لاتقتلوا حکم الاہ قاضی
مل کھانیاں تنہاں پہاڑ کے جو میں ماریاں جیہڑیں کھاہ قاضی
اک چاک دی گل نہ کر وبھوٹے دیدا ہیر دے نال نباہ قاضی
اساں عشق دھماٹے چاک لئے بیڑیں عشق دے بھار نہ لاہ قاضی
وارثشاہ رب دی حق تے شوق دیکھو جیہی ہیر نوں چاہ کدی جاہ قاضی

سلہ یوں تو حضرت عمرؓ کے عدل انصاف سے کتابیں بھرپور ہیں لیکن یہ عدل خاصکر قابل ذکر ہے۔ مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک ہمارے روبرو ایک لونڈی فریاد لیکر عمرؓ کے روبرو آئی اسکے دعوی سے معلوم ہوا کہ امیرالمومنین کے فرزند حقیقی ابو شحمہ سے ایک ایسی خطا سرزد ہوئی جس کی سزا شرعاً سو درے واجب ہیں عمرؓ نے سنتے ہی فوراً مدینہ شریف میں منادی کرادی او مسلمان جمع کئے اور خود مع ابن عباسؓ کو ساتھ لیکر گھر چلے گئے اور بیٹے ابو شحمہ سے اسبات کی گواہی لی اور ابو شحمہ نے فوراً اپنا جرم مان لیا انکا بیان لیکر انکو مسجد میں لے آئے اور حاضرین کو فرمایا ابو شحمہ عورت کی تصدیق کرتا ہے یہ فرماکر افلح اپنے غلام کو حکم دیا کہ ابو شحمہ کو سو درے لگا اور خبردار مارنے میں رعایت نہ کرنا افلح نے ابو شحمہ کے کپڑے اتار دئے حاضرین رونے لگے حتے کہ حضرت عمرؓ بھی روتے تھے اور صاحبزادہ کو فرماتے تھے کہ بیٹا میں اسلئے یہ کام کرتا ہوں کہ خدا تجھپر اور مجھپر رحم فرمائے صاحبزادہ سے یہ کلام تھا اور غلام کو برابر حکم ملتا تھا اضرب درے جا جب ستر درے لگ چکے تو ابو شحمہ کو پیاس لگی انسو نے پانی مانگا عمرؓ نے کہا بیٹا صبر کرو اور اگر گناہ سے پاک ہو گئے تو محمد سرور کائنات کے دست مبارک سے آپ کو شربت پیوگے پھر افلح کو حکم ہوا اضرب جب اسی درے پر نوبت پہنچی تو ابو شحمہ بیدم ہو گئے اور انہوں نے والد کو سلام کیا جواب میں فرمایا وعلیکم السلام اگر رسول اللہ صلعم کی حضوری نصیب ہو تو میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ آپکے خادم عمرؓ کو آپکی تابعداری میں چھوڑ آیا ہوں کہ وہ قرآن مجید پڑھتا تھا اور اسکے احکام جاری کرتا تھا غلام سے پھر فرمایا اضرب دس درے اور لگے تھے کہ ابو شحمہ صدقے بیہوش ہو کر گر پڑے لیکن عمرؓ نے پھر فرمایا اضرب جب اخیری درہ لگا تو ابو شحمہ کی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون +

(محبوب عالم)

کلام مادر با ہیر

ہیرے وہناوک شریکاں دے وچ تیرا ویکھ کے منہ ڈراؤ دھیا — کیہے مدھ کر یدا واس کیتا میتوں ساڑ بتیا نیندڑے واہ دھیا

مَیں تے بولاں سکدی ناں تیرے لوئی شرم دی چھڈ بولی آ دھیا — اک چاک اذکر دن رات تینوں ہنگیں تتوں ہنج صلح دھیا

کہے مول مرَیں انو کٹیے بھاویں ندی گھتاں کچا وہیں دے دھیا — تیری جان نہ بانی اذکر اہیو دیہڑا رانجھنے نال ویاہ دھیا

سویتھ رانتہ سر کدیہ ہوندی تینوں لوساں انت بیاہ دھیا — وارث شاہ توں بچے نہ کر ساڈے ربا ہجہ سب تے ہیں سناہ دھیا

تنبیہ کردن سلطان برادر ہیر ملکی را

سلطان بھائی آیا ہیر سند آکھے ماں لوں ہیر لس تاڑ ماں — اساں چاک ڈنڈی ہیر جے باہر ٹری ساں تینوں جاں توں مار ماں

تیرے آکھیاں سرجے نا بہے پھیراں سون ہدی تلوار ماں — چاک وڈنے نا ہیں ساڈے ویہڑ لوچہ نہیں ڈکے کر انگا چار ماں

جے توں دی نہ رکھیں گی حکم اندر سبھو دساں گھر بار ماں — آکھے گجھیاں مہنیاں مار دتا اسیں جگ تے بہت خوار ماں

ایہ دھی خوار رکھے موڑے موہرا دے سکے اسیں تس مار ماں — وارث شاہ جیہڑی دھی بری ہووے ورہ ہڑ دیوہ سمندروں پار ماں

کلام ہیر با برادر

اکھیاں لگیاں مڑن نہ ویر میرے بیبا وار گھتاں بلیہاریاں دے — دہن پئے دریا نہ کدے مڑدے بڑے لانبے نے وڈ زاریاں دے

بدی لکھی ہے ایہ نصیب میرے بھاویں مار چا نال تلواریاں دے — اوّل روز دا لکھیا آن ملیا ہیر گھول گھتی واروواریاں دے

ہو کیو نکر نکلے نہ بھائی جتھے لگیاں تیز کٹاریاں دے — سر دتیاں باہجھ نہ عشق پکے ایہہ نہیں سکھالیاں یاریاں دے

لوح قلم پیے سجدے عشق لگے ہندی ہیر مَیں گورن چاریاں دے — رانجھے چاک توں جھنگ سیالدیاں گھول گھتیاں چٹیاں ریاں دے

خوشی نال قربان کر عشق اتوں ہندی ہیر مَیں گورن چاریاں دے — کدی اروڑاں نال نہ ہون چنگے جنہاں لگیاں عشق بیماریاں دے

لگے دست اکوار نہ بند کیجن وید لکھ دیدگیاں ساریاں دے — وارث شاہ میاں ہائی ورجدی نی دیکھو عشق نیاں خواریاں دے

کلام قاضی با ہیر

قاضی آکھدا خوف خدا دا کر ماپے ضد چھوکٹ مارینگے — تیری جیبھ کہاڑیوں کڈھ سٹن مار سنے خون گنوارینگے

زور آوراں دے نال نہ ضد چلدی تیرا چا کری کھل اُتارنیگے
قلعی قدر قضا دی روز آخر تیریاں کھیاں وچہ پکھارنیگے

منکر ہون جو پیر استاد کولوں اوہ نہوں دے ڈنگرے کھوہ گھارنیگے
ماں باپ نے کہے توں عاق جیہڑے اوہ روز قیامتے ہارنیگے

جس وقت اساں دتا چا فتویٰ اوسے وقت ہی مار نتارنیگے
تیرے ویدڑے فراوہ ہون نیویں وانگ باز دے آنیاں مارنیگے

ہون شرع دے حکم تعین باہر جیہڑے تنہاں وچہ بہشت نہ وارنیگے
وارث شاہ توں چھڈ ہریا تو نہیں تاں گدی وچہ چا ساڑنیگے

رجسٹری	کلام ہیر با قاضی	شدہ

میاں قاضیا پاک نماز یا دے سانوں پھیڑ ناہیں اسیں ٹھگڑی ہاں
مرجاونیدا کجھ خوف ناہیں اسیں روز میثاق دے کھرے ہاں

ساڈا عشق نہ کھویا کھسن لگا اسیں وانگ خمیر دے اٹھرے ہاں
اسیں لوک زمانیے پھیر وانگوں کیہی سدھ تیتے کدی ٹھرے ہاں

ہتھوں منگ نے قاضیا بھلا ہوسی اسیں قہر دے بابے رتھرے ہاں
کرساں جھگڑے اوڑ توں دوہنے ہیں جتاندیہ دے ٹھرے ہاں

پھیر پھیر جاندا خوف دئیں اسیں اپنی جانتوں ٹھرے ہاں
سانوں ذات صفات دا شرم کیہا اسیں جہاندہ جبڑے ہاں

فتوے عالماں دا جھل جان عاشق منصور دیاں دے ٹھرے ہاں
وارث شاہ دا بھیجے دار دی چھوا ہیں لوکی گوتڑے پھرڑے ہاں

رجسٹری	کلام قاضی با ہیر	شدہ

عشق عشق کوکیندڑا جگ سارا پر عشق دی ساکھ کوئی جاندا نا
موہوں عشق کہنا دلوں شک بھنا ایہ قاعدہ عشق کماندا ناہ

عین شین تے قاف دا سبق اوکھا کیہے سکھیا دل پکاندا ناہ
ایہدا درس مُراد دا دور دے لفظ عاشقین کسے طالب اندا ناہ

گلوں اس کم دے ہنک یہو جیت بھیو نے یار پاندا ناہ
جنہاں یاد رہیا یا دین دنیا پایا تنہاں خیال فرجاں سناندا ناہ

یار والڑے خلق دے وچ چھپے باہجہ نظر دے کوئی پہچاندا ناہ
پھرڑے بندیاں وچہ پیچ وانگ مکاں لپے جھا لا نام نشاندا نا

دوجا کوڑ دا کوڑ کرل ٹھوکن کوئی کوڑ تقیس سچ لوچھاندا نا
بھید چال جہاندی عشق بازی کوئی یار دی مرزوں جاندا نا

سود کسے مجاز دے گاہک سارے طلبگار کوئی حق جاندا ناہ
دنیا والڑی راس تیتڑی ہونڈی لپے کھو لئے لیں دکاندا ناہ

مہدی عشق دی گھوں کے لان سبھیں دل کیسنوں رنگ لگاندا نا
سرمہ لکھیاندے وچہ پان سارے دل سکھیو نے مکاندا ناہ

سارے کرن منصور دا لوک دعویٰ سولی سار اتے چڑھ جاندا نا
شاہ شمس تبریز دا دم مارن کسے حوصلہ چم لہاندا ناہ

سلہ یعنے رسول اللہ صلعم کے تشریف لانے سے سب قدیم وجدید مذاہب منسوخ ہوگئے اور نیا مذہب اسلام کا دور شروع ہوا تو جس طرح مسلمان لوگ یہود و نصاریٰ کے علما کو جواب دیتے تھے کہ ہم نے پرانا مذہب چھوڑ کر نیا مذہب اسلام قبول کیا اسی طرح ہیر بھی قاضی صاحب کو کہتی ہے کہ ہم بھی عشق کے نئے شگوفے ہیں ۱۲ (نحوی)

سارے لوک حسین دے کرن ماتم پیار کسے نوں سیس کٹان دا ناہ
نعرہ حق دا وانگ منصور مارن ایہہ حق دے پچھے نا رکھان دا ناہ
ہیر نال زبان دے کہیں عاشق فقرہ نال تصدیق ایمان دا ناہ
مومنوں بنن فقیر حقیر خاکی راہ ماریا نفس شیطان دا ناہ
ساڈا صبر پوے جے وانگ کسے تقدیر تائیں جھل جان دا ناہ
جدوں ماپیاں جوڑ کے مار کرنی لیسی نام وارث رانجھے خان دا ناہ

رجسٹری

کلام ہیر با قاضی

شدہ

بس بس نہ مار نوں ٹھاک اتھے ہیر عشق نوں ہندنہ قاضیا وے
رانجھے یار دے دیکھنے باجھ ہیرا انگھ جھوٹتے بندنہ قاضیا وے
خالی ڈھول تسیں سیر کھانولے تیتھے عشق دا جیچ نہ قاضیا وے
لیا لکھ تیں رانجھا لکھ وارث وہدی کوئی مانند قاضیا وے

نا امید شدن قاضی از ہیر

قاضی دے جواب نہ ہیا اٹھ ٹریا کھڑے ہو دو ناہیں کار ہارنیدے
اہدا مغز نہ پایا جاندا ایہ بہندی پلنگ وانگوں شکل ہارنیدے
مان کھدی لوہڑا خدا دا ترکے شوخ دیدے ویکھو یار نیدے
سب خلق حیران ہے دیکھ چالے ایس وٹھنی بے مہار نیدے
جھب ایس نوں کتے پرناہ دیو دیکھو عمل ایس گوارنیدے
ماں باپ قاضی سب ہار بیٹھے اگوں مکرسی لوہڑے ہار نیدے
لون گھتیاں حشم نہ کرے نیوں لوہڑا شوخ دیدے ہر بار نیدے
وارث شاہ سبھے اٹھ گھریں چلے قصے سن کے خوں گنوارنیدے

مقولہ شاعر

مستان کن سر دسنان کیہا توں شرع نے عشق تمثیل ہے جی
عاشق حشر دا حضور ہو جھیڑے چلے طول طویل ہے جی
اوہ عشق دی سار کی جاندے نی جھگڑے وانگ معشوق دے ذلیل ہے جی
عشق بادشاہی اگے شرع ہے جی نفا کوتوالی جوں تحصیل ہے جی
لگے مار چا لین جیوں ہار بیٹھے کوٹ چکے جان جھیل ہے جی
وارث شاہ جو عشق دی کرے ہنگی اوہ وانگ قارون بخیل ہے جی

فرستادن ہیر سہیلی را نزد رانجھا

ہیر سدکے اک سہیلڑی نوں میں رانجھے نے ترنت پہنچاوندی ہے
ماں باپ قاضی ساڈوں تنگ کیتا جان وچ شکنجیاں آوندی ہے
کائی کر دعا جناب اندر کھیڑیاں دی فوج اٹھاوندی ہے
ہیر ماہی نوں آکھنا جا اڑیئے تینوں ہیر ایہہ عرض سناوندی ہے
تسی ٹھہو خورشید دیاں ماہی فوج کھیڑیاں دی اسانتے دہاوندی ہے
وارث شاہ دی عرض قبول ہووے جان تخیول گھبراوندی ہے

رسانیدن پیغام سہیلی بطرف رانجھا

کڑی سمجھ کے ہیر دی بات ساری رانجھے یار نوں جا سنایا سو
رانجھا سندیاں بہت دلگیر ہویا پیر سینے دی نیت چایا سو
تیری ہیر نوں لوک خوار کردے جاگ پریم دی لایا سو
وارث شاہ دریا وچ نہائیکے تے سبد ونجلی جا دھایا سو

یاد کردن رانجھا پنج پیراں را

پنجاں پیراں نوں رانجھنے یاد کیتا جدوں ہیر سنیہڑا گھلیائی
پنج پیر شتاب آ جمع ہوئے جدوں رانجھنے دا جیوڑا ملیائی
پنجاں پیراں اگے ہتھ جوڑ کھلا اکھیں روندیاں نیر ڈھلیائی
مدد کرو خدا دے واسطے جی میرا عشق خراب ہو چلیائی
تیرا درد مصیبتاں ویکھ کے تے ساڈا اروہ تھیں نیر جھلیائی
تیری ہیر دی مدد نوں میاں رانجھا مخدوم جہانیاں گھلیائی
خورش روح دی راگ سبھ کہن عاشق جنہاں راہ سلوک دا ملیائی
ماں باپ قاضی سب گرد ہوئے گلہ ساریاں دے اساں جھلیائی
بچپن کوں مصیبتاں یاد آئیاں وچھوں جیو ساڈا ٹھر ٹھلیائی
میری ہیر نوں پیر ویران کیتا قاضی ماں تے باپ نے چھلیائی
پیراں آکھیا وچ مراقبے دے تیرے عشق میدان ہن ملیائی
بہت پیار دلاسڑے دے نال پیراں ہن رانجھے دا جیو تسلیائی
دو تن سد سنا دکھا ونجلی دے ساڈا گون تے جی سلیائی
وارث شاہ ہن جھب تیار ہویا پھوک ونجلی وچ دسلیائی

سرائیدن راگ رانجھا پیش پیران

شوق نال وجا کے ونجلی نوں پنجاں پیراں اگے کھلا گاوندا اے
کدی اودھے تے کاہن دے بشن پدے کدی ماجھ پہاڑ دی لاوندا اے

۱ علم موسیقی کا ابتدا بقول امام فخر الدین رازی وہ حکیم فیثا غورث جو شاگرد سلیمان کا ہے اور بقول بعض داؤد سے۔ بعض کہتے ہیں کہ ققنس ایک جانور ہے اسکے آواز سے راگ نکالا گیا ہے بمقدار برج آسمانی برج بارہ ہیں اور بارہ ہی راگوں کے اصول ہیں جنکے نام یہ ہیں۔ رہاوی۔ حسینی۔ راست۔ حجاز۔ بزرگ۔ کوچک۔ عراق۔ صفاہان۔ نوا عشاق۔ زنگلہ۔ بوسلیک۔

موسیقی کو ہندی زبان میں سر کو کہتے ہیں اور سُر بھی سات ہیں۔ کھرج۔ رکھب۔ گندھار۔ مدہم۔ پنچم۔ دھیوت۔ نکھاد۔ اور ان سروں کو سرگم بھی کہتے ہیں جو یہ ہیں۔ سا۔ رے۔ گا۔ ما۔ پا۔ دھا۔ نی اور ہندیوں کے نزدیک چھ راگ ہیں۔ بھیرویں۔ مالکوس۔ ہنڈول۔ سری راگ۔ دیپک۔ اور ہر ایک راگ کے ساتھ پانچ پانچ راگنیاں ہیں۔ جو بوجہ طوالت کے چھوڑی ہیں۔ اور راگوں کے الاپنے کے وقت یہ ہیں۔ بھیرویں کا وقت رات سے باقی دو گھڑی تا صبح۔ مالکوس۔ سورج نکلنے سے تا ایک پہر۔ ہنڈول۔ ایک پہر سورج نکلے سے لیکر دوپہر تک۔ سری راگ عصر کلاں سے لے کر تا غروب آفتاب تک۔ دیپک دوپہر دن سے لے کر ظہر خورد تک میگھ ملہار۔ آدھی رات سے لے کر صبح کاذب تک۔

(محبوب عالم نگری)

کدی ڈھول تے مارُدن چھوہ دیندا کدی بوزباں چا سناوندا اے
کدی سوہنی تے مہینوال والی نال شوق دے سد سناوندا اے
سارنگ نال تلنگ شہانیاں دے راگ سوہی دا بھاگ لاوندا اے
ٹوڈی میگھ ملہار ہور گوندسری دھناسری چت لاوندا اے
کدارا بیاگ ہر راگ مارو نالے کانگڑے دی سُر چپ وندا اے
بھیرو نال بھلاسیاں بھیم لبھے لتے جنگلہ چا سُناوندا اے
گاوے بھیرویں نال دھناسری جی وچ گدیو چا لاوندا اے
لبھے راگ بسنت ہنڈول گوپی رام کلی دیاں سُراں اُٹھاوندا اے
نال کمال جلالیاں خوب گاویں وچ جھیوڑی دی کلی لاوندا اے
کدے ٹھمریاں نال کبت چھیڑے کدی سوہنے نال ملاوندا اے
سورٹھ گوجری پوربی للت بھیرو دیپک راگ کدی ویل بجاوندا اے
مالسری ہور پرج دا راگ لبھے نال ماگوا وچہ چھوہاوندا اے
کلیان دے نال برہنس لبھے لتے ٹھنگہ تان وجاوندا اے
بروا نال پہاڑی جھنجوٹیاں دے ہور نال اساکھڑا گاوندا اے
مالکونس دے وچہ بھر گیت چھیڑے کدی وچہ اساوری آوندا اے
پلاسیاں نال ترانیاں دے وارثشاہ نوں کھلا سُناوندا اے

راضی شدن پیران

راضی ہو پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ منگ دُعا جو منگنی ہیں
مینوں کرو ملنگ بھبوت لاؤ بچہ اوہ بھی تیری ملنگنی ہیں
جیہے نال رلے تیہے ہو جائیے ننگا تاں رلے اوہ بھی ننگنی ہیں
اجی ہیر جٹی مینوں بخش اٹھو رنگن شوق دیناں ہیں رنگنی ہیں
نہ سویں نہ چھڈ دہل جائیں گھر ماپیاں دے نہیں منگنی ہیں
وارث رانجھے دے تے مہربان ہوئے پیراں آکھیا اوہ تیری منگنی ہیں

دُعا دادن پیران رانجھارا

رانجھے پیراں نوں بہت خوشحال کیتا دُعا دتیاں نے جا ہیر تیری
جاہ گنج توں وچہ منگواڑ بیٹا بخشی رب نے سبھ تقصیر تیری
ہور غیر توں جیو اُٹھا لینا ہوسی ہیر دے سنگ کلیر تیری
تیرے سبھ مقصود ہو رہے حاصل مدد ہو گئے پنج پیر تیری
جتھے بنے اوکڑ کریں یاد سانوں مشکل ہو گ آسان ہیر تیری
وارثشاہ میاں پیراں گل ملاں نے کر چھڈیا نیک تدبیر تیری

پرسیدن رانجھا کیفیت عشق از مٹھی

رانجھا پچھدا مٹھیئے نائنیئے نی دسیں دل توں عشق دے گھات دانی
نالے حسن تے نسل شریف ہوئے کیہڑا چنگا ہو صفت صفات دانی
ہور سب منہ چکھ دیکھیا میں مزہ ہور ہے یار دی بات دانی
نال عقل وچار وچار کرکے دسیں عشق چنگا کیہڑی ذات دانی
مٹھا پھل بہشت دیاں نعمتاں دا مزہ لئے عشق نبات دانی
گھر دس توں مٹھیئے نیک بختے جتھے واس ہووے دلبر ذات دانی

نیکبخت جیہی نظر آوندی ہیں سبھے ذات صفات گجرات دی نی
وارث شاہ پچھان کے دس مینوں کیہڑے وقت ہوئی ملاقات دی نی

کلام مٹھی نائن بارانجھا

مٹھی بولدی جو تدبیر کرکے کی دساں میں رانجھا چھوہرا ہے
تند کچی ہے سوت جلاہیاں دا پچھے رہیا لوہار نیوں لوہرا ہے
چڑھیا عشق مچھانی نوں چھک دا گاں نہیں ہٹدا اتھے دو ہرا ہے

دساں عشق نہ ڈھگ مہاریاں دا اگے نیلیں دا کھلا نمو ہرا ہے
عشق ترکھاں بھیا ڈھیالناں دا شیخ زادیاں دا عشق دو ہرا ہے
وارث شاہ رانجھیٹے نوں عشق دساں کہڑا عشق تھوڑا چھوہرا ہے

واضح کردن کیفیت عشق مٹھی نائن رانجھارا

تینوں میں رکھی کھول کے دسنی ہاں سبھ ذات کذا دا عشق بھائی
تیڑے دا حلقہ عشق نہ کنجراں دے اگے میاوتی دا کھلا جال پائی
عشق بازی دی ڈھولاں چ پڑیا نڈا اگے کھوجیاں دا کھلا ہٹ پائی
چلے چڑھیا سی عشق کنگری دا صیقل گری دا کھڑ تلوار لائی
چڑھیا گھنڈے عشق سی پیرنی دا بازیگری دی پٹڑی جھپ لائی
لیکھا پایا سی عشق ونجاریاں دے تے مہانیاں دے ونج گھچ لائی
وضو ساز یا عشق سیدزادیاں دا اگے کھلا رائن وچ اچھل پائی
دہڑتھ منگدا عشق دہڑ واسناں دا اگے کھلا اتیں دا نفس جائی
کتراں کتر دا عشق درزانیاں دا اگے کھلا کند بلید اکند لائی
مالا پھیر دا عشق پردھنیاں دا اگے ٹنی دا کوفے سانگ لائی
پیرزادیاں دا عشق سر سہوند اتے ساہنسیاں دا انجھ دب جائی
ساہنسیاں دا عشق گھٹ کالی اگے کھلا بھرنیاں دا گھٹ چھپائی
چھپ بیٹھا سی عشق کشمیریاں دا اگے اوڈیاں دا روڑے قید لائی
چھٹا پیر دا عشق بھرہاروا تنوں لئی سے ہٹے بھانیاں دی ٹیڑ پائی
تنور بگڑیا عشق سرشی دے تے چھیارنی دے نال بانجھ لائی

مستحب ہے عشق درویشنی دا دوہڑے دمنی دا اگے گھڑا لائی
بوکرہو نجواں عشق مہترانیاں دا وچ چنگڑی دی الکھت سہوڑ پائی
سولی چڑھیا سی عشق جوگیانیاں دا جنہوں تہریا لدی ہے ستی لائی
تنگ چھپری عشق کلالنی دے بھٹ جھیو ہے کے گھٹ جھوک لائی
سندر بولدا راگ سی کھبوڑیاں دا اگے کھلتی دا کھلا گیت گائی
نچ منگدا عشق دلالناں دا اگے کھلا مصلیٰ دا صول پائی
قزلباش ہے عشق راجپوتناں دا چڑھیا غضب ہے کنگ دا فوج ہائی
لوہڑے ساڑ دا عشق منہاراناں دا جھور گر نیپا چھیدرہ سدہ کائی
چھجی واناں کے عشق کھتراتیاں دا اگے بھنی دی اکھلا کھیڑ کھائی
زیور سوہنا عشق منشانیاں دا اتے زرانناں دا ازنگانگ سائی
اوسیاں پاوندا عشق ستھونیاں دا اگے کھلا دہڑ ویلن دا چر کھائی
نس بھناں ہے عشق لہانیاں دا اگے کہہ بھر بھوجی دی اٹے بھائی
بد بوکیتی سی عشق سراجنی دے اگے گجری دی اکھڑ اسی بانہہ پائی
رنگ تا سی عشق للاریاں دا ٹھیکے گرنیدے مٹھی سی چاٹ لائی
پگڑ لئی وانگھی عشق مہریاں دے آوے سکھنی دا گوں دی انگ جائی

گھا گھس ہو ماردا اگڑ پاندا اگے موہر بندیگے گھتی ونڈ جائی
نار کشتی دا پیاسی گھت بلّے جویں گھت ہم سر کاردائی
سیتی سنّاں سی عشق صرافی دا اُتے مہر محمد شاہ لائی
دام حبی دے عشق نے گل کرکے بیٹا لاہ کے ستھیا وچہ کھائی
کونج وانگ کرلائے سیاہ ہنانداجہاں گھنٹ پردیس سندھ گائی
بلبل گجدا عشق بھرا تنانداکول میٹھیا ملے پیا کس کھائی
بانچھ ویلنا عشق کونیاندابنے لیس جس نہر دی ول کھائی
اگے ویکھ توں عشق قصاب ہنانداباری لاکے باسنوں ونڈ کھائی
بلے ٹھوکواں عشق ترکھانیاندا اگے ماشکناندا کھڑا مشک چائی
عشق اُستر وانگ ہتے نائی ہنانداطوان اندا بیٹھا استر لائی
سانگ پچھری سی عشق ملوٹنا ملے اگے کھلا فرنگناں نیزہ لائی
عشق جٹیاندا اگو دودھ کردا کسے جاگ جگ گاندا ایہ چھاڑ دائی
نال ابیاں جھاسیاں مار جئی ٹھنک بابجہ سیندی عشق تن بھائی
عشق سگڑے تے چتر ہے پدمنی دا عزت آبرو دی جس خیر پائی
عشق بھیجے قدرت دسدیدا جیندے لیکھ لکھیا جھوٹی بھرجائی
عشق چیاں وطن سیالیاں دے جھنگ باپ تے ندی چھناں مائی
اتے محل تے ناڑیاں گھت بیٹھے باہر جھونپڑی بھجے ان پائی

تھا پار سمندروں سمیاندا مارے مُجیاں تیے کھلا ہتھ پائی
پڑھاریا عشق اچار جہاندا جہڑا سرّا دہان گج کھائی
کھنڈ لوریاں عشق اروڑیاندا نفع واسطے میٹھا سٹ پائی
چڑھیا اُوٹھ تے عشق بلوچاندا مار پسنے تے سینی سانگ لائی
آتش عشق ہو آتشبازاں دا کرکے خون جیندیاں اگ لائی
حکم کرے ایہ عشق بروالیاں دا انجی چالیندی جتھے ویرائی
چڑھیا گھنٹ تے عشق سی ہو ہناندا کھلا چٹڑے یدا اُتے سنگ جائی
تلے وانگ بھرڑے عشق موچیاندا دے دب کھیڑے دی کھل لائی
تار توڑ داعشق سنیاریاندا انوں صاف تے اندروں کھوٹ پائی
چڑھیا عشق قندھار مغلانیاندا اگے کھلا پٹھانیدا کمر لائی
تینوں دسّاں کی عشق ہیں ماجھیا دنہیں بھٹ بھیں اُڈ دم تائی
جتی آپ معشوق تے آپ عاشق لگی لیک تن جاندی کی بھائی
بھاویں اگلیاں دی پھٹ جائے اندر انہوں کھڑک سٹاندی لڑائی
باسخو بے سنکھنی ہستی دی اچاک مارکے گلہ تے دُند لائی
تیرے سو سہیلی دا عشق ترجھا رلے اکے دے نال نہ اک کائی
پڑھیا عشق سیلیٹیاں لے تے نیو وچہ میدان دے کھڑا لائی
وارث شاہ ایہو گھر بخت والا ہو نہیں رنجھیٹیا جاکائی

احوال عاشقان سلف

حال ویکھ توں عاشقاں ساریاں دا رب نبی دا عشق جنایائی
آدم حوا بہشت تھیں کڈھ باہر دوہاں تے خون گذارئی

لہ رسول اللہ صلعم کا گھر ہی بخت اور سعادت سے بھرا ہوا ہے تین سو سٹھ سہیلیوں سے مراد پیغمبران خدا ہیں قوم سیال سے مراد قریش ہے اور جھنگ سے مراد عرب۔ اور سہیلیوں سے مراد پیغمبروں کی شریعتیں ہیں۔ جو مختلف احکاموں کے ساتھ نازل ہوئیں اور تمام نامکمل رہیں حتیٰ کہ حضرت محمد صلعم کے وجود مبارک اور قرآن مبارک سے مکمل ہو گئیں کلہ اللہ تعالیٰ کو عشق کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کا محتاج نہیں اور عاشق دیدار معشوق کا محتاج ہوتا ہے اور مرض عشق سے بیمار اور کسی بزرگ کا قول ہے اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَاسِوَی اللہ عشق آگ ہے جو اللہ کے سوا جلا دیتی ہے۔ (نکوی)

بھل ذکر یئے لئی پناہ ہیرم آئے نال وہ چیر کے پاڑیائی
اسمٰعیل نوں باپ نے ذبح کیتا چھ چا خلیل نوں چاڑیائی

سلیمانؑ تے پلک وچہ قہر ہویا ست تخت تھیں چا اجاڑیائی
گئے حسن حسین زہریاں سنے لگے رب دے حال پکار یائی

دنیا داراں دے عشق دی گل دساں زلیخا نے گھلا وچہ پاڑیائی
چندر بدن معیار فرہاد شیریں جادوں موئے تے تنگ گذاریائی

کام روپ تے دوسری کام لتاں کوں ران جام دا عشق تاریائی
روڈا ودھ کے ڈگرے ندی پایا سولی چا منصور نوں ڈاریائی

سستی پنوں سنے زمیں غرق ہوئے زہر دے کے ہیر نوں ماریائی
لیلاں مجنوں دے تن وچہ چھد سوئی قارون نوں بیٹھ گھاریائی

شمس ڈیوں بھوکے بھٹ ماچھیاں دیاں سنے ہیر پھر ماریائی
سوہنی ڈب موئی مہینوال پیچھے یوسف کھوہ دے وچہ تاریائی

حضرت شیخ صنعان لیس عشق پیچھے گھر سامنے یاند سو چاہئی
عشق بابی امیر اخوب ہویا وہاں کھلیا نوں چا لنگاریائی

مرشاہ امیر فقیر جاسن ایتھے رنگ دے امحل اساریائی
وارثشاہ کیہ ملکی وخت ٹرٹا ٹپے بھکے چا کھلاریائی

طلبیدن رانجھا ہیر را

رانجھے آکھیا آکھاں بیٹھ ہیرے کوئی ہوند بیر بنائیے نی
تیری ماں تے باپ دلگیر ہوندے کویں نہاتوں بات چھپائیے نی

مٹھی نائن نوں سدکے گل کرئیے جے توں کہیں تے ہیر گھر آئی نی
میں سیالاں دے ویہڑے وڑاں ناہیں تیتھے ہیر نوں ست پہنچائیے نی

سد مٹھی نوں یہ صلاح کیتی ساڈی دھاندی بات چھپائیے نی
اکھیں دیکھنے تے لئے کچ اکھیں پٹھ کیسدا موں نہ چائیے نی

دن رات تیرے گھر میل ساڈا ساڈی سر تے احسان چڑھائیے نی
ہیر نج قہراں ہتھ دتیاں کویں مٹھیئے ڈول بنائیے نی

کڑیاں نال نہ کھولنا بھید کوئی سبھو جیو دے وچہ لکائیے نی
وارثشاہ چھپائیے خلق کولوں بھاویں اپنا ہی گڑ کھائیے نی

مقولہ شاعر

مایا دیکھ کے مٹھی نوں خوشی ہوئی شرم آئی تے بہت حیاتیاں
مایا عیب چھپاوندی نارقصا آند مایا لاج رکھے سبھ جاتیاں

مایا باجھ ہے کوئی نہ یار بیلی مایہ باجھ نہ پہنچ گرامیاں
مایہ وارد ی آدراں کرے خلقت مایا باجھ نہ بجین کھمیاں

دانشمند تے عقل دے کوٹ ہیجے مایا باجھ نہ صفت ثنائیاں
مایا باجھ ڈبے عقل ہوش سبھو کوئی بات نہ رہے بجائیاں

مایہ واسطے دین ایمان ڈبن جنہاں احمقاں عقل نہ کائیاں
وارثشاہ میاں شکر رب دا ئے جو کجھ لکھیا دیگ پہنچائیاں

جائے مقرر کردن ہیر و رانجھا برائے وصال بخانہ مٹھی

چلے کول منگو جتھے بیٹھدا سی اوہدے نال سی گھرنا یار دا
مٹھی نائن دیندی گھر یار نوں سی نائی کم کردے بھرن جائیاں دا
گھرنائیاں دے حکم رانجھے دا جویں سلیمان دے حکم ہوائیاں دا
مٹھی ٹل چھاندی سیج اتے ایہہ آوندا قدم خدائیاں دا
جان بہان مٹھی بھرن پے الیاندی ہاراں کھدا لیف تلائیاں دا
دو لویں ہیر رانجھا رل کرن جاں کھیلیاں کھان مٹھیں سیلیاں دا
گھڑی رات ہندی ہیر گھریں جاوے رانجھا چھیڑ مجھیں نال گائیاں دا
وارث شاہ تواں ینی کار جہیں گھر دیکھ نائیاں دا

شناوری کردن جلیسان در دریا

دن ہووے دوپہر تے آوندے سانجھا لتے اوہ ہیر رنج بھی آوندی ہے
اے مہیں لیا بہاوندا ہے اوہ نال سہیلیاں لیاوندی ہے
گھاٹ ندی جھناں دے تپن اتے سل ہوا کٹھڑی ہاوندی ہے
رانجھے نال سہیلیاں ہیر نڈھی مزہ عشق دا خوب کماوندی ہے
اوہ وگجلی نال سر دکردا تے اوہ نال سہیلیاں گاوندی ہے
کائی زلف نچوڑ دی رانجھنے دی کائی آن گلے نال لاوندی ہے
کائی چیڑی اک نوں مشک لیسی کائی مکھنے تے کچھ جہاوندی ہے
کائی میریاں آکھ کے بھج جاندی مگر لگ کے تے ٹھیاں لاوندی ہے
کائی آکھدی ماہیا ماہیا وے تیری مجھ کٹی کتا جاوندی ہے
کائی مارے دی کھنگھڑی کھے کوڑی کائی بکلی چا بناوندی ہے
کائی آکھدی ایہے آ رانجھیا وے مار باہمی پونی واوندی ہے
مرے تاریاں تن چا کر کے کائی نول رسیل ہرنی آوندی ہے
کتے تاریاں تن چا کر کے اک چھال ڈونگھی چڑھ واوندی ہے
اک شرط بدھی ٹبی مار جاندی تے پتالدی مٹری لاوندی ہے
اک بنے چتر انگ مرغابیاں ہو سر غاب تے کونج بن آوندی ہے
اک چینک بنے اک بنے بگلہ اک کالکہ ہو دکھاوندی ہے
اک انگ لکرو بیاں بنگ ملے اک ڈگ گتا تو انگ ملاوندی ہے
اک وکٹے لدی ٹیری ہوا اک سنگ جلکاونی آوندی ہے
اک کرکڑا وندی وانگ لدھے ہر اک ہو سنسار شوکاوندی ہے
اک ہے پلیٹیاں ہو بلن مشک وانگ نگروں نے حد پھلاوندی ہے
ہیر تیرے چو طرف رانجھے مہرے ہووی مچھلی بن بن آوندی ہے
آپ نے مچھی نال چاوڑاندے ستیں رانجھے نوں گرل بناوندی ہے
ایس تخت ہزارے دے ڈھیر نوں رنگ رنگ دیاں جالیاں لاوندی ہے
وارث شاہ جٹی ناز نیاز کرکے نت یار دا جیو بہلاوندی ہے

چغلی خوردن کیدو نزد ملکی

ویکھ ماہیاں پائیاں چال دونہاں پھیر کیدو نوں جا سنائی
کیدو گھن کے گل نوں طرف نگر روندا ملکی دی دہائی

آن آکھدا ملکیئے بھیڑیئے نی تیری دھی وڈا اُجر پوہ چایا ای
ماں باپ قاضی بھائی ہار تھکے ایس سبھ نوں ٹھٹھ چپایا ای
جھنگ جُتّ ٹُٹے جھاٹا پٹے لِنگ کَٹّے سانوں تا پایا ای
مَنی اک نہ ایس نلج ڈھی سارے دیس نوں ایس ہلایا ای
میں ڈرے ہے پیر سیوں ڈر دل بھیوں سہے لوہڑا آیا ای

جائیں تے چاک دے نال کھیڈدی ایس ملک وارث گوایا ای
مُنہ گھت دے وال پُٹ دے انت ہُٹ دے غیب چایا ای
لِٹاں کھنّھیاں اوس بکھیڑیاں نیں انت ہُٹ دے لٹکایا ای
بے شرم کو چڑی تیری دا ویکھ وچ چالا جیو تماشیا ای
وارث شاہ میاں ٹُنّے معاملے نوں لنگوٹی چھٹنے پھیر چگایا ای

فرستادن ملکی آدمیاں دے برائے طلبیدن ہیر سوئے کیدو

ملکی آکھدی سدّکھاں ہیر تائیں جھب متوں اوہ لیار نا یاوے
الفو موچیا جُمیاں وی اگیا سے جھنڈو ماچھیا بھج توں ماہیا دے
لائق نہیں سیال ایس لا دی دی میں جاں آکھنی تہمتاں تانیاوے
راہ راہ دا لاڈ سکھاوٹاں ایس غر تے نوں ہتھ پانیاوے
تیری پڑھی نگی ایس چاک دی میں جس آکھ کے لیک لگانیاوے
ویروں کیہہ افسوس ہے موڑنا تے بھاٹے اپنے نوں بیک لانیاوے
ذرا لبھو کے ہیر نوں کھلیدے ہوسی کھیڈدی باہر راہیاوے

م م م م

کھیڈن گئی ہانجھے گھروں نکل نہ شام ہوئی نہیں آنیاوے
ویکھو ڈھیری وسکے کدھری نوں میں تے آکھ کے گل سُنانیاوے
بھجے ٹھنی تے انگ بنا پناں دے گلیاں وچ چا شور لپانیاوے
مینوں وچ شریکناں بہن جوگی نہیں سو چھڈیا آن اُٹھانیاوے
کتھے کھلا اوہ سانوں ویکھدا سی منہ دی تے یہ چاک بنانیاوے
کیتے آپ گھر دوداس بھیڑ بھتی پچھے چاک دے ہوش بھلانیاوے
وارث شاہ میاں ہیر نہیں آئی ٹُھرن سنگو والدی گھر لیانیاوے

رفتن مردماں بطلب ہیر

جھنگڑ دُوم تے فتو کلال دوڑے بیلا چوہڑا تے جھنڈو چاک یاں
تیری ماں تیرے اتے بہت غُصّے باپ کریگا مار ہلاک یاں
سیالاں فکر کیتا تیرے مارنے دا اگیں آپ نوں بہت چالاک یاں
اج سیالاں نے چلیں نہ اگ گھتی سارا کوڑماں بہت غمناک یاں

جا ہیر اگے دھم گھتیاں نے پچھی اوڈ ایہا خاکیاں
رانجھا جاہ تیرے سر آئی نالے آکھدے مار دیئے چاک یاں
طوطیاں اُجے ڈال تے کرے موج جاتے گلیلڑا پوس تاک یاں
وارث شاہ میم دے مارنے نوں سجڑی جھاندی ہاک یاں

سلہ مصنف نے ان دو لفظی باتوں میں وعیدی حصہ قرآن مجید کا اصل میں بند کر دیا ہے یعنی اللہ تعالے نے قرآن مجید کے ذریعے اپنے بندوں کو سب نیک بد کا راستہ بتا دیا کہ کوئی انسان قیامت کے دن اللہ تعالے کے سامنے انکار نہ کر سکے۔ کیونکہ انب کا درخت دنیا کی زندگی ہے اور اسکا پھل دنیا کی محبت۔ اور طوطا سے مراد انسان ہے اور جب طوطا انب پر بیٹھ کر پھل کھانے لگتا ہے تو مالی غلیلہ مارتا ہے اسی طرح اللہ مالک اپنے بندوں کو اپنے وعیدی غلیلے سے ہر وقت سمجھا رہا ہے۔ (محبوب عالم مگوی)

آمدن ہیر نزد مادر

ہیر ماں نوں آن سلام کیتا ماں آکھدی آ نی نہریئے نی   آنی گنڈیئے تے مارا دیئے نی غوغے مارئیے زہریئے نی
خولاد ڈنگیئے تے رڈ بیگنے نی چھیل چھدری چھیل چھریئے نی   بڑ بولیئے گھنڈ بیجیائے گھر وتیئے گل دوپہریئے نی
توں ادکا ایک ساڈے کے وہڑ دنا تنگ گھڑ دنگی نال تہریئے نی   اد ہل جائیں ٹل جاہ ایس کموں ہیر انجھے دینال دھریئے نی
ساہناں نال تیرے ات ہیں کھیندی آکھیں کو بتیو دیہڑیئے نی   اج رات تینوں مجو واہ بڑیاں تیری ساعت اج قہریئے نی
گرپی کاہن دے گھر خواہ ہو گی ناتوں شرم حیاتے ٹھہریئے نی   ایس کم تھیں باز جے نہ آویں تیری شامت آ دسی بہریئے نی
تینوں بڑا ماد ڑا جاگیا ئے تیرے واسطے مس ہیرٹیئے نی   وارث شاہ تینوں کپر جھڑی موسی ویکھیں نیل ڈاڈھے آہر گئی

کلام ہیر با مادر خود!

اناں چاک بیلے اسیں پینگھ جھوٹاں کہے غیب بے ٹھوٹے بولنی ہیں   گندا بہت لوک منہ جھوڑ دیا ایڈا جھوٹھ پہاڑ کیوں تولنی ہیں
شعلہ نال گلاب نہ ہو یا دچہ پہاڑ کیوں جھوٹھ دا گھولنی ہیں   ان سنیاں نوں چا سنایا ای موئے ناگ وانگوں پئی وس گھولنی ہیں
گنداں کسیدی نہیں جرا آندی ہے انی ہوئیے غیب کیوں ٹولنی ہیں   کواری کڑی نوں ماں جیہاں دتے اوہ بڑی بد گھڑی بولنی ہیں
تینوں چاہو سی خبر ہے چاک سندا تہیں نام اوہدا نت ولنی ہیں   تیرے کول تے قہر بھی بہت مندی تو سچ کنا نوانگ ٹھنڈی ہیں
دہائیں جو ہنڈیاں لدی نہ ہو سچ ہنڈا ابھی ہو تروں سی تولنی ہیں   چڑیاں کی دھنو دیندیاں سچ تپیاں گھیہہ کو دیوا انگ کیوں کھسنی ہیں
میری عمر جوانی دا ساڑ تینوں ماں نی صاف کیوں کر گھولنی ہیں   وارث شاہ گناہ کی ساں کیتا اٹھے غیب بے تولنی تولنی ہیں

کلام مادر با ہیر

سٹے لیکھ ساڈے لج ہتی تینوں ٹری سوہنی دہی نوں لیک گئی   نت کریں لے بہت کریں یاری نت کریں پکھنڈ تے نت چھگی
اسیں منع کریسے ٹل مڑ نا ہیں تینوں کسے فقیر دی کیہی لگی   وارث شاہ ایہہ گھنڈ تے دودھ کھاندی ٹری پکڑی گئی جو ہوگی

کلام ہیر با مادر خود!

اماں بس کر گالیاں دے ناہیں گالیں دتیاں وڈا پاپ لے   بنا ڈٹھے ٹانی بری ہو وے دھیاں ٹریاں بڑا عذاب لے

لیجائے میں ہتھیٹ ہیڑی نوں کوئی عیب دا سوں تہتا کچے
وارث شاہ نہ مڑاں انجھیٹر تیوں بھاویں باپ بدا باپ دے

خاموش شدن ہیر ملکی

ملکی ویکھ کے ہیر دا بول ساہواں گھٹ ڈکے مول نہ بولدی اے
سارے خویش قبیلڑے آپنے نوں نت بھجے چاک دیاں ترس گولدی اے
دم مارندی نہیں جا کوئی ہیر عشق دے پھندے پھولدی اے
تک ٹھہا سو آپنے مرن لئے وارث شاہ دیوانگی ڈولدی اے

کلام کیدو با رشتہ دار

کیدو آکھے اگمدا سہریوالے بہتوں گھن ہن چنگا مت دیسیا وے
ایہنت دے اپیار نہ جائے خالی پنج گڈ دا پاس نہ دیسیا وے
اک رگ دے ویکھ ہے لنگیاندی کرکیں نہ فریب ملکیسیا وے
جہیں مٹھیاں نال بہال مٹھے اج کل دگا کریسیا وے
ہتھوں ٹلی رسیالاں نے بات ٹالی پہراں جھنڈیاں جگ سنیسیا وے
وارث شاہ یہ پنج مشتنڈڑے اکھیں ویکھ دے بہے چھپسا وے

کلام کیدو

کسے لوڑ نوں گل شہو ہو سی چوری یاری جو عیب گمہاریانوں
ذرات خراب ہے وچ پیندیاں نچے نال ہے بہہ خمار یانوں
جدوں جاک دے ہال لیجاگ لمحی ٹوں وچ رسوا بازیاں ہاریانوں
جنہاں ہاں بچے نچے کدے نہ دار دے کون تاں ہریا یانوں
اس پابجلاد تھگیلے کہہ پہنچیا بہت خواریانوں
وارث شاہ میاں جنہاں لایا نئے سوئی جاندیا پالی عاشقاں

آگاہ شدن ہیر از شکایت کیدو

قصہ ہیر نوں ترت سہیلیاں نے جا کن دے وچ سنایا ای
دانگ دے جہل حرام شیطان جہیا دی دکھا وچہ بڑا ہنسے لیایا ای
کرچھٹنی ایس دے نال ایسی سنے دیس جو گیٹ ٹریا یا ای
تینوں چاک دے اوہناں دے کیدو اس دے دیس وچ شور مچایا ای
ایہ گل بے جاوسی اج خالی توں ہیر کیوں نام دھرائی
وارث شاہ پر لیہاں رہن ناہیں لگے چھپنے معاملہ جایا ای

۱؎ کیدو کی مراد در پردہ مراد تو شیطان ہے۔ اور ظاہر بیان میں کیدو ابوجہل کی طرح ہے کیونکہ ہیر کے رانجھا کا حاسد تو کیدو سیال تھا لیکن مسلمانوں کے اچھے محمد ص کا حاسد اور پکا دشمن ابوجہل قریشی تھا۔ ابوجہل جس جگہ بیٹھتا تھا جہاں جاتا رات دن گھر باہر رسول اللہ صلعم کی شکایت کرتا رہتا تھا جس کی دلی منشا یہی تھی کہ کسی طرح ہدایت محمدی رک جائے۔ تو مسلمانوں نے اس کی تکلیف سے تنگ آکر یا نبی علیہ السلام کی شکایت سنکر صلاح کی کہ ابوجہل کے ساتھ ایسا کرو کہ جہان کو معلوم ہو جائے۔ (محبوب عالم نگری)

تجویز کردن ہیر با ہمنشیناں

رل ملو کھاں سبّے سہیلیو نی لگ گئی دی عمر سوا لیئے نی — کٹو کڑمنان ماپیاں نال انہوں اوہ چال تیہو جی گڈاییے نی
نال تکیاں چوریاں گھل گھتو چنک چٹ نیہنج تیہے مالیئے نی — ہلاں گھیاں پھراں وچ مارو تاں تھنیاں نال ابھالیئے نی
انہوں مار کے پہرے دے وچ چلو موہوں چال ہی چال کڈھائیے نی — وارث شاہ سہیلیاں کہندیاں نیں ایہہ چال توں سکھ لے واریئے نی

کلام ہیر با سہیلیاں

ہیر آکھیا واڑ کے وچہ کھوڑے گل باندھ کے منہ گھٹ گھتو — دھروون واڑے ڈھٹے کے بکرے سے انہوں ونگ لگی دی گٹ گھتو
سنگوں پکڑ گھسیٹ کے وچ کھائی کٹے انگ گے اڈدے ست گھتو — مار ایسنوں لایکے اگ جھگی ساڑ بال کے چہر سہوٹ گھتو
نال جتیاں دے کر خوب جھاڑ لنگ پیر اندے کر جھٹ گھتو — وارث شاہ میاں انہری مرنے اجو کوئی دال دے وچہ پھٹ گھتو

تیار شدن ہمنشیناں معہ ہیر برائے زدن کیدو

سیاں نال لے کے ہیر متا کیتا کھنڈ ہنڈ کے گلیاں ملیاتے — کیدو آن وڑیا جدوں پنڈ اندر جہاں ٹت چا ہیر نوں ملیاتے
ہتھیں پکڑ کماناں وانگ شاہ پریاں غصہ کھا کے سارہ نیاں چلیاتے — کیدو گھیر چوں گدہا کھہا کے لا ہ سہیان پگ تھلیاتے
گھلا گھتن ٹھٹھیاد جوں جن دے بھکاں نیں گھتن جوں جیہا ں چلیاتے — وارث شاہ وداں نوہر پوند دھمکا تاں جہے بن بھکیں بلیاتے

زدن سہیلیاں کیدو را

گل پا کے سہیلیاں لاہ ٹوپی پاڑ جھلیاں سنگھ نوں گھٹیونے — بھن دودے تے سنگلے چھپڑں لتیں بعد وچ گھر لے سٹیونے

لے یعنے رسول صلعم اپنے جاں نثار اصحابوں کو فرمایا کہ ابوجہل کو کوئی موقعہ ملے تو قتل کر دینا چاہئے ۲ے ظالم لوگوں کا جاری ظلم کا پیالہ پر ہوجانا ہے ہمارا ابوجہل کا بھی خاتمہ ہونیکا سبب بن گیا۔ ایک سال ابوسفیان سردار مکہ مع قافلہ کے شام کیطرف سے بہت سا مال تجارتی لیکر مکہ کیطرف آرہا تھا کفار مکہ کو کسی نے خبر دی کہ مسلمان تمہارے قافلہ کو رستے میں لوٹنے کیلئے تیار ہیں تو قریش مکہ یہ سنتے ہی بسرکردگی ابوجہل ایک ہزار نوجوان مع ساز وسامان قافلہ کی حفاظت کیلئے چل پڑا۔ مدینہ میں بھی خبر پہنچ گئی کہ قریش قافلہ کے بہانہ سے مدینہ پر چڑھائی کے لئے آرہے ہیں۔ رسول خدا صلعم ۳۱۳ آدمی صرف جنکے پاس مردہ گھوڑے اور ۷۰ اونٹ تھے متوکلاً علی اللہ چل نکلے آخرالامر دونوں گروہوں کا مقابلہ ہوگیا۔ مقابلہ بڑا سخت ہوا اللہ کا دشمن ابوجہل کفار مکہ کے معرکہ بدر میں قتل ہوگیا۔ ۳ے ابوجہل کا سر ایک بوڑھے اعرابی نے کاٹا چونکہ سر بھاری تھا اس واسطے اسکے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹتا ہوا حضور کی خدمت میں لے گیا اور حضور نے فرمایا کہ اس کو گڑھے میں پھینک دو اسی قصہ کی طرف مصنف کا اشارہ ہے۔ اور ابوجہل کی موت کا پورا حال میری کتاب جنگ رسول میں ہے ۱۲۔ (مجبوب عالم تکری)

سر توڑ چھپوڑے گھت مُوہدا لانگر یار مجبور ہٹا کھیو تے   مُجھاں پُٹ کے تے داہڑی پٹ جھوباں مار کے توجا پھٹیوں نے
مار مار کے سُور بنا دتا وانگ ادھ موئے ڈھائیکے جُلیو نے   وارث شاہ میاں لا کے تیر اوہدی کُٹ کُٹ بنا پاؤں سُیوں نے

الف

اک مار ملتان دی مار جھمکے بھی نال چٹاکیاں مار دی ہے   کوئی ات وٹا کوئی ڈھیم پتھر کوئی پکڑ کے بھوں نوں پٹ مار دی ہے
کائی پٹ کے اہڑی دُبروچہ دیندی کائی رگ ناں نے مُنھ گھٹ دی ہے   کائی ہسکے چھیاں دے گھلیں کائی پٹ کے جھون اگ ساڑ دی ہے
رو رو عاجزی کرے تے لیٹے پیریں کھائے قسم جبار قہار دی ہے   چور ماری دی ادیکھئے چلو ساد ہو وارث شاہ ایہ ضبط سرکار دی ہے

ناراض شدن کیدو

کیدو کھائیکے مار اگھیائی گھر کے کلے تے سخت لنگور وانگوں   ٹاٹے ہار رکھتے تے نابیلے لے نہاں ٹالی جھلدا لکڑ تے کور وانگوں
پار چنیاں سُتھناں کرتیاں نوں چلکو وڈھ کے چھکیا چور وانگوں   دتے پھرن پڑلد جیبی چنج دالے گرد پالکاں ندیاں مور وانگوں
شاہو کار دا مال جوں چوکے ٹاں دے چھکیاں پھرن ملنگ وانگوں   وارث شاہ انگیاریاں جگتدا بانٹے پیٹ نہاندہ جین چکور وانگوں

ویران کردن دختران خانہ کیدو را بجائے ہیر

کیدو بھاگ مٹکے گُٹ چکچور کیتا سیالیں لائکے پانسے دیاں نی   ہتھیں پال موڑ کے گاہ کالے وڈے بھاتڑے ہل بیایاں نی
جھگی ساڑ کے بھانڈے بھن سارے گر کتیاں مار بھجایاں نی   جل بار کے سارے فتح پائی لگیاں ہیر نوں ملن وڈیایاں نی
کی ہیں چھوہر بانڈی کرتوت ساں گلاں کتوں کرسیاں نی   فوجاں شاہ دیاں وارثا مار متھرا مڑ پھیر لاہور نوں آئیاں نی

فریاد کردن کیدو پیش چوچک

کیدو لتھڑے تیہڑے خون بھندے کوکے یا ہو ڑی تے فریاد میاں   مینوں مار کے اُدھلاں گنج کیتا تیری بیٹڑی برد ہو کھان دی میاں
کنی باڑ بادشاہ تے جا کوکاں میتاں پٹ دشاں بنیاد میاں   پچھے سجدے رہیا میں مینوں سیر لا رہیا جیہو برباد میاں

چلو جھگڑے چلکے پاس قاضی ایہ گل نہ جائے برباد میاں
وارث احمقاں نوں بنا بھاٹ کھائے نہیں آوندا اہنج سواد میاں

زجر کردن مہر چوچک کیدو را

چوچک آکھیا لنگیا جاہ ساتھوں تینوں فوں لے چھگڑیاں چھیڑیاں دا — ستراہیں چوراچکیا نداسو ہاں بیٹھا ایں ما منواں بھیڑیاں دا
تینوں ویچیئے نال پانیائے اتے ول ہے دب دیڑیاں دا — پھریں چھیڑدا کڑیاں پاپیاتوں نے سوناہیں پاٹیاں لیٹریاں دا
پہلوں چھیڑکے پچھوں توں پھیر دیویں ایہہ کم ہے احمقاں جھیڑیاں دا — تینوں صلح سلوک دی ول ناہیں کجھ آوندا ویکھ بکھیڑیاں دا
کھوہ کل جہان سبھ اس گیڑے تینوں فوں ایہہ الٹیاں گیڑیاں دا — اوّل چھیڑکے پنی دا سد دیں کم لونڈواں جیت کھدیڑیاں دا
تینوں چاج نہ لنگیا سیونے دی راکھیا اول وہیڑیاں دا — ساری عمر نہ کجھ سوار پوئی مزہ چکھ لے کم ہیسڑیاں دا
پیویں چرس شراب افیم کھائیں تیرا جھگڑا خاص بھنگیڑیاں دا — وارث شاہ ابلیس دی شکل کیدو ایہو مول ہے سبھ بکھیڑیاں دا

کلام کیدو پیش چوچک

مینوں مارکے لاوہلاں منج کیتا جگی بال موآڑے ساڑیا نے — دور ہیں کے گنگے سار میرے ساری جلدی پھوکلے پاڑیا نے
گھڑکتیاں بھنگ افیم لٹی میری ہاوّلی چا اجب اڑیا نے — بھنگ گھوٹنے دور سبھ بھن سٹے نالے بلی باگھ فقیر دی ماریا نے
دھروں ویل ہائے بار دنگ لٹن میرے باپ دی ہاڑ آنا لیا نے — دھروکی رب دی چوچکا عشق پیچھے میں نیں پتھ کے ماریا نے
باقی اتنی رہی منصور وانگوں مینوں سولی اتے چاڑھیا نے — وارث شاہ فقیر دا صبر لوسی دین دنی دی بات وساریا نے

کلام چوچک باکیدو

جالاں بھیڑیاں تیریاں لنگیا او موں چاپڑ کے پوڑیاں چاونائیں — تینوں مل ہے رالکا ونیدا ایویں مکراں پیا لڑا دنائیں
نگاں جھوٹھیاں سچیاں بل کجتے گھر دگھری تو لوتیاں تائیں — تیرے سر تے توں یار دیار کولوں مل دی خون پلٹ روکھاونائیں
بہاں جاہ جٹا بھجا چھڈ ساڈا ایویں کلے نوں پچ کھیاونائیں — وارث شاہ چھڈ کم بریانے جے توں فوت سیّد اسدونائیں

لہ جب طالب اپنے پیر کی خدمت میں دنیا کی آلائش سے صاف ہو جاتا ہے تو پیر کامل جسکو محمدی نبوت سے نور ملا ہو وہ محنت شاقہ یا ورد وظیفہ بتلا کر طالب کے دل کو خواہشات نفسانیہ یا شیطانیہ سے پاک کر دیتا ہے یعنی اپنے انوار کے متھیار دں سے طالب کے وجود سے شیطان کو مار کر نکال دیتا ہے اور شیطان کے اونار زمرمہ پڑھ جاتے ہیں۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ یعنی خلعت نامہ کا مصنف فرماتا ہے کہ اے انسان اگر تو کل مخلوقات کا سردار ہے تو تو پھر کمینوں اور ردیوں (یعنے حیوانوں) کی طرح کیوں اپنے مالک حقیقی کے حکم سے سرپھیرتا ہے۔ یا یہ کہ سید آل رسول ہو کر کیوں ناپاک کام کرتے ہو۔ (محبوب عالم نگوی مرحوم)

فریاد کیدو پیش برادران

دھرتی رہدی نیاں کما وُنیچ بھے سنڈے چھڑ بہانیا کٹھیاں ہاں
میں مار یاد کھیڑے ملک سارے ہرڑ و انگ گھگھے سٹیاں ہاں
میری مار کے اُدھلاں منہ کر چھوڑی انگ کنیاں ملکیاں پٹیاں ہاں

مرشد بخشیا سی ٹھوٹھا بھنیانے ہتھ ہاں جھیں لاہیں سٹیاں ہاں
ڈگر گوڈے بھن کے چور کیتے اڑی دار گدوں بھڑ کٹیاں ہاں
وارث شاہ میاں وڈا غضب ہے یاد وے کے بہت نکھٹیاں ہاں

پرسیدن سرداران از دختران کیفیت کیدو

کڑیاں سنکے پنچاں نے پچھ کیتی لنگا کا سنوں بھاگ کے ریا ہے
حال حال کردا ایسے وچہ آیا ایڈا قہر تے خون گذار یا ہے
ایہہ چھ فقیر کیوں چھیڑیا جے ایس فتور چو کوٹ کھلار یا ہے
وڈا سریں گناہ چڑھیا ہے حال کال کیوں ایہہ ڈاتا ریا ہے

لکے باہجہ گناہ تقصیر ہو یا سے کوئی گناہ نتاریا ہے
کہو کون تقصیر فقیر اندر چوراں انگ کیوں پکڑ اجاڑ یا ہے
جھگی ساڑ کے مار کے بھن بھانڈے ایسے فقر نوں مار اتاریا ہے
وارث شاہ فقیر غریب کیدو کتے وانگ جا کیوں کا ریا ہے

واویلا کردن دختران پیش سرداران از دست کیدو

منہ انگلیاں گھتے کے بھن سبھو کالے کرن جھیں ایہہ سنگدے نے
ساتوں کتیاں گھجے تے آپ چھوں سابن ہو گئے چپڑ ارنگدے نے
بیڑا دل لاہ کے لانگراں پھر بھوندا بھوں بھوں کے موتدا رنگدے نے

ساڈیاں جھتیاں ہنداڈور دنگلھاں جھوں نیکے سنتھاں گھیدے نے
نالے رنگے ہو گنوں جج دیندا گتاں بنھ کے کھچدا ڈھنگدے نے
وارث شاہ میاں جدوں جا لگے تے جھل کناں ساڈیاں گھیدے نے

فریاد کیدو بار دوم

کیدو آکھدا مار گوا د تا ہڈ گوڈے بھن کے چور کیتے
نادر شاہ پنجاب فتور پائے پھیر کاپ انہاں فتور کیتے
لنگوں پکڑ گھسیٹ کے وچہ کھائی لتاں مار کے فضل حضور کیتے

جھگی ساڑ بھانڈے بھن گھسو داڑھی لاہ بھاگ اساڈے ڈور کیتے
میری حال پکار نہ سُنے کوئی شاہد حال دے ہل قبول کیتے
وارث شاہ گناہ تھیں پکڑ کافر پھیر ملائکاں چور کیتے

سلہ کافر کو عذاب جان کندن ڈرنے ہی شروع ہو جاتا ہے اسکے بعد سکرات موت کا عذاب پھر قبر کے سوال جواب کا عذاب بعد سوالوں کے بعد قبر میں عذاب پھر کرنا پھیلے صور پل صراط۔ میدان حشر کا عذاب اور گرمی اور دوزخ کے نظارے پھر حساب کتاب کے بعد دخول جہنم اور فرشتوں کی جھڑک کا عذاب وغیرہ ہمیشہ ہوتا رہیگا۔ نعوذ باللہ
(دلگوی)

فریاد دختران بار دوم

وار گھتیاں کون بلا گھتا در کار کے پرہاں مار دے ہو
فرفچیاں مکریاں ٹھگریاں نوں منہ لائیکے پئے دگا دے ہو
ایہہ پچ مشٹنڈڑا اسیں کڑیاں لہے سچ تے جھوٹھ نتار دے ہو
اساں نال تساں داڑا ڈھونڈ لدھا دھیاں سڑکے پچھے جلا دے ہو
پہلوں چھیڑ کے پھیر خوار کردے ہو تیں دے پیار سنوار دے ہو

بھیا پٹیاں ساں نہ ہتھ لایا اسیں اتنی گل نتار دے ہو
مٹھی مٹھی ہاں لڈ پراہد ہوندا دھیاں ستے کے پیپے وچہ مار دے ہو
بڈھا پرس ہوند سیاناں گھلدا اسیں ستے گل گھمار دے ہو
بھولو باندر وانگ کو ترسیوں ما رچکیاں سگوں نکھار دے ہو
وارث شاہ میاں مرد سدا جھوٹے تاں سچیاں سچ نتار دے ہو

فریاد کیدو بار سوم

کیدو با ہوڑی تے فریاد کرکے دیہیاں لیو کرونیاں میاں
میری بھنگ افیم تے پوست سٹ پاکوں وچ ہد اپنے گراں میاں
میری تساں دی بنان سانبھ کاکی سنگ کرکے پند گھمر میاں
کی کہاں میرے حق بری ہوئی حق میرے ہویا انیاں میاں

میرا ہٹ پساری دی انٹیاں کیہڑی کیہڑی الواں میں ناں میاں
مینوں تساں تے برا بنا دتا اہن سچ میں کہہ سناں میاں
ٹھٹھے باغ اجاڑ دے میویاں دے تے پھاہ لباوسے کاں میاں
وارث شاہ مینوں ڈیرے ہول آوندے جتنے ہوون پدھر تھاں میاں

تشفی دادن کیدو را

پنچاں آکھیا کیدو نوں صبر کر توں تینوں مارنیدی جھگ مار لینے
تیری جھگڑی پھیر بنا دیساں جیہڑی جا جگی تیری ساڑ لینے
سب چودھریاں نوں جھڑک جتنے دیکھے کول کیدو دے کو پسار لینے
کیدو آکھدا دھیاں دے دل آکے دیکھو بیان جاں ہار لینے

ہائے ہائے فقیر تے قہر ہویا کوئی وڈا ہی خون گذار لینے
تینوں پوست افیم تے بھنگ دیساں جو کچھ نال گوار لینے
بہت ڈھیر دلاسڑے دیوکیں کیدو لگے دی اجیو جا ٹھا لینے
وارث شاہ اندراج تے بیداد نگری جھوٹھا دلاسڑا مار لینے

ناامید شدن کیدو

کیدو مہر توں لے جواب ٹریا مڑ ہیر تے بھونکدا آیا ئے
بھو خرچ تے مال متاع میرا وچہ اگ دے جا جلایا ئے

ایڈا قہر کیتو میرے شہود تے تیرے حیڈ وچہ ترس نہ آیا ئے
ہیر آکھیا کیدو نوں پیش تیرے علی چا اپنا بھیڑیا آیا ئے

اک زیج کے کسے انب لگائیے پھر وانہہ شہتوت نہ لائیے
جیہا بیجئے وارث شاہ ڈھولے حرف حدیث دے آیائے

مقولہ شاعر

بولن جھوٹھ تے چغلیاں کرن غیبت فقر دے وچہ آیائی
شاہ دوجہان افضل جد پایانی وچہ حدیث سنایائی
وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین شان نبی دا ایہہ پایائی

پنج تت مارے سوئی فقر ہووے نہیں گدھے تے گودڑا پایائی
الفقر فخری والفقر منی حق فقر دے قول ایہ آیائی
وارث مکریں تے پویں وچ دوزخ تینوں کس کھلال کس ٹھگ پایائی

کلام ہیر باکیدو

ہیر آکھدی قول ایہہ حق انہاں جیہڑے مر میدان پیا رسنی
دم دم دے نال جو کہن اللہ اوہ چھٹدے جگ نوں تارسنی
تیرے جیہے پئے لکھ ہزار بھوندے خوار خجل جو وچہ سنسار دسنی

دھیئرو روز تے رات نفس کرتن جاگا وچہ بندگی وقت گذار دے نی
جنہاں حرص ہوا وچہ عمر گالی اوہ آدمی کسے نہ کار دے نی
وارث شاہ فقیرن صبر جیہڑے وچہ روز قیامتے ہار دے نی

ل١ اس سے مراد آنکھ ناک کان منہ ذکر یعنے اندری ہے۔ یعنے جو آدمی ان پانچ چیزوں سے کوئی کام غیر شرع نہ لے تو وہ پورا فقیر اور محبوب خدا ہے۔ اور جو ان سے اپنی خواہش کے مطابق کام لیتا ہے وہ خبیث ہے ل٢ یعنے فرض روزوں کے ماسوا نفلی روزے کا بھی بہت ثواب ہوتا ہے کیونکہ گرسنگی شیطان کو مارنے کیلئے بڑا ہتھیار ہے اور درست ہے لیکن ہمیشہ روزہ منع ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم کا یہ طریقہ تھا کہ جب نفلی روزے رکھنے شروع کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ آپ کبھی افطار نہ کرینگے اور جب چھوڑتے تو معلوم ہوتا کہ آپ کبھی روزہ نفلی نہیں رکھینگے سالک کو چاہئے کہ سنت نبوی کے طریق پر روزہ رکھے اور چھوڑے کیونکہ سوائے طریق شریعت کے کوئی عمل اللہ کو مقبول نہیں ل٣ رات کو قیام بڑی ہمت اور مردانگی کا کام ہے۔ رسول خدا کے پاس ایک شخص کا ذکر ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہے اور صبح تک نہیں اٹھتا۔ نماز تہجد کیلئے فرمایا ہے کہ پیشاب کر جاتا ہے شیطان اسکے کانوں میں۔ فرمایا نبی نے کہ تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ وہ جو قیام کرے رات کو دوسرے وہ جو صف باندھے جماعت میں تیسرے وہ جو صف باندھے جہاد میں اور فرمایا رحم کرے اللہ اس پر کہ اٹھا رات کو پس نماز پڑھی اور جگایا اپنی بی بی کو پس نماز پڑھی اسنے اگر انکار کیا اسنے تو چھڑکا خاوند نے اسکے منہ پر پانی اور رحم کرے اللہ تعالیٰ اس عورت پر کہ اٹھی رات کو پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند اپنے کو پس نماز پڑھی اسنے اگر انکار کیا اسنے چھڑکا اسکے منہ پر پانی بی بی نے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اللہ تبارک نزول فرماتا ہے ہر شب طرف آسمان دنیا کی تہائی رات کو اور فرماتا ہے کہ کون ہے کہ دعا کرے مجھ سے پس قبول کروں واسطے اسکے کون ہے کہ سوال کرے مجھکو پس دوں میں اسکو کون ہے کہ بخشش مانگے مجھ سے پس بخشوں میں اسکو ل٤ اللہ تعالیٰ کو ہر دم یاد کرنیکی بڑی فضیلت ہے۔ خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پس یاد کرو مجھ کو پس یاد کرونگا میں تجھ کو۔ اس سے بڑھکر کونسی چیز ہو سکتی ہے کہ جس کے وسیلے سے بندہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہو جاتا ہے۔ اور بزرگوں نے لکھا ہے کہ ذکر یہ ہے کہ خلاصی پاوے غفلت سے اور نسیان سے ساتھ ہمیشہ کرنے ذکر قلب کے خدا تعالیٰ کو۔ اور ہے نام اللہ تعالیٰ کا ساتھ زبان اور دل کے اور افضل یہ ہے کہ ذکر دل اور زبان سے ہو اور یکساں ہو تو دل سے ہو کیونکہ ذکر زبان سے دل کا بہتر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے دل میں چھپ کے۔ یاد کرتا ہوں میں اس کو چپ سے۔ جو مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے میں اسکو بھی طرح مجلس میں یعنے فرشتوں میں یاد کرتا ہوں ۱۲ +

(محبوب عالم محوی)

کلام کیدو با ہیر

جھوریاں مٹھیاں دیاں جان ناہیں بھاویں قید رکھو بھاویں چھڈ دیہو
میں تے ایہا ہی بات سناونی سی چاک چوبر انتوں کنگ کڈھ دیہو
انہوں ڈھینگرے کھوہ وچ دھرڑ دیہو دو منگا دیو جا ہین تڑ دیہو
ادس گلوں نہ مڑن موڑ ہرگز بھاویں چوڑ ہین دے گڈ دیہو
ہیر جادوئن بھلیوں نہیں ہندی ٹوٹے کیجے جے آلیسے ڈھ دیہو
وارث شاہ بدعاداں نہیں ٹلدے چھڑکا بھاویں بند بند دیہو

پرسیدن چوچک کیدورا

چوچک آکھیا چل وکھا میں نوں منڈی لوہ سیال متڑی منڈھیاندی
سرن جاندی چاک کے الکھ لاہاں سیں پچھے تے ٹنڈیاندی
اکھیں ویکھ کے پھیر جے ماردوں جانساں پچھے دو ونڈیاندی
ایس ہیر دے برچھڑی بھنگ لیاں سبھی ٹساں کیجا جنڈیاندی
اگے دیاں تے راہ میں تساں ہی ساٹرے دیس تھاں سے گنڈیاندی
کیدو آکھیا ویکھ پھیرادناں ہیں علماں کیہڑی ایہاں منڈھیاندی
ایس ہیر نے چاکری لیدکڑھاں گھر دوں ٹھیاں تن ترنڈیاندی
وارث شاہ میاں ایتھے کھیڈ ہوندی ویکھو بدھیاندی اتے انڈیاندی

کلام کیدو

کیدو آکھیا جیو ہیر کرکے ایہ تاں جوہ وچ جالکے کھیڈدے نے
چھمیں ہک کے بنگلے وچ دڑ دا ایہ بکارے ایس ٹھیڈدے نے
اچا ویکھ کے محل نہ دگ مرے جھبر جھیڑے بنا پنے چھیڑدے نے
ہیر آکھیاں بھاتوں گن بالے ہنڈ کوں سیالڑے جن بھیڑدے نے
جگی پھوک سیالڑی اگ سیکے ویکھو بڈی چالی ٹنگ ڈھیڈدے نے
وارث نال بہشت دے لوک سبھے شوق کھڑیاں نوں تنگ ٹیڈدے

جستجو کردن کیدو در بیلہ ہیر ورانجھارا

ڈوہی ٹی جیوجا چھپائی پوہ ما گھم گتا وچ گنواندے
وچ بیلے دے دعے تے چھپے سیالگا سی وکے اگ گھستواندے
بیلا لوہی لال پکار داسی کیدو موریا واگ گھنواندے
ہو یا چھاہ دیہاں دوں وچ بیلے پھیرے آن مچے سپی غوانندے
پتا بھنے کے رانجھے دے ستھ ملیا ڈھیر آن درتے چھواندے
وارث شاہ فساد دی اگ بادن کرا یہ نی باندر انھواندے

دیدن کیدو ہیر ورانجھا در بیلہ وخبر کردن در جھنگ

جدوں لعل کچوریوں کھیڈ سیاں سبھو گھر و گھری ہو چلیانی — رانجھا ہیر نیارڑے ہو گئے ہین ہیں دیاں کنڈسیاں ملیانی
پئے ویکھدے کے دوہاں کتھیانوں ٹھگاں لنگیدیاں ہیر ہو ملیانی — پیہے وچہ کیڈو آن پگ مارے چلو ویکھ لوگاں ادیسانی
لگے وچہ کوفیلتی آن کے تے ویکھو ستیاں گلاں اٹھلیانی — وارث شاہ میاں جنہاں نیت مندی گلاں تہاں دیاں سٹ اولیانی

غیرت آمدن مہر چوچک را از شنیدن این خبر

پہے وچہ بعزتی گل ہوئی چوہڑ وچہ کلیجڑے چسکدی سے — بیشرم ہی ٹپکے سر چڑھا بھلے آدمی دی جان وسکدی سے
چوچک گھوڑے تے تُرت سوار ہویا ہتھ ڈانگ جھے بدی لسکدی سے — سُم گھوڑیے کاڑھی کاڑھ وچہن ہیر سندیاں بجھے توں کھسکدی سے
اُٹھ رانجھیا بابل آوندا ای نالے گل کردی نالے رسکدی سے — مینوں چھڈ سہیلیاں نس گئیاں کرناں کنجی پھسکدی سے
میں تے کدی نہ آوساں پھیر ایتھے کرو معاف مینوں الٹی ڈسکدی سے — شوہدی ہو جوں نیچے بیٹھ بلی ساہ گھٹ بہندی نہیں نکسکدی سے
کیتا بہت خراب سہیلیاں تے جند دھپ دیناں پئی جھسکدی سے — مکر عورتاں دے لگے میاں وارث جا بہشت ناہیں دہ خسکدی سے

دیدن چوچک ہیر و رانجھا

ہیر ویکھ کے دوہاں کلیانوں غصہ کھائکے ہو یاسی ٹر ونّاں — غیرت گئی سو کھا کلیجڑیوں غصے نال پوندی کمنی وچہ تہاں
ویکھو ایڈ ہنگھار خدائے واجی بیلے وچہ کلیاں پھرن ترنّاں — اکھیں رکھ کے نیویاں ٹھرک چلی کچھے مارکے چوہد اتھاں چھناں
چوچک آ کھ بار گھر توں جیہ خاطر تیرے ٹیاناں میں نگھ جناں — اکے راسنگل پیرین وانگ چر راں کے وانگ اجاڑ تاں چھکناں
ہیر ڈوھ تیرا انجو واہ روہڑاں ہوسی ایس فساد دا اندروں بناں — وارث شاہ میں چاکد جھنگ وچوں اجل دیساں ٹھ سوں چھاناں

عذر کردن ہیر پیش پدر

آیا اٹھ مہلت نجلے چھیڑ مجھیں اوٹرے کھاندی کیتے خبر لیتی — بھنا چاک ہیں بہد آپ نہ اتھیوں عمر کی مندڑی گل بیتی
جھڑی ہوئی ہوائی ہے تُھپ رکھیں جا کھد جہاں وچہ گل کیتی — وارث شاہ لوائی نہ کچھ ایتھوں ہر وکھوٹ ناہیں چلسی چہ نیتی

رجسٹری — **مقولۂ شاعر** — شدہ

چوچک ویکھ کے ہیر دا حال اکھیں مارے شرم دے ہکیچا موڑ بوسو — سنے ہو منہ شور فساد کوئی رانجھے ہیر نوں حال چلے چھوڑ بوسو

سکتے ایس نوں جب بے یاہ دیوان آخر جیوٹے رچہ گنگو ڈیوسو وارث شاہ دی منّدی پیو اپنے لوں پگ جیوندا جاگدا بوڑیوسو

نامہ نوشتن برادران از تخت ہزارہ رانجھا را

جدوں رانجھا جائیکے چاک لگا ہیں سانبھیاں جھوک سیالدیانی خبر وچ ہزارے دے آن پہنچی اگے رانجھے دے گہاں مالدیانی
بھائیاں رانجھے دیاں سیالاں نوں خط لکھیا اتاں محرم ذات دے چالدیانی موجو چوہدری دا پت چاک لایا ایہ قدرتاں جل جلالدیانی
ساتھوں رس آیا اسیں موڑ گھلو اسیں بھرن نٹ ندن بھالدیانی جنہاں بھوئیں تے رس کے اٹھ آیا ونداں جائیاں اس لٹ لدیانی
ساتھوں لاہیاں بھائیاں نے سبھے لتے تانیاں پچھے سالدیانی ساتھوں گھڑی نہ وکھر ویر پیار اروں بھابیاں الیندے نالدیانی
مہیں چارکے مہیں سوہنگ ساڈا اسلتھے کھونیاں لیند مالدیانی مہیں کٹک تے ویکھے کسک جاسی ساڈا نہیں میہر بھالدیانی
ساڈے لگیاں جھیڑ نوں گل دیہوا ایہ کیاں نیک سنکھالدیانی ایہ موتاں ٹھگ جو ویکھ وارث شاہ فقیر دے نالدیانی

ایضاً

تسیں فرد ہوتے احسان بھرے نہیں تا چل میلا اسیں آکھدے ہاں گل پلڑا پائیکے ویر سبھے اسیں رٹھڑا ویر منا وندے ہاں
ماں باپ جایا ویر رس آیا گے تساں دے منصفی پاؤندے ہاں ساڈے نال تسیں دو انصاف کرکے عرض علجز یاں ناوندے ہاں
اسیں آ یاتوں تسیں سبھے نہ موڑ دتے سیپے پکا پکاوندے ہاں بھائی بھابیاں پنڈ دے پنچ سارے وارث شاہ نوں نال لیاوندے ہاں

جواب نامہ از مہر چوچک

چوچک سیال نے لکھیا رانجھیاں نوں تسیں ہیر چاک دو منّدے جے سارے پنڈ دا اس چاک نوں سر ہیاندے اوہدا کنڈ ڑا جے
اساں جٹ ہی جا لکے چاک لایا دیاں تاہ جھا نئیں گنڈ ڑا جے ایڈا گھر دگھروں کیوں کٹھیا جے لنگا نہیں ملکوں ٹنڈ ڑا جے
سر سوہند یاں مجھیاں نڈھرکے کتیں لاڈے دسکو ہے منڈ ڑا جے وارث شاہ نہ کے نوں جاندے پاس ہیر دے رات دیہنہ منڈ ڑا جے

جواب رانجھا با برادران

بھائیاں بھابیاں چلو اب تاں ساڈوں وطن تھیں چا تراہیوجے چھوڑیں گھوڑکے باپ دا لیا ورثہ سینوں آپنے گلوں چا لاہیوجے
مینوں مارکے بولیاں بھابیاں نے کوئی سچ نہ قول سنائیوجے گجے دیکھنے میر اساڈا اندر لتے کالجے چا نپا ئیوجے

مینوں دے جواب چا ٹھنڈ ہوجے بل جر کیسا ازرا واہیو جے
رنت بولیاں مار سردیاں جاہ سیالیں نس گڈھناڈ میں نہیں جاہیو جے
ہن چٹھیاں لکھ کے گھلیاں جے راکھا کھیت جو گالجد جاہیو جے
کل رن خصماں مینوں ٹھٹھ کیتا میرا عرش دی کنگرڈھاہیو جے
اسیں ہیر سیال دے چاک لگے جتی ہیر دے نال رکھائیو جے
وارث شاہ سمجھاتوں بھایا نوں ساڈیاں متھا کاہنوں ڈاہیو جے

جواب ہیر بانگہ ہائے رانجھا!

گھر آیاں دی ولاں کون بدیندا کیسے بنھ پنڈوں کس ٹوریا جے
کیتے چٹھیاں خط سنیہاں تے نال لٹیا کیتے نہ موڑیا جے
ساڈے نال ہے بے درات ہسدا اک ہاک نہ اساں تھوڑیا جے
کر کے ویر جلاہے رانجھنے نوں ہدو چھ عیب ٹروڑیا جے
اساں چھنیدیاں نہیں جگ جاب دینا ساڈا رب نے جوڑ جا جوڑیا جے
جائے بھابیاں بجابیاں پاس جم جم کیسے ہٹکیا کیتے ہوڑیا جے
دنداں بنیاں تھیں سنگے سبھ جا فریاد وسد اکدی نخ توڑیا جے
وارث شاہ سیالاں دے باغ وچوں اس بھل دا عرق نچوڑیا جے

جواب خط بطرف ہیر

بھرجایاں رانجھیندیاں تنگ ہو کے خط ہیر سیال نوں لکھیا ای
دیور چند اساڈڑا ساتھوں روس آیا بول بول کے بول تر کھیا ای
کرٹے سانجھ ناہیں ہال رانجھیاں دی اک رجش دا دیدڑا لکھیا ای
کوئی ڈھونڈ وڈیرڑا کم جوگا ابجا یہ نہ لڑیاں ہر کھیا ای
ساتھوں بھل دی دھیک وار تینتھے ول پایا یاندا کد سکھیا ای
ساڈا لال موڑ دساڈوں ہیر گھنو جانوں کمپلیاں توں ہائی بھکھیا ای
جھٹ ٹاریا لال نہ ہتھ آوے سوئی ہے جو توڑ دا لکھیا ای
وارث شاہ دے چھٹیاں دے وڈیائی کم تا جہلاں اسیاں لکھیا ای

آمدن خط نزد ہیر

جدوں خط ڈٹھا آندا قاصداں نے مٹھی ہیر نے خرت پڑھایا ئے
گھلو ہو کے دیورا ساڈڑے نوں منڈا رس ہزاریوں آ گیا ئے
ہیر سدکے رانجھنے چاک تائیں سارا معاملہ کھول سنایا ئے
کھول معاملے ہور وچھاپ چاپٹ کل لکھیا واچ سنایا ئے
اٹھے ہیر سو دن سبھ پر اسدے سا یہ لکھیا چاہت آیا ئے
وارث شاہ رانجھے سنی گل ساری کیوں جایاں جھگڑا لایا ئے

رجسٹری

تشفی دادن رانجھا ہیر را

شدہ

پرشان جان ہیر میرا بند ہویا تیری لذت نے شوک کے ڈنگیا ئی
پچھا خواب دے وچہ برباد مینوں تیرے عشق پیا سیتے ڈنگیا ئی

اوہناں بھائیاں نوں کی کراں جہناں ساڈے غم جہیں نوں لگیائے
وارث شاہ صاف جواب لکھو ساں ہیر نوں سچ تو منگیائے

جواب نامہ ہیر بطرف بنگہ رانجھا

ہیر مجھ کے ماہیڑے لپنے نوں لکھو جواب چا توڑ ریائے
تساں لکھیا جو اساں واپیائے ساں تاں چدیاں لگڑا جھوریائے
اساں بھیڑ نوں جا بھینوال کیتا کدی توڑ نا نہیں توڑیائے
کیے پان دیس تے پھیر پھیئے شیشہ چور ہویا کس جوڑیائے
گنگا ہڈیاں مڑدیاں نہیں گیاں وقت گیا پھر کہتے موڑیائے
ہتھوں چھٹڑے تیر کیسے موڑے وارث چھڈنا نہیں چھوڑیائے

نامہ نوشتن بنگہ رانجھا ہیر را

جے توں سوہنی ہوئیکے وچ کن اسیں کتوں اک گھٹ ہندیاں ہاں
رب جاندے سبھ عمر ساڈی اسیں ایس محبوب دیاں بندیاں ہاں
اسیں ایسے مگر دیوانیاں ہاں بھاویں چنگیاں تے بھاویں مندیاں ہاں
اوہ وچہ ساڈڑے حق ہندا اسی کھتیاں کول سہندیاں ہاں
اوہ ماردا گالیاں دے سانوں اسیں پھیر مڑ چوکھی ہندیاں ہاں
جسو ملے دا ساتھوں پرس آیا اسیں ہتھو واں تلیاں نیاں ہاں
جے توں ایسد کھاڑیوں ٹر نال ہیں ساری عمر دی ڈ رنان سنبدیاں ہاں
اہدے تھاں غلام ہو لیٔو ساتھوں ممنون احسان بھی ہندیاں ہاں
ہن بہت لاچار خوار ہویاں رانجھا نظر آوے اسیں ٹنڈیاں ہاں
رانجھے لال دا ہجوں اسیں نال دردا کی نجاں قرار جیں جیوگرندیاں ہاں
جوگی ہوکانوں من کے کرن چیلے اسیں ایسے عشق نے ٹنڈیاں ہاں
وارث شاہ رانجھے اگے ہتھ جوڑیں ہیر پرمیدی ہجالیاں ہاں

نامہ نوشتن ہیر دولہ[۱]

چو چک سیال تھیں لکھ کے نال چوری ہیر سیال نے لکھی پتیہے نی
ساڈی خیر تساڈڑی خیر چاہاں جیہی خطڑے لکھیندی رتیہے نی
ہو رانجھے دی بات جو لکھیا جے ایہا بات بری ناپتیہے نی
رکھانوانگ قرآن میں ہجر وچہوں ایس گل دے اتے رتیہے نی
نسیں ایسے مگر کیوں لٹھ پیاں اوہدی ساں ٹینان تیتیہے نی
اسیں تنجاں وچ چلہندیاں ہاں سانوں گاونا ایسدا گیتیہے نی
دینہہ چھیر تھیں ڈٹھے نے وچ بیلے ایس منڈڑے دی ایہا ریتیہے نی
راتیں آکھکے اللہ نوں یاد کردا نہ وا کے ٹرے وچ سیتیہے نی

۱ ان سب دلیلوں میں رسول اللہ صلعم کا مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ شریف آنیکا ذکر ہے ہیر سے مراد انصار ہے جنہوں نے رسول اللہ صلعم کو ہر طرح سے منظور کر لیا اپنا دین دل جان اولاد دولت سب کا رسول اللہ کو مالک بنا دیا اور بھیرجائیوں سے مراد کفار مکہ ہے جنہوں نا دے ہستی ہو کر اپنی ہستی کو کاہن ساحر شاعر مجنوں کذاب مفتری کہہ کر پکارا اور تین دیکر مکہ سے نکالدیا اور بھیرجائیوں کی طرح کفار مکہ رسول اللہ کا آرام نہ دیکھ سکتے تھے اسی واسطے خطوں پر خط لکھ کر رسول اللہ کی طرف سے منحرف کرنا چاہتے تھے +
(دکوی مرحوم)

جواب سنگھ ہٹے رانجھا بطرف

بھرجایاں رانجھیدیاں پھیر لکھیا ہیر نوں دیکھنے سُنھیاں ہاں
ایہ ساں دی نال سہندرا بھادیں جھیل ہاں کالیاں گنیاں ہاں
رانجھے ویر نوں اسیں تے واگ تیراں نس جان پچھے لیونیاں ہاں

جیتوں اسیدے کھیڑیوں ٹربنا ہیں سارے گھریاں لاونا تاں مینیاں ہاں
رانجھا عیب اساڈڑے کج آئے عیباں نال موہوں تسیں تتیاں ہاں
وارث شاہ اوہ لاڈلا دیور ساڈا اوہدے درد فراق نے بھنیاں ہاں

رجسٹری

جواب انکساری ہیر

شدہ

رانجھے یار دے نام دا ورد کرنا دینہ رات میرا کم کاج ہے نی
چرخہ ڈاہ میں کتی نہ اک پونی اوہدے ہجر دا اپنے داج ہے نی
کرے حکمتاں ٹاں اوہ کم سارے اوہدا جھنگ سیال محتاج ہے نی

کجھ حسن دی چوڑ نہ مول مینوں لیہوں لاونیندی ایہنوں لاج ہے نی
اسیں اگے عیباں سدایاں ساڈڑے ہجر دا سدا رواج ہے نی
وارث عیباندی مرض بیمار کیتا رانجھے یار دے ہتھ علاج ہے نی

کمال انکساری ہیر

نی میں گھول گھتی اوہدے مکھڑے توں جس دودھ چوری اوہدا قوت ہے نی
نہیں بھابیاں تے کرتوت کائی سبھا ٹن اُتے مضبوط ہے نی
ماریا تساں دیاں گالیاں مینہا اوہ سک دے وانگ تابوت ہے نی
جسوقت آوے مینوں چین چڑھدا رانجھا دسدا وانگ ملکوت ہے نی

الا اللہ دیاں چلیاں بانہ لے ذکر حیئے لا یموت ہے نی
جدوں تسانے گالیاں دیندیاں سو تیاں اوتنی وا کوئی اوت ہے نی
سونٹے پکے نوں جھل نہ چھیڑ جہیں اوہدی ڈھ جھف نے لوٹ ہے نی
وارث شاہ پھراں اوہدے مگر لگی اجے تیک تے سبیا اچھوت ہے نی

جواب آملن ہیرا

ساڈا مال سی سو نیر اہو گیا ذرا دیکھنا براخدایاں دا
شاہو کار ہو بیٹھیں ہار تجھیل کھوہ بیٹھیں ہاں توں سایاں دا
درا اپنے آپ نوں ڈھونڈھ لدا ہا ایہ کم سیالاں دیاں جایاں دا

توہیں چھپاتے توہیں پالیا سی نہ ایہ باپ نہ ایہ مایاں دا
اگ لین آئی گھر ساں بھیئی ایہ تیرے دا دیرے بھایاں دا
وانگوں چھائی نوں تھیں بیٹھا ہیں بکھیں خیال توں لکھیاں ہیاں دا

گنڈا استھ آیا تساں گنڈ مائیے اتھاں جی ہا جو گھتیائیاں دا
وارث شاہ دی ہار ہی رنگ ہیر جیہا کھوہ لیو دیور بھرجایاں دا

نامہ نوشتن ہیر

تسی السیلے خیال نہ پوو اڑیو نفع کجھ نہ ایس بیپار اتوں
فی میں جھوندی ایس ہن ہاں کیکوں گھول گھول گھتی تیجے یار اتوں
تیرے واسطے کار کماؤندائے میری جند گھولی وہدی کار اتوں
تدوں بھابیاں ساک نہ بندیاں سن چلدوں سٹیا پکڑ بہار توں
نا امید ہو کے وطن چھڈ ٹریا موتی تڑے جوں ٹٹدی تار اتوں
بناں محنتاں مصطفیٰ لکھ پھیرو نہیں مودہ جھلے تلوار اتوں
نٹھے آکھسن جھگڑوی نال توکاں لیس سوہنے بھڑنے یار اتوں

ہن تاں ایہو ویاہ ہیچ ویاہ ج لیا سو اکیتا ہے صدر بازار اتوں
جھلاں بیلیاں پھدا پھرے بھوندا میرے چدا ایں گنہگار اتوں
میرے آکھنے تے نہیں چاڑدائے لوک کھٹدے کسب روزگار اتوں
گھروں بھابیاں چا جواب دتا انہاں کھوئیں دیاں ٹپیاں چار اتوں
ایہ آکھ چھڈ نہ جاوساں میں بھاویں لکھ ونج سرکار اتوں
ایہ جہنا لہیگا کدی نا میں ایس سیالا نئے سب سردار اتوں
وارث شاہ سمجھاؤ بھابیاں نوں ہن مڑے نہ لکھ ہزار اتوں

مصلحت چوچک با برادران [1]

چوچک سیال بھائی پچھے بابیٹھا کے ہیر نوں چا پرنائیے جی
ہتھیں اپنی کتے سامان کیجے جان بجھ کے لیک نہ لائیے جی
ساڈا آکھیا جیکر من جائیں سیئں آکھدے نہ شرمائیے جی

آکھو رانجھے دے نال ویاہ دیواں لکے بنڑے چا منگائیے جی
بھابیاں آکھیا جر جاد مصلحت با سیں کھولکے چا سنائیے جی
وارث شاہ فقیر پریم شاہی ہیر دس تون پچھ منگائیے جی

جواب برادران [2] !

رانجھیاں نال نہ کدی ہے ساک کیتا نہیں دتا ایہ ساک بابیاں نے
نال کھیڑیاں دے ایہ ساک کیجے دھڑول بجے مندیاں آ یار دے

کتھوں لدیاں گھلدیاں گواں لیا تو دھیو ایہ سیالاں دیاں چالاں دے
بھلیاں سال کاں دے نال چا ساک کیجے دی ست پہاڑیاں بھالاں دے

[1] اسلام پاک نے اور قرآن مجید نے تو مسلمانوں کو فرمایا تھا کہ جب تم میں کوئی امر تنازعہ آپڑے تو اسکو خدا اور رسول کے پیش کرو جو کچھ تمکو قرآن مجید حکم دے بغیر چون و چرا اسپر عمل کرو اگر کوئی مسلمان کبھی بھی خدا اور اسکے رسول سے مشورہ نہ لے اور مر جائے تو مسلمان نہیں مرتا۔ آج شامت اعمال سے مسلمانوں نے قرآن مجید سے مشورہ لینا چھوڑ دیا ہے اور اسکے بجائے بیدین گمراہ و جاہل لوگوں کو صلاح کار بنا لیا اس لئے مسلمان غریب بے روزگار دنیا کی غلام آپس میں دشمن ہو گئے ہیں کسی کام میں برکت نہیں عزت وقار۔ استقلال دل و دولت نہیں یہ صرف یہی نحوست ہے کہ ہمارا قرآن مجید پر اعتقاد اٹھ گیا ہے [2] یعنے رانجھے بھائیوں نے چوچک کو سمجھا لیا گویا گمراہ نا منجہا نے رسول صلعم کے دین پاک سے لوگوں کو پھرا کر مرتد کر دیا۔ اور برادری کو دنیاداری کے واسطے بدعتی اور گمراہ لوگ شریعت کو چھوڑ کر اسلام پر عمل کرنے کو خفیف جانتے ہیں اور کہتے اگر شریعت پر عمل کریں تو دنیا کے کام نہیں چلتے ۔

(محبوب عالم کوٹی)

کھیڑے ساک چنگے کہیا منّ لے ڈاہڈیاں پھیر گانڈھ بوٹا جا پایان وے
وارث شاہ انگیاریاں بلھدیاں نوں کیہے دُوجھ بارود چا پایاں نے

الف

کھیڑیاں بھیجیا اساں تے اک نائی کرن منتاں چا احسان کیجے
اساں بھایاں پہ صلاح کیتی کیہا اساں دا سبھ پروان کیجے
بھلے جٹ بوبے اُتے آ بیٹھے اپو جھو کری انہا نتوں ڈان کیجے
اینہاں دُمان اُنجھ وساہ ناہیں اننے باہاں دا نہ گمان کیجے

مجلس آراستہ کردن چوچک براے شادی

چوچک پھیر کے گنڈھ بھیج گھتے آ دن چوہدری یاریاں حکم انہے
لگی آکھ بسن تیں ملیا اوے تیرا ساک ہویا نال ٹھکرانہے
اک ونڈیاں گاندیاں نال خوشی بھر تھو پاندیاں نال تکرانہے
کُن جوڑیاں جگتے تھوڑیاں نے نرڈھیوں تیریاں لکرانہے
ہتھ دین مہراں تلے پاشکر سواں پاوندے جاتکاں بکرانہے
دھر یاڈ ہیوں جنیتیاں دین ڈیرا چھپے لیاوندیاں دانیاں تکرانہے
رانجھے ہیر سیئیاں دُ نگیر ہوے دو دوین دین گالیں نال پھکرانہے
وارث شاہ سیال پھران لگے ڈھیموں میٹھڑے اپنی کھکرانہے

رسیدن مژدہ کھیڑیاں را از ناطہ ہیر

ملی جا ودہائی جاں کھیڑیاں نوں لڈی مار کے گھمر گھتدے نی
بولن اگ سہاگ لے نال خوشی ہور ناچ نچن گنا کتدے نی
بھلے کرم لے ساڈوں نمر ماں لے سبے جٹ ڈوڈا کی تپدے نی
چھالاں لان ٹھیلیاں خوشی ہوکے لا مجلساں کھیڈدے دسدے نی
اک دوجے نوں دین مبارکاں جی ہو کم جو سون سوچدے نی
وارث شاہ دی شیرنی ونڈیاں نے دوڈے دیگچے دھڑ دھڑے بھدے نی

ـــه اگلی بیت والا مسئلہ زمینداروں میں بڑا فخر ہے زمیندار کہتے ہیں کہ پٹی کے معنے عزت کے ہیں جو معلوم ہوا کہ زمیندار قوم ہی عزت والی ہے۔ ایسے اس قوم کو جو ملکیت سے خالی ہیں کمینے کہتے ہیں اور خود اٹھتے ہیں سو مطلب یہ ہے کہ ہر ایک بات میں ثبوت ہوتے ہیں ایک شرعی دوسری دنیوی شرعی دلیل میں تو قرآن مجید نے ذات پات ہونے یا نہ ہونے پر یہ دلیل دی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنے تحقیق عزت والا تم میں اللہ کے نزدیک وہ ہے جو پرہیزگار ہے۔ اونچ نیچ کا فرق ہی نکال دیا۔ باقی دنیوی دلیل ہے ہر ایک شخص اپنے درجہ میں پوری پوری عزت رکھتا ہے جو کام زمیندار کو دنیا پر ذلیل کرتے ہیں وہی کام کمینوں کو بھی بے عزت کرتے ہیں فرق کیا ہوا برادری دونوں کی دوست دونوں کے کرم داد دونوں کے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان سے وہ کمیں مراد ہیں۔ مثلاً چوکیدار۔ ترکھان۔ لوہار۔ تیلی۔ موچی۔ حجام۔ میراسی۔ ارائیں۔ کمہار۔ رنگریز۔ دھوبی۔ چھینبا۔ زرگر۔ ماچھی خاک روب۔ سانسی۔ بھرائیں۔ فقیر داد امیراسی۔ کاسبی وغیرہ ہیں یعنے جس زمیندار کے گاؤں میں یہ اور کار والے موجود ہوں تو وہ زمیندار پورا زمیندار ہوتا ہے۔ البتہ یہ کام یا دلیل کچھ جاندار ہے لیکن پھر ان کو کمیں سمجھنا بھی عبث ہے کیونکر یہ تو زمیندار کے پرت کی جو شیں ہے ان کی یہ صنعتی لوگ پرت ہیں مٹیں پرندوں کی محتاج۔ پرندے مٹیں کے محتاج +

جنگ ہیر با مادر خود

ہیراں ڈینہاں آکھن لگی تساں سک کیتے نال نوسیاں دے
کدروں مُنس میں منگیا آکھ تینوں کیکڑ ہیسیوں نال گھوسیاں دے
اِتاں لاہ مسیت تھیں لین لگی کھایاں گنڈیاں دوچہ موسیاں دے
جا چھنڈلوں کو نجڑا اساں کدوں توڑی بدھ بیہوں گی گل ہوسیاں دے
میں تے نہیں جاناں نال کھیڑیاں دے بھاویں لین تُسیں زور کر کے روسیاں دے
من کریں ڈلاکیوں اساں کولوں یکم نہ ہوندی چوسیاں دے
ایڈے ظلمد گڑا نہ پانیتھے متے لنگھ جانی ویلے لوسیاں دے
وارث شاہ میاں گناں چوپ سارا مزے ویکھ لے پوسیاں پوسیاں دے

صلاح کردن ہیر با رانجھا

ہیر آکھیا رانجھیا قہر ہویا ایتھوں اُٹھ کے چل جے چلنا ئیں
جدوں جھگڑے ٹری میں کھیڑیاں دے کسے ساتھوں پھٹر رکھنا ئیں
اسیں عشق دے آن میدان رُجھے بُرا سوہنڑوں نوں لوں ملنا ئیں
دونویں اُٹھ کے لڑے لڑھ پئے کوئی اسانوں وین لئی ملنا ئیں
ماں باپ نے جدوں ویاہ ٹوری کچھ اساں دا زور نہ چلنا ئیں
وارث شاہ جو عشق فراق دوہدا ایہہ کٹک پھر آگوں کس جھلنا ئیں

کلام رانجھا با ہیر

ہیرے عشق نہ مُول سواد دیندا نال چوریاں تے لڑ جایاں دے
سر جان قربان تُس ڈجنی میں پُتر جائیوں کہاں بڑائیاں دے
ٹھگی نال تُس میں چرالیاں ہیوراں نے ماندیاں جالیاں دے
معلوم ہویا تیرے سُخن قول چالے وسی میں منہ کالیاں دے
کڑاں پھندیاں نٹھیاں دیس وچوں قصے نی کمنوں لگاں لیاں دے
وارث حرامیاں عیب صراف جانن کھرا کھوٹ سبھ پرکھیاں والیاں دے

تیار شدن شادی ہیر

چوبکسیاں نے قول سارمتے جدوں ہیر نوں بالیاں بانی نے
مُن تیری ہیر رانجھیا گل کیکوں ہی بچی ٹن صیتی ٹالیاں نے
آوے مُور کھانچھ تو نشتر ہتھوں پچھ نال کیہاں مچ ایانے
اگرّیاں جھنگ سیالیاں دی منبلا ہو سبھے پاس رانجھے دے آیاں نے
اہد ویاہ دے ساز سامان ہوئے گنڈھیں پھیریاں دیس تے نایاں نے
رانجھے سندے ہیر نوں بیٹھ گوشے گلاں سچیاں چا سنایاں نے

ہیرے فقر کیتو نال بھایاں گلاں ساریاں کھول سنایاں نے
جے تدں انت منوں پچھاد دیناسی ایڈیاں محنتاں کاس کرائیاں نے

ایہا حد تیری ہیر نال ساڈو محل چار ہٹ کے پوڑیاں چاڑیاں نے
کھا قسم سوگند توں گھول پیتی ڈوب سٹیاں پوریاں ڈالیاں نے
بار یار تھیں جدا کر دور کیتے ہیر باپ تقدیر لکھایاں نے
کڑیاں لڑیاں پھیر اکٹھ کر کے جیہیاں سانجے پکڑ چڑھایاں نے
ہیر تدھ نوں ویاہ دی خوشی ہوئی اکھیں تیریاں لال ہو آیاں نے
اعتبار نہ رانجھیا قول تے اینہاں کسے نہ پال وکھایاں نے

ایتھے ویاہ ہار سنگار ہند ہالتے کھیڑیاں گہریں آیاں نے
باہوں پکڑ کے ٹور دیہ کڈھ دیسوں لوئی توڑ ہیر جوڑیاں پانے
اساں آس کسے ہن نہ ٹھہیے نی جنج کھیڑیاں نیں دکھایاں نے
اڑیے لبھ لئی اساں گل تیری پٹ سٹیاں سب گلیاں نے
نیناں تیریاں ہور دیاں ہور ہویاں گلاں آس امید مکایاں نے
وارث شاہ نوں ٹھگیا دغا دے کے جیہیاں کستیاں تہاں پا ہانے

ایضاً افسوس رانجھا بر ہیر

رانجھے آکھیا مونہوں کی بولنا ایں گھٹ وٹ کے وکھڑا اپنیاں ایں
یوم تنشق السماء بالغمام سارے بیس دی وچہ ایہہ تھنیاں ایں
صبر اللہ دے مار جہان مٹن اچوکا ہے نوں اساں کیوناں ایں
تسیں کھیلاں عشق تھیں نہیں واقف نیوں لاونا تم اپنیاں ایں

میرے صبر دی سبچے وادوسی کھیڑیں ہر سیاں نہ جیوناں ایں
یوم تبدل الارض ابنر یاٹرے فس کس سیوناں ایں
اساں صبر تھیں کم نوں پاونا ایں نال شور دی اجر لٹیناں ایں
وارث شاہ چپ کیتھاں کم پاٹیے اچی لیلیاں نہیں ٹوئیں

آمدن سہیلیاں نزد ہیر

رل ہیر تے آیاں پھیر سبھے رانجھے یار تیرے سانوں گھلیائے
جے توں انت سانہوں پچھا دیناسی اوہدا کاہ کا سانوں سیلیائے
وزرات اڑیے تیری گل تیچے و ساکل جہان وچ ہلیائے
بے صدقیے نی صدق ہار بیٹھی تیرا کل ایمان اچھلیائے
اوہدا ویکھ کے حال احوال سارا ساڈا آعنداں ہیر نہ ٹھلیائے
ہائے ہائے مٹھیے بھیر میوناگی مریح خور سکھنا کانوں گھلیائے

سوٹا دنجلی کملی سٹ کے تے اٹھ وقت ہزار ہیوں چلیائے[۱]
دغے بازنے وفا کمائی جیو جان تھیں پکڑ اتھلیائے
جیہڑوں لوکوں ہیپی جواب دینا عشق اوسدا کاسنوں ملیائے
تیری لبھ لئی اساں گل ساری سبھو صدق یقین ہن ہلیائے
راسری لکھ لے عشق کول سعلات دے جیہا سانوں چلیائے
وارث حقد تقی جدل حق گھتا عرش بداندوں تھر ٹھلیائے[۲]

لہ صابر کی آہ اور بددعا سے ہر وقت ڈرنا چاہیئے صابر کی بددعا کو فوراً اثر حسن لیتا ہے۔ صابر مظلوم کی آہ میں یہ طاقت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ خلقت پر مہربان نہ ہوتا تو زمین آسمان کو جلا دیتی صابر مظلوم کی بات اگر تم دیکھو اور کتابوں میں پڑھو تو کبھی کوئی شخص ظلم نہ کرسکے گو آہ مظلوم کے حق کسی نے کہا ہے سے بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن۔ اجابت از در حق بہر استقبال مے آید ۔ ۲ے رانجھا کے جانے سے مراد روح کے نکلنے کی ہے سہیلیوں کا گھر سنہ ہونا عضاؤ کا شکست ہونا مراد ہے اور ہیر سے مراد جسم۔ (ذکری)

کلام ہیر با سہیلیاں

ہیر آکھیا اوسنوں کڑی کرکے گل وچہ لکا تیکے لیا یاجے
آہموں سامنے بیٹھ کے کرے گلاں تسی منصفی نال مکایا جے
میں تاں آکھ تھکی اوس کملی نوں لکو اٹھ چل وقت گھسایا جے
اجے ہو ویلا آکھے لگ جائے تسی دسنوں جا سمجھایا جے
بہری ہوئی تے باپ تیں کرو پردہ گل کیسے نوں سنایا جے
جیہڑے کمین ہو سوئی جت جاسن تسیں تٹیاں نوں ونڈ لیا جے
میرا آکھنا اوس نہ کن کیتا ہن گل سنوں نہ سکنا لایا جے
وارث شاہ میاں ایہہ تاں وقت گھتا کسے پیریں نہ سمجھایا جے

آوردن سہیلیاں رانجھا را نزد ہیر

رانجھا وچ لکا تیکے ماہیڑے تیں کرٹیاں ہیر دے پاس لیا یانے
لوکاں آکھیا ہیر دا ویاہ ہوندا اسیں ویکھن آیاں ماں یانے
جنہاں ہیں وے اچا کساں سینڈ ہی کمی کمیڑیاں دے منہ آیانے
ایہہ سہیلیاں سانتے سیں بیر سبھے چھچھماں مسیاں تا یانے
اساں آس کی ہن ڈھیئی جھتے کھیڑیاں کن سلایانے
ہیر آکھدیاں کیہا بسم اللہ اج دولتاں پھیر گھر آیانے
سورج چڑھیگا مغربوں روز قیامت تریمک کی کل آیا یانے
بھیا صاف جواب ہے مالکاں نوں ہتھ لاٹیاں گے لے آیانے
تساں ہٹیاں ہن دی نیت تیری لنگ لنگ ٹھیڑے تے پچھ کر لایانے
وارث شاہ نوں سونہیں رب دی لوں ساں نوں چھڈکے جورو لیانے

کلام ہیر با رانجھا

نیوں لایکے لیچ جا توڑ دی بھیتوں آونیں بن سرگ کانی
اک بجاہ بھر کے تیرے عشق والی وجا دینیاں نے میری جان تانی
جھڑی ہو دی سی سو ہوئی مویکی ایہہ خلق ساری سرمس پانی
مال ڈھونے لاٹے ٹھگیانے پیو دے جیہڑے کاں وی بچ جانی
ہوئی لکھی ضاد دنیاں ساٹے نہیں وہ پر تیلے شب کانی
وارث رب دا شکر ہے ہو بنیانے باجھ شکر دے جو نہ جانگ کانی

مقرر کردن روز شادی

کھیڑیاں ساہا کڈھایا بھنانتوں بھلا موہت ہو تیار میاں
پھر رات نوں آن نکاح لینا لکھ گھلیا ایہہ پروار میاں
خط لکھیا اجوا آن دنا چوچک لگیا ندی نہری دار میاں
نائیں ساوندا لٹ سی ویر والی لکھ گھلیا ایہہ زوار میاں
اوتھے کھیڑیاں مجھ سامان کیتا گوں سال ہی ہو تیار میاں
رانجھا ویکھ کے ساز سامان سارا ہو چلیا بیقرار میاں

چوچک مہر سیال تحسین کیتی بھیڑی ہیر چھڈیا سوا گو ہار میاں ۔ نہ میں جان جوگا نہ میں ہن جوگا ہویا کیتے پار اوار میاں
ہیر رج جاسی گھر کھیڑیاں دے ویکھ انگنے صحن پسار میاں ۔ اوتھے جا کیکے ہیر گنج ہوسی جوریں سالیاں دا اساں کوڑمیاں
اوڑک گئے سر انجام جنج آوندی نوں لپّے غیب اکٹھے وار میاں ۔ وارث شاہ سیالاں دا نال ہویا متھا تیر کماں تلوار میاں

آمدن برادران در خانہ چوچک

شروع آن ہویا پرابجھ کے تے چاوڑ طرف چوہیں بہل اجگر آندے ۔ سندھ ہویا جو گھر آن آل آئے چنگے جٹ جو نامداراں ہنگرا آندے
چھیے چھکے سیان بادشی لکھنے نی کھو کھراں دے گراندے ۔ سندھ ہوویں ہجرا سپرا چدھڑ ولیے نال رانجھاں ہگراندے
مان باگڑی گل تے ورک آئے ساو رت ساگ ججے گراندے ۔ ساہیاں گوندلاں ڈوگراں اوکھا ندے بیٹے بھگلاں آلی گگھڑ آلمے
چیے کھرل جنجھے تے جگ جبی آرائیں ولوٹ سکھراندے ۔ وارث شاہ جہان تے خان سارے بنان عمل دے مشلوں جگراندے

پختن برنج ہار و اقسام آنہا

مشکی چاولاں دے بھر کر گڈے سوئن پتی تے جھونوں چھڑیندے وے ۔ باسمتی مسافری بیگمی سن ہر چپ تے زردی بھی ہر یندے وے
سٹھی رچپا سیولا کرت کنول آن کھو کھلا متھرا دھریندے وے ۔ باریک سفید کشمیر چاول خوش جھڑے جھونے پڑیندے وے
گلبند یار تو خوب چاول سکھداس نال بیچ چھڑیندے وے ۔ گلیاں سیجاں نال سہور یاندے تی چورو سیاں نام جڑیندے وے
اتے زیوراں کچھ شمار ناہیں نگار نگ دی گنے گھڑیندے وے ۔ وارث شاہ ایہ زیوراں گھڑن کارن پنڈو پنڈ سنیارے پھریندے وے

بیان خورشہائے شیریں

لگے گدیاں تیج تن شکر پارے دیولانئے ووڑے کھیوراندے ۔ کھوبچلبیب تے بہشت لبندی لڈو نکیاں پیر کی سیولئے
میدہ کھنڈ گھیو جیجی پا ہے بھابی لاڈلی نال جوش دے دھرندے ۔ قلاقند کھانیاں سواد مٹھے پکوان کیتے نال تیوراندے
ہور جو جہان دی رسم آہی سب جمع ہوئے نال ہوراندے ۔ نگا بالیاں نتھ حمیل جھانجر بازو بند مالا نال تیوراندے

ایضاً طعامہائے شیریں

کٹھی ہور کھجور پراکڑی بھی بھرے خوانچے نال سمو سیامے ۔ اندرسے پھریاں لچی وڑے اتے کھنڈدے کوزیاں کو سیاندے

پیڑے نال خطایاں گول گجے تے بیدانیاں نال بوسیاں دے
اسیں چُپ کرکے پراں ہو بیٹھے وس چلدے نہ ہن ہیں سیاں دے
رانجھا جوڑ کے ہتھ فریاد کردا ویکھو کھسدے ساک بیدوسیاں دے
وارثشاہ نصیب ہن پون جھلی کرم ڈہن ناہیں نال جھوسیاں دے

مقولہ شاعر

ساک ماڑیاں دے کھوہ لین ڈاہڈے اُن پجداوہ بولدے نے
کدی آکھدے ماریئے آپ مریئے پوُ اندروں باہروں ڈولدے نے
شاندار نوں کرے نہ کوئی جھوٹھا کنگال جھوٹھا کر ٹولدے نے
نہیں چلداوس لاچار ہو کے مونہے سپ وانگوں وس گھولدے نے
گن مار لیندے رہن وچ سبھے ماڑے ماڑیاں تے دُکھ پھولدے نے
وارثشاہ لُٹا ریئے پُٹا ماڑے مارے خوف دے مُونہوں بولدے نے

اقسام طعام

منڈے ماس چاول دال دین گھرا یہ پالیاں ہانڈیاں ہیانو
اخنی زردے تے ہوریاں قلیئے اشراف امیر سپاہیاں نوں
نال شوربے تے نال مٹھا منڈا ڈومان ولاں کنجراں نائیاں نو
سبھ چُوہڑے چوڑے برج پے سکھے جھڑے سانجھدے ہیانو
کامے چاک چج برسیری ڈنگرانوں ہی کھ جودین والا یانوں
وارثشاہ سبھ نعمتاں جمع ہویاں لک کھاوندے پڑہیانوں

زیورات ہیر

کنگن نال زنجیریاں پہنچ منیاں ہار نال لونگ کیر پوانیو نے
پہنچی جگنیاں نال حمیل لا عطر دان بھی نال گھڑا نیو نے
گوکھو دھندا انگوٹھی تے چونپ کلیاں کا پھول تیس ہنس بنانیو نے
ٹکا نال کھوپرا لے جت سچے توڑے پاؤں نے گجریاں پانیو نے
سوہنیاں آلیاں نال پازیب بچھو گھنگرو لڑے گھڑولا نیو نے
وارثشاہ گہنا ٹھیک ٹھاک لے آہا سونی کھیڑے چا پوانیو نے

۱ واقعی بات بھی ایسی ہے۔ ہیر کو رانجھا کے سوا اور سب چیزیں ہیچ تھیں اگر والدین اسکو صرف رانجھا ہی دیدیتے تو سب کچھ ساتھ ہی آجاتا پنجابی مثل مشہور ہے دو دھ پیتا نے گھیو وچ آگیا۔ یہ زیور جو سونا اور چاندی سے بنتا ہے جسطرح آپ فانی ہوتا ہے اسیطرح فانی جسم کو ہی زینت دیتا ہے۔ ٹھیک ہے کیونکہ ہیر نے تو صرف رانجھا ہی کو اکثر دیکھا ہوں جیسا جیسا ہوا تھا ان فانی زیورات اور پارچات کو بُری نگاہ سے دیکھتی تھی۔ ہیر تو رانجھا کے عشق سے مالا مال تھی جسطرح جن لوگوں کا قلب حضرت محمد صلعم کے عشق سے رنگا ہے انکو کسی اور فانی رنگ کا ہرگز شوق نہیں کیونکہ ہمیشہ جسم کو دوام کرنیوالا صرف عشق محمدی کا رنگ ہے۔ جو محمدی رنگ ہو وہ گویا اللہ کا رنگ ہے اسی نگ کی حق میں قرآن مجید میں فرمانا ہے صبغۃ اللہ جو لوگ عشق محمدی سے رنگین ہیں وہ بغیر کسی اور زینت کے خوبصورت ہیں۔ سعدی علیہ فرماتے ہیں حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را ہیر کا بھی یہی خیال تھا جسکے پاس رانجھا موجود نہیں ہے وہ خواہ کتنے ہی زیور رکھتی ہو در حقیقت بے زیور (ننگی) ہے صوفی لوگ فرماتے ہیں اگر زیور ہو تو یہ جھومر عقل کا۔ ہوش کی بالیاں۔ آویزہ نصیحت کے۔ ہار نیکیوں کا۔ بازو بند صبر کا۔ کنگن اور چوڑا اطاعت کا۔ ہار ثابت قدمی کا وغیرہ وغیرہ۔ (محبوب عالم گنگوہی)

ایضاً

سکندری نموڑاں ہیر تیاں ہیل پترے جھمکے سار یونے
چنن ہار لونگا ہنڈیاں نال لوہلاں ڈوڈی وڈ ل کانٹے ہار یونے
کچھے ونڈی چوڑا بانکاں شیر موہیاں نال مچھلی والڑے تار یونے
زیور سونے سبھ تیار ہوئے انگ لیکھے ہار سنگار یونے
وچ گھت کے تونگ صندوق لئے سنوکی کی داج رنگار یونے

ہس جڑتے چھنگنگناں نال جگنی ہیکلے نال ہی چا سوار یونے
چھلے کھیلاں تے سب تیار ہوئے نالے دو اونی چا سوار یونے
بندے آرسی نال انگوٹھیاں دے نال جھانجراں چونک تیار یونے
لاگ لاگیاں دے جہیز نقد آہے گن گت کے چا وچار یونے
وارث شاہ میاں اہل داج رانجھا اک لوہ بدرنگ کرایونے

پارچات جہیز ہیر

لال لنگیاں تے لاچی لاچے کمن کھیس تے پٹ سلار یانی
چوپ چھلاں تے نالے چار سے ہے چنداں ملندی ہاں سنوان اچھانی
سالو بھنسرے چادراں باپنی سن نال بھوچھاں تے پھلکا یانی

مانگ لیے تنگ پٹاگلاں ڈورے سن بوندلاں ہے پنجانیاں سیلھ یانی
رنگ رنگدے داج تیار ہوئے سبھ جوڑ کے چا سوار یانی
وارث شاہ چنگے سروپا خاصے پوشاکیاں ململیاں بھاریانی

ایضاً شمار پارچات

لال گھگرے کاڈھ دین نال مشروع مشکی پکاندیاں نال سیلے نی
دریائی دیاں چولیاں نال چھین کمخواب تے چھینیاں سیلڑے نی
لاہ تے جالیاں جھمیاں سن شیر شکر گلبدن رسیلے نی

ٹوک بند تے انبری باولاسی زری خاصے جو تار سیلے نی
داج سرخ سفید تے زرد پیلے ہرے اطلسی تے نال نیلڑے نی
چار خانیے ڈوریے ململاں سن چوپ چھلاں سنت کھیڑے نی

نینو خاصہ تے کمرخان تھان سارے اک گوہڑے اک تھیلڑے نی
وارث شاہ دواڑھ تے ہیر رانجھا لگے تیلڑے تے ہے جیلڑے نی

ظروف جہیز

سرپوشیاں تھالیاں تھال چھنے لوہ کڑچھ تے نال گڑ اہیاندے
چمچے بلوری دوہنی دیگچے سن نال خونچے طاس بادشاہیاندے

گول گڈوے پتیلڑے طبلبازاں کا سٹ اتے پڑ اہیاندے
ہجابے اسٹ سن داج دے جگ پالگے دیکھ اہیاندے

گھمیاراں مٹاندے ڈھیر لائے وڈے بہت بالن نال کاہیاندے
خلقت جڑی سی روٹیاں کھان والی کوئی وار نہ آوندے پایاندے
لایا جس وچ جگدے مہر چوچک خلقت جوڑ دی تھی دعا پاندے
رانجھا چھڈ کے میں بے فکر ہویا جا بیٹھائی وچہ سرایاندے

مشکاں ماشکی بھرن تاڈلے ہو ہو کے چھکے بھونیاں ماہیاندے
کوہن بکرے کرن پلا قلیہ کٹھے چھائلاں بہت قصایاندے
دیگاں کھچکے گھت زنجیر رسے توپاں کھچے گنگٹ بادشاہیاندے
وارثشاہ میاں چار دیہاڑی سنجے بھرن بچے منگو ماہیاندے

بیان آمدن رشتہ داران شادی ہیر

ڈاراں خوباندے میلاندے میل آئے محو پری دی ہوش گواندیانی
باراں ذات تے ست سنات ڈھکے رنگ رنگدے میوتاں آندیانی
لکھ سٹھنیاں وچ تے لین گلیں واہ واہ اگے سہرا گاندیانی
وچے ماسیاں بھتیجیاں تایاں سن اوہ بھی ہیر دا کلیج ہلاندیانی
اک چاولاندا جگ کھان کرن جھاتی آن بنیریوں پاندیانی
نال آرسی مکھڑا ویکھ سندر کول عاشقاں نوں ترساندیانی
اک انگ بساتیاں کڈھ لاتو ویرا راہدی ناف ڈکھاندیانی
اک گوگے کولاں کا نگ ہیاں اک وچہ دو ہیکڑا لاندیانی
اک عاشقانے گیت گاندیانی جنے کھنے نوں پاس بساندیانی

لکھ جٹیاں مشک لپٹیانی تن پہنی وانگ سہاندیانی
اتے بھوچھن سن پنج توبیئے دے اتے لنگیاں تیر جھناندیانی
پریزاد جٹیٹیاں مین خرمنی نال ہیک مہین دے گاندیانی
وچے ادھکراں ڈھ سیاں ہاں کامن نال گاون دے سنگ بھراندیانی
اک خاص سہیلیاں ہیرریاں پیاں ہیرا جیو ٹھمراندیانی
اک لاہ کے چادراں کڈھ جھاتی آ اڑدن جگتیاں پاندیانی
اک تاوڑیاں ماردیاں نچدیاں سن اک گھمبیل گھمیریاں گاندیانی
اک آکھدی مورنہ مار میرا اک وچہ مولڑا گاندیانی
وارثشاہ جوں شیر گڑھ مین کڈ سنگتاں ڈھک نیاتی آندیانی

ایضاً

جویں اگ ملگے تے تن تمن بھر توماں کے تے رنگ لاندیانی
گلیاں جھنگ دیاں میل سہایانی انداز نیاز رتباندیانی
اک عطر عبیر گلال لاون اک ملناں انگ ملاندیانی
کڑیاں جھنگ سیالاں دیاں میل بنیاں گن ناگ بلا گدے گاندیانی

جتھیاں صدق دے نال چل آندیانی قدم چم مراد چا پاندیانی
مطرب نادیاں ڈھول وجایکے تے نال چاوڑاں لم لماندیانی
خونی پٹیاں تے دل پائیکے تے وندا کھیر رنگ رنگاندیانی
جوڑے نویں تے بادلے پاہیاں دے دیکھ کواریاں گل شماندیانی

بھر توڑ کے پچھنیاں گھتدیانی اک گوندیانے اک جاندیانی
وارثشاہ واجو راکٹ کرکے تے دے ناتھ وٹڈ وندڑاندیانی

آمدن برات کھیڑیاں

ڈھاڈی بھگتیے کنجریاں نکی سن ڈوم لتے سرود جائیکے جی
گاون کنجریاں خوب آواز کر کے نال سدیاں ہتھ بنائیکے جی
سوار کبت سن بھٹ پڑھدے بند کوک زبان سنائیکے جی
ہوئے گھوڑیاں تے اسوار کھیڑے چڑھے گھبرو جنج بنائیکے جی
کیسر بھنڈے رنگاندے وچ آہے گھوڑے لحل جھل چھنکائیکے جی
پہلاں بھریاں طرہاں نال لٹکن سیکے ونتے نے لکو لٹکائیکے جی
گھوڑے ہنگدے مارے پوڑ دھرتی اسوار لتھے جد جائیکے جی
مشکی چلنے کمیت عراقئے سن ہجر چھنبیاں رنگ کائیکے جی
مجلس لا بیٹھے وچ دار یلدے پیاون شربت صاف چھنائیکے جی
پنجلانے چکانے خوب نیچے سچے تلے دے بند پوائیکے جی

کشمیری تے دکھنی نال واجے بھیراں بیاں چھینے چھنکائیکے جی
وانگ مور دے پائلاں پاندیاں نی ٹچ چھڈیاں پیر نوں چائیکے جی
گھوڑی سہرا رگ میراسناں گاون ڈھولکاں نال سجائیکے جی
پیا آن ہنکار سی گھوڑیاں دی حرت دی ہوڑ ملائیکے جی
کاٹھیاں سُرخ بنا تریاں ہتھ تیز دارو چھکے وہر گ وجائیکے جی
وچ چونک دے جنج اُتار کیتا صفاں بھرکے دین وچھائیکے جی
نیلے شربتی چنگلیان کلے چھبے پھمناں نال سجائیکے جی
نقری تیلیے گگے سمند چوہی چلن چال کنوتیاں چائیکے جی
سونے چڑھے رُپے دے لاحقے ہنے بھرت دے جھمک جھمکائیکے جی
وارثشاہ دے نکو تے بھکٹ سوہن جھر بنھ بٹھائیکے جی

دُشنام دادن دختران مردمان برات را

دیکھ جھنگ سیال ہشت بنیاں کڑیاں میلاندیاں خوب سہایائی
کوئی آکھدی اماں مراویاں تیری بہین دا کوار بھنڈاریائی
آوے لاڈ یاچیک مچیک کیہی ایتھے دماندا چک لٹے چکایائی
کائی دے گالیں کہ ئی پیے کامن آپ اپنا ڈھول وجایائی
جنج کھیڑیاں دی جدوں آن ڈھکی کڑیاں کا سناں تے زور پایائی
سیدا لئے سبا ہٹے چولے کیوں گانڈوا نام دھرایائی

پہلاں چھتیاں سوہنیاں گندکے تے اگو جیدیاں تاپکایائی
اماں تیرا سیدا کھیڑیاں دے نال چاک دی عقد پڑھایائی
بھاویں بہین جنیوں نس مرج کھادیں لیکھا ایہو سانوں آیائی
چوچک مہر دیاں گھریاں بلیاں نوں ٹبر کھیڑیاں لڑ پوایائی
جنج بہندی کرن تیاریاں نی نال سوتراں چاولا نیائی
وارثشاہ میاں پہلوں سمجھنا سی کیوں جانکے بھار اٹھایائی

ؔ اس ردیف میں قیامت کے روز اعمال کی پرسش ہے۔ جو اللہ کا وعدہ ہے اور رسولوں کا فرشتوں کے آنے سنکر خلقت ایسی ہول جائیگی کہ بڑے بڑے پیغمبر بھی لرز جائیں گے ہر ایک اپنی آپکا فکر ہو جائیگا بہن بھائی دوست ماں باپ بیوی بچے سب بھول جائینگے اسوقت گنہگار لوگوں اعمال کے بدلے فرشتے گالیاں اور طعن دینگے دولت اور دوست وغیرہ کوئی کام نہ دینگے۔ اور اس دن سوائے اعمال کے کوئی وسیلہ نہ ہوگا۔ ؔ یعنے دنیا سے نیک اعمال لیکر آنا + (محبوب عالم نگری)

آمدن برات و حیرانگی رانجھا

جنج آوندی ویکھ کے کھیڑیاں دی رانجھا جیوں وچ اگ کباب ہویا
اج کون پچھے رانجھے چاک تائیں بیگم ہیر تے سید نواب ہویا
لوک آکھدے چوچکے ظلم کیتا ہارے قول ایمان خراب ہویا
کیتا جدوں سوال سی کھیڑیاں نے رانجھے سمجھیا سانوں جواب ہویا
خوشی ہیر دے ویاہ دی سیدا نوبت پیتیاں ہمہ شراب ہویا
بھلی موت آ گئے رانجھا زندگی توں جیون ہیر بنا عذاب ہویا
رانجھا ہیر پچھے مہین چاک روا سی مشہور سی وچ پنجاب ہویا
وارث شاہ معلوم کر لین کہ پے روز حشر دا جیوں عذاب ہویا

آمدن برات در جھنگ

چڑھی رنگپوروں جنج کھیڑیاں دی ڈھکی جھنگ سیالاں دے آ میاں
شطرنجیاں گھت دے وچ بیٹھے جنجے ٹاہلیاں ہیٹھ کھلو آیا
لاگی لکھ خوشامدی آن کھلے ہتھیں سہرے دین پھڑا میاں
وارث شاہ ڈھاڈی کھلے گاؤندے نے کیتی کھیڑیاں نیک ادا میاں

ملاقی شدن سیالاں با کھیڑیاں

جا بجی نگراں کس کے آن کھلے تدوں تیلیاں آن شتابی چڑھی
بھراوا سیالاں دا ویکھ کے خوشی ہوئے گئیں بنھ تے سوہنے سر کڑی
لکھ لکھ گندا دے شکرانہ جدوں جنج دروازیوں آن ڈھکی
وارث شاہ کی پچھنا ہیر تائیں اکھیں جی تمہاں ٹاہ دیں سب گئی

ایضاً ملاقات براتیاں

نائی جا کے تھال پتاسیاں دا مور کھیڑیاں دے اگے آ میاں
ملی گڑ ماندی ہو گئی پچھاں چلے لاڑا گھوڑے تے لیا چڑھا میاں
پنج روک روپئے تے اک لنگی دھر کھیڑیاں دا سہرا پایا میاں
وارث شاہ سہاہڑا نال چڑھیا چنگا کرے گا کم خدا میاں

سلہ اس دیف میں بیماری آنیکا حال بیان کیا ہے یعنے انسان کو جب بیماری آتی ہے تو انسان کا بدن نحیف اور کمزور ہونے لگتا ہے جب بیماری زور کر جاتی ہے اور جان کندن کا موقعہ آجاتا ہے تو روح بدن کی جدائی میں رونے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ اے قوت تو کہاں گئی جو ہمیشہ دوستی اور حفاظت کا دم مارتی تھی جوں جوں بیماری کا زور ہو جاتا ہے توں توں زور بدن کو طوفان کا چھوڑتا جاتا تھا۔ اسی طرح بدن بھی روح کی جدائی میں رونے لگتا ہے اور کہتا ہے اے روح تو تو میرا یار غار تھا اب کیا تھا وہ تمہارے وعدے کہاں گئے روح بیچاری بیگانوں و زور آوروں کے قبضہ میں ہوتی ہے۔ اسی طرح جب کھیڑوں کی برات آئی تو رانجھا افسوس کرتا ہے۔ لیکن ہیر بیچاری روح کی طرح بیگانوں کے زیر حراست ہے۔ (محبوب عالم نگری)

روشن شدن آتشبازی

آتشبازیاں چھٹیاں پھلجھڑیاں بھوئیں چھٹڑے تے باغ ہوائیاں
ساون بھادروں کھیاں چھٹیاں نی ہنڈ چوہیاں ندی کرتے تائیاں
ہوائیں چڑھیاں طرف آسمانے جی تگ رنگدے ہون شعائیاں
مہتاب کیکھ پھوہارا انار چھٹے بریڑاں چھٹیاں ہرن نسائیاں
ہرٹ دگن تے ولیں لٹھ پھردے اتے چکیاں پھیریاں تائیاں
دوروں بیڑیاں و یا مٹے ویکھنے نوں آئی پرتھمی ہم ہمائیاں
لکھ آدمانڈی خلق آن ڈھکی رہیا پنڈ وچہ نہ سمائیاں

ہاتھی گھوڑے تے چکیاں جھاڑ چھٹے تاڑ تاڑ پٹاکیاں پامیاں
مہتابیاں ٹوٹکے چادراں سن دین چکیاں بہت سمامیاں
تخت واں جو آنداسی کھیڑیاں نے وانگ باغ بہشت بنائیاں
اک اکڑی آکھدے کمیں لیکے تسبیح ذکر دی بہت پھرائیاں
گوکیاں چلن زمیں کنہدی سی برج چڑھدے طرف سمامیاں
شیر ہرن پیے چھیندے نال خوشی محل سوہنیاں تے برج تھوائیاں
وارث شاہ آتشبازی چھٹ گئی ہن اگلی بات سنائیاں

کلام تمسخر نمودن مطربانی

ڈوم کامن پائیکے چہند آکھے دے ٹھٹیاں نے کھیڑے سیدینے
بھاون کھ بیٹھے وچہ کھیڑیاں نے جاہل تعالیاں پوچھ گھتیدینے
لاگی دین پچھواڑیاں لاگیاں نوں تے ہور جو رسم سہیدینے

وہاں دین ان گانجیاں ڈھیری نوں کھیڑو پئے اتے ڈڈی تھیدینے
کجھ گھیوتے شکراں سدھ ناہیں گھنڈ چاوا لندے اتے سٹیدینے
وارث شاہ کھیڑے کھانا کھان بیٹھے بہت جس تجے چو ہک جھیدینے

آوردن برات اندرون و رسمہا بدعت کردن بانوشہ

میل جوڑ کے سانے جنج آندی لگیاں شگن سبب کراونے نوں
منہ کھولکے چھانی توڑیانے سہتن بنیوں پار لنگھاونے نوں
بہٹ تیلیاں پڑی وچہ بال بٹیاں آیاں نوشہ دی نظر رکھاونے نوں
تیرے بنکے سرپلیدی ماں ہاری سدّاد سنوں ہاں سن بیلنے نوں
اک ہسدیاں کھیڈیاں وین ہسّاں ان جن پیالی ڈلاونے نوں

گھمت سرم سلاییاں وین گالیں تے گھنڈ گنڈ نال کھڈاونے نوں
آ بیٹھ کھنڈ کھیڈ ملا جائفل لونگ ساپیاں لاونے نوں
کانی آکھدی آں جدایا و نکی آندی نال چپاونے نوں
کانی دے گلتھانے دے چھپی اک جھرکدی وٹی ہتھا درکھنے نوں
چھنّاں تھال نو وچہ چار کھوونے پگڑ زور ونیاں ہنسنے نوں

لے: اس رادلیت میں جو مصنف نے کوم شمار کئے ہیں یہ سب شریعت میں ناجائز ہیں کیونکہ یہ سب کام بدعت سیئہ ہیں اور جو بدعت سیئہ ہو سکے بابت میں رسول عربی کا فرمان ہے کل بدعۃ ضلالۃ کل بدعت گمراہی ہے۔ دوسرے یہ کام شادیوں میں اہل ہنود کرتے ہیں اگر مسلمان ان رسومات ... تو بیشک وہ بھی فتنۂ عظیم کے مرتکب ہوں گے ✦ (نحوی)

ویکھیں تہت حساکتاب ساڈوں چھڈ بیٹھا میں ہلکے لاونے نوں
مولی نال جا کچھیا گبھرونوں وڈی لگیاں آن کھواونے نوں
گروآن ہویاں دولے سید دے تیاری کردیاں چھنڈ چھاونے نوں

چیچی نال انگوٹھے دے کھول چھنا سالیاں کڑیاں پیار ولاونے نوں
بھری گھڑا گھڑولی تے کڑی نہاتی آیاں پھیر نکاح پڑھاونے نوں
وارث شاہ نوں بیٹھ کے چھنڈ چھین چادر و کردیاں سہرا پانے نوں

گفتگو خسراچیاں با سیدا پسر آجو

بیٹھ منگدیاں سالیاں چھج چھلا دودھ دے آن ویہڑی چڑھیا وے
لونگاں مجری پوچھ کوٹ کر دیہ گھت گھت چھلہ کڑی جڑیا وے
اک کوارہدی گانا ہتھ والا پیریں نسشہ لال دی ترڑیا وے
تینوماں دکھا ساڈوں بجھ تھماں تو سنجادیاں کھیاں سیندی چڑیا وے
چینا نکلنا تے جویں تیل تھنداویکھاں ڈلہ پاسا کیکوں چھیڑیا وے
کواری کڑی نے بافتہ کتیا ای جیہڑا شہرتسا ڈے اُنی ولے وے
سالڑے پنڈ دے جاک نوں ویاہ آں لیکھا نال تیرا اوہیں پڑیا وے
بدھی جنج جیہڑا نوں اپنی ٹورے بنا بیگمی قید نوں پھڑیا وے

دودھ دے پیتوں گھوڑیا چوچنا نال چھنا کھنڈ دی پڑیا وے
بہاں ملدا نئے کھوڈ دیہ گیڑ ساڈوں ہڈ کھرکدا کاٹھ دی گھوڑیا وے
چھج چھلا نہ دی تے جو لونگا تو لادیں بیت بنی کیکوں پڑیا وے
اک منس کیہڑا کھلی منگے ہاتھی باجھے وچہ پھڑیا وے
اک دودھ موتی ہار سیاں دا گل لگیاں پا مٹکے پھڑیا وے
جیہڑی مانتے بھین تے چوہیڑا اوہدا نام اچیرڑا اٹھیدا وے
سیدیا سکے بول تو نال ساڈے غزل ریختہ جو کوئی پڑھیدا وے
وارث شاہ جیجا کھڑیا دانگ ٹلیاں جویں پُھل گلاب دا کھڑیا وے

کلام سیدا باخسراچیاں

انی سوہنی چھیل بلوک کڑیے میتھوں لینا چھیڑ نہ جیہڑی دانی
چڑھیا ساون باغ بہار ہوئی وچہ گھاہ سرکڑا گھڑی دانی
چینا کنگنی چوگ چھو نیاندی جیہڑا انت گھمیار آ چھیڑی دانی

تن سوہنے دے وچہ بلقیس رانی ایہ چھج چھلا اوہدی پڑی دانی
شگین بار سہ دوہنی پور کدھی ایہ لے دودھان ویہڑی چھڑی دانی
دودھ لیا ہے گھوڑی دا چو کڑیے من چاپ چو فیر نہ چھڑی دانی

لہ سالیوں سے مراد منکر نکیر دو فرشتے ہیں اور سید سے مراد مردہ ہے اور خانہ سسرال سے قبر اور آپسمیں سوال جواب تحولبازی وطعن وغیرہ مردہ اور فرشتوں کے سوال جواب ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے اسکے پاس دو فرشتے تمام زمین چیر کر اسکے سر کیطرف سے آتے ہیں نماز کہتی ہے کہ اسطرف سے آنا منع ہے پھر اپنی طرف سے آتے ہیں تو صدقہ روکتا ہے تب بائیں طرف سے آتے ہیں تو روزہ روکتا ہے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو حج روکتا ہے اور یہ سب اعمال کہتے ہیں کہ اے فرشتو یہ انسان اسی دن کے خوف سے راتوں کو نماز پڑھتا تھا اور روزہ میں بھوکا رہتا تھا اور مال سے زکوٰۃ فطرہ قربانی دیتا تھا اور پا پیادہ کام چھوڑ کر حج میں حاضر ہوتا تھا یہ سنکر فرشتے اس کی روح کو جگا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تو محمد بن عبداللہ عربی کی بابت کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پس آرام سے اسے سلا کر چلے جاتے ہیں + (نکوی)

کس گل تُس جی متلا وندی ہیں مزہ چکھ بادام تے گری دانی
تنبو تان جے تا اساں ہا بچہ تھماں میلو کیہ لئے ہو نکل تے بھڑی دانی
جھب نہالے ٹبک بھر چھیل کُڑیئے چاک کھوہ دا نال ہے گڑی دانی
اساں بھال کہیسر دا منس نذا ٹپ ٹیرکے تے چڑھی دانی
اکج کوار یئے وڈیں مُئیے جیہا پانہ کنجی وڈی جھڑی دانی
اک ہنگیا ایہ نہوند کُڑیئے پرچنا سوہنے دا کتے نہ گھڑی دانی
اک گل بھلی ہیرے یاد آئی روٹ کھیا پیڑی تھڑی دانی
کوٹ مندی چہ لئے ستے لونگ منجا تیرے گئیں گل لے وڈی دانی
چولی مشکدی لے توں گھر گئے گامنک سبھ سر پُر چیڑی دانی
اک چا کدی بھین تسی سبھے چلہناں ہیرے جوڑ جڑی دانی

ایتھے اک دلیل کر بیٹھ کُڑیئے ہُن چار چوفیر نہ بھڑی دانی
بناں بلد انہے کھوہ بھجا دنا ہدگھڑک دا کاٹھ دی گھڑی دانی
ہورکوں ہے ایجی جھڑی منس ننگے اساں منس آندا جوڑ جڑی دانی
پکھا بودتے ہندوستان اندر ایسی حکمت پیر دا چڑھی دانی
جوڑی ہاتھیاں دی گُجّے وچ پانی ایہے وار یو جھیڑ دو بھڑی دانی
ستھیں اینویں لئے سمہال کُڑیئے اپنے گھرک بنہ کڑی چڑی دانی
جہاں جلیں مُرغا بیاں تُن تا سکی بولیاں چل گگا بدا جھڑی دانی
سُرمہ سرخی تے لیکیں ڈنداسڑا توں شیشہ صاف وچہاری جڑی دانی
اساں بھال کہیڑا منس آندا جہڑا اساڈیاں گل نت سڑی دانی
وارثشاہ گھیرا کاہنوں گھتیا جے جیکوں چندپرا وچہ ٹٹی دانی

آمدن قاضی برائے نکاح ہیر

قاضی سد بہالیا فرش اُتے آیا اوہ جو عقد پڑھاونے نوں
مسلمانی دے پنج بنادسے کلمہ صفت ایمان پڑھاونے نوں
چھ کلمے تے پنج نمازاں کہیاں مسئلے ہور بنا بھاونے نوں
غصہ کھائکے ہیر سیال کہندی ناکر جھگڑا جی کھپاونے نوں

دو شاہد تے اک وکیل کیتا نیت خیر دی ہتھ اٹھاونے نوں
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ آکھیا شریعت بتاونے نوں
دلوں شک مٹائکے کہیں بی بی ہاں ایجاب قبول کراونے نوں
میں تاں مکھ نہ موڑساں رانجھے توں وارثشاہ دی قول بھرونے نوں

کلام ہیر با قاضی

پڑھے علم جو عمل نہ کرے بھورا اوہ ہاوئیے دوزخ سٹنا ئیں
جہڑا حق نوں کرے ناحق میاں ایس جگ توں اوس دی کھٹنا ئیں

ملے قاضی اور ہیر کا جھگڑا اہل عمل اور غیر شرع مسلمان کا مقابلہ ہے یعنے جو عالم و مشائخ لوگوں کو نیک باتیں سمجھاتے ہیں اور خود نہیں کرتے انکا قیامت کے دن یہ حال ہوگا کہ وہ اپنی زبانیں کاٹینگے اور انکا منہ پیپ لہو سے بھرا ہوگا قول تعالےٰ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم اور بعضے لوگ قیامت میں ایسے ہونگے جنکے منہ میں زبان نہ ہوگی اور پیپ لہو بہیگا اور یہ سزا ان لوگوں کیلئے ہے جو جھوٹی گواہی دیتے تھے اور بے قدر مرگئے اور سچی گواہی کو چھپاتے تھے اور دیکھا ہوا معاملہ نہ بتلاتے تھے۔ حق پوشی کرتے تھے قول تعالےٰ (ترجمہ) اور نہ چھپاؤ تم گواہی کو اور جو کوئی چھپاوے تو وہ گنہگار ہے دل اسکا۔ بات یہ ہے کہ حق کو چھپانے والے سخت عاصی ہیں + (مجبوب عالم گری)

وڈا کھوہ ڈوہنگا وچ رکھ بیگار قاضیاں نوں اتھے تسّیں ہیں / زہد بندگی رات دن کرے بیٹھا وچہ اگ بریا بلدی گئیں

مَیں تاں ویکھیاں وڈے درہاں ثابت بھلا قاضیاں دی کی گل ہیں / وارث شاہ جو قاضیاں کہیا کیتا ووٹے ڈنگے کھوہ وچ تسّیں

رنجیدہ شدن ہیر سیال

قاضی سدیا پڑھن نکاح نوں جی ہیر بیٹھی نہیں لمدی ئے / مَیں تاں منگ سانگھیٹوں دی مچھکی ہاں کھنے تے غیب کہی تی لمدی ئے

نزع وقت شیطان جو دے پانی پی جان غریب دی بولدی ئے / اساں منگ کے گاہ تہیں لیا رانجھا صدق ریچ زبان پئی بولدی ئے

کھن نندر انجھیٹے دی اساں کیتا سنجی اٹھی اچھوں چھالو بس لدی ئے / اساں ثابِن انجھیٹے دے پیش کیتی لکھ کھیڑیاں نوں چا گھولدی ئے

دیکھو مکے عشقد اساں کیتو ساڈاں ہاں کیوں آکفر بولدی ئے / وارث شاہ میاں اٹھے میوہ لگوں پئی مور تے پھلاں نوں ٹولدی ئے

کلام قاضی باہیر

قاضی حکم وچ ارشاد کیتا من شرع دا حکم جے جیوناں ئیں / بعد موت دے نال ایمان ہیرے داخل وچ بہشت دی تھیوناں ئیں

نال ذوق تے شوق دے نور شربت وچ جنت العدن دے پیوناں ئیں / وچہ شرم حیائے رہیں ثابت لئے خوشی دینال دی ہوناں ئیں

ماں باپ کیہڑے جستے بھون ڈنی اوتھے عقد ضرور پڑھاؤناں ئیں / ایویں جاک کذات تے نام لیکے خوار وچ جہان دے تھیوناں ئیں

چا دو نال حیائے ستر کججے کاہی دوزخ حرام دی سیوناں ئیں / وارث شاہ خوشی ہو سی جگ سارا عمر خوشی دے نال گزیوناں ئیں

کلام ہیر باقاضی

ہیر آکھدی جیونا بھلا سوئی جہڑا ہووے بھی نال ایمان میاں / سبھو جگ فانی اکو رب باقی حکم کیتا ئی آپ رحمان میاں

قول توڑیا مانو اقرار کرکے کوکاں رب دے جا دیوان میاں / ایتھے سدا نہ رہیا عمل کوئی لوڈ کٹ جاونا نی جہان میاں

کل شیء ھالک الا وجھہ حکم آیا ہے وچ قرآن میاں / ہیر عشق نوں جاندا دھول شک جیہی قلم تے زمین آسمان میاں

۵۱ خبر میں ہے۔ کہ جان نکلنے کے وقت شیطان آتا ہے اور بائیں طرف بیٹھ کر کہتا ہے کہ اس دین کو چھوڑ دے اور کہہ کہ رب دو ہیں تو تجھے نجات ملیگی اگر مانو لا ہو تو کہتا ہے مردود اللہ ایک ہے۔ پھر دوسری بار شیطان حالت نزع میں پانی کا پیالہ بھر کر مریض کے سامنے کرتا ہے چونکہ مریض کو اس وقت پیاس کی شدت کی ہوتی ہے دیکھتے ہی پانی مانگتا ہے شیطان کہتا ہے کہ پانی تب ملیگا جب تو اللہ کا انکار کریگا اور مجھے سجدہ۔ مومن ہو تو وہ اس شیطان کو اعوذ پڑھ کر دور کر دیتا ہے۔ اور جو منافق دنیا کا بندہ ہو تو وہ اسی طرح کرکے کافر ہو کے مر جاتا ہے۔ یا اللہ سب مومنوں کو خاتمہ بالخیر دے آمین۔ اسی طرح ہیر کو کھیڑوں کی زر دکھا کر رانجھا (محمد) کے عشق (دین اسلام) سے روگرداں کر رہے ہیں۔

رانجھا چھڈ کے نظر نہ غیر کرساں بھاویں جل کے آوے جہان میاں
میں تاں کدی نہ چھوڑساں رانجھنے نوں بھاویں دور کرن پیچان میاں

ساری کار گذار جہان والی کرن رانجھنے دی آن جان میاں
رانجھے یار دے حسن دے نور باہجوں لوکی چاند ہنیرے وچ جان میاں

میں تاں لئی تمھار رانجھنا کو کٹ دیاں جھجر جان وچ تران میاں
وارثشاہ اس ندی کوں رڈ دی نے کیوں وچ کے مفت ایمان میاں

کلام قاضی باہیر

سن کے ہیر کولوں غصے نال قاضی منہوں آکھدا ہٹیے کتیئے نی
تیری اکھیاں نے لگے ہو جھبی سر گھتنیئے تے بوتھ وٹیئے نی

ماں باپ دے حکم جے نہ منیں تیں نوں مار تلوار جا کٹیئے نی
نہیں تاں گڈ کے وچ زمین ہیرے چادر پاندیاں نال پھٹیئے نی

جوبن روپ اکھ دسیاہ ناہیں ماں تتیئے مستک پٹیئے نی
نبی حکم نکاح فرماد تا رب فانکحوا من لئے جٹیئے نی

کدی دین اسلام تے راہ ٹریئے جر کفر دی لیٹوں ہٹیئے نی
جیہڑے چھڈ حلال حرام تکن وچ ہاویئے دوزخ سٹیئے نی

کہیا منیں توں سیاریاں بھائیاں دا قاضی آکھدا روپ پلٹیئے نی
کھیڑا حق حلال قبول کرتوں وارثشاہ تیں پچھ لئی ٹٹیئے نی

کلام ہیر پُر معنی با قاضی

ہیر آکھدی قاضیا کریں توبہ راہ سچ بناں کوئی راہ ناہیں
قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالے قاضی عرش اللہ ڈھاہ ناہیں

جتھے رانجھے دے عشق مقام کیتا اوتھے کھیڑیاں دی کوئی راہ ناہیں
آ چڑھی گلیریں عشق والی اوتھے ہور کوئی چارہ لاہ ناہیں

جے میں جھوٹ نہ کہاں ایمان ویچاں دس کون جو انت فنا ناہیں
جیکر پھراں میں اج رانجھیڑے تھوں روز حشر دے وچ پناہ ناہیں

جیہا رنگ دا اوم چہ نہ پھیر کوئی لتے لہراں وچ بادشاہ ناہیں
وارثشاہ میاں قاضی شرع دیوں نال اہل طریقتے راہ ناہیں

کلام قاضی باہیر

کرن عالماں نال جواب جاٹوں نا معقول مجہول مرتد ہیرے
ویکھیں عالماں دا زیارت چیدی ہے جھڑے ہون تکسوئی لعنتی ہیرے

لہ نکاح بھی اللہ تعالٰی کی بڑی نعمت ہے دینی اور دنیوی کام اس سے درست ہو جاتے ہیں اور اسمیں بہت فوائد اور بے انتہا مصلحتیں ہیں آدمی گناہ سے بچتا ہے دل ٹھکانے ہو جاتا ہے نیت خراب ورڈانواڈول نہیں ہوتی اور بڑی بات یہ ہے کہ فائدہ کا فائدہ اور ثواب کا ثواب کیونکہ میاں بیوی کا بیٹھ کر محبت کی باتیں کرنا ہنسی دل لگی کرنا نفل نمازوں سے بھی بہتر ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے۔ النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ یعنے نکاح میری سنت ہے۔ جو شخص نکاح سے باز رہے وہ مجھ سے نہیں۔ فانکحوا ما طاب لکم الخ
(محبوب عالم نکوی)

اُچا کوٹ ہے شرع محمدی دا النگ توڑ سیں ٹپ نہ حد ہیرے
جنہاں نص حدیث نوں ترک کیتی اوہ عالم ہُوئے مردود اشد ہیرے
شرع نبی دی ولوں جنہاں منہ پھیرے روز حشر ہوسن شگل بد ہیرے

آپ غفلتاں دے وچہ ڈبیاں توں کھوہ گھت کے گالیوئی جد ہیرے
شرع نبی توں جان قربان کیتی سیس کٹیا شاہ سرمد ہیرے
وارثشاہ کی عمل وکھاویں توں لین چلیوں حضور دے سد ہیرے

رجسٹری

کلام قاضی باہیر

شدہ

اُستاد دینال شاگرد جیہڑے ساہویں ہون گے باجھ ادب ہیرے
رہسن دُور کھلو حضور وچوں کرسی تنہاں تے قہر رب ہیرے
ساہویں عالماں دے ایسا شوخ ہونا مسلماناں نہیں وچ کتب ہیرے

مارے جان گے دوجہان اندر نازل ہووسی قہر غضب ہیرے
نیکی کل ضائع پڑھیا بُھل جاسی منہ ہوون سیاہ بے ہوڈ عجب ہیرے
عالم انبیاں دے کیتے رب وارث کھول ویکھ قرآن کتب ہیرے

کلام ہیر باقاضی

حکم رب دے تے عمل عاشقاں دا نافرمانیاں قاضیاں بدیاں دے
جدوں جگ جہان تے سوگ ہووے تدوں قاضیاں گھر شادیاں دے
شکل مومناں دی کم موذیاں دے ایہ اصل شیطان دیاں دادیاں دے
جنہاں پیٹ دے واسطے زہد کیتا تنہاں واسطے بہت سزائیاں دے
عالم رب دے قاضیاں ٹھگ ناہیں عالم رب دے وچہ آبادیاں دے

رب کدی نہ تنہاں نوں ترچاہڑے جنہاں نیتاں بے مُرادیاں دے
اوہ محروم ہوئے رحمت ربدیوں جنہاں ٹھگیاں جیہاں کھادیاں دے
جس دے غرض فریب تے لگ رہے تہاڈے ہوں سجایا آ دجگادیاں دے
وانگوں بگلیاں مچھلیاں ہڑپ جاندے موہوں آکھدے قصہ سادیاں دے
عالم سو جو حق تھیں مونہہ موڑدے نہ بناں حق نہ بات سوادیاں دے

چوری پڑھن نکاح تے زبردستی کدوں لکھیا حکم ایہ دیاں دے
وارث عاشقاں نوں کرن قید کردا جنہاں بخشیاں رب آزادیاں دے

کلام قاضی باہیر

روز ازل دے جنہاں دے کرم چنگے سن لین فرمایا رب ہیرے
فرقان وچہ فاتحوا رب کہیا نازل ہوئی شان سبب ہیرے
سن حکم خدا رسول دا نی ابوجہل دے چھوڑ کسب ہیرے
جیہڑے فقہ اصول دے راہ چلن جنت ملیگا انہاں نوں جب ہیرے

راہ دین اسلام دے ٹرن سدھے کرن شہدا بہت ادب ہیرے
ٹرنا آیا ہے پیری نبی اُتے چھڈ راہ شیطان کرتب ہیرے
حکم نبی تے باپ دے وچہ ٹرنا دین دُنی دا ایہ ورتب ہیرے
ماں باپ اُستاد دے عاق جیہڑے ٹرن دوزخاں وچہ غضب ہیرے

جنہے ماں تے باپ تے اسیں راضی اوسے تھاں تکریں نوں لبھے — وارث شاہ آکھیا من جائیں نہیں تے ہوسیں ابولہب بے

کلام ہیر

ہیر نال افسوس دے آکھدی سی سن گل توں نال ایمان قاضی — ماں باپ سی لیا اقرار کیتا ہیر رانجھے نال پرمان قاضی

قول کیتڑے تے پھیر کرنا کدوں آکھیا اے رحمان قاضی — نہ ایہہ وچ حدیث نہ فقہ اندر نہ ایہہ لکھیا وچ قرآن قاضی

شکی اوٹھنوں تھکٹ لا گھولے ہوسی سب ڈاڈھا قہروان قاضی — باراں سال سندی اوہدی کار جہڑی جھوبلی پا دھیو کرو دان قاضی

کھانا مال غریب دا ظلم کر کے شرع وچ درست نہ جان قاضی — شالا ظالماں نوں رب بوڑ دیوے جہڑے حق بیگانڑے کھان قاضی

رانجھے یار توں مکھ نہ موڑاں کچھ جسم دیو جے جان قاضی — وارث شاہ پناہ ہو رب ڈاہ میٹھی باقی آسرا اک رحمان قاضی

کلام قاضی

قاضی آکھیا پھیر لاچار ہو کے ہیر رکھ توں دیکھ کے تھاں ہیرے — کریں خوف خدا دا ایڈا ڈریں مُیئے نہیں ڈُکے ڈُھکے کھاں ہیرے

فتوے شرع دے مار کے دھیڑ دیساں کراں عمر دا خوب زیاں ہیرے — گھت گھگھاں دے وچ میں ساڑ ستاں تینوں دیکھسی پنڈ گراں ہیرے

کھیڑے کریں قبول جے خیر چاہیں چھڈ چاک رانجھیٹے داناں ہیرے — اکھیں میٹ کے وقت لنگھا جیٹا ایہ جوبنا دم لاندی پل چھاں ہیرے

میرا آکھیا اج قبول کریں ہو جاکھنسیں وچ جہاں ہیرے — وارث شاہ من آسرا رب دا ئے جدوں ٹٹے باپ تے ماں ہیرے

کلام ہیر

ہیر آکھدی سی سیاں قاضیا وے کیوں چھیڑنا ایں شرک زانیاں نوں — درس عشق دی اتھی نہیں لوڑ تیرا طوطے وانگ جو پڑھن سیاپیاں نوں

لے لے دلاں نوں بگڑ و چھوڑ دیندا ہے بری لت ایہہ جہان ہتیاریاں نوں — کھان ڈھٹیاں رت ایمان وچ پین لہو مارے تے قاضیاں سیانیاں نوں

لے ابولہب رسول صلعم کا حقیقی چچا تھا اور یہ آپکا نہایت کینہ ور دشمن تھا اور ہر وقت آپکے پیچھے پڑا رہتا تھا اور کہا ہے کہ آپکو پتھر بھی مارتا تھا اور دیوانہ بھی کہتا تھا اور شاعر بھی اور ساحر بھی کہتا تھا غرضیکہ ابولہب معہ اپنی زوجہ کے جو رسول صلعم کے راہ میں کانٹے بکھیرا کرتی تھی نہایت ہی سخت تھے۔ انہیں کے حق میں سورہ تبت نازل ہوئی۔ ٢ ابن عمرؓ نے کہا لعنت ہے رسول صلعم سے راشی۔ مرتشی۔ رائش۔ ان تینوں پر۔ ان تینوں کو رسول صلعم نے ملعون فرمایا ہے اور ملعون جہنمی ہے۔ راشی وہ ہے جو رشوت دیتا ہے۔ مرتشی جو رشوت لیتا ہے اور رائش جو رشوت دلواتا ہے سو اس مرض میں اکثر افسر اور حاکم لوگ مبتلا ہیں۔ اللہ تعالے انپر رحم کرے۔

(محبوب عالم کوی)

راہ سچدے توں کے ترک قاضی کریں گوڑے ایڈ پساریا نوں
طمع نال ریلدے گل کر دے مولا ماریا ایہناں نکاریا نوں
رب دوزخاں نوں بھر پا لسن کیہا دوسرے انہاں چاریا نوں

جھوٹھ سارڑوا چا ایمان نوں جی جیں اگ سارگ کھاں یا نوں
کھاں دوہیاں انت ایمان وچن ایہ شامت ہیریاں ہاریاں نوں
وارث شاہ میاں بنی بہت اوکھی نہیں جاندیاں ہیار کاریاں نوں

کلام قاضی باہیر

جہڑے چھڈ کے راہ حلال ہوں نوں تکن نظر حرام دی نال نیں گے
روز حشر دے دوزخی ہنہ سارے گھت گدی وچہ کھانیں گے
دنیا وچ ہے رو سیاہ اوہناں گنہگار مدعی سل پکار نیں گے
جہڑے شرع دے راہ تے رہن تابعت وچ بہشت دے وارثیں گے
کوچ وقت نے لگوئی نہوگ بیلی خالی جیب تے ہتھ سبھ جھاڑنیں گے

قبر وچ پہاڑیکے نال گرزاں اوتھے پاپ چن تانیں گے
ماں باپ اُستاد دے عاق جہڑے چہ دوزخاں گھت ستانیں گے
اگے عاقبت نوں لیکھا رب لیسی پل کھوڈ دے پانیں گے
جنہاں شرع شریف دا الٹ کیتا اگ دوزخاں بال سانیں گے
وارث شاہ ایہ عمر دے لعل موہرے اک وزنوں عاقبت نیں گے

کلام ہیر باقاضی

جہڑے جاہل پر تقصیر قاضی اُنہاں آس رب دا رکھنا ہیں
جہڑے سچیاں نوں کرن جا جھوٹھے تہاں دوزخاں دا کو چکھنا ہیں
ایس جنددا کجھ سواد نا ہیں اوہیں خاک دا بات کیوں پکنا ہیں

پڑھن علم تے عمل نہ کرن جہڑے وانگ ڈھول دے ول جہ سکنا ہیں
کھوہے دیل وچ اولاہنی گے ووڈھ سپ اٹھوہیاں ٹکنا ہیں
وارث شاہ اس جگ جہان اُتوں ساں عشق دے حرفوں لکھنا ہیں

لہ حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے۔ جس نے ترک نہ کیا جھوٹی بات کا اور اسپر عمل کرنا تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا ترک کرے ابن مسعود رض کی حدیث میں ہے۔ تم بچتے رہو جھوٹ سے جھوٹ راہ دکھاتا ہے فجور کی اور فجور لیجاتا ہے نار میں۔ ابو بکر رض فرماتے ہیں دور رہو کذب سے کہ وہ ہمراہ فجور کے نار میں ہے۔ ابن عمر فرماتا ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا نار کا کیا عمل ہے فرمایا جھوٹ جب آدمی نے بولا جھوٹ فاجر ہوا۔ فاجر ہوا تو کافر ہے۔ کافر ہے تو نار میں گیا۔ ابی ہریرہ رض کی حدیث میں منافق کی تین نشانیاں آئی ہیں۔ جھوٹ بولے۔ وعدہ خلاف ہو۔ بے عہد ہو +

لہ عالم بے عمل سے رسول ص نے پناہ مانگی ہے معلوم ہوا کہ عالم بے عمل سے پناہ مانگنا چاہئے ایسا عالم جاہل سے بدتر ہے اسامہ بن زید رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو دن قیامت کے آگ میں ڈالینگے وہ اپنی آنتوں کو اسطرح لیکر پھر کھا بیگا۔ جیسے گدھا چکی لیکر پھرتا ہے سب دوزخی جمع ہو کر پوچھیگے تیرا کیا حال ہے تو وہ ہم کو امر معروف و نہی عن المنکر کرتا تھا۔ وہ کہیگا میں تم کو منع کرتا تھا اور خود باز نہیں رہتا تھا سکہ ضد بری چیز ہے۔ ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جھگڑا باطل ہے اور جھگڑا جھوٹا حق ہے۔ جھگڑالو بد اخلاق ہے۔ بد اخلاق جنتی نہیں ہے +

(محبوب عالم کوی)

کلام قاضی

مینوں دس کس پڑھا نکاح تیرا کون شاہد تے کون وکیل ہے نی
بناں شاہداں دے وا نکاح ناہیں تاں فرعدی خاص دلیل ہے نی

دیہن جھوٹھڑی خبر آکھ مینوں نص فقہ دی وچہ فضیل ہے نی
ایہ تاں شرع سرپوش ہے بھر فرقہ رد جنہوں نوں سبیل ہے نی

شرع گئی چڑھایا جا سولی منصورؒ جو مرد اصیل ہے نی
رانجھا باجھ نکاح دے بدیا نذری کون کھو درست تمثیل ہے نی

جھڑا راہ خدا دا نہ جانے لوک دشمناں کمن بخیل ہے نی
وارث شاہ کس پڑھا نکاح تیرا وچہ شرع دے جھوٹ قلیل ہے نی

کلام ہیر

اگوں ہیر بولی میاں قاضیا وے تینوں کس استاد پڑھایا ای
تینوں شرع شریف دی خبر ناہیں سچ آکھ کیے بھلایا ای

محبوب خدا دے جبلی منصورؒ سولی شاہ شمسؒ نے چم لہایا ای
قاضی مسلیا نفع توں تاں ہیں جھوٹھا تینوں کس نے آکھ سنایا ای

سن قاضیا پتہ نکاح والے اساں سچ دا سخن الایا ای
نیت عین جلال ہے عاشقاں دی نقطہ عین دا جنہاں اڈایا ای

عین شین تے قاف حقیقت میری جنہاں ہیر ایمان وچ پایا ای
روز قالوا بلیٰ نکاح بدھا شرع نبی دے آن پڑھایا ای

قطب ہو وکیل وچہ آن بیٹھا حکم رب نے آن کرایا ای
جبرائیل میکائیل گواہ چارے عزرائیل اسرافیل آیا ای

اگلا توڑ کے ہور نکاح پڑھنا آکھ رب نے کدوں فرمایا ای
وارث شاہ حقیقت دی خبر ناہیں قاضی نیا دا نام دھرایا ای

سلہ نکاح کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ کم از کم دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں اس نکاح کو بالمشافہ دیکھیں اور سنیں دولہا و دلہن کے ایجاب و قبول کلمات کو بھی سنیں۔ حدیثوں میں مفصل ذکر ہے۔ سلہ منصور بیضا میں جنمنے والے تھے۔ آپکے والد کا نام جلال تھا آپ باوجود عالم ہونیکے باکمال صوفی بھی تھے آپنے بغداد کی رونق و وضع اہل ہنر کی خبر سنی اسواسطے بغداد میں تشریف لے آئے اوائل میں آپکی زندگی تقوے اور طہارت کے ساتھ گذرتی۔ اتفاقاً یکدن بغداد میں اپنے بستر پہ لیٹے ہوئے تھے کہ ایک محبوب خورشید وش کو دیکھا دیکھتے ہی مزاج میں وحشت سی پیدا ہوگئی۔ نماز روزہ سب چھوڑ دیا اور بغداد کی گلیوں میں دیوانوں کی طرح پھرنے لگے۔ آپکے ہمعصروں نے پوچھا کہ حسین آپکو کیا ہوگیا فرمایا میں خود حیران ہوں۔ کہ مجھے کیا ہوگیا دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اسیطرح کچھ عرصہ کے بعد خلیفہ معتضد باللہ کے عہد میں عشق کی اتنی شورش ہوگئی کہ بے اختیار منہ سے انا الحق نکل گیا۔ انا الحق کا نعرہ ہونے لگا بغداد کے محدثین مفسرین فقہا اولیاء کرام نے اس کلمہ کو کفر سمجھ کر قاضیوں تک پہنچا دیا ہوتے ہوتے یہ بات خلیفہ تک جا پہنچی خلیفہ نے اہل علم سے منصور کی بابت فتوے مانگا مفتیوں نے ایک سال تک قید کا فتوے دیکر منصور کو قید کرا دیا لیکن انا الحق کا نعرہ بلند ہی ہوتا گیا آخر ایام قید کے بعد سولی کا فتوی ملا۔ ذیقعدہ ۳۰۹ھ کی صبح کو آپ کو مقتل میں لے گئے بغداد سارا بطور تماشہ کے جمع تھا جلاد نے حکم پاتے ہی منصور کا کام تمام کر دیا حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ میرا اور حسین کا شراب ایک ہی ہے۔ لیکن مجھے میرے باؤلے پن نے بچا لیا اور اس کو اسکے ہوش نے قتل کرا دیا۔ مفصل حالات کسی تاریخ میں دیکھو یہاں اتنی گنجائش نہیں تھی۔ ۱۲

(محبوب عالم نگوی)

کلام قاضی

جنہاں اللہ تے نبی تحقیق کیتا سوئی ذوق دے نال آ رجھنیں گے — جنہاں منیاں پچھوں تاؤنی گے مڈ گور دے وچہ کو تجھنیں گے

شرع نال نموڑا جوڑ کرے بھاہ نرگ دے وچہ دہجھنیں گے — حکم نفس حدیث دے امن ہیر اساں تور بھی کم کچھ جھنیں گے

توبہ قسم قرآن چوان تینوں تیرا ماں تے باپ پہنچنیں گے — وارثشاہ جا ندے کھیت سارے تینے ٹوٹنی گے جیہڑے پچھنیں گے

کلام ہیر

جیہڑے عشق دے اگ دی تا تے انہاں دوزخاں ناں کی ہرانی — دوزخ موریاں ملن بے صدق جھوٹے جنہاں ماں بچن آہی سمانی

جنہاں رگ دی نام اور دکیتا او نہاں فکر اندیشڑا کا سدائی — آخر صدق یقین تے کم پوسی موت چرخ ایہ پیلا ماسدائی

جھوٹھ بولنا کفر تھیں بہت مندا حکم حق فرمایا اسدائی — وارث جہاں تے ربدا قہر ہندا او تے جھوٹھ دیوے جا سدائی

کلام قاضی

قاضی آکھدا ہیر نوں ایہ مسئلے سن لے جو تدھ نوں خوب ہے نی — مُٹھے صدق یقین ایمان دا لا جہڑا ناہ مُٹھے انہوڑ ہے نی

لکھیا وچہ کتاب قرآن دی جی گنہگار خدائے دا چور ہے نی — حکم ماں تے باپ دے امن لینا ایہا راہ طریق دا زور ہے نی

جو کچھ ماں تے باپ آکھیں کریئے اوتھے تدھ دا کچھ نہ شور ہے نی — جنہاں منیاں پچھوتا دینگے پیر دیکھ کے جھوڑا مور ہے نی

کریں ترک حرام حلال کھائیں ایہو راہ شریعت دا تور ہے نی — ان دے ہرن تے کھمی سب دیسی وارثشاہ نوں کا سدی لوڑ ہے نی

کلام ہیر

ہیر عرض کیتی متھا ٹیک کے تے قاضی سنی جو اسدی چاہوئی میں — جے تاں ہئی ایمان تا چھڈ پچھا گر وں گل اعادیاں لاہوئی میں

قاضی ماں تے باپ اقرار کیتا ہیر رانجھے دے نال ویاہوئی میں — اساں اوہدے نال ہے صدق کیتا الست دے تیک نباہوئی میں

انت رانجھے نوں ہیر پناہ دینی کیہے وزدی ایہ پرا ہوئی میں — وارثشاہ نہ خبر سی مجھ کملی خورش شیر دی گدھے نے کھاوئی میں

لہ ابن عباس کہتے ہیں سعد بن ابی وقاص نے کہا اے رسول اللہ صلعم دعا کرو واسطے میرے کہ میں مستجاب الدعوۃ ہو جاؤں۔ فرمایا پاک کرا پنا طعام کو تیری دعا مقبول ہو گی قسم ہے مشکوۃ تحقیق بندہ ڈالتا ہے لقمہ حرام اپنے پیٹ میں قبول نہیں ہوتی ناشل اوسکا چالیس روز تک۔ جس بندہ کا گوشت حرام سے اگا۔ آتش دوزخ نزدیک ہے اسکے۔ (مشکوۃ)

کلام قاضی

قبر وچ درگاہ دے تنہانوں جی جہڑے حقدیاں نال کھٹنیں گے
ماں باپ دے حکم دے وچ چلن نال فخر دے اوہ پاونیں گے

جہڑے چھڈ کے حکم بے حکم ہوئے وچ ہاویہ دوزخیں جاونیں گے
جہڑے حقدیاں نال پیار کرن اوہ بہشت بھی انہاں نوں چاہنیں گے

سن فقہ تے پڑھن قرآن جیہڑے گناہ اوسدے نیں سوال ہونیں گے
کرن لٹ جو شرع محمدی دی وانگ چکیاں دوزخیں واہنیں گے

نالے دور گناہ بھی ہون سبھے حق نال رغبت جہڑے چاہنیں گے
جہڑے نال تکبر دے کرن آکڑ وانگ عید دے بکرے ڈھاہنیں گے

تن پالکے جنہاں خود روی کیتی اگے اگ دے نال جلاونیں گے
وارث شاہ میاں جہڑے بہت سیانے کاں وانگ اوہ پلک پھاہنیں گے

کلام ہیر

ہیر بولدی میاں قاضیا وے توں سنیں نعرے ہیر دی آہ دے وے
جہڑے رب دے نام تے محو ہوئے منظور خدا دے راہ دے وے

جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا مقبول درگاہ اللہ دے وے
جنہاں اک دا راہ درست کیتا انہاں فکر اندیشہ کاہ دے وے

مشکل راہ ہے عشق دا قاضیا وے بیدرد کی جانیں راہ دے وے
جنہاں نام محبوب دا ورد کیتا اوہ صاحب مرتبے جاہ دے نے

ایس مہر دا پتہ کی جیونے دا ایہ پتلا تابع ساہ دے وے
رب بخشسی انہاں بندیاں نوں جہڑے حکم فرمان گواہ دے وے

جہڑے دُھیاں کھاندے حق ڈوبن اوہ چور اچکڑے راہ دے وے
ایہ قرآن مجید دے معنے نی جہڑے قول میاں وارث شاہ دے وے

کلام قاضی

ہیر شرع دے جھگڑے جاگ ناہیں ہون لول توں سخن سنبھال ہیرے
پنجے وقت نماز گذاردی ہیں تیرے کپڑے بڑی کمال ہیرے

ایہیں جہاں نماز پڑھدہ کرہاں ایہہ کپڑے سبھ ہنگال ہیرے
رانجھا باہجھ نکاح دے مدیاں نیں تیں نوں نہ ہوگ حلال ہیرے

ل مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے حرام کیا ہے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے دو باتیں ایسی ہیں کہ تین بار کرنے سے اکبر کبائر ہو جاتی ہیں ایک شرک کرنا دوسرا ماں باپ کی نافرمانی کرنا ابن عمر نے فرمایا ہے کہ ماں باپ کا عاق جنت میں نہ جاویگا ۲ فرمایا آنحضرت صلعم نے پڑھو قرآن شریف پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا واسطے پڑھنے والوں اپنے کے حدیث شریف میں ہے جو کوئی پڑھے ایک حرف کلام اللہ کا پس اسکے لئے نیکی ہے اور نیکی برابر دس نیکی کے پھر فرمایا میں نہیں کہتا کہ سارا الٓم ایک حرف ہے بلکہ الف لام میم تینوں علیحدہ علیحدہ حرف ہیں یعنے الٓم کہنے سے تیس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔

۳ سب سے بدتر تکبر مردود ہے۔ جس نے تکبر کیا اُس نے خدائی دعویٰ کیا کیونکہ تکبر خاص اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ (ذکری)

وچ پُور خاں باپ کے سانڈنی گئے اوتھے چھٹنا ہو گیا محال ہیرے
وارث شاہ دا آکھیا من لئیں ہوئیں عاقبت وچ نہال ہیرے

کلام ہیر

کرہار کرتار نوں یاد کریئے جیندا نام ہے پاک اکّے قاضی
دوجا نبی دے نام دا آسرا ہے جہڑا اُمتاں دا خیر خواہ قاضی

رضا[1] حق دی عاشقاں من لئی تکیے مور کیتے پناہ قاضی
آکھ لیکھ دے لکھے نہ مُڑن موڑے کیوں ہُن نائیں جھگڑا قاضی

وس کِسے ن ثانی جہڑا موڑ دیوے کیتے کم اللہ بادشاہ قاضی
جوڑ لکھیا سی میرا بدھا تا دنیا وچ ملیا نال چاہ قاضی

عین شین تے قاف دی چڑھی رنگت جہناں نگہ یاد وہ قاضی
ساڈوں آسرا رب رحیم دا ہے کہندا کوک کے وارث شاہ قاضی

کلام قاضی

تمام تم تحصیل تفسیراں ہیں جیندے اصول قرآن ہے نی
نامعقول ہے بات بھیں حسرت تو لیں جل کتی دے رٹی نادان دی نی

جہناں غیر دلیل تے قدم رکھے بخت نصر تے دم شیطان ہے نی
شرع نبی دے نال نہ جھیڑا اج کرے نہ کوئی انسان ہے نی

ماں باپ دے سامنے بولنی ہیں کسے گھتیا ندھ مسان ہے نی
وارث شاہ اُستاد نوں نندنی ہیں تینوں لگا کی جن طوفان ہے نی

کلام ہیر

ہے تمام تحصیل جہان اندر اوہ جہے تے دم شیطان ہیں وے
اُنہاں وانگ تو تاں نہیں قاضی کوئی جہڑے جھوٹ مستان ہیں وے

تینوں نص حدیث دی خبر نا ہیں جھگڑے واسطے برا حیوان ہیں وے
رتبہ قاضیاں دا جہڑے سمجھ نالے لیندے مُولے کان طوفان ہیں وے

تینوں دیکھ لیا ہڈ را طرح دی نفس اپنے پر نادان ہیں وے
وارث شاہ[3] شکاراں نوں پھڑیں کھوند اوچ پولیا ندے مستان ہیں وے

[1] اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا بڑی ہمت اور جوانمردی کا کام ہے اس کام پر بڑے اولوالعزم نبی یا پیغمبر یا بعض اولیائے کرام مامور ہیں۔ جو عاشق حقیقی ہیں [2] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تحقیق وعدہ خدا کا جب آتا ہے نہیں ڈھیل دیا جاتا۔ روز میثاق کا لکھا ٹل نہیں سکتا [3] ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا۔ بریدہ رضہ فرماتے ہیں۔ قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک جنت میں جاویگا۔ اور دوسرے نار میں۔ جنت والا قاضی وہ ہے جو عدل و انصاف سے حکم کرتا ہے جس نے بے انصافی کی یا جس نے جاہلیت سے حکم دیا وہ دوزخی ہیں۔ قاضی کہتے ہیں حاکم کو۔ قضا کہتے ہیں حکم کو۔ اس لفظ میں سلاطین۔ امراء۔ اہلکار مجسٹریٹ۔ جج وغیرہ سب کے سب آ جاتے ہیں اگر ان مسائل سے عبرت لینی چاہیئے +

(محبوب عالم نگری)

ایضاً

قاضی گل سمجھا کے بول مونہوں چھڈ جان نہ رانجھے تئیں مٹراں واری ‖ مسئلہ جا سناؤں انہاں تائیں جھڑیاں بیانے تیری ہٹ واری
جیوندی جان نہ کراں قبول کھیڑا بھاویں دیہہ نصیحتاں لکھ واری ‖ بے پرواہیاں بدیاں ویکھ میاں کیے لکھ اکون جاں لکھ واری
جیون گم نہ خوف نہ عاشقانوں جہاں منی رضا جو نہواری ‖ خالی ہتھ آیا اتے جائے خالی وارث شاہ جو عمل تھیں مٹے کاری

کلام چوچک با قاضی

چوچک آکھدا قاضیا سنی میتھوں تیں سیاہی کون حیک نیاں ‖ جیچ کھیڑا باندی لجے آن بیٹھی لگی ایہ میتوں بہت نیک میاں
کھڑا اپچھدا جگ جہان سارا اتے باہر دے کل شریک میاں ‖ وارث بیان تیں جیچ کچھ منگسیں تیں کریں گل میری ہن ٹھیک میاں

کلام قاضی با چوچک

قاضی آکھدا چوچکا سنی میتھوں دیغے با بجہ نہ ہوسی کم تیرا ‖ ایہ تے جاندی دیچ دیچ ذرہ اثر کرے ناہیں اتھے دم میرا
زبردست ارادہ نیارڑائی کروا خوف ہے پیر فقیر جھیڑا ‖ چوری چوری سمجھا وکیل تائیں دیغے بازیاں نال جا بھرے بیڑا
جھوٹھ مونھ دا قول اقرار کرکے بنھیں عقد نوں چکیا جائے جھیڑا ‖ بناں پچھیاں پڑھے نکاح قاضی تو ہیر نانی داوس کیہڑا
کرن خوف خدا دا مول ناہیں قاضی کھان حرام دا لون بیرا ‖ وارث شاہ نہ روا نماز روزہ حقداراں نوں کرے ناحق جھیڑا

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھیا قاضیا دغا کرکے کی وٹنا ایس جہان تیں جی ‖ بناں لئے پچھیاں پڑھیں نکاح میرا ایہ فتوے نہیں قرآن تیں جی
لیکے رشوتاں کریں حرج شاملاں تیں نہیں منگدا رب ہاں تیں جی ‖ جھوٹھی دنیاتے شان گمان کوڑا کیوں پچھناہیں آپ ایمان تیں جی

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ نکاح کیجائے عورت بیوہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے امر اسکا اور نہ نکاح کیجائے عورت کنواری (بالغہ جب تلک کہ طلب اذن کیا جاوے۔ کہا صحابہ نے یارسول اللہ کس طرح ہے اذن اسکا (حالانکہ وہ شرم والی ہوتی ہے) فرمایا (کنواری بالغہ کی اجازت یہ ہے) کہ چپ رہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ عورت بیوہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے اپنے ولی سے اور لڑکی کنواری (بالغہ) سے اذن طلب کی جائے بیچ ذات اپنی کے اور اذن اس کا چپ رہنا ہے۔ غرض یہ ہے کہ موجب شرع محمدی جبراً نکاح کرنا کبائر میں سے ہے ؂
(مجموعہ عالم گیری)

جیہا کیتوئی تگا سزا تینوں پادیں مہ لہ رب رحمان تیں جی
وارث شاہ کجھ عمل کما چنگا اوڑک جائیں گا ایس جہان تیں جی

رجسٹری — **کلام قاضی با ہیر** — شدہ

ہیرے باپ تیرا وچہ پھایا ئی جیویں انگلاں وچ انگوٹھڑے نی
جھڑے چاک لا کے مگر پئیں خبرے کنڑے یہدی جھوٹھڑے نی
پیروں چاک کھلے ہتھ دیا ناگ لیٹے پھر سنگدا ہتھ دے ٹھوٹھڑے نی
کھیڑا کر قبول تیں ہو راضی اوہدی نال ہے تیری گوٹھڑے نی
اوہدی لج تے پگ دا شرم رکھیں لائیں اگ نہ وچہ پرٹھڑے نی
شکل ویکھنے نال اگلیت آوے کھلے منہ والا کوئی اوٹھڑے نی
کڑی جو چپے دی کرے چاک کوئی سارے ملک تھیں گل اپٹھڑے نی
وارث کی مانا ایس زندگی دا اوات بدی ہے جیہ جھوٹھڑے نی

رجسٹری — **کلام ہیر با قاضی** — شدہ

ہیر آکھیا میر یا وریا ئے تیرے مگر لگوں ہتھ دھو قاضی
تیرے کھیڑیا ئے تیرے بھس پا ون الے دہڑ تیرا چھڈاں کھوہ قاضی
ہماں چاک دے کچھیاں ہر ناہیں نفس آوندی جد تو ہو قاضی
لیے ٹھنڈ مینوں چاک ویکھنے تھیں لگے اکھیاں نہ پوچہ قاضی
سوہنا گبھرو چھیل جوان کھیڑا جا اپنے گھریں جا دھو قاضی
دھکے نال نہ پڑھیں نکاح میرا اپنے ہتھ ہوندی آبرو قاضی
گڈی اپنی نوں بھلا دیہہ کھیڑا لیسیں مفت اوہدی خوشبو قاضی
نہیں کٹ دے وارثا نام رب لڑی چاکدی وچہ پڑ قاضی

کلام قاضی با چوچک

قاضی آکھدا چوچکا جب تک تو سد خویش قبیلڑا لیاونا ئیں
ڈگی لکڑ نیال ہی ڈھنگ ساڈا اساں ڈھنگ تیں ڈھنگ کٹھاونا ئیں
رانجھا نال تقدیر تخیر ہویا ایتھے نال فوجدار بہاونا ئیں
جنج ترت تیار چا وداع کرنی ڈوم ڈالا پھیر پرچاونا ئیں
سائیں ستیاں نال جس چوگھین اوہی چاک نوں پتہ نہ لاونا ئیں
رانجھا چاک نہ کرے مکر وودکوئی انہوں غصے نال ڈراونا ئیں
نے سد گواہ وکیل تائیں اساں شرع دا عقد پڑھاونا ئیں
گھڑی ڈھل نہ لاونی ڈھل ایتھے اساں ترت نکاح پڑھاونا ئیں
فجر ہوندی نوں تخت ہزارا دینا ڈولی گنت کہار چڑھاونا ئیں
جویں نال ویرانیاں ئے نظر آوے ہک ہاڑ ویہوں لگے لاونا ئیں
لدھی ہد جے سایاں ستیاں نوں مگر آگ کے مال چھڑاونا ئیں
چھوہری چھوٹ نہ کھلی پھیر ایتھے وارث کھیڑیاں نوں سمجھاونا ئیں

ل یعنی حیاتی، تندرستی کیونکہ جب تک تندرستی بدن میں قائم ہوتی روح نکل نہیں سکتی۔ اسیطرح رانجھا کو خبر ہو گئی تو ہیر کا جانا مشکل ہے
ع فرشتوں کا روح کو لے جانا اور پھر اُس کو دنیا میں نہ بھیجنا + (مجذوب عالم نگوی)

کلام ہیر با قاضی

غصہ کھائیکے ہیر جواب دتا تینوں رب رحیم کریم پٹے
چٹے نس وکیل گواہ سبھے جویں شیر نوں ویکھ کے اُٹھ نٹھے
ہنڈی گھوک کے ہتھ نہ لاونی میں لج میل گناں ہی گھٹے
وارث ہیر سوال جواب کیتے جیسے تیز کماناں دے تیر چھٹے

مقولہ شاعر

قاضی پنڈ دے وچ سدا سارے شطرنجیاں صفاں وچھائے
ایس عقد دا شور فساد پیا جیہا شور پونداے لُون چھٹے
ہور لوگ گواہ وکیل سارے لوبھ واسطے ہوئے نی سبھ کٹھے
وارث ہیر نہ مرے ترا مجسٹریٹ توں بھاویں آن بہائیے زری لٹھے

رجسٹری	## غُصہ شُدن ہیر با قاضی	شدہ

ہیر آکھیا قاضیا مرن شالا کا ہنوں مجلساں جوڑ بہاونائیں
ایہناں تیریاں کر بکاریاں نوں سانوں رہ بھی خسم کراونائیں
نفس اپنے واسطے ہور تائیں کا ہنوں حشر دا بھار اٹھاونائیں
وارث واسطے جان قربان کرساں اپر کھیڑیاں نال نہ جاونائیں

رجسٹری	## کلام قاضی با ہیر	شدہ

گل نال زبان دے کرن سوکھی اوکھا دستوں عمل کمان ہیرے
تیتر تیریاں گھلجاسن تینوں ریجاں سانگ وکھان ہیرے
جان دین لئے غازی مرن تھوڑے بلہے اکسدے جیہڑے میدان ہیرے
نشہ ترت نشئی دا لہہ جاندا چار کھوسر پکڑ جان لٹن ہیرے
توڑ تیں جا کدا نام نہیں گل لینا جھڑی گھلیں دین تو جان ہیرے
وارث سخن جانی جنہاں کیتی اوہ کدی نہ یار نوں ہان ہیرے

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھدی سن کہاں قاضیا وے کہیا ناں میرے متھا ڈاہیا ای
اپنی دھی تیں پا دیئیں چپ ڈولی ترس کھیڑیاں نا جیکر آیا ای
میں تاں کدی نہ کھیڑیاں نال جاواں اوہ کیکر سنوں شور مچایا ای
وارث شاہ توں قاضیا باز آویں ہیر آکھدی رب بنایا ای

کلام قاضی با ہیر

ایک نامے کا نام

ہیر دا اِک تویں ہتھ سنیہا بھیجنا

ہتھ بنھ کے گل وچ پا پلہ کہیں دیس نوں دعا سلام میرا
مجھو واہ وچ پور دی آبیاں نوں نہاں نال ناہیں کوئی کام میرا
تسی کرو مہربانی تے آپ آؤ نہیں ہووندا کم تمام میرا

تینوں ویریاں ڈکوس پالنے سیاں چا دسارا یا نام میرا!
ہتھ جوڑ کے رانجھے دے پیر پکڑیں اک دیتا کہیں پیغام میرا
وارث نال بے فرشاں رحم کیجے مہربان ہو کے آوے شام میرا

ہیر دا اِک تویں نوں دِل دے بھیت دسنا

ترٹی قہر قلوب سیں بھگی تیرے برہوں فراق نے کٹھیاں میں
ہیر درد فراق دے نال بولی گلاں دس دی بہت گھٹیاں میں
چور یوں راتیں گھر ویں ستیاں نوں کیوں بیٹھ بازار وچ لٹیاں میں
گھر بار اجاڑ کے بانجھ تیرے کھیڑے تخت منانڈرے سٹیاں میں

سنجی تراٹ کلیجے دے وچ پائی جیون نہیں ایہہ مرن تے تٹھیاں میں
دن رات قرار آرام ناہیں ایسے عشق دی اگ نے لٹھیاں میں
جوگی ہو کے نگر وچ پا پھیرا کہی انبروں قہر دی ترٹھیاں میں
بھلے بخت جھنگاں ہیں سدھ وارث کی کھیڑے کے قسمتاں پھٹیاں میں

اوس تویں دا جھنگ وِچ آ کے رانجھے نوں پچھنا

ڈٹھی آن کے ساہورے وڑن لگی پچھے چاک سیال دا کیہڑا نی
رو رو کل دلبیاں کرے گلاں نت سجرا دکھ نہ بیہڑا نی
جیہڑا عاشقاں وچ منظور رانجھا سر اوس دے عشق دا سہرا نی
نک والڑے تے بکے سیت ہوندا میرا اوس نوں بہت سنیہڑا نی

منگو چوچکے دا ہر چار داسی منہ تخت ہزارے دا جیہڑا نی
بھورا وچھلی سٹ فقیر ہویا کوئی اوس دا کتے ہے ڈیرا نی
عشق پٹ ترٹیاں گالیاں سو اجڑ گیاں وا دہیڑا کیہڑا نی
وارث عشق دا ماریا پھرے ہوندا ہیر دیاہ کے لگیا جھیڑا نی

کڑیاں دا رانجھے ولوں دسنا

کڑیاں آکھیا چھیل جس ڈھلنا چھیڑ مہیناں دی جاگ دے بجھ جھیڑے
وچ بیلیاں لک تا پھرے کلا جتھے باگ بجھے تے تشنہ پھرے
بی بی آپ توں گل کر ہوندیں اوس کلا دے کنوں کون گھیرے
اکھ نال پیار دا لاٹری دے ٹبے دیسی تیرے پار بیڑے

کھونڈی وچ جی سٹ فقیر ہویا جس روز تے ہیر لے گئے کھیڑے
کوئی اوس دے نال نہ گل کردا بانجھ منتراں دے گھر نوں کون چھیڑے
کڑیاں آکھیا جاہ دلادے نوں کوئی ماندری گھیرے کر وہیڑے
آکھیں وارثا جا رانجھیٹرے نوں تینوں سد ماہ ج جیونجے تیرے

کڑیاں دا رانجھے کول آونا

کڑیاں جا والا یار رانجھے نوں پھیر گھر تے درد والدیا ای
ساڈوں ایہ سنیہڑا ہیر دِتا دس جیو دا بھیت اولیا ای
جھب ہو فقیر تے آ سیتے اوتھے جھنڈڑا کاس نوں گڈیا ای
اینہاں مال دا گھجہ ساہ ناہیں عزرائیل چڑھ دھون تے وِدیا ای

آکھن سنیہڑا سجناں دا تینوں ہیر سیال نے سدیا ای
تیرے واسطے پاپیاں گھروں کڈھی ساں ساتھ ہور ایکیرا اچھیڑیا ای
تدھ بابجھ مینوں نا ہوگ میرا وچہ پیالاں دے جیو کیوں اڈیا ای
وارث شاہ ایس عشق دی نرکری نے دوہاں بجھ غلام کر چھڈیا ای

رانجھے دا ہیر نوں جواب بھیجنا

میں رانجھے نے ملاں نوں چا کہیا چٹھی لکھو جی سجناں پیاریاں نوں
مہربانگی نال جو یاد کیتا پانی پایا جے بجھکے انگیاریاں نوں
میرا حال احوال تا سبھ لکھیں ذرہ چھڈیں نہ گل گذاریاں نوں
اکے ہور بھی گل چا لکھیا جے ہیرے مارے انہیں آواریاں نوں
گل لکھ جو یار نے لکھیا ای سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں

پہلے دعا سلام تے خیر سلا او نہاں دوستاں رب دیاں پیاریاں نوں
تساں سا ہورے چل آرام کیتا اسیں ڈھیے ہاں وِل قہاریاں نوں
اگ بھڑک کے زمیں آسمان سارے لکھاں چا جے دکھڑیاں ساریاں نوں
اکے یار دے نام نوں ہیں دیئے چھڈ جی اینڈا ساریاں نوں
وارث شاہ نہ رب بن تاہنگ کوئی کرن جتنی اپنیاں یاریاں نوں

رانجھے دا خط ہیر ول

تینوں چا سی وڈا ویاہ والا بھلا ہویا جے جھب ویہی اے نی
رنگ رتی ایں ٹی اے کھیڑیاں دی آئی ٹھگ گئے دی گنڈ تپی اے نی
سنگ چھیڑ کے نال کو سنگ لئی ای توں تاں گجھڑی جیچ سبھی اے نی
قاصد جائے کے ہیر نوں خط دِتا ایہ لکھیا چاک دا بھیجی اے نی

ایتھوں نکل گیوں تجھے یار ناہیں گدوں انت پیا ہووے جا تیجی اے نی
چلیاں پانی دکھاں نال پا کرم سیتے دے پیلیاں بیجی اے نی
کھیڑے پیا ہے ہور چاہنا ایوں سیتے کھیڑے دے پلنگ تے ریجھی اے نی
وارث شاہ تینوں پیا آکھ دا اے جگی مہندیاں نال رنگی اے نی

ہیر دا افسوس نال رانجھے ول خط لکھنا

تیرے واسطے بہت امید وار سی میں توں ترٹ گیوں تیری چھنبیاں نوں
موت تے سنجوگ نہ ٹلے موڑے لے کون موڑ دے ساہاں منیاں نوں

ہتھیں ماپیاں نے ساں قتلاں نوں لگا دون کلیجیاں جھنباں نوں
جوگی ہو کے آونوں سجناں دے کون جاندا جوگیاں منیاں نوں

وڈے چوچلے جوتوں آئے کے پاچھیر اینی تے سہیلیاں نال گھنیاں نی
وارث شاہ اس رب دی مہر باہجوں بھاگ بن سبا فینڈ ے مدھ ہری

رانجھے ول ہیر دا خط

قید اجل دی کھوہ پے ہوگ قسمت کول لکا دیئے باغ دی گئی کلی
چسی اپنی پکڑ نہ ہار رہنت ہیر جان تو عشق دے وچ ڈھلی
آن رنگ پلو پے وچ لاتنبو کر کوچ سیالاں تھیں پٹ کلی
ہو مست ملنگ دیوانڑا توں ہلی گوڈی پہن ہو شیخ چلی
بنالئی بنگالیوں چاک کلی پھیر پیار غیب دی ان ملی
تیرے درد فراق دی چھاہ سینے دکھاں تیں ککڑی چونگ چلی
کوئی جائے کہے بونڈ تقیر کامل ہوری کم بے دوش دی جیسی بھلی
وارث شاہ ایہ عشق دریا گہرا بیڑا سیوں بابجھ ملاح ٹھلی

ہیر ولوں رانجھے نوں خط

دتی ہیر لکھائے کے رانجھے چٹھی رانجھے یار دے ہتھ لجاوے نی
ہتھ بنھ کے مہربان سجناں نوں رو رو سلام دعاوے نی
کھیڑا اسے نہ لاوندا منجڑی نوں ہتھ لائی تے گوڑ چلاوے نی
پچھیں آپ چنانہ تو آن رانجھا سامی گھٹ کے گودباوے نی
میرا یار ہیں تو ں میتھے منہ میاں رانجھے دے اینی یاد دے نی
کہے بیٹھ تو بکلا اسد طلاں ساری کھول کے بات سناوے نی
مرچلیاں جان بے ننگ گئی اک وار جے دیدار آوے نی
لگھ ہوریاں غماں نال رانجھا ایہہ جھنگ چوارڑی لاوے نی
توں تاں آن حقیقت کھچی سی دل اپنے دی بجھاوے نی
وارث شاہ میاں اس کملے نوں ڈھنگ نے ہتھ نخیری ہا دے نی

رانجھے ول ہیر دا خط

لگے چوہڈیاں نال ہنڈ ایادی زلف کنڈلاں دار پیکھ یاں
ل وٹنا لوہڑ وندا سٹروا مین جھنیاں دسے سجن بھیکو یاں
جن بھیاں نوں کلیر ٹے نفی ونگی ہے عشق دی سیکھیاں
ہچلی کرو معاف تقصیر میری ہویاں جھاوش سیکھیاں
گھت کنڈلاں نگ سیاہ مین ویکھے اوہ بلا جس لیکھ دتیاں
حسن دی پیکر ویکھ لفاں غرق نی بنناں بھیکی نوں رنگ دتیاں
دن رات ہیں پی کرلاونی ہاں ہیر وچ کلیجڑے چبکیاں
وارث شاہ فقیر رضا نئی تقرر دے لیکھ وچ لیکھیاں

ہیر دا تر لیاں بھر یا خط

ویر قاصدا ربّ دا سلا ای آکھیں جا رانجھے نوں غم میرے
پہی نرم دی ہاں کو تھلے نال آ رہے نے ٹکڑے ٹیم میرے

تیرے عشق فراق تڑفئیاں میں پیا لاگے گھم گھم میرے
راہ ویہندیاں اکھیاں پک گئیاں کدی دیہ دیدار خصم میرے
جھب بہوڑ رانجھیا وقت ہے بوڑنے دا گئیں چھڈ تے ڈنی دے تھم میرے
تیرے باجھ میں اگ تے بین جوڑا اشاں بدحال دے نے نوں جم میرے
جھب آ میاں جے تے اوڑا ایں مڑ آوناں ایں کیہڑے کم میرے

اکھیں وندیاں نیر نکھٹ گیا آنسو پئن جھولی چھم چھم میرے
سیال لال وچہ میں تت بھڑ تڑی دی ہے کیتی تخریب ادم میرے
جھب بلیں بنجاں پیراں تپتا وے بکھڑ دکھڑے درد الم میرے
جیناں جیناں دی مثل پا وپریں کجھ عذر ناہیں ایس جم میرے
وارث شاہ رانجھیٹے نوں ہالاں کیکوں تن زور ناہیں چلے دم میرے

رانجھے نوں ہیر دا خط پہنچنا

قاصداں رانجھیٹے نوں خط دتا ڈھی سونی ہو نکت تے چل میاں
اک گھڑی آرام نہ آوندا اسے کہیا تھوکیا ای پریم دا بان میاں
نال سوز دردی آئیدے نوں ڈکے موڑ اوڑن ہے کون میاں
مونہوں نہ مڑدا نام جے لے بندی اٹھ تے چھپ نہیں گمسان میاں
جوگی ہوئے کے نگر وچہ پھیر اچل نال تیں ہیر دی مان میاں

کوئی پا بھلا وڑا تھگیوای سر گھتیاں چا مسان میاں
نال کھیڑیاں دے وہ دا پیا ناہیں کوک راتیں تھکے سجن میاں
جس نوں تت بجھی اوتے لتھ مرد ہی اوسے وقت پوند اشور ان میاں
تیرے واسطے رات نیں گنے تارے کشتی نوح دی وچ طوفان میاں
وارث شاہ سبھے کم سوارجاں دے جدوں رب ہووے مہربان میاں

رانجھے دا خط پڑھاونا!

چیٹھی ہیر نے لکھی تے ڈھیٹری نے وچہ لکھے سو درد فراق سارے
ملاں لکھ دیوں درد فراق ہیرا جھٹرا انہوں سُنے توڑ تارے
قاصد دے کے خط فارغ ہویا کیتا پھیر خدا دا شکر پیارے

رانجھا ترت پڑھا کے خوشی ہویا بھاویں دیکھنے ٹھنڈڑی آہ مارے
گل لگیہ چوڑاں دے دکھڑے اکھیں بلیاں نیں جوں پیا پارے
وارث کم ہوئی جھڑے رب سی دیہاں قفل زباں نیں ہوگ والے

رانجھے دا ہیر ول خط

لکھیا ایہ جواب رانجھیٹڑے نے جدوں جیو وچہ ایس دستور ہے
پہلے دعا سلام پیاریاں نوں مجھو واہ فراق دے پڑ گئے
ساڈی گل نہ پچھدا کوئی کوئی یار جدوں کنے موڑ گئے
آپس کے ساموہ یے جے ساڈے روپ دے رسا نچوڑ گئے

اسے روندے اسیں فقیر ہوئے جس رو وے حسن دستور ہے
اساں جان تے مال درویش کیتا تسی لگڑی پریت نوں توڑ گئے
ساڈا واس آیا وچ اوڑواں دے ڈار لاڈاریاں موڑ گئے
ساڈی ذات صفت برباد کر کے رل کھیڑیاں دے نال جوڑ گئے

آپ ہو محبوب جا ستر بیٹھے ساڈے نیناں دے نیر نکھوڑ گئے
وارث شاہ میاں ہیاں ہیراں دے ہتھوں دل ویکھو زور زور گئے

رانجھے دے خط دا مضمون

ساڈی خیر ہے چاہوندے خیر تیری پھیر لکھو حقیقتاں ساریاں جی
موجو چوہدری دا پت چاک ہو کے چوچک سیال دیاں مہیاں چاریاں جی
سپ سیالیاں ڈنگ کرن مار منتر تارے دیندیاں جیچ بیٹھ کھاریاں جی
آپ نال سہاگ دے جا رہن پچھے لا جاون پچکاریاں جی
خطاں وچہ مرقوم فریب لکھے کرکے ول ہن چاکنیاں والیاں جی
دھیاں سیالیاں چھیڑ کے گھر بیٹھیں آپ سونہدیاں وچہ چوباریاں جی۔
جس وقت کوئی آکے نظر کردا خوب کردیاں ہار سنگاریاں جی

پاک رب تے پیر دی مدد باجھوں کون کٹے مصیبتاں بھاریاں جی
دغے دے کے آپ چڑھ جان ڈولی جھجھریاں ایہ کواریاں جی
پکے جٹاں نوں مار فقیر کر کے لین سہورے جا ہولاریاں جی
سرداراں دے پت نوں چاک کر کے آپ کھلیاں جان سرداریاں جی
دلاں سکھ کلیجڑے ٹھنڈ ناہیں اتوں کرن فریب تقصیر زاریاں جی
دکھ سکھ دا قدر نہ جان مورکھ نوں کھوٹیاں نے نال یاریاں جی
وارث شاہ کنواریاں سان کڑیاں جو جھوٹھ تعیں ایہ نڈھاریاں جی

رانجھے دا فقیر ہون دی صلاح کرنا

رانجھے فکر کرکے تجویز کیتی کویں ہیر دا درشن پا لئے
دو تسمہ عشق دا نویں سر پھیر گھیریا دل اپنے نوں سمجھا لئے
کرماں نال جے لبھدی ڈھیر دولت طالع ہون چنگے گنج پا لئے
ننگ ہور وٹالے کے جادڑی آ نال ہیر دے انگ لگا لئے
اک ہو نار سیاں فقیر بیٹھوں ذرا ایتنا بھی وس لا لئے
کے جوگی توں سکھی اے جھر کوئی چیلے ہو کے کن پڑا لئے
گنے بیٹھ تو یکا اسد گوشے حرف عشق دا ورد بنا لئے
لگے لوکاں دے جھگے بال سیکے اپنے نوں چنگ لا لئے
کنگھی وانگ ہے چیر کے آپ نائیں ہن زلف محبوب دی واہ لئے

سینہ اگ فراق طوفان نایا ایس کے یاں نوں جوش بجھا لئے
گھڑا کچا کٹھن دریا ہے عشق والا پار لنگھنے تمہا بنا لئے
رانجھے اکھیا لٹ دی ہیر دولت جرم گالی اتے تاں بھید پا لئے
اوہ رب دے نور دا خوان یغما تے ہوئے کے جرم وٹا لئے
مکھن پالیا چیکنا نرم جثہ وزا سوادا دے وچہ رلا لئے
اوتھے خودی گمان منظور ناہیں سر تے چک لے نے سرپا لئے
میرے ہون نصیب جے دھروں چنگے یار جے کے انگ لگا لئے
جدوں گھر بار وسار دتی اے تاں پھر جھگڑے دی جا والئے
اگے جھنگ سیالاں دے ہیر کتیے ذرا پیریاں توں جھوک لا لئے

کے جوگی دے نال ہو ہمزبانی لے ہن ہیا وٹے دا آسرا پا لئے
وارث شاہ محبوب نوں تد ملیاں لے جد ول اپنا آپ گوا لئے

فقیری لئی رانجھے دا خیال

دھیدو ہو ذلیل دی غور کیتی سال پہنچنا سنے لئے جو ویارو — سر تے بھار فراق دے ندی تار ڈوبیں لنگھی آپ لڑے پور یارو
خانے فقر دے عشق دی چال چپی جا کھلوا اُس دکان ضرور یارو — ٹھنڈ ٹکڑیاں دی رکا لینی یا جوں معاملہ با بجھ فتور یارو
دو وقت ویلے وانگ عہدیاں دے حاضر بولنا ہو حضور یارو — نال فکر دے جلوہ نہ تاہنی نہیں جھلکنا بھاہ طرتند و یارو
وے کے بانہہ سرہانے تے سوں رہنا پھیر اُٹھ کے بیٹھنا گھو یارو — وارث شاہ دا بولنا بھیت اندر دانشمند نوں غور ضرور یارو

رانجھے دا فقیر ہون لئی ٹُرنا

جگی عشق دی اگنی ل وا لگی سماں آیا ای شوق جگاونے دا — بالناتھ دے ٹلے دا راہ پھڑیا مناجا گیا گن پڑاونے دا
یار ملے تاں شکر بجا لیا ئیے کیہا دا عدہ عمر گواونے دا — یارو آکھدے رین جو ناتھ جوگی وَل جاندا پار لنگھاونے دا
اک روز وچہ پندھ کر گیا سارا ایسا چا سی بھیس وٹاونے دا — ناامید ہویا دنیا داریاں توں فکر لاہیا سو پھیر پرت آونے دا
نالے آکھدا جے کرامات ہووے ٹلے آکھ دا کم بناونے دا — ٹٹے نال ماپیاں دے نال پالے فکر پیا سو ور گلناونے دا
نبڑے سونے دے راہ کپے چلی چڑھ کن پاڑ کے مندراں پاونے دا — جرم کرم تیاگ کے ٹھاپ بیٹھا کے جوگی دے ہٹ ڈگونے دا
کیسے ایسے گرو دی ٹہل کری آخر سکھی ارن کھسکاونے دا — وارث شاہ میاں اساں عاشقاں نوں ذرا فکر نہ جند گواونے دا

رانجھے دا ہوکا دئی پھرنا

ہوکا پھیرے دیندا پنڈاں وچ سارے آ دُکھے فقیر جے ہونا جے — منگ کھاونا کم نہ کاج کرنا نہ کجھ چار نہ کجھ چوونا جے
ذرا کن پڑا کے سواہ ملنی گورو سارے جگت دا ہوونا جے — نہ دھڑی نہ کسب رُزگار کرنا تادھو شاہ پھر مفت ڈوہونا جے
نہ دینی و دنیائی پھیر جھیڑے دی کسے موئے نوں مول نہ رونا جے — منگ کھاونا اتے مسیت سونا نہ کجھ دینا نہ کجھ ڈھونا جے
نالے سنگنا تے نالے گھورنا جے دیندار نہ کسے دا ہونا جے — ست لنگ دے جنگلاں وچ پھرنا اتے غم نوں کھو ڈبونا جے
باراں برساں ایہاں کجھ نفع نہیں اک ناہ کے رج کھلونا جے — سدا خوشی دے نال رہنا انجوں ٹوہل [illegible] ونا جے
ویکھ چہرا ویاں ندیاں چا داسن ان لات جوگ نُوں جم ونا جے — دھرے رنگ تے ننگ ننگ سونا دُکھاں نال [illegible] ونا جے
دلوں کُل جہان دی پاک کرنی [illegible] بھید دا ہونا جے — گر کس کے حاضری نہیں دینی [illegible] ہونا جے

مر کے توں ٹہل کرالینی ولی پیر فقیر سدوونا جے — خوشی اپنی اٹھناں میاں وارث اتے اپنی نیند سوونا جے

رانجھے دا بالناتھ نوں ملنا

بالناتھ دے دوارے جا رانجھا کل تھاں مکان ول نظر کردا — تھان جوگیاں دے بہت سُندر رنگ رنگ دا کیتا سی چاپردا
رانجھا ویکھ کے بہت نہال ہویا بھوش وانزہد تے جہد کردا — بھوذکر تے شغل تے فکر اندر بناں رب دے نام نہ ہور کردا
رودری گرڑ دے ری رکھ کے ٹیک تھا سدھ جوگیاں دے جاچرن پھڑدا — کتے سبز سفید تے سوہی سن ملمع پھیر چاندی تے پور زردا
کئی پوچھیاں پڑھن گیان گیتا کوئی بھاگوت ہمارتے وید پڑھدا — وارث شاہ بھی فقر دے نام اتوں جیو جان صدقڑے سچا کردا

رانجھے دی عرض بالناتھ اگے

ٹلے جائے کے جوگی تے ہتھ جوڑے مینوں اپنا کر فقیر سائیں — صدق دھار کے نال یقین آیا ایں چیلڑے تے تسی پیر سائیں
بناں مرشداں راہ نہ ہتھ آوے دودھ باجھ نہ رجھدی کھیر سائیں — تینوں جوڑ کے ہتھ سلام کردا کہندا بہت ظہیر اسیر سائیں
میراماں تے باپ بھین بھائی چاچا تایا تے ساک ویر سائیں — ڈھونڈاں ڈھونڈ کے نت لاچار ہویا کوئی پیش گئی تدبیر سائیں
پیرناں کے لاونے ترت بیڑے ڈبے ڈونگڑے نیر سائیں — ہن چھڈ تینوں وین جاں کتھے نظر آوناایں ظاہرا پیر سائیں
تیرے درس دیدار دے ویکھنے نوں آیا دیس پردیس میں چیر سائیں — بادشاہ سچا رب عالماں دا فقر اوس دے ہین وزیر سائیں
یا حق دی صبر تعلیم نہچا تساں جگت دے نال کی سیر سائیں — فقر کل جہان دا آسرا اے تابع فقر دے پیر امیر سائیں
دنیا وچ ہاں بہت اداس ہویا پیریں میرے لاؤ زنجیر سائیں — حکم فقر دا کول نہیں جائے نا ہیں چلے مُرن تقدیر دے تیر سائیں
حکم نال ربی مردہ کرو زندہ میری لباں تے جان اخیر سائیں — تساں جگت نوں بیٹھ آسن وارث شاہ دی بخش تقصیر سائیں

بالناتھ دا رانجھے ول ویکھنا!

ناتھ ویکھ کے بہت ملوک چنچل اہل طبع تے سوہنا چھیل مُنڈا — کوئی حُسن دی کان ہونہار سندر اتے لاڈلا ماں تے باپ سندا
کِسے دُکھ توں اُٹھ کے رُس آیا اگے کسے دے نال پے گیا دھندا — ناتھ آکھیا دس کھاں سچ مینوں توں تاں کھٹرے دا فقیر ہندا
تیرا اطور نہ جوگ دا کجھ دسے مال مُفت دسیں توں ناں نہیں گندا — جوگی ہووے اصیل جو گُوں ہووے جوگی نہیں ہندا جھاڑ چور لُنڈا
چشماں تیریاں خون گندار ناہیں طبع حاکماں نہیں غلام بندا — وارث شاتساں جیہا چھیل بانکا وچ مجلساں سوہندا چھیل منڈا

رانجھے دیاں گلاں بالناتھ نال

بالناتھ نوں جوڑ کے ہتھ کہندا شرط جوگ دی کھول کے پوونا ایں
چھاں لال دی عمر ہنڈیاں دی عزرائیل نے پاڑنا سیونا ایں
بھاویں تخت بہے بھاویں زمیں بہے آخر خاک دے وچ پوونا ایں
ایہہ جگ مقام فناہ دا اے سبھا ریت دی کندھ ایہہ چھونا ایں
اج کل جہان دا سیج میلہ کسے نت نہ حکم تے تھیونا ایں
وارث شاہ میاں انت خاک ہونا لکھ آب حیات جے پیونا ایں

بالناتھ دیاں گلاں

ہتھ کنگناں پونچیاں چھب بہیاں گلیں جھگے سو نیتے ہنڈدڑے نے
سر کو چکے باریاں در چپلے کج کھسڑے زمین پچنڈرے نے
کھلے وچ بازار دے لٹک دے نے پھلاں پا گلے جو گندڑے نے
مجھو پٹیاں لنگیاں کھیس انے سر چھنے پھلیل دے جھنڈڑے نے
کھا پہن پہرن سڑلا پیاں نوں تساں جیسے فقیر کو بیڈڑے نے
وارث شاہ تساں جیسے چھیل بانکے وچ مجلساں کوہندے ٹھنڈڑے نے

بالناتھ دیاں گلاں

خواب رات دی جگ دیاں سبھ گلاں دھن مال نوں مول نہ جھوری اے جی
کھلے فتح دا باب گیان اندر نال اتے دھیان صبوری اے جی
بھوگ آتما وس رس کس تیاگے اوئیں گورو نوں کا ڈنڈوتی اے جی
پنج بھوت بیکار تے دور رہی نال صبر سنتوکھ دے پوری اے جی
ایہہ دکھ تے سکھ سمان جالے جیسے شال مشروع دی اچھوری اے جی
وارث شاہ سیاں تاں ہیں جوگ پائی اسے وچ اپنے آپ نوں دوری اے جی

بالناتھ دیاں گلاں

جھوک جھوگ گنا دودھ تے دہی چاول پنڈ پال کے رت دے ڈھوونا ایں
داہن کجھلی ریتیاں نت کھو سوگیں ہیں نالے کے چپنا ایں
بھجا ہوئے آوند الفر ساو نوں جوگی ہوئے کے تے ہنٹے روونا ایں
گھر آکھیں نہ شے فقر دا اوٹ جہاں نوں آکھ کے کاہ گوونا ایں
سچ آکھ جتا کہی نہیں تینوں سواد چھڈ کے کھیہ کیوں ہوونا ایں
وارث شاہ تینوں نت کے میاں ایس فقر وچ آپ نوں کھونا ایں

رانجھے دا جواب

۱ فقیری بڑی مشکل چیز ہے۔

مقولہ شاعر

یارو جٹ دا قول منظور نا ہیں گو ز شتر دا قول سنایاں دا
جدوں ہین لے وڑی تے عقل آوے جویں کنز ماہے دے قصایاں دا
اکبر شاہ نوں ورد آگو جٹ آکھے جنہاں کھاسی بیربل خاصیاں دا
کچر پہنے دیاں گھنگلاں جٹ جانے پیشوا فساد بریاں دا
جٹ غرض دے واسطے بنے ہنر بھائی بنے پیر ایساں نایاں دا
جتی جٹ سانگ تے ہوں راضی پے مغل تں دیس کی لایاں دا
جتھے ہیر ہووے دینڈوں ہن ملک ویچ چھتریں اُدھ زریاں دا
مونہوں آکھ کرماں کھو لیندے منہ کرن کالا پھیر نایاں دا

پتاں ہوون اکی جس جٹ تائیں سوئی اصل بھرے بھاییاں دا
رسّی آل الٹکے چیر تال ہیٹھ دیندے مزہ آوندا اندوں مغاں یاں دا
جٹ کرے لے پر اہنے پچھڑے کوئی مار سیٹے پت قصایاں دا
گلا کاٹ تے جھاگرو جٹ وٹے کھونٹے مال نچاندیاں اسیاں دا
جٹ جیڈ نہ کوئی گوار اڈھا جویں یار نہ کوئی سپاہیاں دا
وہیاں بنیاں کرن مسافراں نوں ویچن ہووے حال آج ایہاں دا
جٹ جچے دا کھو بنا لیندے چلے دس نہ مالکاں جایاں دا
وارث شاہ ایہ تن ہی جھوٹھ جانو قول جٹ سنار قصایاں دا

کلام رانجھا با ہیر!

رانجھے آکھیا سیال گل گئے سارے اتے ہیر بھی چھڈ ایمان چلی
دہیاں دلیپے قول زبان ہارن محراب مسیتے اتے دھون ڈھلی
ریجوں کھوٹے نے باہر صاف دسن گلاں کرن تتے جا نہ کس ملی

سر پیٹا نوں کر گیا ہیر چاک جیوں سیتہ وچ آکھے گل ہلی
یار وسیا لانڈیاں ہڑیاں وی پکھد ہوچی منگ سنگو اڈ نے سر کھلی
وارث شاہ میاں جھی سوہنی نوں گل وچ جا پانے من ٹلی

افسوس کردن رانجھا

پنچاں پینڈ دیاں چھٹوں ترک کیتی قاضی شوتاں مار کے چور کیتے
گل کرے ایماندی کڈھ چھڈن ویچ پنڈ دے ٹھگ تے چور کیتے
عالم اہل ایمان دے چھپ سارے جاہل مسلیا نو چلا ہور کیتے
تدوں فوج ایماندی نس چلی جدوں حرص تے طمع نے زور کیتے
زور آوری ویاہ لے گئے کھیڑے ساں رو تیر ٹے تور کیتے

پہلے ہوو رساں نال قرار کرکے طمع ویکھ دا ماپا ہور کیتے
اشراف دی گل منظور نا ہیں چوہڑ چوہدری تے لنڈ لور کیتے
ودوں دن کجھ ہور دا ہور ہویا گئے وقت زمانیاں چور کیتے
کاں باغ دے وچ کلول کردے کوڑا ہیسے لئے دکھاوے تے مور کیتے
وارث شاہ جو اہل ایمان آہے تنہاں جا ڈیرے وچ گور کیتے

سلے اس وعید میں مصنف نے قیامت کے پہلے کی نشانیوں کو فرمایا ہے جو میں صلا پر قدرے لکھونگا وہاں دیکھیں ۱۲ (محبوب عالم کوی)

کلام ہیر بارانجھا

پچھوں ہیر نے اک جواب کیتا دغے باز جہان ہے ہو رہیا
دغے دار چاچوراں نوں کرن بچے حد لیسے انت نوں مُح رہیا
سچے سخن توں خلق چا ترک کیتی کوڑ سچ دے نال سمو رہیا
اڈرک ویکھ کے دم چاوہ پچھانے رانجھا میل سیلجے نئیں ہو رہیا

کہن ہور تے ہور کماونے نے کئی لوک اس کم وچ موہ رہیا
سیالاں سچ دکھیت نہ آپ تتا رانجھا خلق دی جو گنوج رہیا
وچ مجلساں کوڑ دی فوج دہانی پھیر سچ دا اک نہ ہو رہیا
وارث شاہ کی فائدہ جیونے دا جو کجھ ہونا سی سو ہی ہو رہیا

کلام رانجھا باہیر!

یار ٹھگ سیال تحقیق جانوں سیاں ٹھگیاں آپ سکھا دینے
قول ہار زبان دا ساک کھوہن پیو چاد دکہر لادینے
جٹ چوڑ تے یار تے راہ مارن ڈنڈیں موہ تے سنہ لادینے

بُت ویکھ سرداراں دے موہ لیندے وتھوں مہیں دی چاک دینے
داہڑی شیخ دی چھڑ تصایاں دا بیٹھ پیے وچ بیچ سدا دینے
وارث شاہ ایہ جٹ فی سبھ کھوٹے وڈے ٹھگ ایہ جٹ جھنا دینے

مقولہ شاعر

ڈوگر جٹ ایمان توں دور رہندے جہاں دے چکے نے پاڑ لادندی
جیبے آپ ہوون تیہاں گرتاں نسیتے بنئیاں چوریاں وندی
موہوں آکھ کڑیاں کھو لیندے دیکھو مورت تے سبھلا وندی
وچ جگ دے اوہ خوار ہوندے جہیڑے دہیا نال رزق لے کھا وندی

ترک قول حدیث دی نت کرتے چوری یاری نیچ کما دینی
جہیڑا جوانے راہزن ہووے دھدی بڑی تعریف سنا وندی
جہڑا پنجے نماز حلال کھاوے اوہنوں مہنا متقی لا وندی
وارث شاہ میاں دود خصم نیس نال بیٹیاں نے ویر کما وندی

لہ لہ لہ ان تین نمبروں میں قیامت کے نزدیک نے زمانے کی نشانیاں ہیں بخاری اور مسلم نے بروایت انس نبی صلعم سے یوں روایت کیا ہے کہ علامات قیامت یہ ہیں علم اٹھ جاویگا جہالت بڑھ جاویگی زنا شراب بکثرت ہوگی عورتیں بہت مرد کم ہونگے چھوٹے لوگ بہت زیادہ ہونگے بڑے کام نا اہلوں کو دیئے جاینگے حبیبی ہو جاینگی زکوٰۃ کو چٹی یا جرمانہ سمجھینگے علم دنیا کیلئے پڑھا جاویگا مرد اپنے خاوند اپنی عورت کا تابعدار و مطیع اور ماں باپ کا نافرمان ہوگا یار کو نزدیک باپ کو دور کیا جاویگا مسجد میں دنیا دی معاملہ سے شور کرینگے بدمعاش فاسق قوم کے سردار ہو جاوینگے رذیل لوگ حاکم ہونگے بدی کے خوف سے لوگوں کی تعظیم کرینگے باجے علانیہ ہو جاوینگے اگلے پچھلے لوگ پہلوں پر لعنت کرینگے یہ علامات قیامت بطور نمونہ لکھی گئی ہیں غرض سب نشانات ایک دوسرے کے بعد اس طرح پے در پے آوینگے جسطرح تسبیح کا تاگا ٹوٹ کر دانے گرتے ہیں پہلی نشانی قیامت کی حضرت مسیح کا نزول ہے دوسری نشانی شق القمر اسکے بعد ہذا القیاس ۱۲ (تجدید عالم نگری)

آمدن دختران برائے کشادن ستیارہ ہیر!

جھٹ گانڑے وَدّ وِیاہ دے مُک گئے لسّی مندری کھیڈنے آیاں نی
ہویا سدّ آواز جٹیّاں نوں کُڑیاں ہم ہما کے آیاں نی
بکساں جاڑ نال رنگ کھچ رہیاں اک گھت جھلوا دیاں آیاں نی
چھٹی آکھ خوشبو بہار دی سی رنگو رنگ پوشاک سہایاں نی
بلن وانگ مثال دے کندہ لے جوں جگ مغلیاں بال لگایاں نی
کی کراں تعریف جٹیّاں دی جیوں حوراں دیاں نہیاں ہیاں نی
صوبیدار جو وانگ لاہور دے جی رسید لیہ چار یاراں پایاں نی
وچ ہیر نوں گھیر کے بیٹھیاں نی کُڑیاں چل پرا ٹکے آیاں نی
ہتھوں وِٹیاں شوخ وہیک دے وِن ہیر کڑے مول اجلیاں نی
دہٹی گھبر کھ لیے گانڑے نوں نانگ لگر ٹاں کرن اُٹھ آئیاں نی
پکڑ ہیر دے ہتھ پرا ٹکے بانہیں مریاں دُی نانگ پلمایاں نی
کُڑیاں کھنڈیاں کھول نوں گانڑے نوں دل دی ویہ دے کھنایاں نی
ہیں ہیر نوں قسم ہے پیر دی جی کنہاں جادوان گھت پکیاں نی
گانا کھولیا انہاں جٹیّاں نے جھڑیاں گھنڈیاں پاہیاں نی
ہری سون سپت جٹیّاں دی لسّی ڈول پرا ٹکے آیاں نی
سبھے اُٹھ گیاں دوانا دے مُنگ کے پھیو مول ہٹایاں نی
کجھ شوق نا ہی دھوں نال رسید ہیوچ کلیاں کھایاں نی
چلیاں اُٹھ سوانیاں اک گھر میں کراں گن سپت جھڑیاں نی
ہیں وچ کھاچ گانڑے دی پھرن خوشی دے نال سوایاں نی
سرخی برگ گلاب دے بل جیہہ بھریں عطر پھلیل ملہایاں نی
نواں وقت دے یاد دا بھجرا دی خوشبویاں نی ور کھنڈیاں نی
گیاں مہک ہے لیاں سج ریاں نی شعلہ یار دا باغ بوآیاں نی
مارن حسن دی آب دے چند مُکھ کے کھنباں تیاں ہسپر ٹاریاں نی
نہیں خوشی جہان دی ہور کوئی دہٹیاں گھبر اٹاں گھٹیاں نی
سیدا لال ہیڑے لٹکے آن بیٹھا کُڑیاں ہیڑی نال بہایاں نی
لسّی وچ چاپاندیاں مندری لُس تھما ردیاں نال دایاں نی
سکوں سیٹے نوں ویکھ رنجور ہوئی بڑاں ہیاں ہس قسمایاں نی
کھڑیاں وانگ دے دل جنیں سبھے پھریاں ہیر دے منہ زردایاں نی
مندری نہ جنیبی دسے آگے دے دل ہیر دے ناہ صفایاں نی
گانڑے اِس بھی مول نہ کھنڈ نہ جے باہاں جھولیاں گاڑ گرایاں نی
بھٹی ایس سچ مول نہ تکھناں میں نیراں ہیر دا بہار جے آیاں نی
سنیاں سخن جٹیّاں ہیر توں جی ویوقت ہی اُٹھ سدّیاں نی
سانوں آس مل میہد برسات دی سی گھٹاں گدیاں دے بیاں نی
لگے غم اندوہ فراق بنے کُڑیاں دے چھپی گھر آیاں نی
یتھی پوری جو ور دی ہور ہوئی شکر کرے جو رب خدایاں نی
وارث شاہ میاں نیناں ہیر دیاں نے وانگ میہہ لاں جھڑیاں لایاں نی

کلام قاضی باچھک

سلہ یہ جو کچھ بھی شادیوں پر کیا جاتا ہے سب فضول اور لغویات اہل ہنود کی رسمیں ہیں اسلام کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ان سے پرہیز کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے [illegible]

قاضی آکھیا چوچکا بھلا کیوں سُتھے اج ٹھگاں دے گلوں ہیرے
وچہ سیالاں دے جیب جتنگ گئی لے خوشی ہو پھیر دے سبھ گھیرے
وچہ تخت ہزارے دے ہون گلاں تے رانجھیدیاں بہاں کرن جھیڑے
تیرے دکھ نے رانجھیا مار سُٹیا نت جھکیڑے لگ رہے گھاتیرے
وڑاں تے آرام نہ رانجھنے نوں جیندوں دے فراق نے پائے گھیرے

گھر گھیر بادے جدوں ہیر آئی چاک گئے ٹھگا ڈرے لتے جھیڑے
فوجدار تغیر آن ہیر بیٹھا کولی رانجھے دے پاس نہ پائے پھیرے
چٹھی لکھ کے ہیر دی عذر خواہی جو بیں توں نوں چھپے ہو ویڑے
جے توں رانجھیا اسانوں آن ملیں کے بیگا ساڈا پار بیڑے
وارث شاہ میاں ویکھ بھابیاں نے چھٹے ہٹ رانجھے دے پھیر گیڑے

نامہ نوشتن ینگہ صاحبہ بطرف رانجھا

ہن ای لکھی رضا رانجھیتا وے ساڈے اٹھے گھاٹے نوں جھیڑے
جھڑے پُھل دراثت توں ہیں ریا کھاؤ پُھلاں نوں ٹوٹ کیہے گھیرے
کوئی نہیں وساہ کواریاں دا اوہیں لوک نکھٹے کرن جھیڑے
دے نے رات خوار سیں بہ جھلاں پُھل کواریاں ہو گئے نال تیرے
دیگ دے یوساں علی دی چیج سکھاں غازی پیر دے جا حاضر جا ٹھیرے

مڑ آنہ وگڑیا کجھ ہیر السکندر اگھریں توں پا پھیرے
جو واسطے پھریں توں چہ جھلاں ہا گیا جتنے گھیرے دے شینہ شیر اڑے
توں نے مخشاں سئیں زرات کر دا دیکھ قدرتاں میاں کن جھیڑے
گلس زری ای اچا ہڑے جا ادوتے جو بیلے آن کے دین تے پھیرے
وارث شاہ ایہ نذر سی ساں منی خواجہ خضر چڑا کدے بیڑے

جواب رانجھا بطرف ینگہ

بھابی خزاں دی رُت جاں آن پہنچی بھوآ مرغ نے چمن چھڈ دینی
اساں جدوں کدوں نہا پار جانا جے محرم ساڈا کرا دینی
بھابی عاشقاں دے دل وچ ہوند انساں کو ٹہے ویچ خیال دینی

سیوں بلبلاں مرغ شاں بجھا نوں پھیر پھُل گلشن نال دی اُڈ دینی
بھابی عشق توں نس کے اوہ جاندے پتر ہو گئے لنگاں دینی
ابراہیمؒ ادھم تے حسنؒ بصری پھیر گئے نہ مالک مال دینی

سلہ مختصر حالات ابراہیم ادھمؒ آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے آپ صحیح النسب فاروقی بلخ کے بادشاہ تھے اللہ کی قدرت ایسی ہوئی کہ آپ ایک شہزادی پر عاشق ہو گئے یہ ہوا عشق کا حال ہو گیا مال دولت شاہی سب چلی گئی بڑی بڑی آزمائشیں پیش آئیں۔ لیکن سب کو ثابت قدمی سے پورا کیا آخر الامر وہ شہزادی آپ کو مل گئی اور اس سے نکاح ہوا ایک لڑکا ہوا جس کا نام ابراہیم صاحب تھا جب بڑا ہوا ہاتف نے آواز دی کہ دنیا کی لذتوں سے علیحدہ کر دیا آپ نے فقر و فاقہ کا جامہ پہن لیا پھر آپ فضیل بن عیاض، اویس قرنی، محمد باقر، ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے علوم ظاہر و باطنی و اسرار خفی و جلی کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد آپ غار اور پہاڑوں میں رہنے لگے نیشاپور گئے مکہ شریف گئے۔ آخر ایام میں لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کا مزار بغداد میں ہے امام احمد حنبل کے پہلو میں ہے بعض کہتے ہیں کہ شام میں حضرت حوا کی قبر کے پاس ہے واللہ اعلم بالصواب۔

(باقی بر ص۱۴۱)

نت وحدتے دے دریا اندر پینیدے مست شراب وصال دی نی — سجناں عاشقاں نوں کجھ خوف ناہیں آتش وچ سر پیر کیوں بالدے نی
ایس عشق دے پچھے لڑن مرن سو صفاں دوڑ دے کھونیاں گالدے نی — ہاڑے بولیاں دے گھر نہیں ٹرے وارث شاہ ہوری پھرن بھالدے نی

مقولہ شاعر

موجو چوہدری دا پت چاک لایا ایہہ پیکھنے ذوالجلال دے نی — جنہاں سیالیاں تے لئے جا جھوٹے ستو چوہدری سیال دے نی
لوکاں کول پیغام جا گھلدی نی ایہہ گل کریں مگروں ٹالدے نی — وارث شاہ جو جگ گئے سو نہیں مڑدے لوکا سانوں آکھ ہاں بھالدے نی

مقولہ شاعر

گئی عمر تے وقت پھر نہیں مڑدے گئے کرم نے بھاگ نہ آوندے نی — گئی لہر سمندروں تیر چھٹا گئے مڑ نہ سمے تے آوندے نی
گئی گل زبان تھیں نہیں مڑدی گئی روح قلبوت نہ آوندے نی — گئی جان جہان تھیں چھڈ جثہ کئی ہو رہیا تے فریاد وندے نی
مڑ ملنے پھیر جے آونیے نہ رانجھے یار ہوری مڑ آوندے نی — اگے واہیوں چار اہیو نے ہن عشق تھیں آن ترا موندے نی
رانجھے یار ہوراں ایہہ بھی ٹھاں چھٹے کتو جا لکے کن پڑاوندے نی — الکے اپنی جند گوا دینی لکے ہیر جیہی ہتھ لیاوندے نی
بھائی وس نامیں ہن کجھ میرے لوک تساں نوں نہیں سمجھاوندے نی — ایہہ جٹ دی ذات ہے بہت کچر کوئی جوگڑا سانگ بناوندے نی
ویکھو جٹ ہن قند چلا بیٹھے ہن جیہڑے کھول گواوندے نی — وارث شاہ میاں سانوں کون سد بھائی بھابیاں چلاوندے نی

نامہ رانجھا بطرف بنگہ

خط لکھ کے رانجھے چا بھیجیا تانمو ہوں بھیج لیا بہت سلام کرنا — ڈاڈے پانی دے کوس نہ دس میرے جو کجھ لیکھ لکھیا سوئی پیا بھرنا
یار دو رزق جاں ہو اودا اس ٹریا چارہ کجھ نہ چلدا موڑ دھرنا — بھابی دس توں ایس ہوس جگے سانوں چاہیئے عشق دریا ترنا

(بقیہ مضمون صفحہ [illegible]) **مختصر حالات خواجہ حسن بصری رح** آپ کے باپ کا نام موسیٰ راعی ابن خواجہ اویس قرنی تھا آپکی والدہ کا نام خیرہ تھا جو حضرت ام المومنین ام سلمہ کی خادمہ تھی عمر فاروق رض کے عہد خلافت میں بمقام مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے عمر فاروق رض نے ہی آپ کا نام حسن رکھا چونکہ آپ کا اصلی وطن بصرہ تھا اسی واسطے حسن بصری مشہور ہو گئے کنیت آپکی ابو محمد ابو علی ابی النصر تھی آپ نے ام المومنین ام سلمہ کا دودھ پیا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ بڑے مقتدائے خلق اور سرفتر اولیائے نامدار ہو گئے تھے آپکی عمر ۸۹ سال کی تھی کہ رجب بروز جمعہ بعد خلافت ہشام بن عبد الملک بن مروان بنی امیہ وفات پائی آپکا مزار بصرہ میں ہے ۱۲ (ذکوی)

سن بھابیاں خط خاموش ہویاں کیہ بھائیاں اوس نوں موڑناں
رب میلسی تدوں اوہ آن شیشی شادتناں ہوراں ہن صبر کرناں

صلاح نمودن خسر اچیاں ہیر

مصلحت ہیر دیاں ساہوریاں نے کیتی مڑ پیکڑے نہ گھلنی جے
مت چاک مڑ جڑے وچ سیالاں ایہہ گل فساد دی ہلنی جے

ماں باپ دے کہنے ایہہ لگی ہو ہیر نوں جانڑ دلانڑ دے دلنی جے
کوں ساہوریانڑ دے حکم وچ چلے ایہہ تاں مڈھ دی لال لٹنی جے

آخر زنانڑ دی ذات بے وفا ہوندی جا پیکڑے گھر اوہ ملنی جے
وارث شاہ دے نال نہ ملن دینی ایہہ گل نہ کسے نکلنی جے

رجسٹری

تجویز نگہبانی ہیر سیال

شدہ

رکھوا لکھیاں اوچہ ہیر ہرم انہوں کندہ موڑ وکھاودی جے
جاسی ڈکا فوردیوا انگ تیتھوں کے دیہہ جوانی چھپاونی جے

انہوں چاک دی بھنک نہ پین ہو خشکا دو گزر جاونی جے
سہتی نال کہیا ایدے انگ اٹھے معون ہا ستے ہیر دکھاونی جے

مقناطیس دی کشش ہے عاشقاں نوں جھٹ بازدوں لاپ جا رکنی جے
جویں سانبھ لیاندی کسے مومن وارث شاہ قرآن بجاونی جے

قید شدن ہیر بخانہ خسر اچیاں

ہیر ساہورے گھر وچ قید ہوئی سوندی بھندی طعام نہ کھاندڑی ہے
دنوں رات اوہ سکدی وندی ہے باہجھ دے سوال ہاندڑی ہے

ماتیں بیٹھ کے ہی گیت گاندی لدی ہاتھ نوں بتاندڑی ہے
کیسے نال نہ سکے بولدی ہے منہ جھکے تے سر ہاندڑی ہے

محرم راز نہ آوندا نظر کوئی دردیار نہیں ہے گھر اندرڑی ہے
سانگ وچہ کلیجہ نڈکدی ہے بیٹھے وچ کٹاریاں کھاندڑی ہے

دکھی بیکیاں ساہوریاں گھ دکھتی ڈبوجان لیندی غوطے کھاندڑی ہے
دن وچ لیلانڑ دے گذرنانڑ دے جائے روندیاں رات لنگھاندڑی ہے

بھاہ لاوندی چوڑیاں بیڑیاں نوں گہنا کپڑا انگ نہ لاندڑی ہے
عدم البھار انجھا کوکدی ہے بیٹھی رات دن ورد پکاندڑی ہے

صورت رانجھے دی اکھیاں وچ رکھے سو مرید جیوں پیر پاندڑی ہے
بیڑی دی الستا قول سو یاد پہلا اک پلک نہ دلوں بھلاندڑی ہے

ڈر دی سس نناں تے دوتیاں توں چکیر بیڑی دی نت لنگھاندڑی ہے
جدوں رانجھے دا نام ہیر سندی لکھ رب دا شکر مناندڑی ہے

۵۱ یعنے روح کا بت کیساتھ تعلق رکھنا جس طرح روح اور بدن جدا ہو جاتے ہیں تو ایک دوسرے کو یاد کرتے ہیں ۱۲
۵۲ بیڑی یعنے روز میثاق جب انسان دنیا میں آتا ہے اور شریعت محمدی کی طرف کے بعد پھر فرض ہو جاتی ہے تو انسان دنیا میں جب کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو اس مصیبت میں بموجب اقرار میثاق اس میں صبر رکھتا ہے جس طرح ہیر مصیبت میں بیڑی والا اقرار جو رانجھا کے ساتھ کیا تھا یاد رکھتی ہے ۱۲ (محبوب عالم کمی)

کدی آ رانجھا دئیں دید مینوں تیری میں خریدڑی باندڑی ہے
تیرے درد فراق تھیں رانجھیا اوئے میری جان پٹی نت لاندڑی ہے

جدوں بیلے وچ آوے چین مینوں دیہی ہو جاے میری چاندڑی ہے
وارث شاہ جب آ دیدار دیویں نہیں جان لبّاں اُتے مُندڑی ہے

دیگر حالات پریشان ہیر

وچھ اکھیں دیکھ مستقدی جینک دی جی محرم راز جو دوست سوئی آن کھلے
تُسیں بیٹھ کے چھیدی ہیر تائیں کی بھلیئے متھوں سحر دگے
دیدان اپنے حور دی مس مینوں کیہڑے دکھ تینوں کھاندے ملے
بدن ہو گیا سک رنگ تیرا اتھراں سنے کنکوڑے دے مڑ دے
اٹھیئے بھلیئے گل دا اکھو سکاں بھاویں متھری ہیں کیسے پچھیں نمے
کاہن کیہکے بے نے زور تینوں ہو گئے تیسی اتے تعویذ لگے

ڈھونڈھے راہ پیاریاں چھ اوجھڑ جنہاں مالک ملک نحل چھکے
دنوں رات توں سکدی جاوندی ہیں تیں ساؤلی بیلڑی رنگ لگے
آہیں ماردی ہیں اُٹھ سالکے کوئی جند تینوں پیار روگ لگے
حج سکیئے ہوٹھاں تیرا نتے لہو چھنڈدے بنیئے جان لگے
موہوں کھل کے گل نہ کریں کیہی ہیں ٹریڑی گھرڑی انگ لگے
وارث شاہ طبیب نوں نبض دسیں ٹرو درد دا کوئی علاج کیجے

کلام ہیر با سہتی

بھیت اولوں آخروں سبھ قصہ سارا کھول کے ہیر سنایا ای
تیر پیار دا نگ پیاریئے بھلیئے نی عشق دا ماہیرے دل آیا ای
کیسے ہتھ سینہوڑا گھل دسوں اوہ بھی عشق نے ہو گیا سنایا ای
جب دے بنگا آن دیدار مینوں خاطر جمع کر اساں لایا ای

سہتی سُندیاں ہیر توں سبھ گلاں ہوئی اٹھ کے کول بھلایا ای
میں بھی نال مراد بلوچ دے نی تیرے وانگ پریم رچایا ای
خط لکھ کے بھیج منگا دسوں اُوتریں آدی جے اس بھایا ای
وارث شاہ ہم توں لاکے لاج رکھیں عمل کریں جو رب فرمایا ای

تسلی شُدن بدل ہیر

جسمی   شدہ

سُن کے ہیر تسلڑی سہتی دی کہی ہتی دنبک جنس بیبا نے دیو پایا
تکی ہیں دوچھ اچھل آیا چڑھیا پھیر خمار سیو پایا

لگی اس امید رانجھیڑیدی نت پچھ دیکھے جیو بانوں
کھلا راہ معیتاں دی دوریاں وارث شاہ تقدیر سدیو پایا

لہ سہتی سے مراد رحمت الٰہی شامل حال ہونا ہے ۔

لہ یعنی اقرار باللسان و تصدیق بالقلب توحید الٰہی یعنی لا الٰہ الا اللہ کے اوپر دل اور زبان سے ایمان لانا اور محمد رسول اللہ جملہ نبوتی پر بھی دل اور زبان سے ایمان لانا یا جملہ شریعت محمدی کے احکاموں کو دل اور زبان سے ماننا ہے ۱۲ - (محبوب عالم لکھوی)

رفتن سیدا بر چارپائی ہیر

اک رات سیدا بہت خوشی سیتی پلنگ ہیر دے تے جا پیر دھردا
ہیر اگھدی لے نماز پڑھنی سیدا انج گئے تے زبر زبر کردا

ہیر یاد کیتا پیر اپنے نوں حاضر ہو گئے پنجے پیر کردا
ہیر گئے ماں میں رانجھے دی پیر سیدے نوں پکڑ ظہیر کردا

ڈر پیر اوتھے سبھ چور کرکے ہیر منہ مٹکاں چار سیر کردا
وارث شاہ سیدا ہتھ جوڑ دائے میں تاں بھل گیا بخش پیر پردا

غسل کردن ہیر

فجر ہوئی سے اٹھ کے ہیر جٹی بیٹھ نگھے وچ اشنان کیتا
اوہندی ہانگے غم وچ بیٹھی رانجھے یار دیوں دھیان کیتا

میں تاں تیری امان ہاں رانجھیلے لوچ اقرار ایمان کیتا
تیرے باہجھ نہیں انگ مول جوڑاں شاد حال دا رب جان کیتا

رکھیا پاک وجود پیارا یا وے اجے تیک نہ کسے نشان کیتا
تیرے واسطے رکھیا پاک کرکے کسے قول لکھے دے بیان کیتا

جانا اک خدا بر حق جٹی دوئی دور جوں دل شیطان کیتا
ہو یاں سبھ کدورتاں دور دل چوں دل ہیر دا نور نوران کیتا

کتے رانجھیا نظر نہ آونائیں اس وقت ہیر جو غلطان کیتا
اُجھے سا دیکے صم بکم ہوئی پنڈا دٹھے تے سنسان کیتا

ڈبی وچ دلیل دے کھا غوطہ سر چاپتال دے نگھان کیتا
صورت پیر دی وچ تصور ہوکے جوج رب دی طرف دھیان کیتا

پنج پیر ہوئے ترت آن حاضر جدوں رب نے حکم فرمان کیتا
دیکھن پیر سجنے وچ ہیر ڈگی رکھ پیڑھے تے ستھ جگان کیتا

اکھن اٹھ بچی خبردار ہو جا کیہڑے دکھ تینوں پریشان کیتا
دلوں آہ وڑی تے ہنجوں ڈلھیاں چپ ہوکے منہ بہان کیتا

آکھے حسب جہڑا انساں بخشیا سی اوہدے عشق نے بہت حیران کیتا
عشق چاک دے خاک اجاڑ دتی ہیں تے اپنا آپ ویران کیتا

آیا جوش تے کشف دا زور کرکے پیراں چاک سگواں حاضر آن کیتا
کر جھولڑی نے مراد اپنی پیراں نال جنہے فرمان کیتا

جھولی ہیر دی رانجھنا پا پیراں پیراں ڈھڑا نام نشان کیتا
ہو یا فیض جاں اوہدیاں حستاں دا رب فضل تے کرم عیان کیتا

سٹھ یہ قانون قدرت ہے کہ جب کوئی انسان کسی مصیبت میں پڑ جائے تو جب تک وہ اپنے عقل کے سہارا پر مصیبت کو روکتا ہے۔ تب تک خداوند کریم اپنی رحمت کو اس سے دور رکھتا ہے۔ پھر جب انسان دنیاوی چاروں سے مایوس ہو کر اللہ پر بھروسہ کر کے کہتا ہے کہ اے کارساز حقیقی سوائے تیرے کوئی ایسا نہیں جو مجھے اس مصیبت سے نجات دے تو فوراً کارساز حقیقی اپنی رحمت فضل عنایت۔ جہر شرح سے جو پانچ پیر یعنے پانچ قوتیں حرکت فرماتا ہے جیسے کہ زلیخا نے بت کو توڑ کر اللہ تعالے کے آگے فریاد کی تو فوراً حضرت یوسف کا وصال ہو گیا۔ اسی طرح ہیر بھی دنیا کے علاقے سے مایوس ہو کر اللہ تعالے کو پکارا تو خداوند کریم نے لئے پانچ قوتوں سے باطنی طور پر رانجھا دکھا کر اطمینان کر دیا ۱۲۔

(محبوب عالم سیرانکوی)

رانجھے دا بیان

ساڈوں جوگ دی ریجھ تدکنی سی جدوں ہیر سیال محبوب کیتے
رل ہیر دے نال سی عمر جالی اساں مزے جوانی دے خوب کیتے
ہویا رزق اداس تاں گل ہلی بہیاں یاد دے چا اسلوب کیتے
بہیا دخت تاں جوگ دے چ آن بہا تھے لوڑ دے آن مطلوب کیتے
ایہہ عشق نہ ٹلے پیغمبراں توں تھوڑے عشق نے ہڈاوب کیتے
عشق واسطے شاہ سکندرے نے فتح شہر شمال جنوب کیتے

چھڈ دیس تے ریک قبیلڑے نوں اساں شرم دے طور محجوب کیتے
ہیر چھیلاں نال ہی مستیاں ساں اڈ ہاں نے لاڈ عجوب کیتے
دیہاں کنڈ دتی آئی بری ساعت نال کھیڑیاں دے منسوب کیتے
عشق نال فرزند عزیز یوسف نعرے درد دے بہت یعقوب کیتے
دیہی اپنی ساڑ کے خاک کیتی ایس عشق نے چا غروب کیتے
ایہں لف زنجیر محبوب دی نے وارث شاہ جیہے مجذوب کیتے

بالناتھ دا رانجھے لئی دعا کرنا

ہوویں گورو جگت دے داتا ہیں سچا جس دے کرم کریں بالناتھ والے
ناتھ سمجھیا نہیں خیال چھڈ دا لگا ایس نوں تیر خدنگ والے
رانجھا ناتھ اگے بہو عرض کردا اساں عشق دے وہاں رنگ رنگ دا اے
اکھیں میٹ مراقبے وچہ ہویا ہر طرف دھیان کرنگ دا اے
چوداں طبق نگاہ دے وچ تکے سارے ناتھ دا کیتا بڑا پاتوں تنگ دا اے
آسمان زمین اساں تی توں تیرا اوڈ لپیا بڑا رنگ دا اے
سبھ چھڈ پریاں بنھ تقوے لاہ آسرا ساک تے سنگ دا اے
تیرا نام سن کے ٹلے آن چڑھیا کرکے پند ہزار تے جھنگ دا اے
لاٹ عشق دی تے تن جالیا سو جویں شمع تے حال پتنگ دا اے
ایسا عشق نے رحیران کیتا جویں سکیا ماس کرنگ دا اے
کریں مفضل ناہیں بیڑا پار ہووے لگے پاک دربار اورنگ دا اے
نوں سب غریب نوازصاحب رہ دیکھنا فقر دے لنگ دا اے
کیکوں حکم ہے کھول کے کہہ اصلی رانجھا ہو جوگی ہیر منگ دا اے

ایہنوں ہیر دو سانوں طلب لیہا ہیر ہیر میرا جیو منگ دا اے
ناتھ کر اشنان بھبوت لیہا نادی لائکے تجے ل منگ دا اے
ناتھا وار کوں جو ہیں ٹر دے بیٹھا اوہ نچ رناں تو جیو سنگ دا اے
ناتھ میٹ اکھیں درگاہ اندر نالے عرض کرے نالے رنگ دا اے
درگاہ لوبالی رنگ نت دا الی اوتھے آدمی بول ہنگ دا اے
رانجھا جٹ فقیر ہو آن بیٹھا لاہ آسرا نام تے ننگ دا اے
مار ہیر یاں نیناں نے خوار کیتا لگا جگر وچ تیر خدنگ دا اے
شوق نال جنگل بہلا چیر پاسو کیتا خوف نہ شیر پلنگ دا اے
گھوں مومن ہوکے سر چ سواہ پائی چیرلا کے تے سوہنے رنگ دا اے
کن پاڑ کے سیس منا دا ہیری پی بیٹھا پیالڑا بھنگ دا اے
سبھ شیخی مشائخی چھڈ کے تے بانا پہندا فقر ملنگ دا اے
جوگی ہو کے دیس تیاگ آیا رزق دور جوں کونج کلنگ دا اے
ہویا حکم درگاہ تھیں ہیر بخشی بیڑا اللہ دتا اساں ڈھنگ دا اے

ہنجاں پیراں درگاہ دے وچ عرض کیتی دیہو فقر نوں جسم ملنگ دا ای
وارث شاہ ہن جھاں نوں سبھ بخشے تنہاں نال کی مکر جنگ دا ای

بالناتھ دا رانجھے نوں خوشخبری دینا

ناتھ کھول اکھیں کہیا رانجھے نوں بچہ جا تیرا کم ہو گیا ای
پھل آن لگا اوس بوٹڑے نوں جیہڑا وچ درگاہ دے بویا ای
سن کے خوشی دے نال تیار ہویا جٹ جوگی دی جگ نوں چھویا ای
پڑھ کے فاتحہ خیر دا گورو صاحب جن فتح دا لکھ تیں گویا ای
ہیر بخش دتی تیجے رب تینوں موتی لعل دے نال پرویا ای
چڑھ دوڑ کے جٹ لے کھیڑیاں نوں سچے شگن تینوں بھلا ہویا ای
مکر کس داسیاں بنھ لیاں جوگی ترت تیار اٹھ ہویا ای
خوشی ہو کے کر وداع مینوں بنھ بنھ کے آن کھلویا ای
ناتھ آکھیا جاہ توں لک ستھار ستے رب نے صاف کر دیا ای
دکھ دین لئی ویری ہجر دے ڈھیری چنگا رب سبب جا ڈھویا ای
رانجھے آکھیا مہر تیں لائی پائی رخصت دیہو ملا رب ڈھویا ای
وارث شاہ جاں ناتھ نے حکم کیتا الہندا ٹلے توں پترا ہویا ای

بالناتھ دے چیلیاں دا سڑنا

رانجھا ناتھ توں خوشی دے نال وداع ہویا چھٹا بار جوں تیر کزاریاں نوں
نو حدار حضور تھیں کوچ کیتا ڈنکا مار کے کوچ نقاریاں نوں
اک پلک دے وچ ہو گیا تیر لگی اگ پھر چیلیاں ساریاں نوں
اساں ٹہل کریندیاں عمر گذری ڈھل کیتی سو چیلیاں پیاریاں نوں
جوگ دیہو جو آوندے لوک تو ہیں سبھ جاندے اساڈیاں نعریاں نوں
کر جھری نظر نہ دیکھدے ہو باور رب تھیں کر دوجے کاریاں نوں
جٹ کل دے آئے نوں جوگ دتا کیہا مان ہے اساں بچاریاں نوں
مڑ کے رانجھے نے اک جواب دتا انہاں چیلیاں پیاریاں نوں
بھلے کرم ہوون جوگ بالی اوسے ملے جوگ کرم یاں ماریاں نوں
اسیں جٹ انجان سیال ہاں گئے کیتا کرم سو اساں لاچاریاں نوں
تسیں مت نال دے بیٹھے ہو انہے حاصل کجھ نہ عقل سواریاں نوں
وارث شاہ اللہ جدوں کرم کردا حکم ہوندا ہے نیک ستاریاں نوں

چیلیاں نال رانجھے دیاں گلاں

رانجھا چیلیاں نوں آکھے سڑو بیٹھے دھکے نال نہ ہیر کجھ جا لگا جے
کرم رب دے اگے کوئی شریک ناہیں جگ باجھ ہیر دُدھ جا لگا جے
نیت صاف والے گنج پا لیندے جنہاں کبر ہنکار نہ کیا گیا جے
اسمٰعیل خلیل بھی نیت تھیں اللہ پاک بنیاں ہیر آ گیا جے
نیت صاف کر کے جہڑا گورو دے پیچھے منزلیں ہیل ہیر آ گیا جے
باجھوں قلب سلیم دے چیلیاں نوں نال جوگ دے کدی نہ بھا گیا جے
میری جوگ دا دکھ شیطان وانگوں تساں ساریاں نوں تیر لگا جے
وارث شاہ کیوں رب دی شان لگے تساں لا یا دیر دا لا گیا جے

چیلیاں دا جواب

توں تاں جوگ لیا نال صاحبی دے خوشی نال گھسا بیٹھا لیتو
دہن بھاگ سہاگ نصیب جیہدے جس گوروں جپ تپ کا لیتو
زہد بندگی مدھ نہ مول کیتی ست گراں دا بھار اٹھا لیتو
کوئی پا بھلاوڑا ٹھگ لیتو سر گورو دے چا دُوڑا پا لیتو
بھلے بلدیاں ٹلے تے آن چڑھیوں جوگ گل دے نال ترس آ لیتو
کجھ پُن نہ دان اشنان کیتا کم گل دے نال ہی پا لیتو
اسی ڈردے ہی گورو تُوں ورہندے آسن بہت نزدیک دے چھا لیتو
وارث شاہ توں جوگ اُتار دھاڑا کہ جگ گلوں اگے تے لا لیتو

شاعر دی گل

جدوں کرم خدا دا کرے مدد بیڑا پار ہو جاوے نمانیاں دا
حکم نال جہاز وچ بحر بھر دا اوتھے کجھ نہ زور مہانیاں دا
اک سُترے دے دیگا صاحب ضامن کون ہے حق دے بھانیاں دا
جنہیں ہوٹھ نبات تے شکر پالے گلاں وچ سواد کھانیاں دا
وڈھی کھا کے قاضی نکاح پڑھیا جدوں چلیا حکم بلوانیاں دا
رب فضل دی واچھلا دتی بیڑا لایا سو تانگ اپانیاں دا
ایتھے حسن دی لوڑ نہ مول کوئی جاوے کم پنجاب پسانیاں دا
دوا لیندے حسن کرن عقل والے سوار ہیر چا چال پوانیاں دا
لہنا قرض ناہیں لبھے جانیے کیہا مان ہے ساں نمانیاں دا
اک جان ہے درہن محروم اکوں اکیلی ہے اوسے بھانیاں دا
کھیڑا ہیر پرناہ گھر جا بیٹھا ہویا وارثی حکم نکانیاں دا
رانجھا چاک ہویا الکھ کھ جا لے کھیت جمیاں جھنبیاں انیاں دا
ہیر کرم سوالڑے آن جاگے ہیر کیتا سی چاک لے آنیاں دا
ترت کم اساڈڑا ہو گیا ہویا فکر ہن آنیاں بانیاں دا
باہوں ٹٹیاں رب جے کرن ہوجاں مجھ ڈرم الیاں چال نانیاں دا
وارث شاہ میاں ڈاوڈا رانجھا سردار ہے سبھ سیانیاں دا

رانجھے دا رنگپور ول ٹرنا

جوگی ہونیا جاں ٹھہر آیا پنڈ ہر پنڈ پھر و ٹرانی
کنیں مُندراں الیس نہ چھپن اسدے تیر نہ بنے لنگوٹرانی
جاگ مُندراں دی سُتو سوہن والے تھے سو ہندرا انگلیوٹرانی
ساڈوں ایس دیہاچند تھا آشے پہنے ری تلے دل گوٹرانی
ست جنم کے ہیں ان تھ پورے کدی اہیا نا ہیوں جگ ٹرانی
جتھے پنڈ وچ آوندا لوک تکن ایتھوں جوگیڑا بالکا چھوٹرانی
کوئی جوگیاں دی نہیں ڈول ایہدی پڑ پیڑیاں وی کھوٹرانی
کسے لن ہتی گھروں چاکدے تا جیندا لکھیں وی کا وندا پوترانی
کسے بھاگ بھری ایہنوں جمیا سی ایسے حسن دی گل نا تھرانی
دکھ بھجن ناتھ ہے نام ہیرا دعا تریدا ہاں ہیر جگ ترانی

ہیر ناتھ ہے داگر دیو ساڈا چیلے وس کا ہد جنے چوہڑانی
اساں نال ہے بے کرم کیتا اساں جگ نے لیا سی کھوہڑانی
جیہں نوں حرص دنی مزدی خبر امیں بکار بیٹھ جوں لٹیا کھوہڑانی
اسیں نقرہاں ظاہر نانگ کالے کوڈ منت تے ہتھ بنگ گھوڑانی

جو کوئی اساں دے نال اسم مارلائی ایس جگ توں چلی چلیگا ٹوانی
بالناتھ سچا گورو پایا ہیں سینہ صاف ہے نور دا جوڑانی
جھل عشق دا جھاگنا بہت اوکھا باہجھ رہبراں دے اوترانی
وارث شاہ جو آگیلے ساڈی دودھ پتراں دے نال سوترانی

رانجھے دا پھند بناؤنا

رانجھے مُردیاں ہویاں چارکیتی کوئی ہور فریب بنائی اے جی
جُوڑ نہ سیں سکے بل چہر پالی آطیا شہر دے تنگ وکھائی اے جی
چھاں کے پکڑ کے پھیر نگلی ہرکا ویدگی چا دیوائی اے جی
مُنیں لال شہباز حسین وانگوں ٹنگاں چھڑیاں تے چا پائی اے جی

پٹ بوٹیاں ٹلیے یاں پانگلی ڈبے رکھ کے چاڑ کائی اے جی
اٹ سٹ دیاں جڑھاں نوں پُھکے تے جڑھیاں نوں آس کہنائی اے جی
کیسے فند فریب جے ملے پیار آتو تے سحر جادو پڑھائی اے جی
وچوں مجلسوں اُٹھ کے دونگ مجنوں پیر کُٹیاں دے چُم آئی اے جی

درس یار دے دیکھنے نوں پیداں جوگیاں اوس لائی اے جی
وارث یار اندروں پیدا پائی اے جدوں اپنا آپ گوائی اے جی

دھایا رنگلی ٹلیوں کھیڑیاں دا جلیا جو آوندا اوٹھ اُتے
موٹھے پا زنجیل ہتھ گرما سجوگی اُڑ دم ونییے جوں بھٹھ اُتے
نتے نال جھولا وراست جوگی سابان جھولی دا اوٹھا اُتے
جوگی خوشی ہو آوندا کھیڑیاں تے جویں جنج بن آوندی سٹھ اُتے
ایویں سر کدا جاوندا کھیڑیاں تے جویں فوج چڑھ آوندی لُٹ اُتے

کوبے کوہ متھے رب یاد کر کے چڑھیا کھیڑیاں دی سنجی گُٹھ اُتے
چٹا بھا ہڑی کھپری ہتھ ڈنڈا کونڈا بھنگ لست جا پئی سو پٹھ اُتے
ہیر اگ تے شاخ جُراں پچلے رکھ ہتھ تلوار دی مُٹھ اُتے
واہ ہوا ہوا دھنا رانجھا کھیڑیاں تے وگے تیر جیوں ہرن دی مٹھ اُتے
وارث آن ڈٹھا جو کھیڑیاں دی سائیں یار رانجھیٹے دی پٹھ اُتے

رانجھے دا بھیس وٹاونا

رانجھا بھیس وٹا کے جوگیاں دا اٹھ ہیر دے شہر نوں دھاوندا اے
سخن یار دے یار نوں چیت آئے کدے رو وندا تے کدے گاوندا اے

بھگھا شیر جیوں دوڑ دا مار آتے جویں جج ولاں ٹھٹھ تے آوندا اے
ہتر بول کے اشکن بناوندا اے من شیر نی پیر مناوندا اے

نال چاہ دے جوگیڑا سرک ٹریا جویں مینہ اندھیری دا آوندا اے
دیس کھیڑیاں دے رانجھا جا وڑیا وارث شاہ جبال بلاوندا اے

رانجھے دا رنگپور دی حد وچ آونا

جدوں رنگپور دی جوہ جا وڑیا بھیڈاں چار دے عیال و چھیڑ دے جی
چھپن چور رچنال دی جھو انگوں گجھے رمز نیں بیٹھے یار دے جی
تسیں کیہڑے دیس دے فقر سائیں سخن کھول کے آکھ سنا ر دے جی
بالاں سِن بیٹھے بارلاں برس چھوڑ ملن والیاں دی گل مار دے جی
بیہڑے آن کے جوگی نوں وکھ والے چیتے من وچ گجھن من یار دے جی
چوربھگت تے یار نہ رہن گجھے کنھوں چھپن ایہ آدمی کار دے جی
ہیں گنگ بانشی چلے کنبھ میلے ہیں تجھی پہنسد دی ہار دے جی
وارث شاہ میاں جا پے جگ نندے ہیں قدر زمان کو دید ار دے جی

پالی دیاں گلاں رانجھے نال

پالی آکھدا فقر نہ جھوٹ بولن فقر سوئی جو جھوٹھ نوں مار دے جی
سچ اللہ دا نام ہے فقر دا ہور جھوٹھ پسار پسار دے جی
توں تاں جاکے پسا لاں دی آ نام دھیدے چھڈ کے جھگڑا پوئے گل ہنجار دے جی
تینوں ونہا ہیر سیال دا سی خبر عام سی جو سنسار دے جی
دیس کھیڑیاں دے ذرا خبر ہووے جان تخت ہزاریوں مار دے جی
میاں جا کے تینوں لیکھا تنگنی گے چھڈ وزر حساب شمار دے جی
مار چوہڑ کر ساٹی ہڈ گوڈے مار گئے عذاب قہار دے جی
سارے ملک تیں تک دھروٹ پالی اجڑ دیاں پھریاں چار دے جی
تینوں سیا حال احوال سارا سپانے سوئی جو گوش گذار دے جی
جس وقت ہووے خبر کھیڑیاں نوں تیری جان نوں شتابے مار دے جی
نہیں فقر تے آکھدا جھوٹھ بولیں چھڈ وہم لمیاں نوں سار دے جی
پھیر آکھدا ناہ جی دیکھ تینوں اسیں دل تے چال نتار دے جی
ہیں جے چکے بان جیوں چاء پاسیں جتی تاں اسیں وچہ بار دے جی
نہ جا انھوں مار سٹنی گے کھیڑے سچ تے کوڑ نتار دے جی
نہ جا تے کھیڑے لاہدکر نی پیادے بھنڈے جان بکار دے جی
کوئی جامی نہ ہووسی مول تیرا لنفسو نفسی ہی سب پکار دے جی
آکھے لگ کے ہیر جا پچھاں مڑ کے کھیڑے گھوڑیاں چڑھ مار دے جی
نہ جتے چھڑوٹے پالیاں توں سوال جھگڑا وچ سنسار دے جی
کیہا حال نہ رویں کھیڑیاں اگر تیچ نوں قتل مار دے جی
وارث شاہ جیوں گور وچ ہڈ کھڑکن گزراں نال عاصی گنہگار دے جی

رانجھے دا جواب پالی نوں

فقر آکھدا پالیا فقر کیتو ڈا جھوٹھ دا بول کیوں بولیو ای
اجڑ چار ناں کم پیغمبراں دا کیہا عمل شیطان دا تولیو ای
اسیں فقر اللہ دے ناگ کالے ساں نال کی گھول گھولیو ای
ڈانگاں بھیڑ کے جھگڑاں کرن پیریں انہاں جھوٹھ پر کیوں لیو ای
بھیڈاں چارکے بہتان جگ زیاں نی کیوں غیب فقیر تے تولیو ای
عیالی آکھدا جھوٹھ نہ بول تیں کھی مکھن بانہیوں کیتے رولیو ای

تیرا سبھ احوال معلوم کیتا لقمہ تکھ حرام دا چھولیوای
واہی چھڈ کے کھوتیاں چاریاں نی ہویوں گیڑا جان جھوڑ دا لیوای
تیری سبھ حقیقت لبھی چلیا جاہ ٹر تھر کیوں بولیوای
سچ من کے پچھاں ٹر جاہ جٹا کیہا کوڑ دا پھولنا پھولیوای
کھیڑے لیگئے زور ز زور تیتھوں پھریں ڈھونڈ ملک اگولیوای
وارث شاہ ایہ عمر نت کریں ضائع شکر دچہ پیاز کیوں گھولیوای

پالی دا جواب

اسی چاک کا سواہ ملی منہ تے جوگی ہو بیٹھے نظر بھوا بیٹھوں
کھیڑے پاہ لیگئے منہ مار تیرے ساری عمر دی لیک لوا بیٹھوں
منگ کھیڑے ای آناہ سچے جان ہووے ولی دھر اتوں وچہ بیٹھوں
ہن اکی پچھنا ایں رکھا اوے جدوں رڑے تے موں منا بیٹھوں
رانجھا آکھ دا ملک سزا تینوں جیہا دیوں تحن زلن بنا بیٹھوں
کیہڑے عقل تے غیب دیاں ایں خبراں سر کفر دا بھار اٹھا بیٹھوں
اساں اہ مسافراں ہندیاں نوں سانبے کے چور بنا بیٹھوں
دنیا دین دی آبرو کھٹ لیسیں جے تاں نیک عمل کما بیٹھوں
ہیر سیال دا یار مشہور رانجھا موجاں مان کے کن پڑا بیٹھوں
تیرے بیٹھیاں تکدی ہیر کھسی دا ہڑی پیہ نے پر چہ پنا بیٹھوں
جدوں جانیاں ان انگ دا لے ہوے ہتھ دے نت ٹس جا بیٹھوں
اک گل کیتوای غافلا اوے ایویں کہیا عمر گوا بیٹھوں
اٹھے جھوٹھا پاہدتوں تولنا ایں زحشر دا اج بھلا بیٹھوں
کری اودہ کلام نہ بولنا لی کیہا کوڑ دا فرش وچھا بیٹھوں
تینوں سنہ لگے تدوں ہیلیاں دا جدوں تیر تکبیں دا چھڈ پڑا بیٹھوں
وارث شاہ آرہنا دور ہے بہت منزل اجے کاسنوں لنگ اٹھا بیٹھوں

پالی دیاں گلاں رانجھے نال

پالی آکھدا اوہ تھیں رانجھے نوں قصے سو حقیقتاں سیاریاں دے
ایہ پریم پیالڑا چکھیوا ای نین مست ہن نال خماریاں دے
جدوں ویاہ ہویا تدوں ہیر ٹھی ڈولی چاڑھ ریا نال خواریاں دے
مرساں نینگراں دیاں الہڑ تنہیاں دے مزے ویاریاں عشق کواریاں دے
کھیڈاں والیاں سیاہموان سنہ کھٹریاں لن گڈیاں بیٹھ وچ کاریاں دے
معشوق پیارے جدا ہون کیکوں عاشق ہین چن پھلکاریاں دے
رنگیاں جھوہراں تے نہاں پیار اون الگدے نہیں ٹپیاریاں دے
مولی مہندیاں دے جدوں کھیت ہارے لٹے نی ہٹ پنساریاں دے
بھجے ہیلیاں نوں لپچاے جہٹی پینگھاں جنگھیدی نال پیاریاں دے
وانہیں دنجھلی تے پھرین مگر لگی ہانجھ گھن سکنے نال کواریاں دے
دہاراں لکھا انگڑان ہان جھوکان ہالنی دیاں دیاریاں جھول کوہ ریاندے
جٹی ویاہ دتی رہیا ٹھراتوں سنجے سکھنے لونگ ٹپیاریاں دے
رانجھا وانگ لیاں شتریاں دے نت پھیرای انگ دے وچاریاں دے
نالے کرن ولیمہ جہاں ٹھگن ٹھند پھیندے نہیں جھلیاریاں دے
دندھنیاں دی رنان دی انگ بھیجے چلن ورنہ بول وچاریاں دے
چوڑی گرنیاں کرن پیار بہتے جنھے نال وکھن جیچپل ریاں دے

گُنڈی رن مٹھی ہوئی سنبھا جن ہیر مور جھل گردم زاریاں دے — بڈھا ہوکے چور سیت وڑ دا اُل پھردائی نال مداریاں دے
پرھاں جا جٹا ارچھڈنی گے نا ہیں چُھپدے یار کواریاں دے — کاریگری موقوف کریاں چاکا تیتھے ول ہیں واپنے چھالیاں دے
کوڑے کرن پیار کوڑ یار انہوں یہ بھی فند فریب پاریاں دے — وارث شاہ فقیر قربان ہو وا ہیاں قدماں ویکھ دیاں دے

رانجھے دا جواب

تسیں عقل دے کوٹ جہان ہوندے لقمان حکیم دستور ہے جی — باز بھور جگہ چوہا لونگ کالو شاہین شنی نال کستور ہے جی
لوہا پشم پستہ ڈبا موت شوت سبزہ ہور شاہاں منظور ہے جی — پنجے باز جیہے لگ ٹانگ چیتے پنجاوچھا مرض بھڑور ہے جی
چک شہنیے آلوں گج مینہ داگھوں جیوں تدرن اُنجھور ہے جی — کیسے پاس کھولنا بھید بھائی جو کچھ آکھیو سچ منظور ہے جی
میں نال ہولا چار فقیر ہویا کویں ہیر دا ہو دے حضور ہے جی — پردیس وچ آپیا کم میرا ہیر لئی کے سر ور ہے جی
شاہ علی نے ستر چھپایا سی پردہ پوشی وچ فقر مشہور ہے جی — وارث شاہ من بنی ہے بہت مشکل اگے تجھدا فقر قلور ہے جی

پالی دا رانجھے اُتے مہربان ہونا

پالی ہس کے پھیر پچھیا بھورا ہاہوں گجر رانجھے ٹوں مٹھ گیا — گلاں نال پیار دے کرن لگا گروں بھیداں نوں اُٹھ گھبیا رہیا
پالی رانجھنے نوں جا للکاریا ای رانجھا اُٹھ گھبیا ڑے گریا — وارث شاہ عیال بھالیاں نی ست لیلے تے بھیڈ اک ہار گیا

شاعر دی گل

رانجھا من سوال عیال اجی نعرہ گج کے کوک پکاریا ای — کڈھا جڑوں نہرنوں جھک نہ تا وچ پٹے دے آن تاریا ای
مارے خوف دے ترت اوہ اُٹھ ٹھا رانجھے نہرنوں آن ونگاریا ای — گھر کی وٹ گھبیا ڑکھی کھرا ہو یار رانجھے کھپر انجھ کے ماریا ای
پٹڑے انگ زمین تے ڈگ پیا رانجھے نال چیٹے ڈھڈ پاڑیا ای — وارث شاہ عیال دے کول لیایا ویکھ قدرتاں نوں ہاریا ای

پالی دیاں گلاں

عیالی بھجیا ایہ ہے فقر ثابت کراماتے نال بھرپور ہے جی — صادق عشق دے نے جیہا لک ہویا کیتا ذرہ نہ کجھ قصور ہے جی
میرا ترت سوال اُہو من لیا رکھو اکھیاں تے منظور ہے جی — تیجے راہ خدا دے سیس نائیں رکھے دھیان ضرور ضرور ہے جی

ہتھ جوڑ عیال نے ہیر گڑھے تیرے کشف دا نور ظہور ہے جی ۔ وارث ہس کے آکھدا جا بھائی جو کجھ بولیا سو منظور ہے جی

رانجھے دا جواب

رانجھے کہیا عیال نوں جٹ بھائی بھید کہے تیں مول نہ پھٹ جائے ۔ بھید دساں کیہ اکھ ناہیں مر دسوئی جو ویکھ دم گھٹ جائے
ہرگز بھید کہیئے انمول دسی آ مار کے تے بھاویں مٹ جائے ۔ گل جیو دے وچ ہی رہے چنگی وانگ کانگ دے دودھ نہ سٹ جائے
بھید دسنا کہیئے ابھلا ناہیں بھاویں پچھ کے لوک نکھٹ جائے ۔ وارث شاہ بھیت صندوق کھلے بھاویں جان دا جند اٹ جائے

پالی دیاں گلاں

مار عاشقاں نوں رچ لاہ سٹی یاری لا کے گھر نہ جاونی سی ۔ اکے یاری ہی ٹول نہ لاونی سی اکے ہیر ہی مار کھاونی سی
انت کھیڑیاں ویاہ لیجاونی سی یاری ویر دے نال کی لاونی سی ۔ منگ ویاہ کے لنگیئے کھیڑے بیٹھے مرجاندیں لیک نہ لاونی سی
لیکے ہیر تائیں کتے بیٹھ جاندوں اٹھی جھم کیوں مونہ وکھاونی سی ۔ مر جاوناں سی رہیا اٹھے مڈھوں سمجھ کے پنڈ اجاڑنی سی
اکے ہیر ہی مار کھاونی سی اکے اپنی جان گواونی سی! ۔ وارث شاہ جے منگ لے گئے کھیڑے اٹھری پچھے بیچ نہ لاونی سی

رانجھے دا جواب

رانجھے آکھیا بس کر بیلیا اوئے گلاں تیریاں تھیں دل ہٹ جائے ۔ اساں جگ گیاں صبر تیں کم لینا بھاویں کجھ نی سانوں مار کٹ جائے
میرا حق دبا لیا ظالماں نے میرا صبر تے جوہ سیدے نوں پٹ جائے ۔ اکھیں ویکھ کے مرد ہیں چپ کیتے بھاویں چینچ ہی جھگڑا اٹ جائے
دیناں نہیں جے بھید جے کھیڑیاں دا گل جواز ہو دو گھنڈ پھٹ جائے ۔ تود اکھیڑیاں دا روہے اڈیا ہی دستاں جا لک نشان تے تر جھپٹ جائے
ہاتھی چوڑ گیر تھیں چھٹ جاندا ایہا کون جو عشق تھیں چھٹ جائے ۔ وارث شاہ میاں پالی سوئی جنگا جھڑ وجھڑیاں نوں کر جب جائے

پالی دا رانجھے نوں خبردار کرنا

جدوں رنگپور دے پنڈ جاویں اوتے اوئے جا لگدا جگاونا ایں ۔ ویہڑے کھیڑیاں دے نکلن بازیاں نی ذرا سوچ کے قدم ٹکاونا ایں
کڑیاں پینڈیاں آن کھیڑیاں جھڑکن جھب نے کے نگر ول آ ہونا ایں ۔ فقراں جوگیاں ٹنگ سجا کھیں ایس لنگ نوں داغ نہ لاونا ایں
رناں گھتیاں فقراں نوں پین گالیں تینوں خواہ مخواہ سناونا ایں ۔ سہتی نام ہے عقل شعور والی اس نال نہ ہیر متھا ڈاہونا ایں

شوخی وچہ جہان شوخ سی کریں اوس نوں نصیحتاں پا وناں ایں
چوراں طرح جا علم اوہ جان دی آکڑا اوس نوں تپہ چالا دناں ایں
سیدا کاحص دشمن تیری جان دا اے تیرے کیتیاں باز نہ آوناں ایں
ہیر آکھنے تے کریں عمل جائی جے تے ہیر گھر ہن سداونا ایں
ہجیں سیدھے نی سی تُد ہیری آوس فقر نوں خوف نکھاونا ایں
اوہدا یار مراد اوہ وچ ہے او تیتے دھیوں مرنے نال سمجھاونا ایں
ہو چکے وی سس ہتی دادا وچھدیں جیہڑا گنوان نوں تاں پوناں ایں
وما علینا الا البلاغ ہویا وارثشاہ نوں فرض سمجھاونا ایں

شاعر دی گل

مرد باہجھ ہیری پالی باہجھ دھیری عاشق دُھٹی باہجھ جیدے نی
بھیڑاں چھیڈیاں مرد دا لیندے بھیڑے عاشق دے مو گجدے نی
فقر حال نمونہ اوہ زہد اندر عالم علم دے باہجھ نہ سجدے نی
لکھ سیرس سراہے سول آوے یار یاراں توں نہیں مل بجدے نی
دا ہوتے یار دا اک ساعت نہیں وس دے مینہ جو گجدے نی
وارث یار دے اک دیدار بدلے عاشق ویکھدے جان نہیں تجدے نی

رانجھے دا شہر رنگپور وچ داخل ہونا

اگے رانجھے دے حصہ عیال کھادی نگر کھیڑیاں دے جا دھیا ای
اگے پنڈ دے کھوہ تے بھرن پانی کوریاں نال رانجھا کو کھیا ای
ایہدا نام رنگپور ہے کھیڑیاں دا اگے بھاگ بھری چا دسیا ای
اُتے کون سردار ہے بھات کھائی سچی شرم کیہا نام سنیا ای
باغ باغ رانجھیٹڑا ہو گیا جدوں نام جٹیٹیاں دسیا ای
اوتھے خوب لیابس نا لگے تے جوگی ہو تیار اٹھ نسیا ای
کدی لے ہولاں کدی جھول دالے کدی چنج دیا کدی ہسیا ای
یارو کون سردار گراں کھیڑا تے لک لنگ کنان ودھیا ای
یار ہیر دا بھاویں تے یہ جوگی کسے بجیا تے نہیں دسیا ای
پالی پی ٹھنڈا چھاویں گھوٹ بوٹی من پنڈ دا نام کھڑ دسیا ای
اجو نام سردار ہے پت سیدا جس نے حق رانجھیٹڑے آکھیا ای
خوشی عیش نے آن مقام کیتا غم فکر اندیشڑا نسیا ای
رنگی کھپری ہتھ تیار ہو یا لک چا فقیر نے کسیا ای
وارثشاہ کرسان جیوں ہون راضی مینہ اوڑدیاں دناں وچ وسیا ای

جوگیاں دے لباس وچ رانجھے دا رنگپور دی سیر کرنا

پھرن نال کڑیاں نگر جو کھیڑیاں دے خیر منگ داسی گھراں سیاریاں دے
اوتھے نقول مستانیاں کرے گلاں سخن سنو کن باہمباں بھاریاں دے
مار عاشقاں دے کرن چاہیدے نیں تکھڑے نین کٹاریاں دے
آن گیا کہیا انہیں ٹھوٹھ چھن گھبرو بیٹھے وچ داریاں دے
کراں کون تعریف میں کھیڑیاں دی کراں بھرن جو طرف کنواریاں دے
دین عاشقاں نوں قتوے نال نیناں نہیں مٹن نال ہاریاں دے

ایہی جہے دیاں ونجاریاں نوں بیٹھے آن ہو اگر یاریاں دے
نیناں نال کلیجڑا چھک لیندے سن بھولڑے کہہ بچاریاں دے
جوگی دیکھ کے آن جو گرد ہویاں چٹے بچھڑو چنگ ڈاریاں دے
شاہ پریاں نوں ویکھ حیران ہویا جیہا ملک نے اوہ وچ یاریاں دے
آن گرد ہویاں اٹھیا وچ جھولے بادشاہ جویں وچ عماریاں دے

سُرخ جھل ندا سڑا سُرخ مہندی گُٹ لائے نے بہت پیاریاں دے
سُتّے ہے سُرخ ساوے پشمین جوڑے زنگار رنگ ڈکان نیاریاں دے
ادھ کھول کے اکھیاں سن لنمدا تے خواب وچ پیل کھاریاں دے
کدی بول پوے کدی چپ کر دا کدی کردا اے سخن قراریاں دے
وارث شاہ زمین سنجاڑدے نیں جہناں طالعے شوق نظاریاں دے

شاعر دی گل

نور فقر دا آن ظہور ہویا نہیں دولتاں بیچ چھپایاں نی
ڈٹھا حال فقیر دا جدوں تاں دوالے ہم ہو کے آیاں نی
سبھے ڈڈیاں مدھیاں ہر سندوں پڑاپنی لوڑ نوں آیاں نی
ہو دیاں سب بجھر ایاں نی سبھے چل فقیر تے آیاں نی
جو کجھ دیا اوہناں سنے آکھیاں فقر نوں کھول سنایاں نی
کوئی آکھدی رزق اپیا گھاٹا کوئی رک کے ولاد دسکایاں نی
کوئی آکھدی ہار کے خصم مینوں گھرڑیں کڈھیا نال خفایاں نی
کوئی کہے کو اہنڈاں نال سیہریوں کوڈا پرانہیاں چلیاں نی
کوئی آکھدی گجھڑا روگ مینوں گلاں کرنیاں نہیں شرمایاں نی
جہڑیاں بالکاں کیناں چھوہریاں سن اسبھے سد کے پاس بہایاں نی
رانجھے آکھیا اوہناں نوں بٹھایا آن تپکنے ہیر یاں لیایاں نی
کسے آکھ انکھاں دے وچ رکھو کے اک تیل نال بھنایاں نی
کسے گھر دے چیہاں حکم کیتا سارے شہر الجھن لجھایاں نی
کسے آکھدا توں خاطر جمع رکھیں تیریاں سب نے پوریاں پایاں نی

آس دی خلقت سبھ جو آن ہوئی اگے فقر جو کوٹ لوایاں نی
اک درشن لین فقیر آیاں آساں رب نے ترت پہنچایاں نی
کئی بالکاں کواریاں بہج آیاں ٹھیاریاں کجھ ویاہیاں نی
کئی چھیاں ٹھیریاں ٹھڈریاں ہتھ پکڑ ڈنگوریاں آیاں نی
آپو آپنے کیرنے کرن بہکے وندے وندیں بہت کرلایاں نی
کوئی آکھدی بڑا ہے سس سوہرا نت کے نشان لڑایاں نی
کوئی درانیاں اتے جٹھانیاں نی کوئی دیوراں بہت ستایاں نی
کوئی آکھدی پت پردیس گیا ڈھلاں دیس کاسنو لیایاں نی
سینے جھمریاں عشق دی بھاہ بھڑکی چلی چنگ جے اتیاں لایاں نی
لیا ٹھیکراں کوریاں نیں جا کے جہڑیاں آپ دیاں تعویز لکھایاں نی
کولا قلم دوات بنائے کے تے لیکاں کھچ کے ہتھ پھڑایاں نی
کسے آکھ آکو ٹھے دے چہرے توں کسے چیڑ نہرے بابایاں نی
سس سوہرے تے پور مرید ہوئے تند خاوند سب جھکایاں نی
رب میلسی چرو چھنیاں نوں ہوہوں کرن فقیر دعایاں نی

کسے آکھ اپنے دسے نال بھلوں دیکے پچھیاں مست بھوایاں نی
وارث شاہ فقیر نے سب نال اڈھنگ کرکے گرد لاہیاں نی

رانجھے دا جان بجھ کے کڑیاں منڈیاں نوں ورچنا

ماہی منڈیو گھریں جا کہنا جوگی مست کملا اک آ وڑیا
کنیں ویلے مندراں سہلیاں نی داڑھی ہوٹھ سر ان منا وڑیا
دم دم کھڑا اچھے نام گرو متھے جوگ آ لاک لگا وڑیا
کڑیاں نال نخرے کرداے گل کوئی گیان پوتھیاں سد سنا وڑیا
کسے نال قدرت بھل جنگلے تھیں کم بن بھل بھلا ڈے آ وڑیا
کسے گھریں جانیکے آکھنا ہے جوگی مست بھبوت لگا وڑیا
دم دم دے نال اوہ ذکر کردا اک رب دا نام دہیا وڑیا
جیہا نام ہیر کوئی جالیو تے آکھ دیو جوگی آ وڑیا
ذکر کردائی ٹیٹھ کے ہو گوشے کہیا سوہنی نال دا وڑیا
وارث کم سوئی جیہڑے رب کرسی میں اوسدا بھیجیا آوڑیا

کڑیاں دا اپنے گھریں جوگی ولوں دسنا

کڑیاں ویکھ کے جوگی دی طرح ساری گھریں ہیر دے سہیلیاں آئیاں نی
اک جوگی سلٹے نگر آیا کنیں وس نے مندراں پائیاں نی
ناہیں بولدا زبان وچوں بھاویں بھجیا ہان نہ ٹائیاں نی
ہتھ کھپری بھاونڈے وڈیاں تے مرگانیاں گلمیں پائیاں نی
ارڑاو ملو انگ جالیاں دے جیہاں انگ تے ڈیاں چھائیاں نی
پریم تیاں اکھیاں لگ تیاں سدا گوڑیاں لال سہایاں نی
خونی بانکیاں نشے دے نال بھریاں نیناں کھیویاں ان چھبایاں نی
کدی سنگلی سٹ کے شگن بولے کدی سوا ہو سیاں ڈائیاں نی
کدی کنگ وجانیکے کھڑا روندے کدی جس کے ناد گھوکائیاں نی
اٹھے پہر اللہ نوں یاد کردا خیر بانیاں دس نوں پائیاں نی
نشے باہجھ بھوواں وہدیاں تہاں نی مرگانیاں عجب سوہائیاں نی
جہاں ہندیاں چھیل انٹر تے نی جوبن جنہ والے گھتاں آئیاں نی
سچ جھوٹ تے حوصلہ کچھ ناہیں گلاں کرداے بہت تا یا نی
ناکوئی ماں نہ کسے نال لڑیا نیاں نہ سہیلیں جھڑیاں لائیاں نی
اوہدے حسن دیوانیاں کیتیاں نے گلاں مٹھیاں بہت رسایاں نی
کوئی کوڑ لوڑ اسنوں آن ملیا کن پڑکے مندراں پائیاں نی
کدی ول نجوم کتاب واچے پرشن قرعہ فال کڈھایاں نی
کدی نے چوکی کٹے پڑھے تسبیح کدی نہا دھو دھوپ دکھلایاں نی
ناد اوہ منڈیا گوڈری ناد جنگم ناد اسیاں وچ چھیڑایاں نی
کدی ہسدا نے کدی رو دیداے کدی کوک کے دسے بائیاں نی
جہیڑیاں کھوہ تے پانی بھردیاں سن ہن سب گھریں آئیاں نی
وارث شاہ چیلا بالناتھ دا اے جھوکاں پریم دیاں کسے نے لائیاں نی

سیدے دی بہن سہتی دیاں گلاں ہیر نال

گھر آن نے گل کیتی بھابی اک جوگی نواں آیا نی
کنیں اوسدے درشنی مندراں نی گل ہیکلا عجب سہایانی

پھرے ڈھونڈدا وچ جوہاں دے جوگی اوس لال گوایا نی
سوہنا چندر جہیا وڈا اندر سر کیہے مار کر مال وال حب آیا نی
ہیرے کیسے رجو نس دا اوہ پتر روپ ٹھٹھ تھیں دوں سوایا نی
نہوں نظر پھر دا وچ ٹھیکریاں دے متھے چمکدا نور سوایا نی
دوو نال پکاردا اس سیاں جانی یار کوئی اوس ونجایا نی
حسن بصری جہے آن کے عشق اندر تن خاک دے وچ رلایا نی
مرزے صاحباں نے وکھو عشق اندر چا اپنا آپ کوہایا نی
کلمرد تے رومسری کاملاں نیں الئے کے لفظ کی پایا نی
گرونا تھ دا اوس نے نام لے کے پنڈ ڈروہاں تا روجایا نی
سسی دیکھ جوان نے عشق اندر لاچ نیندری بار ونجایا نی
پھرے دکھیدا وٹیاں تھیل کڑیاں من کسے تے سبھر آیا نی
کائی جھنگ سیالاں دے آکھدی اے کائی کہے ہزاریوں آیا نی
کائی آکھدی کسے دے عشق پچھے ولے لا مکھ کنے مندرا پایا نی
کوئی کجھ آکھے کوئی کجھ آکھے عاشق اک تے چتے لیایا نی
کائی آکھدی ایاں نہیں جوگی ہیر سیلے کن پڑایا نی

نالے گاوندا تے ماریدے وونڈلے وڈا اوس نے رنگ مچایا نی
کوئی وڈی مراد دی چوک انہوں کسے بھاگ بھری چاک لایا نی
وچہ ترنجناں گاوندا پھرے بھوندا انت دسدا کسے نہ پایا نی
گل سہیلیاں ہور محراب متھے باناں فقر دا خوب سہایا نی
ابراہیم ادھم جہاں جوگ اندر گل مال تے ملک لٹایا نی
لوکھی سن دی ای کسے جہیڑا اوہ سانگ جہ گیان دا بن آیا نی
یوسف آن زلیخا دے عشق کارن بارہ سال قید کرایا نی
ایس عشق پچھے کیاں کرن قصہ وڈا وڈھ کے ندی رڑھایا نی
سسی آنگ جوان ہے کاہن صورت گوپی چند جوں جوگ لیایا نی
کوئی آکھدی ایہ بھرتری لے اج حکم تیاگ کے آیا نی
کائی آکھدی حسن دی اجوڑ پھر دا تاہیں اوس نے کن پڑوایا نی
کائی آکھدی پریم دی چاٹ لگی تاہیں اوس نے رسیس منایا نی
کہن تخت ہزارے دا ایہ جوگی بالناتھ توں جوگ لیایا نی
ایہناں لکھ ماساں تہتاں نی جہناں بجا پریم اجایا نی
وارث شاہ ایہ فقر تے نہیں خالی کسے کار نوں دے آیا نی

ہیر دا رانجھے دی گل سننا

مٹھی مٹھی ایہ گل نہ کرو اڑیو میں سن دیاں ای مر گئی جے نی
گئے ٹٹ تراں نے عقل دی میری دھوہ کلیجڑے پئی جے نی
اوہدا دکھڑا رونا جدوں سنیا سٹھی میٹ کے میں بہی جے نی
کویں ویکھئے اوس سانڈے نوں جدی عمر رنجھے پئی جے نی
اگ لوسدی ہنوں دے تے جھنگ پئی کسے موت اوہنی گل کیں پئی جے نی
سوہنا روپ الفی گل پاسو اوہ میرا تے میں مرگئی جے نی

تساں ایہ جیہڑی گل کیتی کھلی تلی ہی میں اٹھ گئی جے نی
کیکوں کن پڑائکے جیوندا اے گلاں سن دیاں ایں جندگئی جے نی
مسوں کھنوں انام چولینیاں ہو جند سن دیاں ایں گل گئی جے نی
ویکھاں کیہڑے دیس دا ایہ جوگی اس توں کن پیاری رس گئی جے نی
جس ماں نے باپ بہین بھائی کون کر کے گا اوس دی سی جے نی
اوہدیاں سہیلیاں نوں میں جے گل کہنی ان اوہ ارشاد قرطے گئی جے نی

ہائے ہائے مٹھی دھیدی گل سن کے میں تاں گھڑ لدی گئی جے نی
جیہندا جیون پتر سو اوانجھا نارب اماں بہہ گئی جے نی
جس نڈھ کونت فقیر ہویا تس ماؤں دی جڑھ ہو گئی جے نی
جس سوہنے یار دے کن پاٹے اوتھاں مندری جڑ ہو گئی جے نی
ناہیں ربّ دے غضب تھیں لوک ڈردے متی لکھ دی ہیکڑ ہو گئی جے نی
بھاویں عکھڑا راہ وچ ربّ دے ڈٹھا کے خبر اوس دی سنگ لئی جے نی
جس نادیر امیر فقیر ہویا پیہن اوس دی خیر ہی جے نی
گلیاں وچ پیوا نرمی ہوگ پھردی سینے گھا فراق سہہ گئی جے نی
اڑیو ڈنڈی ہے گی عمر ساری جوگی یار ہویا مر گئی جے نی
وارث شاہ پھر ادکھاں نال بھریا خلقت مگر گویل اوسے پے گئی جے نی

رانجھے دے جوگی ہون تے ہیر دا افسوس کرنا

ربّ دے مجھوں کجھ جے ہوئے انجانی ڈیرن چٹڑ جوگی میوں ٹٹھیا سو
نالے کن گئی نالے کن پاڑے اگلا عشق تھیں نفع کی کھٹیا سو
خون جگر دا عشق دے کھیت اندر جھلی بیلیاں وچ لاکے چھٹیا سو
ایسا انجھنا پھل گلاب اسی ہیر ہیر اندر جوبن لٹیا سو
مہربان ہے ربّ رسول اہی جا وصل دلبراں تے چھٹیا سو
ثابت قدم جو عشق دے راہ اتے قدم لگاں تے پچھاں ہٹیا سو
ہویا چاک ٹکڑے ٹی خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس نوں سٹیا سو
غم ہنیڑ دے سوں آوا ہی رانجھے ہو جوگی میوں اٹیا سو
گاہ عشق دا گاہندیاں تھک گیا کجی گھڑی ہی عشق دا ہر ٹیا سو
لگے اگ فراق نے ساڑ سٹی سٹڑی بلی نوں پھیر کیوں کٹیا سو
ہیر واسطے دکھڑے کرے پھر الوہا تار جیہے تل چٹیا سو
قدم گاڈ اسی وچ دانیاں دے وچ چھانی پامنوں چھٹیا سو
تیغ عشق دی نال شہید ہویا دکھ سہڑے نے سیں کٹیا سو
جو کوئی ساتھ ربّ سی نال رانجھنے دے حصّہ جوڑ تھیں کھٹیا سو
تیغ صبر تھیں مار نفس مری دی شرک کفر نوں گردنوں سٹیا سو
نکل جیہ چوری چوری ہیر والے گھر ہیر دا جا اُٹھیا سو
نی ہیں گھول گھتی سکھیاں اسی ہیر واسطے دکھڑا اکٹھیا سو
وارث شاہ ایس عشق دے وچ وچوں جفا جال کی کھٹیا وٹیا سو

رانجھے دے لباؤن لئی ہیر دا سہتی نوں کہنا

گلیں لائیکے کوئی لیاوا سنوں لا مجھے کیہڑی تھاں لانی
کھیلا ئیکے دیس وچ پھرے بھوندا لے انجھا مانگ کے کھاوندا نی
ویکھاں ماجھیوں وچ ہے ڈھول اتی شگرد لاکے کھناوندا نی
کون گورو تے کیہڑے کن پاڑے چیلا کس دا اوہ کہاوندا نی
دیکھاں کیہڑے دیس دا چوہدری اے آئے ذات آکون سداوندا نی
پھرے ترنجناں وچ خوار ہوندا وچ ویہڑیاں پھیرا پاوندا نی
آکس طرفوں کتھے جاوناں سو کی نام تے باپ ماوندا نی
وارث شاہ راٹھوا کا سدائے کوئی ایس دا انت پاوندا نی

کڑیاں دا جوگی نوں مخول ٹھٹھا کرنا

پانی بھردیاں باہر ٹیار کڑیاں ویکھ جوگڑے نوں کھلی ہار یانے
موہیاں مانیاں جنہاں کوار دیاں نے نینہاں اعال وچار یانے

جھاں وچ کے اکھ کوئی کیتا کن تھیلے دے کاس نوں پاڑ یانے
اید جان اکھینے چاک اللہ ہا کڑیاں سیک کے دین نوں جھاڑ یانے

ہیر کٹھیریاں نال پیار دا اودھنوں آکھ کے اگ لا ساڑیانے
ہتکاں کھول کے لکھاں ٹاریوں نے جگر جوڑا تیر تے ہاریانے

سٹھیں بھرن مچلیاں ہو مچھیں اودھنوں پلنگ اتے چا چاڑیانے
بہنے نال پیار دے جوگڑی نوں کول سد بہا کے ماریانے

چنچل ہاریاں کواریاں کن پاڑے ہاڑے مٹھی لیک ماریانے
گلاں کرن تیجے آن کے شوکیاں نی ہتک جوگی دی نال سواریانے

کنگن پہنچیاں لاہ کے سب لیے نال اوہنوں بھیا منگنے چاڑیانے
سوہنے لنگ کے سب ہتوت انگوں پویں لا نیکے چنگ جا پاڑیانے

نالے کرن گلاں نالے ہس بولن نی سوتے کچھ فقیر سہاڑیانے
وارث شاہ میاں پویں بھاہ کے تے انجان اگو ٹہر کر ماریانے

کڑیاں دا جوگی نوں لین جانا

لین جوگی نوں آئیاں وچ فیلا ہو چلو گل بنا سواری آئی
تجے ویلیاں جانسکار جوگی کیوں نی سا ہلیں رکی اپیاری آئی

ایسے نال کیوں لائی نے دوستی نی اوہدا اندروں جی اکھاوری آئی
ہو کے نرم گلاں نال مٹھیاں دے اوہدا اوں کلیجڑ اٹھاری آئی

وڈی مہر ہوئی ایس اتے چھڑے ہیر دتوں جیلہ ہاری آئی
منگ نگر تے ایہ کھانا باتاں حق دیاں چا وساری آئی

بیٹھے کنبھ دے ویہڑے جو پیت چلے نگر جا تیکے کجیاں ہاری آئی
وارث شاہ تمہیں گھرے کھا آیاں نال اج وڑاں لوہکار گئی آئی

کڑیاں دا افسوس کرنا

گندھیں گلاں دیاں شوکیاں جھاتیاں نے جگ جوگی دینال کچھو پانے
ایسے سوہنے مکھ محبوب آگے کیوں جتوئیں دی راہ رہایانے

اوہدی مٹی ناں وے جگر اندر چھری درد فراق چلایانے
وارث شاہ میاں ہتی مدھری دی حسن بانولی کیوں چاڑھایانے

کڑیاں دا افسوس

کڑیاں ویکھ کے حسن فقیر دے نوں اچی کوک تے شور پکاریانے
ٹھگی نال کیتا جوگی مدھڑے نوں کیسے جنم دا وڑ بنتا ریانے

وکھو سند چوڈھویں رات دے نوں لا کن بھبوت سنگاریانے
جن دی انگ سبد اچڑھ تخت بیٹھا سلیمان نبی جاؤ آتاریانے

ایہدی عمر سی ہسنے کھیڈنے دی نال دُکھاں دے وقت گذاریا نے
وارث شاہ شیطان تے نفس وانگوں دم جھوٹوں کھٹ کے رہا نے

جوگی اگے کڑیاں دی عاجزی

رسم جگ دی کرو اتیت سائیں ساڈیاں سچ زباناں نی بھیناں کیجے
چلو سیر کرو نگر کھیڑیاں دے جوگ منتھ دا اکھ گیان کیجے
سبھے منتھ کے کھولتیاں نی جوگی عرض اساڈڑی مان کیجے
نالے کرن عرضاں کڑیاں تی نالے ہن پیار بی آن کیجے
چلو ویکھئے گھراں سرداراں نوں اجے صاحبو نہیں گمان کیجے
اٹھو میرے ویہڑے نوں کرو پھیرا اوہدی طرف دھیان کیجے
ویہڑا اوہدا چلو وکھا لیئے ہتی موہنی تے نظر آن کیجے
منظور ہے عاجزی رب تائیں اوپر بندگی کجھ نشان کیجے
ساڈی بنتی منّو فقیر سائیں ایہو عاجزاں نال احسان کیجے
وارث شاہ میاں نہیں کرو آکڑ فرعون جیہاں نوں دھیان کیجے

کڑیاں نال جوگی دیاں غرور بھریاں گلاں

ہیں وڈے فقیر ست پیڑھیے ہاں رسم جوگ دی ہیں پچھانے ہاں
گھیاڈ اور گرتے شیشہ چھپے ہیں تہاں ہاں رسم رتاں جانے ہاں
نگر وچ نہ آمار جلائے ادھیاں یہ کے نیواں نانے ہاں
ٹوک جھلیے ڈھنگ تے شربتاں نوں ای آدمی نظر وچھانے ہاں
گل اپنی تے بجھانا آئے اوہنوں اپنی گل تے آننے ہاں
کند مول اجاڑ وچ کھائیکے تے جہاں لبھے کے جوں جانے ہاں
تسیں نال سوہنیاں خوبصورت ہیں لٹیاں باٹیاں جانے ہاں
گورو تیر تجھ جوگ براگ دے وے تہاں دے ہیں پچھانے ہاں
پری جن تے لن شیطان اسیں نٹھ سیفیاں اہناں نوں جانے ہاں
وارث شاہ میاں بن یار در دے ہور خیال نوں کوڑ چھاپنے ہاں

کڑیاں دی پچھ گچھ

سنی جوگیا گھبرو چھیل بانکے نیناں کھیوا مست دیوانیاں وے
وچوں نہیں ہیں حنہ تجھ بیت دی تن کھیں میٹھا نال بہانیاں وے
کہناں جٹاں دا پت توں کہن کوئی سیں پچھدیاں گل ستر انیاں وے
کون انت تے کاسنوں جوگ لیا سچو سچ ہی دس ستانیاں وے
کیسے بن بھابی بولی ماریا ای ہک سالڑیاں سونال طعنیاں وے
جیہا دس شتاب بے جیو جاندا اسیں ڈبے نال مر جانیاں وے
کتیں مترانیں سراں سہلیاں نی دا تیری تیرے سر بھوانیاں وے
کس مہیں کن کس یار ٹوٹی تیرا وطن ہے کون دیوانیاں وے
رانجھا تخت ہزارے تھا جاپناں ایں اسیں پچھیاں مغز کھپانیاں وے
ایس عمر کی لائق ہے ٹپی تینوں کیوں جمع نہ ایں ویس بیگانیاں وے
وچ ترنجناں بیٹھے چار تیری ہووے ذکر تیرا اچلی ہانیاں وے
نالے پچھدیاں لے مسکراں باں نی نالے اکھیاں ہین چانیاں وے

کرن ہتھاں مٹھیاں بھرن تھکے اُتے بچکے تے اُڑجانیاں نے
وارث شاہ گمان پریں میاں آئے ہیر پامال خزانیاں دے

کڑیاں اگے جوگی دا مکر جانا

جوگی آکھدا مگر نہ پوو میرے سب جھوٹھ نہ فقیر دا دیس کہیا
تُوں جاں انگ مٹی لیاں دیس جھٹے اساں نفس ات صفات تے عیش کہیا
وطن دم دے نال ہے ذات جوگی ساڈا ساک قبیلڑا خویش کہیا
جنہاں وطن تے ذات وِل دھیان رکھے اونہاں دا رہے دا درویش کہیا
دُنیاں نال ہیوند ہے اساں کہیا پھیر جوڑنا نال ہرش کہیا
جنہاں خاک تے خاک فناہ ہونا وارث شاہ پھر نہیں وی عیش کہیا

جوگی دی گل

ساون اکاوری بھات کھانی کھنڈ کر دودھ کا ہین مٹنے ہاں
جیکر اپنے وت نے آ جانیے گھٹی جھنڈ سرنے اسیں جھوٹے ہاں
گھر مہراں دے کا سنوں اساں جانا سر مہریاں دے دا سیں مٹنے ہاں
ہنہاں سب ہو رخیال ناہیں اک جھنگ کوں رہ پچھوٹنے ہاں
اسیں جانئے ہاں ہیر کون کوئی اسیں نبی اولیاں نوں ٹٹنے ہاں
وارث شاہ میاں ہمیں ال بھابھڑے اُنہے ہو ونگے بات نہ پھٹنے ہاں

شاعر دی گل

جوگی کڑیاں دی بات اک سنی اونہاں وچ ہیر ہڑ الایا ای
دونہاں عاجزی عجز سی بہت کیتا جوگی اک نہ جیو تے لایا ای
جوگی آکھدا ناں بے فائدہ نفع اونہاں توں کیسے پایا ای
جنہاں مت نہ مانی تے عقل کیتا تنہاں اُنت نوں کھاڑیا پایا ای
اساں ناں دی مت اک لیی ایہہ گوراں نے سبق پڑھایا ای
وارث شاہ کڑیاں لاچار ہویاں جوگی صاف جواب سنایا ای

کڑیاں دا ہیر اگے حال دسنا

کڑیاں آکے حقیقت جو گڑیدی مُنڈ ڈھنڈیا ہیر دل چاوندا ای
رنگو رنگ نے آفا فقیر اسماں نے آپ ہو آپنی خبر سناوندا ای
ہیر پاس حقیقتاں کھولیاں نے جیو وچ نہ شوق سماوندا ای
ہیر جوگی نوں عاجزی بہت کیتی کائی گل نہ جیو تے لاوندا ای
بے پرواہ ہے اساں معلوم کیتا پیا رب دا نام دھیاوندا ای
اوہ بے ہاڑے تے منتاں بہت کیتے غم کسے دا مول نہ چاوندا ای
جھوٹھ موٹھ دی گل جو کرے تیتھے تیر ہجوا ایں پھیر ماوندا ای
ڈُبے ساڈڑے چکڑے ہیر تیتوں جھنجرات نیہہ آوندا ای
بہی بہیں نجورتوں پلنگ اُتے ذرا کوئی نہ مول بلاوندا ای
اساں منتی جوگی نوں بہت کیتی غم کسے دے ہیر ان پاوندا ای

اسیں بہت تعریف سُنا رہیاں وہ اک شہر تے لاوندا اے
وارث شاہ واںگوں سن بات تینوں کرمار دے نام اکھاوندا اے

کُڑیاں اگّے ہیر دی عاجزی

بی بی میں نے تسیں ہزار دیہوا ساں تُسیں نال نہ زور کوئی
جیہڑے رب کیتے کم سوئی ہوون ہونی ہو رہی ہور دی ہور ہوئی
دوس کیہا ہے تساں جاریاں نوں جیہڑی رب نوں بھاوندی کرے سوئی
متھے لکھیاں حرف نوں کون موڑے جیہڑی ہونی سی انت ہو گئی ہوئی
بدی جٹ دی سبھ قبول کیتی رب باجھ نہ آسرا ہور ڈھوئی
سب سختیاں سہیاں جھلیاں تساں نال نہ کہی میں ہور کوئی
ہس ہس کے جھگڑاں کردیاں ہو ہیر غریب دے نال غمخوار ہوئی
بھاویں کھا آکھو سر جھل بیٹھی وارث شاہ واںگوں سرگود ہوئی

کُڑیاں دیاں گلاں ہیر نال

کیہے میں نے کے نوں اساں تیں نے کم کوئی ساڈا تیرے نال اہیرے
اجے سکیوں آ نہ چھکیں تیں کدوں ہویا عمر دی جال ہیرے
چنہاں دا ورِی پادیاہ آندی سبھے کیتے نی چالہاں ہیرے
کائی وڈناہیں تیرے نال ساڈی نہ رہوانی ہن سنبھال ہیرے
تینوں اکھیا جوگی نوں سد لیاؤ اٹھ پئی ہیں ایس خیال ہیرے
اساں ہسدیاں آن کے گل کیتی لیہ وانگ توں لیں چہڑی نال ہیرے
نالے آکھیو نالے مکرنی ایں سکتے رکھیو جوگی دی بھال ہیرے
وارث شاہ تینوں نت کبھانی جیوالیس خیال توں نال ہیرے

ہیر دا جواب

صبر پچھے تساڈیاں پیاں نوں جنہاں جم کے تسیں نہ کٹیاں ہو
ہو پھیر ونانیاں مرن مالپے جنہاں دکھ سہیں سر تتیاں ہو
کھے کسے دے مونہ نہ لگدیاں ہو سبھے جنڈ دے لیس دو چپٹیاں ہو
کرن مسخری نساں نوں سکھیاں ہو لکے کے تسیں نال کدنیاں ہو
جنہے دیو پریاں جانیاں نوں لبے چال پریم نہ چکھیاں ہو
مار تیر انہوں نیاں طعنیاں دے تسیں ترکشاں کانیاں کسیاں ہو
برا کہن تے برا کاونے تے اک ٹھکے سچ تری نستیاں ہو
وارث شاہ وانگوں جھنڈ نیک گلاں کہیاں پچھ پریاں جٹیاں ہو

کُڑیاں دیاں گلاں

تیرے بھلے دے واسطے گل کیتی کوئی ویر نہ اساں کماونا سی
کھری بہت سی عقل دیاں انہیاں دی ساں تے بجھوں لُکھ کیوں آونا سی
بُری جا وندی آدمی دی گل تینوں آکھ کس نے کوک سناونا سی
ساڈا بخش گناہ تے لس کر جاؤ موہوں اتنا اساں کہاونا سی

کیہوں لمبیاں ہتھی توں سکھیاں نیں اصل جوگی نوں کاہ بلاونا سی
نہیں سی ہیکیاں وچ مشہور کرناں جے ساہوراں آن چھپاونا سی
سچ آکھنے نوں کاہنوں جھکنی ایں بھلا مجھ کے نیوں لاونا سی
وارث شاہ اساں بھیت لبھ لیا تیرا انت نوں کسے نے پاونا سی

ہیر دا جواب

مکر نکیاں منڈیاں سکھیاں ہو پھر وچھیاں توں نال لوئی
جاؤ بیلیو اپنی گھریں بیٹھو بہت گلاں تھیں ہیر بے حال ہوئی
دل ہیر دے پھیر خیال ایہو جیہڑا سجرے یار دی بھال ہوئی
گلیں نال رہوا گلیاں چلیاں دی جتھے وڑدگیاں نیں مہنال ہوئی
ہوئی وہل کڑیاں سبھے گھریں گئیاں ہیر لنگھ دے نال وصال ہوئی
وارث شاہ گھر ہیر دے جاونے دی ایدھر جوگی نوں قسمدی فال ہوئی

جوگی دا رنگپور وچ منگن جانا

رانجھا کھپری پکڑ کے اچڑھیا سنگی دوار ہی وار وجاوندا اے
کائی دسے پیدا کائی پالکر کوئی تھالیاں سن لیاوندا اے
کائی آکھدی جوگ کر لاؤاں آیا کائی رونیاں چھان اٹھاوندا اے
کائی آکھدا ستیا چاک بھیردا نال ستیاں دے راگ گاوندا اے
مکر نال ٹلے سانکھڑے تے کوئی چودھری سادھ جناوندا اے
کائی چوڑے کے ہتھ تے کرے منت سانوں سر تفر دے ناوندا اے
کسے نال لڑوا کسے نال ہس وے اجڑا رنگ تے رنگ مچاوندا اے
صورت فقر دی اکھیل گندیاں نے نال کرکے فقر وکھاوندا اے
کائی آکھدی چاک یہ چر لئے عشق مشک نہ بھید چھپاوندا اے
لڑے بھڑے تے گالیاں دے لوکاں ٹھٹھے مار لوہڑ کماوندا اے
واہ واہ خالق پیدا کرن والا صورت کیہ سوہج شرماوندا اے
اکھو خیر گھتو وہیڑے وچ الیوی ناد پھوک کے پیار اڑاوندا اے
کائی آکھدی مکھ تھیں بچن اتر جوگی دعا اسیس سناوندا اے
کائی دے گالیں بے بانسے ڈھیر دا کائی بولدی جو بن بھاوندا اے
ڈول کھڑ پال ایس دی جوگیاں دی اکھیں نال بچھارتاں پاوندا اے
کائی آکھدی مست دیوانڑا اے ویڑے وڑے کے کنگ وجاوندا اے
کائی آکھدی چور اچکڑا ای چوراں وانگ ایہہ سینتراں لاوندا اے
رناں ویکھنے دا ایہنوں ٹھرک لگا کائی ہنے اودھال سمجھاوندا اے
کائی آکھدی ہٹیاں ویکھنے نوں نال کنگ دے راگ سناوندا اے
کائی آکھدی ٹھگ اے دھال پھر دا سو ہاں جیہاں کے نگ کراوندا اے
آٹا کنک دا لئے تے گھیو بہتا دانہ ٹکڑا کوڑ نہ پاوندا اے
وارث شاہ رانجھیٹڑا اجن چڑھیا گھر گھری مبارکاں لیاوندا اے

جوگی دا پنڈ لٹے تے پنڈ دیاں کڑیاں ولوں خیال

آن وڑے ہاں اجڑے پنڈ اندر کائی کرنی رنجنی کاوندی اے
نکلی پاوندی نہ سمی پتی مار نہ دھرت کنباوندی اے

گیت گاوندیاں نہیں چوہڑیٹری اگے جدا راہ کانی پاوندی اے
ماہ گامار کے یار پیار کرکے نہیں کانگ تے مور لوڈا وندی اے
سُوئی لبھنے دا کسے ڈھل نا ہین کوئی ویلی چاک چھڈ وندی اے
وارث شاہ چھڈ چلیے ایہ نگری ہی طمع فقیر دی جاہوندی اے

انجانیاں دیاں جوگی نال گلاں

مل جوگیا اسیں وکھالیاں اے جتھے رنجھے چوہڑ نے گانمیاں نی
تند نکلے تکلیوں ٹٹ کے تے کے ایک ڈونی نوں بہت ہسا ندیاں نی
لکے جوگی نوں آن وکھالیو نے جتھے وٹیل چھپ پا لاندیاں نی
رنگ رنگ دی ہیک ہین کرکے وارث شاہ نوں گیت سناندیاں نی

کڑیاں دے پڑاں کول جوگی دا آونا

ہتھے رنجھناں دی گھمکار پوندی کتن بیٹھیاں لکھ مدھریاں نی
سنگواریاں وچ کاریاں نی لتے پاہیاں مشک لپیٹیاں نی
اروڑیاں مشک وچ بوڑیاں نی ہیلیاریاں چھل سٹریٹیاں نی
پٹھانیاں چادراں تانیاں نی پشتو ماردیاں نال مغلیٹیاں نی
درزانیاں گھر سیانیاں نی بروالیاں نال محیٹیاں نی
راولانیاں ہیٹیاں ملیناں یاں جٹاں الیاں نال جگیٹیاں نی
چنگڑانیاں نانیاں میراں نی نال سوہندیاں رودمیٹیاں نی
بانسی گریاں ٹیٹیاں گگڑیاں نی ویراں ادہاں نال جٹیٹیاں نی
کھیکناں تے نیچے بندناں نی چوڑی گرنیاں تے لمرٹیاں نی
طوانیاں ہوراں انہاں نی کشمیرناں نال چھلیٹیاں نی
بھرائیاں ڈیماں سر سیاناں ساہنیاں اتے گلیٹیاں نی
کاغذ کٹیاں ڈگرنیاں اُردبیگن ہاتھی بناں تے بلوچیٹیاں نی
پری ادھیین پہاڑناں بھی طناناں نال سندھیٹیاں نی
بھولے آپ وچ حال ستاں جہاں جھنگ دیوچ پلیٹیاں نی
رہیا مذ کسے دا دس جوگی نوں کی ادھینے لگے ٹیٹیاں نی

کھتریٹیاں تے بھمیٹیاں نی ترکیٹیاں اتے جٹیٹیاں نی
لوہاریاں لونگ سپاریاں نی سند خوجیاں تے زرگرٹیاں نی
متھاریاں تے پکھی واریاں نی سند تیلناں نال چھیٹیاں نی
بنجاریاں نال چماریاں نی راجپوتناں نال کھٹیٹیاں نی
سیدزادیاں تے شیخ زادیاں نی ترکھانیاں نال گھمرٹیاں نی
گندہلیاں چھل چھبیلیاں نی کلالناں چاٹیاں ہٹیاں نی
چھیلناں میوناں سٹھے کٹناں کھسارناں نال ٹھٹھرٹیاں نی
موچانیاں موہناں ہائیں کٹناں آتشبازناں ہو بہلوٹیاں نی
اپالناں موناں کنگراں دیاں اچھوتاں اتے نگرٹیاں نی
سُنیاریاں تے سے آریاں نی نال چوہڑیاں تے دوہڑیٹیاں نی
پوربانیاں اجناں نیل واناں ہرالیاں اتے پنجیٹیاں نی
بانکیاں گجریاں نال ڈوگریاں نی رتیول راج رچھیلیاں نی
پوٹھوہاراں اتے بنگالناں بھی ہندوستاناں کم تلیٹیاں نی
کرا انجلا جوگی نوں لاگلیں وٹے ہر دا کے کیہے پٹیاں نی
وارث شاہ جیہا وچ موٹھا والے مٹھیاں سالیاں مٹھیاں نی

جوگی نال کڑیاں دی مخول

کائی آن انجھیٹے دے نین ویکھے کائی گھڑا آن میلا ہوندی اے
چھوٹی عمر دی دوستی نال جس دے دن چار پر توڑ نبھا ہوندی اے
کائی گھڑا انجھیٹے دے نال جوڑے تیری طبع کی جوگیا چاہوندی اے
کائی ویکھ حیران ہو کھلی مورت چپ کیتڑی شوق نوں سا ہوندی اے
سہتی لاڈ دے نال چوا کرکے جا سہلیاں جوگی دیاں لا ہوندی اے
اجو بجو جھجو کھجو تے بجو ہوندا کون سے اک جا کہاوندی اے
اڑیو ویکھیو شان اس جوگڑے دی ملی اجانڑے سر رگ بدندی اے
کوئی اوڑھنی لاہ کے مگر بھجے دھوہا بھبھوت چالا ہوندی اے
کائی نال پیار دے گل کردی تے جھوں آ بیکلے تے مسکراوندی اے
کائی ٹھلاں دے کے چھیڑدی اے کائی گوڈیاں دے مڈھ بہاوندی اے
رانجھا چھپ لکون ہے انھیڑی کائی اجوڑی دھمی آ ہوندی اے
وارث شاہ نال ایہ ہیری آدھی کھیڑیاں دی بادشاہوندی اے

جوگی دی سہتی اُتے نارازگی

اجوڑی کمی حلتے دا پیر مشتندڑی تریجنے گھم دی اے
لاہ سہلیاں ڈاردی جوگیاں نوں اتے رل نال میں نوں ٹمدی اے
سر دا سے لوہکاں لاہکاں دی بہن دی ویلدی تے نمن لمدی اے
کرے آپ بے دیاں نال فقراں سگوں سہلیاں نوں نہ ہرچدی اے
پھرے پچھ کی شوخ بیہان گھوڑی ایہ کت دی نیا ایہ تندی اے
وارث شاہ دل آوندا چیر سٹاں جیاد پر ظلم دی سمدی اے

سہتی دیاں غصے بھریاں گلاں

سہتی آکھدی اوا سخت بولیں تاہیں لیوں تیں کہ بیرلیں دے
ایتھاں مکر دا بھیس وٹا یا ای جیہڑا ناواقف دھنوں انسیں دے
ویڑے وڑ کے کھوہوں گی جھنڈیاں نوں تیرو شکر بجا تاں آنسیں دے
سہتی اٹھ کے گھراں نوں گھوک چلی نکل آسیں بیوں جانسیں دے
لکوں پکڑ کے زمین تے چا سٹوں تیرے نال کی ساتاں نوں جانسیں دے
دھکو دھکو کراں لنگ ہم تیرے تدوں ب نوں ٹھیک جھکپا نسیں دے
گڈوں اٹنگ جاں چور کے گھراں نوں تیغ دوں چھپ تے تیری آنسیں دے
وارث شاہ وانگوں تیری کراں خدمت عذر دوج سجناں تے ولانسیں دے

جوگی دا جواب

کیہی فقراں دے نال ہاڑ رہی ایں بھلا بخش سانوں ماپے جیئی اے نی
دکھی جیو دکھا نہ بھاگ بھری ساسوں جتی اتے کوئی کج لکھوی اے نی
سپ شینہہ فقیر اٹنگ کو نہیں ہیں نیس کمائی اج تیرت جیہی اے نی
سالھوں شاہ نہ ہو سیا مول تیری ستھے خصم نوں تینی اے نی

متھا نال فقیر کیوں لایا ئی دھروں جٹیئے ایں نھیں لاہنی ایں نی
چڑھ جاسی بیکلے نظمی ایں جوگیاں نوں کیسے یار نے پکڑ ملینی آئی نی
تھیا ٹھیا کردی پھریں تجلی کیوں ٹل جا وہ فقیر تیریں مینی ایں نی
وارث شاہ فقیر لے گو بنی ایں جرم تیئی اے کرم دینی آئی نی

سہتی دیاں گلاں

سُنی جوگیا انجڑا پُچھیاں وے تیرے مینڈھ میں کونیا موٹیا وے
جان گئی ہاں میں سارا فقر تیرا اُتوں سادیا وچوں کھوٹیا وے
رَنّاں وچہ دار و شاہاں نال لگا سہ جا کرن گی مارکے سوٹیا وے
بیعت فقر دی من نرم ہوویں ہوویں سخت شہتا دیا لوٹیا وے
دھرنا مار بیٹھا وچہ کواریاں دے کیہے لڈی ہر دیا چھوٹیا وے
لایا ای وِس ٹیڑیاں جوگیاں اسہ گوٹیاں انوہ نہ کوٹیا وے
دھر کوٹیاں کون منوٹیاں دے کیہے چلک تس لیتھیا لوٹیا وے
لپے کاغذ تے وارثا منوں لفظ جُھدن جا بے تختے وٹے گھوٹیا وے

جوگی دا جواب

کچھے دسکلے بڑی چنچال رنے کسے مکر اتے دے ڈیری آئی نی
وٹ دتھی ہے آس مرڈی آئی گھر گی لے کھا کے ٹھہری آئی نی
جھکڑ جھانجے تے یویں وانجری کیہی چھپری لوں گلی کیری آئی نی
منہ پائی اے تیرے چڑھی آئی اُتوں گھٹتے میٹھو بھیری آئی نی
دھروبائی لے پھڑ مس ماننے نی کسے نول اٹے پڑیچی آئی نی
لوں لوں تیرا انجنے وچہ پھڑکے چرخہ سیبا ای سی بھیری آئی نی
زر کسی اے تے گھر گھسی آئی نی بررا چی آنگ چھیڑی آئی نی
چتر گھسی ما تے موہوں گھسکے نی ونا جیسی آ جیبیہ گلہری آئی نی
گھیو گھنولی لے اُول مگولی آئی نی دودھ چھولی آ جوگیاں گھیری آئی نی
انجو گھی اچھونڈیاں گھتی آئی نی باراں جوگیاں ٹیکھیری آئی نی
راہ جاندیاں اڑی دے نال کھیریں نی دھنانے تھنیں کھر ٹری آئی نی
وارث تیل لے نکل آہ مینڈ و گھر گہت کراو جدن تیری آئی نی

شاعر دی گل

دھکے جوڑے سی کھاوندا وچہ نگری ایہہ ووٹی رسی عشق دیاں ماریاں دا
کھوج تاک دا یار دا پھرے بھوندا گھر لبھدا سچ ستاریاں دا
نظر باز پھرے جہڑ کوچیاں دے عاشق ساریا عشق آواریاں دا
ہر ہر ہیڑے جا ٹیکے پاپے جھاتی پھر ڈھونڈدا درس پیاریاں دا
پھرے گلیاں دے وچہ حیران ہویا ایہو حال ہے عشق دیاں ماریاں دا
وارث فلک کتاب نوں سبھ لیکے پھرے ڈھونڈدا سچ نظاریاں دا

جوگی دا جٹاں دے وہڑے وچ پہنچنا

ویہڑے جٹاں دے منگ دا جا وڑیا لگے جٹ بیٹھا دُھگّی میل دا ئے
ویہڑے وچ جا دُہوت آ گجیا اے مست سانہن جویں مِنڈ بیل دا ئے
اُدھی مار کے گاں ٹپا یو سو کم جوگی دے ویکھا ولیل دا ئے
رنگی پھوک کے ناد گھوکا یا سو جوگی گج کے جا وچ ٹھیل دا ئے
ہو ہو کرکے سنگھ ٹڈیا سو فیلبان جویں مست نوں پیل دا ئے
وارث شاہ میاں وچ رانجھے نوں کیوں ہاجھو ریو پیل دا ئے

گاں دا ترہنا تے جٹ دا غصّے ہونا

نیا ناڑ کے ڈھانڈری اٹھ نٹھی بھن دو تہی دُدھ سبھ ڈُولھیا ای
کیسے کُجھ نے ڈیں دا ایہں جوگی ایتھے ٹنڈکی آن کے گھولیا ای
جوگی اکھیاں کڈھ کے گھت تیوڑی لیکے کھپر ہتھ وچ تولیا ای
گھت خیر اس کنگ دے ٹھوٹھرے نوں جٹ اٹھ کے وہ بھر بولیا ای
صورت جوگیاں دی کھیں گنڈیاں نی ٹاپ لنگ دے تیجھ ٹٹولیا ای
وارث شاہ ہن جنگ تیار ہویا جیوں شاگنی داگوں بولیا ای

جٹی دا جوگی نوں گالاں کڈھنا

جٹی بول کے ڈھ دی کسر کڈھی سبھ اٹھ تنے تتنے پاڑ سٹے
جٹے تا جواس ہبر کنے لے کرکے جوگڑی دے گھنٹے سٹھار سٹے
بولی مار کے گالیاں دے جٹی نیڑے فقر سندے سارے پاڑ سٹے
جٹی زمیں تے پٹڑے ماں گڈ ٹھی جویں مو اہر وس کے ماڑ سٹے
چپنے دا ڑپاڑ سے جوگڑی دے سبھ ٹنگنے تے ساک چا پاڑ سٹے
دھکے دی پوندی جاہ تو جوگی براڑے نال لے بھولے دے پاڑ لنگار سٹے
جوگی رودے دے نال کڈھ لت ماری جول مار کے مونہ سبھ جھاڑ سٹے
وارث شاہ میاں جویں پکڑ تیشہ فرہاد نے چیر پہاڑ سٹے

جٹ دی فریاد

جٹ ویکھ کے جٹی نوں کا لنگ کیتی ویکھو پری نوں دیو چمبڑیا جے
لوکاں باہوڑی تے فریاد لوکے میرا جھگڑا اجوڑ کر چلیا جے
پنڈ وچ بلا یہ آن بلا وچی جیہا جن پچھواڑوں وچ ملیا جے
میری سیاں دی موہرن مار جنڈوں تلک جھری تھوں چلیا جے
پگڑ لاٹھیاں گبھرواں ڈھکے آن گا ہنڈ دے کنگ دے ملیا جے
وارث شاہ جویں کھواں سرکیاں توں ماں ماں کے کناں ہی چلیا جے

مرداں تے عورتاں دا جوگی نوں مارن لئی تیار ہونا

آ را ٹھا نیاں جنہاں کیتی جوہوں وستیوں اٹھ کے آ گئے
ویکھو فقر اللہ دے مار جٹی اوس جٹ نوں آ اعدا پل گئے
سچ مچ جاں جٹاں لئی تیار ہونے جوگی ہوری بھی جیو چڑ گئے
ویہڑے رو دے چامہا ڈیسی چھتی دے کے ند کالکا گئے

جدوں مار چو طرف تیار ہوئی اوتھوں اپنا آپ کھسکا گئے
جدوں خصم ملے پچھوں اہراں دے مدوں ہاڑ دی چھٹے دگا گئے
مار چور کر کے اوہدے ہڈ گوڈے اوتھوں اپنا آپ دوڑا گئے
اک چھاٹ گڑھی سبھے نس گیاں نال ہنڈیاں توس راہ پا گئے
ہتھ لا کے بکی جوان پٹے کرامات بھی ظاہر دکھا گئے
وارث شاہ میاں پتے باز جھٹے جان بک کے چوٹ لگا گئے

شاعر دی گل

گھر اجلا رانجھے نوں نظر آیا جیہڑاں ڈٹھیاں جاسن بھانیاں نی
کتے ولگناں ہیر تے نال گھوڑاں کتے پکھاں اتے کھڑانیاں نی
کتے ول ڈٹھے پلنگ کھٹولے دے کتے چنگیاں سجیاں دانیاں نی
چھتاں نال ٹنگے ہوئے نظر آون کھوپے پنے ڈبیاں اتے پورانیاں نی
کوئی پلنگ اتے تے نال دیں بیٹھی جویں تگ محل وچ رانیاں نی
سہتی آکھیا دیکھ نی بھابی لئے نی پھر داں پچ منڈا کرسانیاں نی
سگوں ہے لیفا منہے اتے ٹنگنے تے رلاچے لنگیاں نوں چھانیاں نی
کتے کوریاں چاٹیاں تھونیاں نی کتے کلیاں نال مدھانیاں نی
کتے ہن مٹکے جو بھاریاں دے کتے ٹنگیاں گھر کاں سانیاں نی
اوتھے اک جھجھوہری جیہی بیٹھی کتے ہگلیاں گھڑن سانیاں نی
ستر انوا ڈیں گھر ہن انجک پھر دا ایہدی ہوش ڈالے سار کھانیاں نی
وارث آکھیاں ایہدیاں کھیوڑیاں نی جویں لائی ہے پریاں نی

جوگی دا حال

جوگی ہیر دے ساہویں جا وڑیا جھگا باز جو پھرے لالود اجی
بیا ناڑ دا باز شکار والوں سینے تراں سی عشق دے نے ور اجی
دھوس ملکے وہڑے وچ آوڑیا ہتھ کیتا سو ستھ دے چور اجی
خیر گت لئے تیوں مدد کیسی سنگن چٹ دا ہنگ نمرود اجی
سہتی ویکھ دیاں آکھیا لچ پھر دا ایہوں مان ہی کسے دے زور اجی
آیا خوشی دے نال دو چند ہو کے جیسے تار جوں نعل اللہ ہو ورد اجی
نہ وہ آکھیاں وچ چھپانا ہیں چھیلاں پاوندا ہوروں ہور دا اجی
ائی کھیڑیاں دی پیاری آوہتی اے نی ہیر سیکھ ہی جالکو دا اجی
تاں پلنگ تے سیں ہاں کھڑے وہڑے ایہدا خیال رکھ غرور اجی
وارث شاہ اگر سہتی ہی بچا ہوئی شگن ہویا ئے جھنگ تے شور اجی

سہتی دیاں ہیر نال گلاں

بھابی اکھیاں ایہدیاں گنڈیاں نی شان ویکھ دو جھان نیاں دا
واہد گھات نمول چھپان والے لت براہے ایہدیاں جانیاں دا
آدم گرجی طور نہ اک دسّے ویہوں جاپ دا پت بھرائیاں دا
کتے سجرے کن پڑا آیا کنی چار سو منداں پائیاں دا
ہڈ گوڈرے بھجن کے چور کرساں مزہ آوسی اکھیاں لائیاں دا
بے شرم ہو کے تھہرے آن وڑیا اکھیں وچ نہیں ویچھیائیاں دا

اہد طور نہ جوگیاں وانگ کوئی اڈ ٹھہرے دیر بھر جائیاں نی / وارث شاہ جوگی لو ٹھہرے رہبر داجیہا سامہنے قدم جا پاندا

سہتی دیاں جوگی نال گلاں

سچ آکھ توں اولا کہے سہتی تیرا جیو کاہی گل لوڑدا جی / وٹہرے ٹیڑیاں کتاں چھیڑیاں نی کنڈا وچ کلیجے دے پوڑدا جی
پہلے ہیر نوں چھیڑ کے جوگی پال موڑنی تے ناہیں موڑدا جی / تینوں ویہڑا اپنے یار دی آکھوں پیر فقیر نوں سوڑدا جی
پھریں دوڑ جاوندا جوگیا وے سوال وندا لٹ ٹہوڑدا جی / بادشاہاں دے باغ وچ نال چاوڑ پھریں پھل گلاب دے توڑدا جی
نالے کریں ٹھٹھے نالے سنگنا ایں نال تکنے نالے موڑدا جی / وارث شاہ توں شتر مہار بانجھوں ٹنگ مارنا ایں کوئی موڑدا جی

جوگی دا جواب

اکھوں آکھدی ہیں ایدا پرا ہولے نی دھکا دینہ ہٹکے زور دانی / ٹنبے کنڈلے نتھ تے بس کریاں میٹھی وچ پانے دے مور دانی
اساں پیر کہیا تدھ ہیر جاتا تیری گل ناہیں کوئی موڑ دانی / وچ کٹھریاں دے تیرا زور ایسا جیہا ستی نوں شہر بھنبور دانی
آندھی آکھ کتاں چھیڑناں ہیں ایکم نہ عقل شعور دانی / وارث شاہ فقیر غریب تے دیر کدھیوں ای کیسے ہوڑ دانی

سہتی دی گل

کل جاوگے نال چواڑ چاوڑ ساتوں ہنڈ کھنڈار کڈھیا یو وے / اج آن ٹیریں جج وانگ ٹہرے پھیر کل نوں آن جگایو وے
سہتی گجھ کے بول دی چوڑ رانے تینوں کنے عقل سکھایو وے / کائی گورو نہ مت سکھایو ای چیلیا جھل کے چا پایو وے
گنڈوں آن ٹیپیا وچ چوہڑیاں دے کہناں شاستاں آن پہایو وے / وارث شاہ رضا دے کم ویکھو اج رب نے ٹھیک کوٹایو وے

جوگی دا جواب

پکڑ ڈھال تلوار کیوں گرد ہوئی ایں تھامنی ایں کٹھی ایں بھاگی اے نی / پشو آھڑی فوج دی ایں تے شیلاں دے لک ٹوا اگی اے نی
کسے اس وسی ایں ٹی ایں نی چوراں آں دو لگے ہی آوگی اے نی / آگے کناہوں نٹھ جا ساتھوں نہیں ہو جاسی مونہہ بھاگی آنی
چنچلہاریاں آوارگی اجناب نے چھیڑ نکی ایں ڈیرے ہی آلاگی اے نی / تھاڈاں ناہیں آ چھیڑ چھپ کنے جاندے دے گرنالاگی اے نی
اسیں جھبیاں نال جھگڑ ان چھیڑ دے کھنڈ تے نفر کیوں جاگی آنی / وارث شاہ فقیر دے قدم پھڑی اے اتے کبر ہنکار تیاگی آنی

داغ دنب نفس بہت سہبال رکھیں چادر فقر دی چٹڑی ہو ترٹیوں
نقر مٹھڑا کھیت کماوڑائے چوہا ہو رلا گو منہی ٹوٹڑی نوں
پاٹڑے جو گیڈے کھیڈن جانبازی چلیں سمجھ کے چال اِس کھیڈیوں
وڈی پانو برابر جانئیں جی لتے بھیں لبے چھوڑ مٹینوں
من مائیے جوگ نوں پاٹرے ناگ مائیے رکھ جوں سو ٹرٹیوں

رتھ پکڑ مطہر یقین والی ماریں نفس شیطان دی کھوتڑیوں
حال فقر دے نوں رنگ لا نا ہیں دل صاف رکھیں نیت کھوٹڑیوں
خصی بلد وانگوں گائیں وچ پھرنا نہیں سنگھنا وہڑکی جھوٹڑیوں
جنی نیتی نمانیاں وانگ بنا رکھیں ثابت اِس لنگوٹڑیوں
وارث شاہ میاں بیلے چھری کاٹی وڈھ دور کریں اِس جھوٹڑیوں

کلام رانجھا بابالناتھ

ثابت ہو وسے لنگوٹڑی سنی ناتھا کاہے جھگڑا ماچار دائیں
جیکر شوق ہوندا مینوں رب الا ہوندا ست لست غفار دائیں
ایس جیوں نوں نڈہڑی موہ لیا نت فقر دا نام چتار دائیں
سر دور کرکے جیوں کن پاٹے تدیں کبر ہنکار نوں مار دائیں
جے میں جاندا کن توں پاڑ دینے ایہ مندراں گل نہ سار دائیں
جے میں ست اجاڑ وچ جاہنا سیاں نال ندیاں گل سنگ چار دائیں
اکے کن سوالنے پیر تیرے نہیں تاں گھتوں گلو نت کار دائیں

ایس عشق تھیں چپ چاپ بیٹھے میری پٹیے پاڑ نے کالسنوں نابخ دائیں
مینوں عشق نے مار حیران کیتا تا تخت توں جٹ ہی ہار دائیں
ہور لوڑ نہ فقر دی مول مینوں اک کھدا ہاں غم یار دائیں
جیو ہارکے رہن جے چھوڑ میرا اٹھے حالے کاسنوں ہار دائیں
جے میں جاندا عشق تھیں منع کرنا تیرے ٹلے تے وہارہ مل دائیں
بے توں کئی سی میں نال یہ ٹھگی پہلے مندراں لیں اتار دائیں
وارث شاہ دینال کوئی گل کر دا او نہوں پکڑ زمین تے مار دائیں

کلام بالناتھ با رانجھا

پچھوں تاں روندا ہاں کیتی مورکھی میں لکھیں تہ نہ آوندا اوہ ویلا
ناتھ چھوڑ داسی ادسو بیڑے نوں تیں رہن جھگناسی ایہ جل بیلا
گنج فقر دے نوں ایس مفت پایا کیتا خرچ نہ پلیوں اک دھیلا
ہن کراں کیکوں ستھیں بخت چکا حال قال تے ٹھہری نا دھیلا
جوگ مٹھڑا کھیت کماوڑنے ایہ بالکا غیب دا پیا تیلا
بیٹے اکے نال نہ اب لگن چھٹدے نہیں نادکر یہ ڈیلا
موٹے مندراں کن بے عیب جگے لا بیٹھائی مارکے جگر سیلا

کنیں لیڈے مندراں پا بیٹھا ہویا ٹھگی دا لگے ایہ میلا
سانڈے سنگ دے وچ کو سنگ لیا جویں سنگ کنیر دینال کیلا
مطلب پایا کے تے ہویا جٹ بھیلا غرض واسطے رہیا بنے لیلا
پہلاں مندریاں دلک کے جوگ لیا کرکے منتاں زاریاں ہو دھیلا
ہنر کھوتیاں دے گھوڑے نہیں ہوندے بھیڑیے اوٹھ نہ بھیڈا جویں لیلا
کتھوں جٹ ہیرے گرداں ہویا ٹھگ بار نوں چھنے ہو ویلا
وارث جیوندی جان اکوار چھٹے اگوں کراں گا کیتے مرجیلا

الف

کھا رزق حلال تے سچ بولیں چھڈ دیوتوں چوریاں یاریاں او دے
اچھڈ چالے گنوار پنے والے سجنی پاڑکے کپتیاں موریاں او دے
جو راہکاں جو محرے ڈانڈے تے جھڑیاں لیاں بھیلیاں توڑیاں او دے
چھڈ سبھ برائیاں پاک ہو ناکر جگت دیناں نہ زوریاں او دے
تیری عاجزی عجز منظور کیتی ناہیں متھراں کون وچوں دریاں او دے

لہ توبہ کریں معاف تقصیر تیری تیریاں جھڑیاں عقل نگھوریاں او دے
پیچھا چھڈ جتا خصماں کیاں لیاں جھڑیاں ڈریاں کھنڈیاں مجاریاں او دے
دیو دہلکے بالکاں مرت لیاں جھڑیاں چالیاں کتیاں کھوریاں او دے
ریوڑ چوتوں وی ہٹ ہا کم چوری کوئی خرچیاں ناہیوں ریاں او دے
وارث شاہ نہ عادتاں جاندیاں نے بھاویں کٹیے پوریاں پوریاں او دے

کلام رانجھا بالناتھ

اسی جٹ ہاں مطلبی یار پوٹے اوڈھ سنگ کے ویلا کڈھ نائیں
گورو پیر تے سبھ دا نام لیکے جھنڈا رنگپور دے وچ گڈھ نائیں

اک گل توں جان قربان کرنی بہو لیداہ چھوڑ چھڈ نائیں
وارث نک سیالاں سه نے کھیڑیاں دا نال مجھے دے گڈھ وڈھ نائیں

کلام بالناتھ بارانجھا

بچہ ودھ کے بیلیاں چروں ریاں فقر کا ہنڈے نفس کھلواریا نوں
ویکھے چڑیاں ہمبوئی دھنیاں نوں بھولاں لگے پچھ گھراں بیاریاں نوں

ہل جو تنے دی جنگی جاچ تینوں وچھاں نائیں کسیاں پھالیاں نوں
وارث شاہ کلو قبل ان تموتوا چھڈ جیوندی جان کھاریا نوں

کلام رانجھا بالناتھ

ناتھا جیوندیاں مرن ہے بہت اوکھا ساتھوں اٹھ نہ وعدہ ہووگنی
جیہڑا سخن منظور نہ کرے کوئی موہوں آکھ کے جاد گونڈنی

اسیں جٹ ہاں ناڑیاں کرن والے اساں کچکڑے نہیں پروونی
اسیں کلیتے اُن خواہ مجھے ساتھوں نہیں ہندے نے ڈردنی

لہ یعنی ایمان لانے سے پہلے گناہ بخشش دیے جاتے ہیں ارشاد خداوندی ہے وَمَن تَابَ وَاٰمَنَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ
سه سیالاں اور کھیڑیاں سے مراد نفس اور شیطان ہے۔ یہ یہود و نصاریٰ ہے غرضیکہ ان دونوں کا رسول اللہ صلعم ایسا ناک کاٹا کہ قیامت تک ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ کی بدنامی میں سے نہ نکل سکے اور نہ نکل سکیں گے سه یہ ظالم لوگوں کو نصیحت ہے۔ جو شکم پروری کے واسطے غریبوں اور مسکینوں کا خون پیتے ہیں ۱۲ (نکوی مرحوم)

اوویں کمن پڑینگے خوار ہوے ساری عمر نسینے ڈھوونے نی
رناں بن گائیاں اسیں چپ کیتے بیٹھے صبر دی پیر گھتوونے نی
پنڈاں ٹڈیاں کسے نہ جانیاں نی بھار جھنے پلاں بھونے نی
ساتھوں کھیری نادنہ لبھا جلے سانوں انت نوں ڈنگڑے چوونے نی

رناں بھکھوں نوں دیتے چیلیاں تھوں یہ گورو دے بھکے چوونے نی
رناں نمہ کھنیاں پنن دے در کرن چپ کر خن کھلوونے نی
ہتھ گھتدیاں گھڑیاں بھاریاں نوں پھول نگے الک ٹوونے نی
نا گھت خراس دے پڑ کرنا دین پکیاں ہیں چھوونے نی

ہساں کھیڈ ناسانوں چا منع کیتا اساں دھیں گونہہ ڈھوونے نی
وارثشاہ میاں دڑک جان جتاں ستے جوترنے ٹی کھونے نی

رجسٹری

کلام بالناتھ بارانجھا

شدہ

ناتھ آکھیا مورکھا ٹی ایتھوں اٹھ عشق دا وینا دبیل میاں
مارو عشق دیاں دے شوہ اندر پھرے اپنے نوں تیرا انھیل میاں
نال عشق دے ہیر نی ونگ تیرے کے کھیڈاں ڈنگ ان کھیل میاں
کل عمر عیلیا اوٹ دیکھے چوہوں ٹرا اندر کتر ایل تیاں
کوہو عشق دی گت تیں جے نہ خرچ کتے پیر جیب تیل میاں
عشق ڈنگیاں نوں کرے چار بندہا جوہں ٹوٹے نکیل میاں
رلا کھیری مندراں نال وکھے جے تو رس دی چاہونا میل میاں

ہوے کبر ہنکار دے دور کرے کے دل نوں یقین دا پیل میاں
لنگھ پارے دیس پیاریا دے پھیر اگھے اگے جیل میاں
انا الحق منصور دی ڈانگ کہہ کے سولی سار تے ٹنگیل میاں
کبھی چاڑھ کے دیگ تے نفس نا ہیں نقش نقرے دے رنگ کھیل میاں
دانی دال دے نگر نفیں دگر کے کریں شہر بقا دا میل میاں
لینا سے پھندے نشانہ سنت دی جہل عشق دی گلیل میاں
بناں مالیاں بلبلاں باغ دے چوں تڑے کون گلاب دے پھل میاں

بھرے جھولیاں فقر نقیر سندی جدوں آوندا دیپ پیل میاں
وارثشاہ جہاں توں لدجانا کوڑی جڑس تے کھیس بہیل میاں

رجسٹری

کلام رانجھا با بالناتھ

شدہ

رانجھے آکھیا ناتھ نوں جٹ اسیں گن تلیسیا تے غرض ناہیں
ملیے بارچہ نہ آدمے جٹ فادر کوئی جسدی سنت تے فرض ناہیں
کھورو کدھیاں بھیجہ نہ جٹ رہندا کوئی تاپ پیندی غرض ناہیں

واہ دیکھیاں مہوڑیاں نال ساڈا اسیں جٹ ایہدی غرض ناہیں
ہندیاں سندیاں کاسنوں نین لوہے جتاں دیوندا ایہدا فرض ناہیں
بناں چوریاں ریاں غابازی وارثشاہ ایہ چھیدی فن ناہیں

سہ چاندا یعنے چار طریقے۔ شریعت۔ حقیقت۔ معرفت۔ طریقت ۱۲ (کوی)

کلام بالناتھ با رانجھا

چھڈ چوریاں یاریاں دغابازی بہت دکھیاں اسیں فقیر یانی
جوگی نال نصیحتاں ہو جانے جوئیں ادھڑے نک نکیر یانی
چھڈ تریتاں دی جھاک ہو جوگی فقر نال جہان کی سیر یانی

جوگ جالنا سار دا ازگاہے اس جوگ وچ بہت زہیر یانی
تونبا کھپری سر نا دنگی چپٹا بھنگ زنبیل زنجیریاں نی
وارث شاہ ایہ جٹ فقیر ہویا نہیں عمر دیاں گدھے توں پریانی

کلام رانجھا با بالناتھ

اگے ناتھ دے کھل کے عرض کردا حضور یار دخویش اساڈے ہو گئے ہیں
ناگ عشق دا بیٹھا ای وچ سینے کنڈل مار جیوں خزانے تے چھوڑنا ہیں

ہیر حق حلال بیشک میںنوں ہور غیر نوں نہیں کھڑ وہندنا ہیں
وارث شاہ وانگر ہیر من باجھوں ہڑ ماس فراق نے کھونڈنا ہیں

کلام رانجھا با بالناتھ مکرر

سانوں جوگ دی ریجھ نہ دو کنی سی جدوں ہیر سہیلی محبوب کیتے
رل ہیر دے نال سی عمر جالی اساں مزے جوانی دے خوب کیتے
ہو یار زرق داس تاں گل ملی ماپیاں ویہڑے وچ آ سلوب کیتے
پیا وخت تاں جوگ تے آن بھاگے ایہ داعوے آن مطلوب کیتے
ایہ عشق نہ ٹلدا خیراں توں تخت عشق نے ہڑا لوٹ کیتے
عشق واسطے شاہ سکندرے نے فتح شہر شمال جنوب کیتے

چھڈ دیس شریک قبیلڑے نوں اساں شرم دے طور محجوب کیتے
ہیر چھتیاں ل میں مشن بھنال اساں دوہاں نے لاڈ عجوب کیتے
دیہاں کنڈ دتی آئی بری ساعت تاں کھیڑیاں نے منصوب کیتے
عشق نال فرزند عزیز یوسف تحرے درد بہت یعقوب کیتے
دیکھی اپنی ساڑ کے خاک کیتی ایس عشق نے جا غروب کیتے
ایس زلف زنجیر محبوب دی نے وارث شاہ جیہے مجذوب کیتے

دُعا کردن بالناتھ درحق رانجھا و قبول شدن دعائے او

ہو دیں گورو جگت ناتھ ہیں سچا جس تے کرم کریں رنگ لائے
ناتھ سمجھیا نہیں خیال چھڈ دا لگا ایس نوں تیر خدنگ ہے
رانجھا ناتھ اگے ایہو عرض کر دا اساں عشق دی وہلی نگر ندائے

میںنوں ہیر دیو ساڈوں طلب ایہا ہیر ہیر اجیو منگدائے
ناتھ کر اشنان بھبھوت ملیا تاڑی لائیکے رب توں منگدائے
ناتھا وار کوں جوڑیں ٹُھڈے دیوا الوہیں عجز ناتھ توں جھنگدائے

سلہ فقر محمدی مل صلح کا کام ہے۔ گو یا فقر دنیا میں جنت کا کام ہے لڑائی کے برعکس نہا۔ دنیا کام دنیا میں جہنم ہے۔ (مکوی)

اکھیں میٹ مراقبے وچ ہویا ہر حرف دے بیان کر منگدا لئے
چوداں طبق ٹکائے نی تھاؤں تھائیں کیتا بُرا پاتوں نگدا لئے
آسمان زمین دی ادارتی توں تیرا دڈا پسارا رنگدا لئے
سبھ چھڈ بیٹیاں بجھ تقوے لاء آسرا ساک تے سنگدا لئے
تیرا نام سُن کے ٹلے آن چڑھیا گکے بند ہزار اپنے جھنگدا لئے
لاٹ عشق دی نے تن جالیا سو جویں شمع تے حال پتنگدا لئے
ایسا عشق نے مار حیران کیتا جویں سکیا ماس تنگدا لئے
کریں فضل تا میں بیڑا پار ہووے لگی پاک تیرا اوڈ نگدا لئے
توں رب غریب نواز صاحب دے دھکنا فقر دے ننگدا لئے
کیکوں حکم ہے کھوں لکے کیہہ اصلی انجاہ ہو جوگی ہتھ منگدا لئے
پنجاں پیراں درگاہ وچ عرض کیتی دیہو فقر نوں ہتھ ملنگدا لئے

ناتھ میٹ اکھیں درگاہ اندر نالے عرض کرے نالے سنگدا لئے
درگاہ لوبالی رنگ تنگ والی اوتھے آدمی بول نہ ہنگدا لئے
رانجھا جٹ فقیر ہو آن بیٹھا لا دے آسرا نام تے لنگدا لئے
مار ہیریاں نیناں نے خوار کیتا لگا جگر وچ تیر خدنگدا لئے
شوق نال جنگل بیلے پھیریا سو کیتا خوف نہ شیر پلنگدا لئے
گھوں موں ہوئے سر وچ سواہ پائی چیر اٹکے تے سوہے رنگدا لئے
کن پاڑ کے بیس منا داہڑی پی جے پیار رشنا بھنگدا لئے
سبھ شیخی مشائخی چھڈ کے تے بانا پہندا فقر نہنگدا لئے
جوگی ہو کے دیس تیاگ آیا رزق دور جیوں کونج کلنگدا لئے
ہویا حکم درگاہ تھیں ہیر بخشی بیڑا لا دنا اساں ڈھنگدا لئے
وارث شاہ جیہا نوں بخشے تنہاں نال کی محکمہ جنگدا لئے

خوشخبری دادن بالناتھ رانجھارا

ناتھ کھول اکھیں کہیا رانجھے نوں بچہ جاہ تیرا کم ہو یائی
سُن کے خوشی دے نال تیار ہویا جٹ جوگڑی جوگنوں آ جو پائی
ہیر بخش دتی سچے رب تینوں موتی لعل دے نال پرویائی
مکر کس داسیاں بنھ لیاں جوگی ترت تیار اٹھ ہو یائی
ناتھ آکھیا جاہ توں راہ لگ جنا رستہ رب نے صاف کرویائی
رانجھے آکھیا ہیر تھیں لا تھا پی رخصت پھیر دیدار رب ڈیویائی

پھل آن لگا اوس بوٹڑے نوں چھیڑا اوس وچ درگاہ دے لوئیائی
پڑھ کے فاتحہ خیر دا گورو صاحب بچن پنج دا اکھ تھیں گوپائی
چڑھ دوڑ کے جُٹ دے کھیڑیاں نوں بچہ پکھن تینوں بھلا ہویائی
خوشی ہو کے کر وداع تینوں سنھ بھن کے آن کھلویائی
دکھ درد لتھی دوری جوٹے ڈھیری جنگا رب سبب جا ڈھو یائی
وارث شاہ جہاں ناتھ نے حکم کیتا اہندا ٹلے توں تیار ہو یائی

سلہ یعنے فقر کا بوٹا یا کلمے کا بوٹا وہ کلمہ جو حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے عرب کے ریگستان میں متوکل علے اللہ ہو کر ملت ابراہیمی کے تجربے و وحدت کے ذریعہ پانی دیکر سرسبز کیا۔ اور پھر اسکو اپنی امت کے سینہ میں لگایا۔ اب جو شخص اس شجر طیبہ کلمہ شریف کو کسی بے موز زوالی سے پانی دیگا اور باد خزاں اور باد صرصر اور مخالف جھونکوں سے بچائے رکھیگا تو وہ شجر بہت ہی جلد اثمار ہے گا۔ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء تک پہنچ جائیگا اسکا ایک ہی دشمن ہے۔ جب اس کی حفاظت ہوگئی تو پھر کوئی فکر نہ رہیگا۔ وہ کون ہے۔ ولا تتبعو خطوات الشیطان ۱۲-
(محبوب عالم نگری)

حسد بُردن مُریدان ناتھ بر جوگ رانجھا

رانجھا ناتھ نوں خوشی دے وچ ہویا پچھنا بار جو تیغ ترا یانیو
فوجدار حضور نہیں کوئی جو کیتا ڈنکا مار کے کوچ نقارا یانوں

اک پلک دے وچ ہو گیا نتر گئی اگ پھر چیلیاں ساڑ یا نوں
اساں ٹہل کریندیاں عمر گذری ٹہل کیتی جو چیلیاں سارا یا نوں

جوگ دے ہو جو آونے لوک نویں سب جاندا ساڈی لعن یا نیوں
کر مہر دی نظر نہ دیکھدے ہو باوڑ رب نہیں کر دوچکار یانیو

جٹ کال دے آئے نوں جوگ دے نا کیہا ماں سے اساں وچار یا نو
سدکے رانجھنے اک جواب دتا انہاں چیلیاں ہنسیار یانوں

بھلے کرم ہوون جوگ پاپ دے بدلے جوگ گر دیاں مار یانوں
اسیں جٹ انجان سال بھالیس گئے کیتا کرم اساں نکار یانوں

تسبیح مناں دے بیٹھے ہو آنجے حاصل کجھ نہ عقل سوار یانوں
وارث شاہ کہ اللہ جدوں کرم کردا حکم ونڈ دے ایک ستار یانوں

رجسٹری

کلام رانجھا با مریدان ناتھ

ش

رانجھا چیلیاں نوں آکھے سڑ دے بیٹھے دھکے نال میں الیکھ جاگیا ہے
کرم کیدا کوئی شریک ناہیں جاگ بابجھ میرا دوجا گیا ہے

میرا پینڈا آن سُکھا دہو یا نیت چنگی نال جو رجھا گیا ہے
موسیٰ اگ دے واسطے گیا آہی باہوگ دے نال وڑ آگیا ہے

نیت صاف ٹلے گنج پالیندے جنہاں گھر منگا ڈنا آگیا ہے
اسمٰعیل خلیل بھی نیت پچھے اللہ پاک دینال پیر آگیا ہے

نیت صاف کرکے جبر آکو روالے بیٹھے منزلیں بہل پیر آگیا ہے
باجھوں قلب سلیم دے چیلیاں ہو نال جو لیندے کدی نہ پہاگیا ہے

بناں قسمتاں آبحیات تھوں گم لوں آن سکندروں بھا گیا ہے
پینیا خضر نے قسمتاں نال بکیں بوٹا اصل دا ٹھ ہتھیں گیا ہے

میری جوگ نے دکھ شیطان وانگوں تساں رہا نوں کھا گیا ہے
وارث شاہ کیوں رب دی ونڈ اُتے تساں دا یا ویر دالا گیا ہے

کلام چیلیاں با رانجھا

تُوں تاں جوگ لیا نال جاجی وکھوشی نال گما دے آلیتو
بھلے مڑیاں ٹلے تے آن چڑھیوں جوگ گا دینال تیری آکینو

درس بھاگ سہاگ نصیب تیرے جس گرو نوں چھب چھکلیتو
کجھ پُن نہ دان اشنان کیتا کرم گل دے نال بنا لیتو

۱ے دنیا میں حقیقی جو پردہ ناپئے ہوئے ہیں جیسے حق ہیں اُنھوں نے فرمایا ہے۔ ومن کان فی ہذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا اور راہ سے بھٹکا ہوا رہا۔ یعنی جو شخص باوجود نظر ہونے کے اللہ کی نشانیوں سے غافل رہا تو اندھا ہے اگرچہ وہ آنکھ چشم کیوں نہ ہو۔ (دلگیری)

زہد بندگی نہ عہد نہ مول کیتی سست گراں دا بھار اٹھا لئیو
کوئی پا بھلاوڑا ٹھگ لئیو سر گورو دے جبا دوڑا لئیو
اسی ڈر دے ہی گرو توں دور رہیے آس بیٹھ نزدیک دیچھا لئیو
وارث شاہ توں جوگ نا مار دہنا اک جھگڑوں اگے نزلا لئیو

مقولہ شاعر

جدوں کرم خدا دا کرے مدد بیڑا پار ہو جائے نمانیاں دا
حکم نال جہاز وچ بحر بھیڑا ادھے کجھ نہ زور مہانیاں دا
اک تنڑ ٹے تے ہے چنگا صاحب فضل کرن سے حق دا بھانیاں دا
جیہڑے مونہہ بنات تے شکر لیے گلاں پچھ سواد مکھانیاں دا
دو بھی کماؤ گے قاضی نکاح پڑھیا جدوں چلیا حکم ملوانیاں دا
رب فضل دی دا جھلا دتی بیڑا لا یا ہو ٹانگ ایانیاں دا
اپنے حسن دی لوڑ نہ مول کوئی جانے کرم دچھا سیانیاں دا
دولے رحمتاں دا رن عقل والے سو آ کرم چلھاں مو لانیاں دا
لیا فرق نا ہیں ہو ہے چاہیئے کیہا مان ہے اساں نمانیاں دا
اک جانیدے رہن محروم اکرں پر کھیل ہے اوسا بھانیاں دا
گھیڑا ہیر پناہ گھر جا بیٹھا ہو یا وارثی حکم نکانیاں دا
رانجھا چاک ہویا لکھ ڈگ جاوے کھیت جیہاں پھلاں دانیاں دا
میرے کرم سو لٹے آن جاگے ہیر کیتا سی چاک لے آنیاں دا
ترت کم ساڈا ہو گیا چنگا ہویا فکر ہن آنہاں بانیاں دا
باہوں ٹٹیاں سچ نے کرن مجاحج ہو الیاں حال انجانیاں دا
وارث شاہ میاں وڈا ویدر رانجھا سردار ہے سبھ سیانیاں دا

روانہ شدن رانجھا بطرف رنگپور

جوگی ہو تیار جاں ٹھ ٹریا آیا بند رسینہ پھر ورانی
کنیں مندراں لسیوں پھبن اسطے تیز مزہ نے لنگوٹرانی
جاگ منداں دی سیتو سوہن والے ہتھ سو ہندا اگو ٹھوانی
ساتوں الیں جیہا چند متھہ آ وے پینے رسی تے باولہ گوٹرانی
ست جنم کے ہیں ناتھ پورے کدی اہیا نار ہو لگو ٹی
ہیر ناتھ ہے وڈ اگرو ساڈا چیلا دس کا ہو جے جو ٹرانی
اسا نال ہے رب نے کرم کیتا اساں جگ نے لیا سی گھٹرانی
جسنوں عشق دی مرض دی خبر ناہیں جا رہیہ جوں لٹیا گھوٹانی
جیہڑے پنڈ وچ ونڈ لوکت بھین پہ تاں جگ گیڑا بالکا چھوٹی
کوئی جوگیا ندی نہیں ڈول لیہدی پیر تن پکھو ٹرانی
کیسے نال متی گھر دں چک تا جینا ہمیں کا ودھا لوترانی
کسے بھاگ بھری ہنوں چھلیسی ہیے تے حسن دی کان دا تو ٹھرانی
دکھ بھجن ناتھ ہے نام میرا منتر ویدواہاں ہیں پوترانی
جو کوئی اساں بنال دم مار دائی ایس جگتوں جا ئیگا و ترانی
بالناتھ سچا گورو پایا میں سینہ صاف ہے نور دا ہو ترانی
جھل عشق دا جاگنا ہست دکھا باجھ ہیر دی دا ٹو ٹرانی

له یعنے سردار انبیا یا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم دو جہان کے اعلیٰ رتبے سر فراز ہیں ۱۲ (نکری)

اسیں فقر ہاں ظاہرا نانگ کالے کونڈا لعل تے ہتھ بھنگ گھوٹرانی | وارث شاہ جو آگیا ہے سادھی دُدھ پتر انہے نال سوترانی

فریب کردن رانجھا

رانجھے ٹردیاں جیاں وچ چار کیتی کوئی ہور فریب بنائیے جی | پٹ بوٹیاں ٹلے دیاں پانگی ڈبیے رکھکے چا سکائیے جی
جُونہ ہیں کے بل وچ پائیے طباشیر دوا نانگ دکھائیے جی | اٹ سٹ دیاں جڑاں نوں ٹکیے تے جڑ پاندی اکھ سنائیے جی
چھان کٹ تے پائکے وچ ہگی ہور کا ڈولگی چا دیو لیئے جی | کسے فند فریب دے پیار اُنوں سحر جادو پڑھ پاپیئے جی
مُیں لال شہباز حسین وانگوں نگاں چج ٹریاں نتھ چاپائیے جی | دھوُن سوائی تھ کے وانگ مجنوں پیر کُتیاں دے چم آئیے جی

درس یار پیار دے ویکھنے نوں دیداں جوگیاں والا بیس لیئے جی
وارث یار دا اندوں دیدار پائیے جدوں اپنا آپ گوائیے جی

دہایا رندی ٹبیوں کھیڑیاں دا جلیبا مینہ جو آوندا اوٹھاں تے | کوہ ریکھ منتھے رب یاد کرکے چڑھیا کھیڑیاں دی سجی گٹھ اتے
موہلے پاز مبیل ہتھ گرمامہ جوگی ڈوم دے بند جویں ٹھٹھاں اتے | چٹا بھاہوڑی کھپری ڈنڈ کونڈا بھنگ لوست چا بدھی چھوتے
نٹے نال جھولا سواست جوگی سلر بان جیچ جھولدا دھوڑاں اتے | بیراگ شناس جو لٹن چلے رکھ ہتھ تلواری مٹھ اتے
جوگی خوشی ہو آوندا کھیڑیاں تے جویں حج بن آوندی سنتھ اتے | واہو واہ دہانار انجھا کھیڑیاں تے وگے نیر جویں ہن دی ٹھٹھے
الہیں سرکدا جاوندا کھیڑیاں تے جویں فوج چڑھ آوندی ٹھٹھاں اتے | وارث آن ڈٹھا جوہ کھیڑیاں دی سائیں چا یار انجھے مٹھی چھالے

تبدیل کردن لباس رانجھا

رانجھا بھیس وٹا کے جوگیاں دا ہیر شہر نوں ہاوندا لے | بھکھا شیر جیوں وڑدا مار اتے جو بیچ راہ ڈرے آوندا لے
سخن یار دے یار نوں جتنے کدی دو وند آکدی گاوندا لے | نیتر بولدا شگن مناوندا لے من ہیر نی پیر مناوندا لے

نال چار سے جوگیر امر ک ٹریا جویں مینہ اندھیری دا آوندا لے
دیس کھیڑیاں دے رانجھا جا وڑیا وارث شاہ میاں بلا وندا لے

آمدن رانجھا در حد بست رنگپور

جدوں رنگپور دی جوہ دے جا وڑیا بھیڑاں چار دے میاں نپہ رہی | نیڑے آنکے جوگی نوں دیکھدا جویں نین دیکھن ہیں پاردی

چھتین چور نہ چغل دی تیجھ اگوں گجھے رہن دیندڑ یار دے جی
تسی کیہڑے دیس دے فقر سائیں سخن کھول کھاں دس نروار دے جی
باراں برس بیٹھے باراں برس پھر دے ملن لیا مدی گلاں نتار دے جی

چور ٹھگ تے یار نہ رہن گجھے کتھوں چھپن ایہ آدمی کار دے جی
ہیں گنگ ناشی چلے کنبھ میلے بید پنجھی سنگدوں ہاڑ دے جی
وارث شاہ میاں چلے جگ بھونڈے ہیں قدرتاں گور دیدڑے جی

کلام عیال بارانجھا

پالی آکھدا فقر نہ جھوٹ بولن فقر سوئی جو جھوٹھ نوں مار دیجی
سچ اللہ دا نام تے فقر دوجا ہور جھوٹھ پسار پسار دیجی
توں تاں چاک سیالاں دا نام ہیں جہڑا چھڈ پرہ گل سنجار دیجی
تینوں مہنا ہیر سیال دا سی خبر عام سی وچ سنسار دیجی
دیس کھیڑیاں دے ورا خبر ہوئی جان تخت ہزارے نوں مار دیجی
میاں جاہ تینوں لیکھا منگنی گے وچ روز حساب شمار دیجی
مار چور کرسنگی ہاڑ کوٹے ملک گور رعذاب قہار دیجی
سارے ملک تھیں ٹک کھجرت پالی جھڑ رویاں پھر دیاں چار دیجی
تینوں وسیا حال حوال سارا سبھا نے سوئی جو گوش گذار دیجی عام

نہیں فقر تے نہیں نا جھوٹھ بولیں جھوٹھ دھرم ایمان نوں ساڑ دیجی
پھیر آکھدا ناتھ جی ویکھ تینوں ایہیں ڈول تے چال تنار دیجی
ہیں جھڑ چکیدیاں جلسوں چار داسیں جتی ہندا سیں وچ پار دیجی
کس جا تھوں مار رٹھنی گے کھیڑے سچ تے کوڑ نتار دیجی
کس جاہ متے کھیڑے لا ہدکرنی سیادے بنھ بے جان سرکار دیجی
کوئی حامی نہ ہو وسی مول تیرا نفسو نفسی ہی سب کار دیجی
آکھے لگ کے ہیر جا پچھاں مڑ کے کھیڑے گھوڑیاں تے چڑھ مار دیجی
نو حصے خبر دے پالیاں نوں وسوال حشر دے وچ سنسار دیجی
کیتا جاں زیر میں کھیڑیاں دا گوں سچ تو وقت بار دیجی

جس وقت ہوئے خبر کھیڑیاں نوں تیری جان نوں تھنے تے مار دیجی
وارث شاہ جوں گور دے وچ بڈ کھڑکن گرز انہاں عاصی گنہگار دیجی

کلام رانجھا باعیال

فقر آکھدا پالیا قہر کیتو وڈا جھوٹھ دا بول کیوں بولیوئی
ڈانگاں پھیر کے جھگڑاں کرن نیں اہڈا جھوٹھ ایہ بد کیوں بولیوئی

لہ یعنی قبر میں منکر نکیر اسکو بہت غصے ہو کر فرمائیں گے کہ تو دنیا میں جو تھا یہ تھا بدکار تھا دغا باز تھا پیر کاروں درویشوں کے بہاس بن کر شیطان کی تابعداری کرتا رہا اسوقت انسان بہت ہی شرمندہ اور خوف زدہ ہو کر کہے گا ۲ه قیامت کے دن بدلے عمال بد و جزا اعمال صالح ہو گی ۱۲
۳ه روز قیامت میں کوئی حامی نہ ہو گا فرمانا تعالیٰ۔ یوم لا ینفع خلۃ ولا شفاعۃ ۱۲ ۴ه عیالی اور رانجھا کے آپس میں جتنے سوال و جواب ہونگے۔ سب قبر میں میت کو ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ دنیا برزخ آخرت تین جہان ہیں۔ رانجھا تو سے چلا۔ راستے میں عیالی سے ملا۔ آخر تک پرزے جائے گا۔ عمر عیالی رنگپور بھی تین جہان سمجھو ۱۲
(محبوب عالم گموی)

بجز چار ناں کم پیغمبراں دے اکھا عمل شیطان دا تولیوئی — بھیڑاں چ پے کے تہناں جو زبانی کیوں غیب فقیر نے تولیوئی
ایہیں فقر اللہ دے ناگ کالے اساں ناں کی گھولنا گھولیوئی — عیالی آکھدا جھوٹھ نہ بول توں ہی کھن بانیوں کس تے رولیوئی
تیرا سبھ احوال معلوم کینا لقمہ بکھ حرام دا جھولیوئی — سچ من کے چھپاں مُڑ جاہ جتھا کیہا کوڑ دا پھولنا پھولیوئی
داہی چھڈ کے کھوتیاں چارہانی ہو بیٹھ جوگ گیڑا جان جھوٹھ ڈولیوئی — کھیڑے لیگئے زور بزور تیتھوں پھیر پے وندا املک گولیوئی

تیری سب حقیقت لبھ لئی چلیا جاہ مڑ فقر کیوں بولیوئی
وارث شاہ ایہ عزت کریں ضائع شکر وچ پیاز کیوں گھولیوئی

کلام عیالی با رانجھا

آسنی چا لکا سواہ ملی منہ تے جوگی ہوگئے نظر بھوا لیٹھوں — ہیر سیال دا یار مشہور رانجھا موجاں مان کے کن پڑا بیٹھوں
کھیڑے لے یاہ لیگئے منہ مار تیرے ساری عمر دی لیک لوا بیٹھوں — تیرے بیٹھیاں اکھ دی ہیر گھتھی اٹھری پہرے دے وچ ہنا بیٹھوں
منگ چھڈ بیٹے ناہ جے جان تیرے دلی وَدھرا توڑ ونجا بیٹھوں — جدوں جانیاں دانہ لگدا اے لہینا ٹھگ دے انت نوں جا بیٹھوں
ہُن لار کی پچھنا ایں مُڑ رکھاں دے جدوں لُٹنے مول ہنا بیٹھوں — اک عمل نہ کیتوئی غافلا وے ایویں کیمیا عمر گوا بیٹھوں
رانجھا آکھدا ہنگ سرتینوں جیہا دیوں تون ظن بنا بیٹھوں — اٹھے جھوٹھ ایہ لہد توں ٹولنا ایں زحشر دا راج بجھا بیٹھوں
کیہڑے عقل تے نعیبدایاں ہیں خبراں سرگنبد ابھا اُٹھا بیٹھوں — کرے نیں وہ کلام نہ بول بھائی کیہا کوڑ دا فرش وچھا بیٹھوں
اساں راہ مسافراں ہندیاں نوں راہے ڈک کے جو بنا بیٹھوں — تینوں پتہ لگے تدوں بیلیا اجدوں تیر تھیں ڈھڈ پڑا بیٹھوں
دنیا دین دی آبرو کھٹ لیسیں جے تاں نبیاں کے عمل کما بیٹھوں — رانگ دے آرتا دور ہے بہت منزل[1] لائے کا سنوں لنگ اٹھا بیٹھوں

کلام عیال بارانجھا

بالی آکھدا رَوہ تھیں رانجھنے نوں قصے سنو حقیقتاں سار یاندے — بھجے بیلیا توں چہ لیجائے جے جی پینگھاں پینگھدی نال پیار یاندے
ایہ پریم پیالڑا جکھیوئی ہیں مست سن نال خمار یاندے — واہیں وجھلی نے پھریں مگر لگی ہانجھر گھن کے نال کوار یاندے
جدوں یاہ ہویا تدوں مر بیٹھی ولی چاہڑ یاں نال خمار یاندے — دہاڑی کھانگروں دی یاں جھنج گالی نی ذیاں ریاریاں کھل کے یاندے

لے یعنے منزل تو نزدیک ہے کیونکہ موت ہر وقت سر پر ہے اس منزل کا زاد راہ تیار کرنا مشکل یعنے دور ہے یعنی عمل صالح۔ عمل صالح کون سے ہیں جو خدا اور رسول نے فرمائے ہیں یعنی نماز روزہ۔ حج زکوٰۃ۔ کلمہ۔ نفس کو زیر کرنا۔ شیطان کے ساتھ دشمنی۔ اپنا اصل معلوم کرنا۔ موت کو یاد رکھنا وغیرہ دیکھو)

موساں نینگراں نوں بال لاڈ لڈھیاندے سر یاریاں عشق کو لیاندے
کھیڈاں دا لیاں سا ہوراں تھیں کُڑیاں نوں لے گڈیاں پنجھ چاریاندے
معشوق پیاندے جدا ہون کیکوں عاشق رہن ہتھیں بھجیاں کر یاندے
نکیاں چھوہراں تے تہاں پیار آوندا لگدے نہیں پیارے ہاں دے
مولی موہدیاں دے جاندی کھیت اُلٹے نی پیٹ لپیٹ ریاندے
گنڈی من ہڈی موئی بنے حاجن پھیر موڑ جیل کو مزاریاندے
پرہاں جا وجنّا مار چھڈنی گے نامیں چھیڑ کے یار کواریاں دے
جنتی ٹہاہ دتی رہیاں ٹھراتوں بنے سکھنے لونگ ٹہاریاں دے
رانجھا وانگ ایمان شیر یاندے رت پھرائی وانگ دنگاریاندے
نالے کرن وظیفہ جہان ٹھگن فند چھیڑ کے نہیں چھلیاریاں دے
دند بھنیاں ڈرناں وانگ ٹٹ پے چلن لوڑ رنہ مول وچاریاں دے
چوڑی گرنیاں کرن پیار جنہے نال ٹکھن چنچل ہاریاں دے
بدراہ ہو کے چور سیت ٹروا رل پھردائی نال مداریاں دے
کارگری مرقوف کرمیاں جا کا تیتھے ٹل ہی وٹے نچھاڑیاندے

کوڑے کرن پیار کوڑ یار ایہو یہ کھی فند فریب تے یاریاں دے
وارث شاہ فقیر قربان ہوئے وہدیاں قدرتاں ویکھ نیاریاں دے

کلام رانجھا باچوپاں گوید

رانجھا آکھدا ارتوں منگ بخشش ایہتاں کم بابائی بہت فقیر تیتھوں
اک دُکھ دے وجہ چا گھولیوئی وڈا ہویا ہے یہ فتور تیتھوں
اپنے آپ ہیں بنیا توں عقل والا رہیا عقل شعور وی دور تیتھوں
اٹھے چھوکرا ایہہ کیوں بولناں ایں کیہا منگی ایں زور شور تیتھوں
گلاں وی لال چھلاں دیاں ویکھ کے تے ڈر گیا شیطان لنگور تیتھوں
وارث چاک بنائیں توں جوگیا نوں ٹھٹھ ہو ولیے جیو منور تیتھوں

ایضاً کلام رانجھا باعیاں

فقر آکھیا پالیا سی مہیں توں ستاں جیوندی پھند تدبیر میاں
اساں ہیلیاں کھیر پانال رتن بھبکھ کھائیگے پیتے ونیر میاں
نام ہیریاں نوں کی سے فرن چا توں رانجھا کہن نے کیہڑی پیر میاں
جٹّا چاک بنائیں توں جوگیا نوں بہا جیو آوے سٹّاں چیر میاں
زمیں ناتھ جداسی نے سدھ جھڑے ہمیں دینہاں کے نال ہمیر میاں
ست جنم کے ہیں فقیر جوگی نہیں نال جہان دے سیر میاں
بھلا چاہیں تے چاک بنا ساتوں ہیں فقر ہاں ظاہر پیر میاں
جتی ستی ہاں ناتھ دے جوگ پورے ست پیڑھیاں جنم فقیر میاں
فقرا ناتھ کیتے غصے نال جوگی اکھیں رہ پلٹ بانیر میاں
وارث شاہ دی بنتی رب اگے سن ہونا ہیں دلگیر میاں

رجسٹری

کلام عیاں بارانجھا

شدہ

بول بند یاں منگ تیں نال میرے غصہ کرن نہ ایڈ فقیر میاں
نال ہسدیاں دے کاہنوں رون لگوں ہیو ویسیا ندھ فقیر میاں
میں تے نہ چھیڑ ساں جوگیاں نوں میری ناک تے نال لکیر میاں
اساں نال بکھیڑے گل کیتی لگی ندھ نوں ہو چکے تیر میاں
سانڈے لے دھ توں ملی ریا چاک رانجھا نالے کھیڑیا ندی وٹی ہیر میاں
تسی ہار سنڈوں رہن والے بھل گیا ہن بخش تقصیر میاں

شکل چاک دی ہنگی سی ندھ جیسی سر راں تے بھی کرن ہیر میاں
وارثشاہ دی عرض جناب اندر بخش نہار او ہادستگیر میاں

کلام رانجھا باعیال

تسیں خلدے کوٹ عیال ہو نہ لقمان حکیم دستوب ہے جی
لوہا پتھر لپستہ ڈبا موت جو رت کہ ہو شابان منظوب ہے جی
چاک شہد نیہ انگوں رنج مینہ انگوں جنیں نہ دارن مطلوب ہے جی
میں تاں ہوا لاچار فقیر ہو یا کویں ہیر دا ہو دے حضور ہے جی
باز جھو بنگلہ چوہا لونگ کالو شاہیں تینہی نال کستوب ہے جی
پنچھے باز ہے رگ انگ چینے پونچا دچیا مرض سبھ دوب ہے جی
کسے پاس نہ کھولنا بھید بھائی جو کجھ آکھیو سبھ منظوب ہے جی
پردیس وچہ آ پیا کم میرا ہیر لئی کے سر درہے جی

شاہ علی[1] نے سر چھپا یا سی پردہ پوشی وچہ دھر مشہور ہے جی
وارثشاہ من بنی ہے بہت مشکل لگے سجھدا تہر قلوب ہے جی

رجسٹری کلام عیال بارانجھا بطور پند و نصیحت شدہ

بالی آکھیا رانجھیا جوگیا اوئے بھار بھار توں تے ترجان گھوں
جوگی سا بھنی کم ہے جوگیا ندا چاک چو را نیئے نوے لال لگوں
ڈباں بوٹیاں تے باغباں فتو گنڈھی سنڈھ لدی پٹ بان لگوں
کھانا چھان پورا پیدیا میئے وچہ بند یا میئے برکان لگوں
ہیراں نال پیٹے پڑھ چکیا میئے کویں اُٹھ کے عرش نوں جان لگوں
اجے کم تیرے مریدیاں دے درجہ کویں خلیل دا پان لگوں
لادی ہو نگے کجراں کھوتیاں دے گھنٹے وچہ میدان بھجان لگوں
ٹکر نال پہاڑ دے مار کے تے متھا اپنا بھن گوان لگوں
کارن ہیر سیال فقیر ہوکے کرن ٹھگیاں نال جہان لگوں
ٹنڈ وچہ اروا لگا نال شاہاں میل جانکے منہ دی کھان لگوں
ڈیوڑھی لوہے اتے گھر بھکھ تیرے خالی ورد ادھول سہان لگوں
ہوکے تخت ہزار یدا کو ہڑ کرا چیچا جھنگدی چھپ ٹون پان لگوں
لون چٹنے دی اجے پیر تینوں اسمٰعیل دی پیش کیان لگوں
بے خبر نہ جوگ دی کجھ تینوں ہیر ہیراں وچہ ٹکان لگوں

[1] حضرت علی کرم اللہ وجہ جب اپنے غلام سے زخمی ہوئے تو باوجود پوچھنے کے اپنے قاتل کا نام نہ بتلایا۔ حالانکہ آپ کو معلوم تھا۔ (ذکوی)

بناں منتراں ناگ کرنڈ نہ ہنوں ہتھ پاؤنے جان و نجان لگوں
ٹنٹلاں ٹن دی جان جے سکھیو ئی گھاڑ و گھیاند اسدا نگور
دیس جوگ گیا مد اکم بونڈ یا نئے کیہڑے جوگ دا سبق پکان لگوں
میاں رانجھیا جوگ دے بھیس اندر انگ جوگ گیا ند کسمراں لگوں
رانجھا ذات ویری دہیڑ نام تیرا الدیں کا سنوں بھیں ونگن لگوں
چار روز دیو اسطے نفس کارن کیوں وائطے عمر دے پان لگوں
تینوں خوف خدائے دا اجھ ناہیں کاہنوں تکے دے جال وچھان لگوں

اجے وچ عراق تریاق تیرا اڈی کابل گیتی زہر کھان لگوں
اجے وانگ شیطان دے کم تیرے آدم نال فردوس جے جان لگوں
بناں عمل اخلاص دے کھیتیاں نے جنت جا ونیدی حج ملان لگوں
چوچکے ہور دادھیں واں ڈھیڈ تیرے ہیر دسکے فقر سلان لگوں
یار بودیاں نے گجھے رہن کیتھوں ہوئیں چھپر دا نکوں بھیجان لگوں
دوزخ کھلا او دیکھ امکر وائے حکم رب دا جان چھپان لگوں
تدوں کوئی نہ چھڈ دسی آن وارث جدوں حشر نوں عمل تولان لگوں

رجسٹری — **خوشامد کردن رانجھا با عیال** — شدہ

رانجھے آکھیا مرعیال تائیں پڑھ بھولنے اساں نوں چار یاندا
عیباں نوں الیاں تے پڑھ پان مومن جنتیں لیں اولاد یاندا
ہتھوں ایس ویلے کریں مدد میری رب بے بھلا مددگار یاندا

دیندوں ساڑ نہ نال ملامتاں دے وہندوں حال جے عشق دیاں ایندا
پڑدے والیاں تے پردہ رب کجے پردہ پاڑناں کم نکاریاں دا
بیڑا ٹھیل دے وارث تار تے نگہبان اللہ من تاریاں دا

مہربان شدن عیال بر رانجھا

پالی بس کے بھیڑ وچ جا بھورا باہوں پکڑ رانجھے نوں ونج گیا
پالی رانجھے نوں چا للکار یائی رانجھا اٹھ بگھیاڑ دے مگر پیا

گلاں نال پیار دے کرن لگا گروں بھیڈ انوں ہتھ بگھیاڑ دیا
وارث شاہ عیال سہالیانی ست سیلے دے بھیڈ اک پڑ گیا

مقولہ شاعر

سلہ انسان کے ماتحت بھیڑوں کی طرح کمزور ہیں۔ ان کی غفلت سے شیطان حملہ کرتا ہے اور ان میں سے کئی چیزوں کو بیکار کر جاتا ہے اور ساتھ ہی بدن بھی مستحق عذاب ہو جاتا ہے۔ رانجھے نے بطور مرشدوں کے عیالی کے وجود سے شیطان (جو حملہ آور ہوا تھا) نکال دیا جو سات چیز میں نقصان کر چکا تھا اور ایک در بھی۔ ایمان۔ توفیق عبادت تصدیق۔ اقرار۔ رجا۔ امید۔ خودی دوم۔ خیال کے وجود سے سات چیزیں نکال دیں۔ کبر۔ حرص حسد۔ کینہ۔ بخل۔ شہوت۔ خود پسندی۔ اور ریا۔ سوم۔ سات چیزیں ان کے بجائے پیدا کردیں۔ یعنے ایمان کی شرطیں جو سات ہیں اور کلمہ شریف اور صفات والی ئیں ہیں اور (چہارم) سات منزلیں ہیں قرآن شریف کی وغیرہ وغیرہ ۱۲ (محبوب عالم نکوی)

رانجھا من سوال عیسال دا جی تعرنج کے کوک پکاریائی
مارے خوف دے ترت اوہ اوٹھ نٹھا رانجھے نہرنوں آن ونگاریائی
پھڑے وانگ زمین نے ڈگ پیا رانجھے نال چپیڑے ڈھڈ ماریائی

کدھا اٹھ دل نہرنوں چلک ناد چپٹے دے آن نتاریائی
گھری وٹ بگھیار بھی گھرا ہویا رانجھے کھیر اکھچ کے ماریائی
وارث شاہ عیال دے کول لیایا ویکھ قدرتاں نوں ہلاریائی

کلام عیال با رانجھا جوگی

عیالی سمجھیا ہے فقر ثابت کراماتاں نال بھرپور ہے جی
میرا ترت سوال سومن لیا رکھ اکھیاں تے منظور ہے جی
ہتھ جوڑ عیال نے پیر پکڑے تیرے کشف دا نور ظہور ہے جی

صادق عشق دے وچ ہلاک ہویا کیتا ذرہ نہ کجھ قصور ہے جی
دیکھ راہ خدا دے سیس تائیں رکھے دھیان فقر رنجور ہے جی
وارث ہس کے آکھدا جاہ بھائی جو کجھ بولیں سبھ منظور ہے جی

کلام رانجھا با عیال

رانجھے کہیا عیال نوں بیٹھ بھائی بھید کسے نہیں مول نہ پھب جائے
ہرگز بھید نہ کسے دا مول دسیے مار ماریے تے بھاویں ہٹ جائے
بھید دسنا کسے دا بھلا ناہیں بھاویں گھگ کے لوک نکھٹ جائے

بھید دسناں کسے دا کم ناہیں مرد سوئی جو ویکھ دم گھٹ جائے
گل جیو دے وچ ہی رہے چھپی انگ کا نگ ہے دودھ نہ ست جائے
وارث شاہ نہ بھیت صندوق کھلے بھاویں جان تدا جند اٹ جائے

کلام عیال

مار عاشقاں دی لج لاہ سٹی یاری لا کے گھن سجھاوندی سی
انت کھیڑیاں یاہ لیجاوندی سی یاری وسدیاں نال کی لاوندی سی
لگے ہیر تائیں کتے بیٹھ جاندی ہیڑی ہم کیوں گھاؤ لاوندی سی

لکے یاری ہی مول نہ لاوندی سی لکے ہیر ہی مار مکاوندی سی
منگ ماہ کے لیگئے جیوندے مر جاوندوں لیک لاوندی سی
مرجاوناں سی دریار اتے مٹھوں سمجھ کے پنڈ ایہ جاوندی سی

لکے ہیر ہی مار مکاوندی سی لکے اپنی جان گواوندی سی
وارث شاہ جے منگ لیگئے کھیڑے داہڑی پیٹ کے لوچھ بناوندی سی

کلام رانجھا

سلہ اگر جان کو ایک دن ضرور ملک الموت نے لے جانا ہے۔ تو اس کے ساتھ کیوں محبت لگائی۔ (محبوب عالم گوری)

رانجھے آکھیا بس کر بیلیا تے گلاں تیریاں تھیں دل ٹُٹ جائے
اساں جج گیاں صبر تھیں کم لینا بھاویں کوئی ساتھوں ہار کٹ جائے

میرا حق دبا لیا ظالماں نے میرا صبر جڑھ سیلیے دی پٹ جائے
اکھیں ویکھ کے مر رہیں چپ کرکے تیرے بھاویں جگری جھگڑا لُٹ جائے

دینا نہیں جے بھیڈ وچہ کھیڑیاں نے گل خوار ہووے کھنڈ پھُٹ جائے
تُوں دا کھیڑیاں دے لوبھے اڈیاں دی متاں چاک نشانے توں چھُٹ جائے

ہانجی چور گو ہیر تھیں چھُٹ جاندا ایہا کون جو عشق تھیں چھُٹ جائے
وارثشاہ میاں پالی سُوتی چنگا جھیڑا وچھڑیاں نوں کر جب جائے

رجسٹری

کلام عیال

شدہ

میاں جوگیا گل توں بھلی کیتی فقر کم نہ کرن ذلیل جیہا
فقر سوتی جو صبر دے نال جیوے چنگا جیوناں نال دلیل جیہا

تیری ویکھ جوانی مس بھنی ملیوں آ سیاروہ کربل جیہا
کھیڑے ڈکرے ڈھکے کرن تیرے بیٹڈ سترا خون سبیل جیہا

جے کر صبر دا جندرا توڑ دوں ٹُم اگ ویکھدوں باغ خلیل جیہا
چھری ہیٹھ جے ڈالدوں سیس تائیں تک ہو جاندوں اسمٰعیل جیہا

آئے گل آگئے نے صابری تے پیا دسدا اونگ عقیل جیہا
چار روز نہ صبر تے وچہ ٹکھے دعوی کوڑ دا صبر جمیل جیہا

مرسال دا ہو بیگے بیٹھ جٹا جھگڑا چھوڑ دے قال تے قیل جیہا
بناں حال دے فقر دا حال لوہیں جویں سانگ بنا و لئے بھیل جیہا

بیر واٹک دے وانیاں وانگ ونا سی ہنڈں چھکدوں آپ قتیل جیہا
ختم گالیاں بابچہ نہ تھوآ کے مقصود جو غیب دلیل جیہا

چالا پکڑ توں جوگیاں پوریاں دا سدہا ہو نہ ابلیس سبیل جیہا
چوری کھان جوگی جدوں لبھی پیار نگ لوں پکڑ زنبیل جیہا

پہلی دب دے وچہ توں ہیت گیا ہوریں سک نماز تاتیل جیہا
ہوریں ڈب شیاں وچہ مرہ نگرا ہو توں مرا صیل جیہا

لک ڈگیا توں تھوں ٹیگیے نے کھوا ڈگرا او ویکھ تمثیل جیہا
رنگپو انتھوں سارا ہ بیندا اتھوں نوں جان قلیل جیہا

رکھیں اپنا آپ سنبھال ویکھے لیندے بجلوادہ ہبیں نقیل جیہا
کھیڑے خون دا قطرے چالو واند چلے تیر جوں اُترواں نیل جیہا

اساں یار کرکے تینوں مت دتی سنبھال ٹُن نا ہیں عزازیل جیہا
رکھیں وارثاؔ آسرا حق اُتے کار ساز ہے رب جلیل جیہا

ایضاً

عیالی[1] آکھیا رن لیجاہ مورکھ سیدا یار نہ ساڈڑی بگڑ گئی
اساں اجھنا ہس کے گل کیتی جاہ ویکھ لے دار جے لگ گئی

[1] عیالی سے مراد حضرت محمد صلعم ہیں جنہوں نے بچھڑے ہوؤں کو واعتصموا بحبل اللہ کی آواز دیکر جمع کر لیا۔ (ذکوی)

لاٹ لبے رجیو دے وچہ لگی ایہ عشق النبر لاگ دائی
اساں وسنا چھڈ نا وچہ ہنڈاں کھادی قسم خدا جو جگدائی
لیکے ٹنڈ تڑی نوں کھسک جاہ چاکا سیدا ساکن ساڈڑا لگدائی

جاہ ویکھہ معشوق دے کئیں خوتی تینوں نت لا ہٹر اجگدائی
سماں یار دے اتے گھتا باز والا جھٹ چور دلتے دا ٹھگ دائی
وارث کن پاٹے تہیں چار ہیوں اجے تیک الاہٹر اجگدائی

متنبہ کردن عیال رانجھا را بہ پند و نصیحت

جدوں رنگپور دے پنڈ جاویں لے اوتھے جا الکھ جگاونائیں
کڑیاں پنڈ دیاں آن کھیڑ کرسن جھڑک جھنب نہ بکی مگروں لاونائیں
رناں لچیاں فقر انہوں دین گالیں تینوں خواہ مخواہ ستاونائیں
شوخی وچہ جہان دے ہو اسدی کوئیں اوسنوں ٹھنڈیاں پاونائیں
چوداں طرح دا علم اوہ جاندی اے ذرا اوسنوں نت چالا ونائیں
سید خاص دشمن تیری جاندی اے کریکتیاں نازنہ آونائیں

ڈیرے کھیڑیاں دے تلکن بازیانی ذرا سو سوجھے قدم ٹکاونائیں
فقراں جوگیاں نوانگ سبھا رکھیں الیس لنگ نوں دنع لاونائیں
سہتی نام ہے عقل شعور والی اس نال نہ ستھا ڈھونائیں
بھین سید دی ہند ہیر دی اے اوس ہتھ توں چوٹ نہ کھاونائیں
اوہدا یار مراد بلوچ ہے اوئے دہنوں مر دیاں سمجھاونائیں
ہوندے دس تے سہتی داد اچھڈیں جیکر سکوں تاں رنوں پاونائیں

میرے آکھنے تے کریں عمل بھائی جے تے ہیر لوں گھن سلونائیں
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ہو یا وارث شاہ نوں فرض سمجھاونائیں

مقولہ شاعر

مر باہجہ بیری ہالی باہجہ ہرتی عاشق ڈھیرے باہجہ رجدنی
بھیڑاں پیندیاں مرونڈ الیندے پہنچے علم شفاعت دے کجدنی
فقر حال نہ درزاہد نہ دا اندر عالم علم دے باہجہ نہ سجدنی

لکھ سریں سراں جے سول آوے یاریاں توں مول نہ بھجدنی
دا چہوں تے یار دا اک ساعت نا ہیں وسدے مینہ جو گجدنی
وارث یار دے اک دیدار پچھے عاشق ویکھ لجا نوں تجدنی

داخل شدن رانجھا جوگی در شہر رنگپور ^(ا)

ا میدان قیامت سے مراد ہے ٢ دربار خدا تعالےٰ سے مراد ہے ٣ کڑیاں سے مراد فرشتوں کی ہے۔ جو قبروں سے نکلتے ہی انسان کے اعمال دریافت کرنے کے لئے آتے ہیں + ٤ وہ فرشتے جو بہت ہی سخت اور غلیظ ہیں اور دوزخ کے دربان ہیں ٥ سہتی سے مراد کتاب ہے۔ جس پر انسان کے اعمال لکھے ہونگے وہ سہتی کیطرح کھلکر سناویگی ٦ روح کی خراب کنندہ ٧ سید سے مراد شیطان ہے جسنے تیرے نورایمان کو وسواسوں او چھلوں سے دہندلا کر دیا ہے جسطرح ہیر اپنے طالب کے علم ملکوت کیطرف جانیکا راہ بتلاتے اسیطرح عیال رانجھا کی پیروی کی اور ذکر کی

اگے رانجھے دے قسم جیال کھادی نگر کھیڑیاں دے جا دھیائی
اگے پنڈ دے کھوہ تے بھرن پانی کوڑیاں نال رانجھا گھر کھسیائی
ایہدا نام رنگپور ہے کھیڑیاں دا کسے بھاگ بھری جا وسائی
ایہ کون سردار ہے بھات کھانی سچی شوم کیہا نام تسائی
باغ باغ رانجھیٹڑا ہو گیا جدوں نام جٹیاں دا سنائی
اوتھے خوب لباس بنائیکے تے جوگی ہو تیار اُٹھ تسائی
کوئی کرے جو رب سبب میرا ہویا وس توں کم ہو تسائی

یارو کون سردار گراں کھیڑا اتے لوک کرو کتناں وسائی
یار ہیر دا بھاویں تے ایہ جوگی کیسے بھیا تے نہیں دسائی
پانی پی ٹھنڈا چھانویں گھوٹ بوٹی سن ٹنڈوا نام کھیڑیاں سنائی
اجو نام سردار ہے پت سیدا جسنے حق رانجھیٹے دا کھائی
خوشی عیش نے آن مقام کیتا غم فکر اندیشڑا تسائی
سنگی کھپری ہتھ تیار ہویا لک چا فقیر نے کسائی
جھب وچھڑے یار ملا سائیاں ہوئیاں مدتاں جی ترسائی

کدی لے ہولاں کدی جھولدے کدی روہپی کدی ہتھ پائی
وارث شاہ کرساں جٹیں ہرن صنعی مینہ اوڑیاں وچ تاں وسائی

سیر کردن رانجھا بلباس جوگیاں در شہر رنگپور

پھرن بال گڑیاں مگر جوگیڑے دے خیر منگدا سی گھراں ساریاں دے
اوتھے جھول مستانیاں کرے گلاں سخن سونکن پانیاں بھاریاں دے
مار عاشقاں دے کرن چا بیرے نیں تھڑے لوک کٹاریاں دے
ایسیں جھجنے دیاں ونجاریاں نوں ملے آن سوداگراں پاریاں دے
نیناں نال کلیجڑا چھک کڈھن سن بھولڑے مکھ بیچاریاں دے
جوگی ویکھ کے آن جو گرد ہوئیاں جھٹے پھرن وچ ناگ ٹپاریاں دے
شاہ پریاں نوں ویکھ حیران ہویا رانجھا ملک نے اوہ وچ پاریاں دے
آن گرد ہوئیاں بیٹھا وچ جھولے بادشاہ جوں وچ عماریاں دے

آ جوگیا کیہا ایہ دیس ڈٹھو چھین گھیو میٹھ وچ داریاں دے
کراں کون تعریف میں کھیڑیاں دی اڑاں پھرن چوطرف کواریاں دے
وہن عاشقاں نوں تھڑے ان نیناں نین ہن نال بیماریاں دے
سر کھلے نیں ناز سرخی جو تھوڑی لڈ پھنے ہرٹ پیاریاں دے
سچے سرخ سالو پشمین جوڑے رنگا رنگ مکان بنیاریاں دے
اوتھے کھول کے اکھیاں نیوں ناز دالے خواب وچ چھپ کے اریاں دے
کدی پل لچے کدی چپ کپے اکڑی کرلاوے سخن قراریاں دے
وارث شاہ نہ رہن نچلڑے نی جہان نوں شوق نظاریاں دے

ل۔ یعنی جب مردے قبروں سے نکلیں گے اور قیامت کا روز جو نہایت ہیبتناک ہوگا۔ اسی وقت ہر ایک کو ان کے اعمال سپرد کیے جائیں گے۔
ارشاد خداوندی ہے۔ وَکُلَّ اِنسَانٍ اَلزَمنٰہُ طٰئِرَہٗ فِی عُنُقِہٖ۔ اور ہم نے ہر آدمی کی قسمت اس کی گردن میں لٹکا دی۔ اور فرمایا۔ وَنُخرِجُ لَہٗ یَومَ القِیٰمَۃِ کِتٰبًا یَلقٰہُ مَنشُورًا۔ قیامت کے دن ہم اس ایک کتاب نکال کر دکھائیں گے جس کو وہ کھلی ہوئی پائے گا۔ پھر اس کو حکم ہوگا اِقرَأ کِتٰبَکَ۔ پڑھ اپنی کتاب۔ اسی طرح رنگپور میں رانجھا کو بھی اپنے اعمال جنتی کے ہاتھ سے نظر آ جائیں گے۔

(محبوب عالم نقوی)

مقولہ شاعر

نور فقر دا آن ظہور ہویا انہیں ووناں ہن چھپایاں نی
ڈٹھا حال فقیر دا جدوں تناں دوالے جھم جھما کے آیاں نی
سبھے ڈودھیاں ڈھیاں پیر پھڑوں آپو اپنی لوڑوں آیاں نی
ہور دانیاں سب ہر دانیاں نی سبھے چل فقیر تے آیاں نی
جو کجھ وزتیا اوہناں نال آہا گلاں فقر نوں کھول سنایاں نی
کوئی آکھدی رزق دا پیا گھاٹا کوئی بہک اولاد سکایاں نی
کوئی آکھدی مار کے خصم مینوں گھروں کڈھیا نال خفایاں نی
کوئی کہے گواہنڈناں نال جھیڑے ایہیں گوڑا پہرپیاں پایاں نی
کوئی آکھدی گھبر اروگ مینوں گلاں کر دیاں نہیں شرمایاں نی
جنہاں بالکاں کنیا چھوہراں نوں رانجھے سند پاس بہایاں نی
رانجھے آکھیا اوہناں نے عذر کیتا پاس آ بیٹھے ڈیڑھ اڈھائیاں نی
کسے آکھدا گلھاں دے چہ رکھو کوئی کنگ نال جتھایاں نی
کسے گھڑے دے چہ پانی دا حکم کیتا سارے ٹبراں کھول پلایاں نی
کسے آکھدا توں خاطر جمع رکھیں تیریاں سب پوریاں پایاں نی

آس ٹھٹہ وند خلقت رجوع آن ہوئی اگے فقر جو گوٹھڑیاں نی
اک ڈرشن لین فقیر آئیاں آکساں نچے ترت پہنچایاں نی
کئی بانہوں کواریاں بیج آئیاں ڈٹیاریاں کجھ ویاہیاں نی
کئی بڈھیاں ٹھیریاں اٹھ ٹریاں ہتھ کھونڈیاں ڈنگوریاں آئیاں نی
آپو اپنے کیرنے کرن جھکے روندڑیاں بہت لایاں نی
کوئی آکھدی برا ہے سس میرا نت کے نناں لڑایاں نی
کوئی دانیاں لتے جٹھانیاں نی کوئی دیوراں بہت ستایاں نی
کوئی آکھدی پت پردیس گیا ڈھلاں وسی کا ساں تے لائیاں نی
سینے جھلیاں عشق دی بھاہ بھڑکی جل چینک چھاتیاں لائیاں نی
لیا ڈھیکاں کوریاں تسیں جا کے جھریاں آ وساں تسیں لائیاں نی
کوا قلم دوات بنا نیچے تے لیکاں کچ کے ہتھ پھڑایاں نی
کسے آکھیا آکو ٹھے دے ٹبے چہ دیو کتے چہ پردے دبایاں نی
سس سوہرا تے دیور مرید تیرے نند خاوند سب جھکایاں نی
رب میلسی جیہڑی جھنیاں نوں موہوں کہن فقیر دعایاں نی

کسے آکھدا چرخے دیناں بھنوں ویکھے پٹھیاں ست بھوایاں نی
وارث شاہ فقیر نے رب ناں دا ڈھنگ کر کے گروں لیاں نی

تیار کردن رانجھا کو دکان ودختران برائے تشہیر بطور استفہام ہیر را

ماہی منڈا لو گھروں جا کہنا جوگی مست کملا اک آوڑیا
کنیں اوس دے مندراں پائیاں نی داہڑی پٹے سر بھوں منا ودیا

لہ اس روایت میں بھی قیامت کا ذکر ہے یعنی جس طرح رانجھا کو سن کر حاجتمند لوگ اسکے پاس علاج کے لئے آئے اسی طرح حشر کے روز حضرت محمدؐ کو دیکھ کر ساری امت فریاد کیلئے اور شفاعت کی امید پر حاضر خدمت ہو جائیگی کیونکہ قیامت کے دن اللہ کے بعد ہی خلقت کے مالک وہی ہونگے۔ (مکرمی)

دم دم کھڑا جپے نام گرو متھے جوگ دا تلک لگا وڑیا
کسے نال قدرت بھل جنگلے تھیں کوئی بھل بھلا وڑا آوڑیا
دم دم دے نال اوہ ذکر کردا پاک رب دا نام دھیا وڑیا
ذکر کر دا بیٹھ کے ہو گوشے کیہا سوہنی نال اداوڑیا
کڑیاں نال نہ کردا اے گل کوئی گیان پوتھیاں سدھ سنا وڑیا
کسے گھر نہ جائیکے آکھنا جے جوگی مست بھبوت لگا وڑیا
جپیا نام میرا کوئی جالیو نے آکھ دیو جوگی آوڑیا
وارث کم سوئی جیہڑے رب کیسی ہین تے اوسدا بھیجیا آوڑیا

آمدن دختران خانہ بخانہ و اظہار نمودن احوال جوگی پیش مادران خود

کڑیاں ویکھ کے جوگی دی طرح ساری گھریں ہسدیاں ہسدیاں آئیاں نی
ناہیں بولدا بر زبان چوں بھاویں بچھیا نا ہسوں مائیاں نی
اڑا وندا وانگ بہالیا ہے جٹاں وانگ مریاں چھائیاں نی
خونی بانکیاں نشیدیاں بھریاں نیناں کھیویاں سان چڑھائیاں نی
کدی کنگ وجائیکے کھڑا روندے کدی ہس کے نال گھو کائیاں نی
نئے باہجھ بھواں لوہڑیاں نیاں نی مرگا نیاں عجب بنائیاں نی
سچ پچھو تے حوصلہ کجھ ناہیں گلاں کر دا اے بہت تائیاں نی
اوہدے حسن دیوانیاں کیتیاں نے گلاں مٹھیاں بہت سائیاں نی
کدی رمل نجوم کتاب واچے پرشن قرعہ فال کڈھائیاں نی
ناہ اوہ منڈیا گوڈری ناہ جنگم نہ اداسیاں وچ ٹھیرائیاں نی
مائے اک جوگی ساڈے نگر آیا کنّیں اوس نے مندراں پائیاں نی
ہتھ کھپری بھاوندے موہڈیاں تے مرگا نیاں گلیں پائیاں نی
پریم متیاں اکھیاں رنگ رتیاں سدا گوہڑیاں لال سہائیاں نی
کدی سنگی سُٹ کے شگن لوبھے کدی سواہ تے اوسیاں پائیاں نی
اُٹھے پھر اللہ نوں یاد کر دا خیر پانیاں اوس نوں مائیاں نی
جٹاں سوہندیاں جھیل اس مٹھڑے تے جوبن جندے دو آکے گھٹاں آئیاں نی
ناکوئی ماردا نہ کسے نال لڑیا نیناں وسدیاں جھڑیاں لائیاں نی
کوئی گورو وپورا اسنوں آن ملیا کن پاڑکے مندراں پائیاں نی
کدی وے جوگی کئے پڑھے تسبیح کدی نہا دھو دھوپ دکھائیاں نی
کدی ہسدا نے کدی روندا اے کدی گم کر کے دتے تائیاں نی

جیہڑیاں کھوہ اُتے پانی بھردیاں سن ہس ہس کے گھر اسنوں آئیاں نی
وارث شاہ چیلا بالناتھ والے جھوکاں پریم دیاں کسے نے لائیاں نی

بیان کردن خواہر سیدا پیش ہیر از حال جوگی

گھر آ نناں نے گل کیتی بھابی اک جوگی نواں آئیا نی
پھرے ڈھونڈدا وچ حویلیاں دے کوئی اوس نے لال گوایا نی
سوہنا چند جیہا وڈا قد سرو کسے ماں کریاں والی جایا نی
کنّیں اوس دے ودھی مندراں نی گل ہینکلا عجب سہایا نی
نالے گاؤندا تے نالے روندا اے وڈا اوس نے رنگ مچایا نی
کوئی وڈی مراد دی جھک لے سنوں کسے بھاگ بھری چمک لایا نی

ہیرے کیتے جو نین دے اوہ پتر روپ تہہ تھیں حسن سوایانی
نیویں نظر پھر وادوچ چکھیڑیاں دے متھے چمکدا نور سوایانی
ورزنال پھر وابسیل سایاں عاجی یار کوئی اوس نچایانی
حسن بصری جوں آن کے عشق اندر تن خاک دے وچ رلایانی
مرزے صاحباں نے ویکھو عشق اندر چا اپنا آپ کوہایانی
کامروپ تے دوسری کام لتاں نیہوں لائیکے نفع کی پایانی
گرونا تھ دا اوس نے نام لیکے پنڈ وڑدیاں نادوجایانی
سستی ویکھ جو آن کے عشق اندر لاہ عیندی یار وکھایانی
پھرے ویکھدا دھٹیاں چھیل کڑیاں من کسے تے نہ بھرایانی
کائی جھنگ سیالاں دا آکھدی سچ کائی کہے ہزاریوں آیانی
کائی آکھدی کسے دے عشق پچھے والے لاہ کے سندرا پایانی
کوئی کجھ آکھے کوئی کجھ آکھے عاشق اک دے چت تے لیایانی

وچہ ترنجناں گاوندا پھرے بھوندا انت اوہدا کسے نہ پایانی
گل سہلیاں بھور محراب متھے باناں فقر دا خوب سہایانی
ابراہیم ادھم جوں جوگ اندر کل مال تے ملک لٹایانی
لوہی وسدائی کسے چہر والدا سانگ جوگیاں دا بن آیانی
یوسف آن زلیخا نے عشق کارن باراں سال دا قید کرایانی
ایس عشق پچھے کیہاں کرن قیمہ دوداوڈھ کے ہڈی ٹایانی
سستی وانگ جوان ہے کاہن صورت گوپی چند جوں جگ لیایانی
کوئی آکھدی سی راجہ بھرتری لے راج علم تیاگ کے آیانی
کائی آکھدی حسن دا چور پھر دا تاہئیں اوس نے کن پڑایانی
کائی آکھدی پریم دی چاٹ لگی تاہئیں اوس نے سیس منایانی
کہن تخت ہزارے دا ایہ جوگی بالناتھ توں جوگ لیایانی
ایہناں لکھ ملامتاں تہمتاں نی جنہاں بھار پریم دا چایانی

کائی آکھدی ایہ تاں نہیں جوگی ہیر واسطے کن پڑایانی
وارث شاہ ایہ فقر تے نہیں خالی کسے کارنے دے اتے آیانی

زاریدن ہیر از خبر رانجھا

مٹھی مٹھی ایہ گل نہ کرو اڑیو میتے ٹٹیاں ای مرگئی جے نی
گئے ٹٹ تراں تے عقل ڈبی میری وسوہ کلیجڑے پئی جے نی
اوہدا دکھڑا رووناں جدوں سنیاں مٹھی ہیت گئے میں ہو گئی جے نی
کویں لکھئے اوس ستارڑے نوں جدہی دھم ترنجنے پئی جے نی
اک پوست ہتور تے بھنگ پیکے توادوں گل کیہوں لئی جے نی
سو مہاڑو پ انوپ گوایا سو اوہ موہیا تے میں مرگئی جے نی
ہائے ہائے مٹھی اوہدی گل سن کے میں تاں گھڑا بوٹہ ہوگئی جے نی

تساں ایہ جدوں کی گل کیتی کھلی تلی ہی میں لٹھ گئی جے نی
کیکوں کن پڑائیکے جیوندے گلاں سنیاں میں جند گئی جے نی
مسوں بھنوں دا نام جو لیندیاں ہو جند ندیاں میں لگ گئی جے نی
ویکھاں کیہڑے دیس دا ایہ جوگی اتنوں کون پیاری اس گئی جے نی
جس دا اماں تے باپ بھین بھائی کون کہے گا اوہدی سی جے نی
اوہدیاں سہیلیاں توں میں گھول گھتی وار وار صدقڑے گئی جے نی
بھاویں بھکھڑا اوہ وچہ ہے ڈھٹا کے خبر اوہدی لئی جے نی

جیندا چن پتر سواہ لا بیٹھا قارب ماں سہہ گئی جے نی
جس نار دا کنت فقیر ہویا ترٹی اوسدی چوڑ ہو گئی جے نی
جسدے سوہنے یار دے کن پاٹے اوہ تاں ڈھڈ ہی چوڑ ہو گئی جے نی
جسدا ویر امیر فقیر ہویا بھین اوسدی جیوندی رہی جے نی
گلیاں وچ دلیاں دی ہوگ بھر دی سینے گھا فراق سہہ گئی جے نی
اڈیو رونددی رہیگی عمر ساری جوگی یار ہویا مر گئی جے نی
ناہیں رب دے غضب تھیں لوک ڈردے متھے لیکھدی لیکھ وگئی جے نی
وارث شاہ پھڑ دا دکھاں نال بھریا خلقت مگر کیوں وسدی پئی جے نی

افسوس کردن ہیر از جوگی شدن رانجھا

رب جھے نہ جھوٹھ جو ہووے رانجھا نی میں چوڑ ہوئی ہینوں ٹٹیا سو
ناٹے رنگی ناٹے کن پاٹے آکھ عشق تھیں نفع کی کھٹیا سو
خون جگر دا عشق نے کھیت اندر بجلی نیناں دی لاکے چھٹیا سو
ایہہ رانجھنا پھل گلاب دا سی میرے ہجر اندر جوبن لٹیا سو
مہرباں ہے رب رسول اُتے جام وصل دا لباں تے چٹیا سو
ثابت قدم ہی عشق دے راہ اُتے قدم اگاں تے پچھاں نہ ہٹیا سو
ہویا چاک نپٹے مل خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس نوں سٹیا سو
ظاہر نہ رووے دلوں آہ ملے رانجھے ہو جوگی میں نوں اٹیا سو
گاہ عشق دا گاہندیاں تھک پیا کچی گھڑی سی عشق دی گھڑیا سو
لگے اگ فراق نے ساڑ سٹی ہائے نی پھیر کیوں چھٹیا سو
ہیر واسطے دکھڑے کرے پھر دا لما تار میہنے نال چٹیا سو
قدم رکھدا سی وچ پانیاں دے چھج چھانی پا میں نوں چھٹیا سو
تیغ عشق دی نال شہید ہویا ویکھ سیدڑے نے سیس کٹیا سو
جوگی بنی ساتھ ویہی نال رانجھے دے حصہ حور قصور تھیں کھٹیا سو
تیغ صبر دی ماریا نفس موذی شرک کفر نوں گردنوں کٹیا سو
جنگل وچ چوری چوری ہیر رووے گھر ہیر دا چا [illegible]
نی میں گھول گھتی سکھیا ڈاسی ہیر دے واسطے دکھ اکٹھیا سو
وارث شاہ ایس عشق دی دیگ وچوں جفا جال دی ہٹیا دٹیا سو

گفتن ہیر سہتی را کہ بکے حیلہ جوگی را بیارید

گلیں لا کے کویں لیاؤ اُسنوں ال پچھئے کیہڑی تھاں دا نی
کھیہ لا کے دیس وچ پھرے بھوندا اتے بھیجیا منگ کے کھاندا نی
ویکھاں ماں جیوں نہیوں بیٹ ولوں یا وی تخت دا لکے جھناں فردا نی
آیا کس طرفوں کتھے جاونا ناں سو کی نام سو باپ تے ماؤ دا نی
کون گوردے تے لے تے کن پاڑے چیلا کس دا اوہ کماوندا نی
ویکھاں کیہڑے دیس دا چودھری اے اتے ذات دا کون کہاوندا نی
پھرے تیرتھاں وچ خوار ہوندا وچ ویہڑیاں پھیریاں پاوندا نی
وارث شاہ پڑھواکیا سدّ کے نی کوئی ایس دا انت نہ پاوندا نی

سلہ واقعی بنیاواں کے تابعدار سب چیزوں کے مالک ہیں۔ جو قصور کیا بات ہے۔ (ملکی مرحوم)

صلاح نمودن ہمہ دختران باہم جلیساں برائے مسخری جوگی

پانی بھردیاں باہر ہشیار کڑیاں ویکھ جوگ نوں بھل گئیاں ماریاں نے
جہاں ووس گرسیدا کوئی کیتا کن تہاندے کسے سنوں پاڑیاں نے
ہیر کھیڑیاں نال بیار ووڈا اوہنوں آکھ کے اگ لا ساڑیاں نے
مٹھیں بھرن مجلیاں ہو چھبیں اوہنوں پلنگ اتے چا چاڑیاں نے
چنچل ہاریاں کواریاں کن پاٹے ہائے سٹھی لیک ماریاں نے
کنگن پہنچیاں لاء کے دیہہ نال اہنوں پچھیا منگ کے چاہڑیاں نے
نالے کرن گلاں نالے ہسدیاں نی صورت ویکھ فقیر دی ہاریاں نے
موجاں مانیاں جنہاں کواردیاں ایہ تہاندا حال نہ چاریاں نے
ایہ جاندا کسے نہ چاک لدھا گڑیاں سدکے اوسنوں جھالیاں نے
ہکاں کھو کے بگلاں ملیو نے جگدہوڑا اتیت تے ہاریاں نے
چیلے نال پیار دے جوگڑی نوں کول سد بہا کے ماریاں نے
گلاں کرن تے آن کے شوکیاں نی ہک جگ گئیے نال سواریاں نے
سوہنے لنگ محبوب دے ہونٹ انگوں لویں لائیکے چنگ چا ساڑیاں نے
وارث شاہ میاں لوپ چاہ کے تے انجان لگو ہتھکڑ ماریاں نے

رفتن دختران برائے آوردن جوگی بطرف ہیر

لین جوگی نوں آئیاں دھنبلا ہو چلو گل بنا سواریئے نی
ایسے نال کیوں لائیے دوستی نی اوہدا اندروں جی گھاریئے نی
وڈی مہر ہوئی ایس دیس اتے ویہڑے ہیر دے نوں چلو تاریئے نی
سبھے بولیاں جا نمسکار جوگی کیوں نی سائیں سواہ پتے ہاریئے نی
ہو کے نرم گلاں نال مٹھیاں دے اوہدا ہاؤں کلیجڑا ٹھاریئے نی
منگ نگر اتیت دے اجے کھاندا باتاں حق دیاں چا وساریئے نی
میلے کنبھ دے ہیں اتیت چیلے نگر جائیکے بھیکھ چتاریئے نی
وارث شاہ تہیں گھروں کھا آیاں نال چاوڑاں لیو گھکاریئے نی

افسوس دختراں بر احوال جوگی

گنڈھیں گلاں دیاں شوکیاں چھاتیاں نے ہک جگ گئیے نال چھوہایا نے
اوہدی ماں نکالی دے جگر اندر چھری درد فراق چلایا نے
لیے سوہنے مکھ محبوب دے نے کیوں دھوئیں دی سواہ رمایا نے
وارث شاہ میاں سوہنی نڈھڑی دی حسن باؤلی کیوں ڈھایا نے

الف

سلوک ان تینوں وطنوں میں سالک راہ پر دہ در ہیں۔ جوئیاں وہ منزل مقصود کی حقیقت ہے۔ جو جوگی کڑیاں ہیر پر مشتمل ہے۔ ذکوی

کڑیاں ویکھ کے حسن فقیر دے نوں اُچی کوک تے شور پکاریاں نے
ویکھو سندرے چودھویں رات دے نیں لاکن بھبوت سنگاریاں نے
ایہہ دی عمری جٹنے کھیڑے نے دئی نال وس دے وقت گذاریاں نے

ٹھگی نال کیتا جوگی ندھڑے نوں کیسے ہنجم داویر تاریاں نے
جن انگ سیدا چڑھ تخت بیٹھا سلیمان نوں چا اُتاریاں نے
وارث شاہ شیطان تے نفس وہاں آدم جنتوں کڈھ کے ماریاں نے

عاجزی کردن دختران نزد جوگی

رسم جگدی کر دا تیت سائیں ساڈیاں صورتاں وَل دھیان کیجے
چلو سیر کرو نگر کھیڑیاں دے جوگ پنتھ دا کجھ گیان کیجے
سبے بنھ کے ہتھ کھلوتیاں نی جوگی عرض اساڈڑی مان کیجے
نالے کرن عرضاں سنگ لڈیاں نی ٹلے کہن پدھاریئے آن کیجے

اٹھو نیندر دے ویہڑے نوں کرو پھیرا ذرا ہیر دی طرف دھیان کیجے
ویہڑا اُنہاں دا جلوہ وکھالیئے سہتی موہنی تے نظر آن کیجے
منظور ہے عاجزی رب تائیں اوہ بندگی کجھ نشان کیجے
ساڈی بینتی منو فقیر سائیں ایہو عاجزاں نال احسان کیجے

چلو ویکھنے گھراں سرداریاں نوں اجے صاحبو نہیں گمان کیجے
وارث شاہ میاں نہیں کرو آکڑ فرعون[1] جیہاں وَل دھیان کیجے

کلام جوگی فخریہ با دختران

ہمیں ٹنڈے فقیر ست پیڑھیئے ہاں رسم جگدی ہمیں نہ جانتے ہاں
جھگیاڑ اور مرگ تے شینہہ چیتے ہمیں تہاڈیاں صورتاں جانتے ہاں
نگر بیچ نہ آتما پچھاڑے ادھیاں بہہ کے تمبواں تانتے ہاں
لک چھانئے جنگ تے شہراں نوں آسی دی نظر وچ چھانتے ہاں
گل اپنی تے جتراں آوندے اوہ دی نال اپنی گل تے آنتے ہاں

کند مول اُجاڑ وچ کھاندیکے تے بنباس لے کے موج مانتے ہاں
تہیں سندرلاں سوہنیاں خوبصورت ہمیں لٹ ہاں ناٹیاں جانتے ہاں
گورو تیرتھ جوگ براگ ہووے روپ تہاڈڑے ہمیں پچھانتے ہاں
پری جن تے دیو شیطان تائیں پڑھ سیفیاں اُنہاں نوں بنھتے ہاں
وارث شاہ میاں بن یاد رب دے ہور خیال نوں گور پچھانتے ہاں

مقولہ شاعر

رچھپول ہور آیاں مٹیار کڑیاں رانجھا ویکھ کے مونجھ گھٹ ہویا
اکھیں ٹنیاں ہیوں نے مکھ جتے ٹھگاں بابال لگا بے ست ہویا

[1] یعنی فرعون نے غرور و تکبر سے موسیٰ علیہ السلام کو کہا۔ انا ربکم الاعلےٰ۔ یعنی میں تمہارا بڑا رب ہوں۔ خداوند کریم نے اس لفظ پر اتنی غیرت فرمائی کہ نہایت ادنےٰ درجہ کے لوگوں سے اسکو ہلاک کرا دیا یعنے دریا میں غرق کر کے نیست و نابود کر دیا + (محبوب عالم غوری)

ویکھ جوگی نوں لوک بے چوہا پائی ہھن کہن کیہوں بلے ہوئیاں
انی آؤ کھاں پچھیئے نذھ مونوں کس دے چرن ملنگوں گھیر گھت ہوئیاں
رل گلیاں پچھیاں دھم پائی گل پچھنے نوں اک مت ہوئیاں

گھیر گھتیو نے گرد جوگی دے پھیر چھاڑ اتے پنج ست ہوئیاں
وتے آن کھلوتیاں وہندیاں نے مرکے ڈبیاں تے رتو رت ہوئیاں
وارث شاہ کرلاندیاں نال جوگی گلاں انت حساب تھیں ہوئیاں

مقولہ شاعر

سیئو ویکھو نی مست الست جوگی جیہڑا ہیر دیاں دھیاں ہے نی
سونے وناں ہی یہی فرخ خاک کے رل خاک نہ جیہہ فقر ڈیان ہے نی
دھن ہانو سہاگن جیہاں سی گی حسن لندے دی کان ہے نی
جویں ایس مٹھیاں تک بھریاں تویں ایہ بھی ساڈا ہان ہے نی

ایہناں بھوراں نوں آسرا ہیر دے گھر بار نہ تاں غم ان ہے نی
سوہنا چھیل گلاب معشوق نڈھا ارح پتر تے سگھڑ سجان ہے نی
جنہاں بھنگ پیتی سواہ لا بیٹھے تہاں انہوں نوں کی کا ہے نی
آؤ پچھیئے کیہڑے دیس دا ئے اتے ایہدا کون مکان ہے نی

اڑیو ایہو سانوں نظر آوندا ئے ایہ تاں ہیر دی خاص ان ہے نی
وارث شاہ نہ چھیڑیئے عاشقاں نوں ویر ربے دی غضب طوفان ہے نی

پرسیدن دختران جوگی را

سنی جوگیا گبھرو چھیل بانکے نیناں کھیویا مست دیوانیاں وے
وچوں نین ہسن ہوٹھ بہت دے ہسن کہیں مٹھا ناں جانیاں وے
کیہناں جتیاں دا پت تو کیہن بی ایس نکھیاں گل شرانیاں وے
کون ڈانتے کا سنوں جوگ لیا سچو سچ ہی دس مستانیاں وے
کیسے سن بھابی بولی مارلی ہے سا ڈیا سو نال طعنیاں وے
دیہا دس شتا ہے جیو جاندا ایس دھپ دیاں نال مرانیاں وے
کن مندراں مٹھیاں بھرن نہہ کے ہنسنے پچھ کے تے بھانیاں وے

کتھیں مندراں سندراں ہلیانی واہڑی چڑھ سر بھوان نشانیاں وے
کس مٹھیوں کن کس پاڑیوں تیرا وطن ہے کون دیوانیاں وے
انہاں تخت ہزاریدا جا پنا ایں ایں پچھیاں مغز کھیانیاں وے
ایس عمر کی داء دے پئے تینوں کیوں بھو تاکیں دیسنگانیاں وے
روح چڑہ نہ ربخاں لچھے چا تیری ہو و ذکر تیرا جگی بانیاں وے
نال پچھیاں تے مسکراندیاں نے نال کھدیاں ایس جانیاں وے
وارث شاہ گمان نہ پویں میاں آوے ہیر دیاں خزانیاں وے

انکار جوگی پیش دختران

جوگی آکھدا گرنہ پدو میرے سپ شیہہ فقیر دا دیس کیہا

کو نجاں وانگ ممولیاں دیس چھٹے ساں فرات مقاتے بھیس کیہا

جوگی دا کرارا جواب

جیہی سنہیں دی سین ٹُٹی ایں نی لکھ لعنتاں تیریاں عیباں نی
جھاتی واڑویں کسیں لباریاں ای جھگا پاڑ کے پُٹیاں لُبیاں نی
چھٹی اوٹھنی وانگ اٹ کھتیں توں تے سکھی ایں کرن مخولیاں نی
وارث شاہ فقیر نوں کرن آخی تاہیں بھاگ بھریاں حسن سیباں نی

سہتی دا جواب

ٹرٹر اوٹھ بلوچ سنا وناہیں تیری ڈرنی ایں چالاک ہے وے
متھے عاشقاں ملی منہ کالکاں نوں عشق آپ لاموں پاک ہے وے
تینوں خبر ناہیں انہاں شاناں الیاں دی سہتی جیہاں ہیراں لاکھ ہے وے
سہتی ہیر اجھل سنے خار والی دے وارث شاہ بھی جدہا تناک ہے وے

سہتی دیاں ہیر نال گلاں

بھابی جوگیاں دے ٹبے کاہنے نی گلاں ہیں سنیاں کن پاٹیاں دیاں
نہیں حج کردی بھوگڑی خبر ہساں خبراں جانبے ٹلیاں تے جاٹیاں دیاں
بھابی ایس دی اگے ایلیاں نوں خبراں لگیاں اکدن گھاٹیاں دیاں
کُتھ کُتھ دا ایکے ال نال رنج طبدی لنگراں پاٹیاں دیاں
روک بنھ بیٹھے دھڑا ہیں سہیوں ٹھیلاں جاٹیاں جیہڑے آئیاں دیاں
کر ختاں ری نہ کھا دھا انہاں کھان کماں سے ساٹیاں دیاں
لتھی چھڑتی نوں کیہ جان وکی چالاں جلن ہے آدوں پاٹیاں دیاں
وارث شاہ ایہ سنت کی باٹ تھا گلاں کرے ایاں تنگ ہٹیاں دیاں

شاعر دی گل

ایہ شل مشہور جہان اندر جیہی چار ہی تھوک سوار دی اے
جدوں آوندی جھگڑدی گل تے تھوڑی گل وی بہت کھلار دی اے
جھیڑے ننجھ فقیراں دے نال لڑدی گھر ساہندی کنوں مار دی اے
اُن تُندی تے نال لیہرے چرخیاں کرے پلیٹ چار دی اے
جٹی لڑن تے جدوں تیار ہووے پھیر چار دچار وچار دی اے
وارث شاہ وان شوق تیرے میری شغل ششن چار دی اے

سہتی دیاں غصے بھریاں گلاں

ہیر ہتھ لوندے تیری لوئی ٹٹن کرنی ماری آ نال جھلیاں دے
دند جھوٹ جو ایسیدے لئے انگ ہر گرہیوں تے تیری نال جھلیاں دے
اسی گھراں گئے اُنگ نظیو تے چی کر جاؤ وران تنگ الیلیاں دے
جھیراں آگر الاہحاں کھا وناہیں کر دیاں مجھ تیری نال کھیلیاں دے

ہیں تسے مار چپیڑ ند کدھ چھڈوں سوا آوونی بھلیاں ملیاں دے
براں آں کھنڈ کھلاریا ای مینوں خوف نہ اساں رہلیاں دے
قرضدار قصاب عزرائیل موت کھڑے باس حق وِنیاں پلیاں دے
وارث ہیر تے گھاؤ ننگ کی نال کٹکیاں ٹڈیاں ٹھلیاں دے

ہیر دا جوگی نوں سینت مارنا

سینت مار کے ہیر نے جوگڑی نوں کہیا چپ کر ایس ٹھگاونی ہاں
رناں نال برابری کن ہوندی ہیں ستر ابھیر جگاونی ہاں
کراں گل گلاہیوں نال تیری گل ایس دی در نشیٹہ پاونی ہاں
تیرے نال جے ایس نے ویر چایا متھا ایس دے نال میں لاونی ہاں
گڑیاں سدگراں یاں گر اسدے نہیں تاڑی ایہہ کھجاونی ہاں
وارث شاہ میاں اسیجھے پئے آئے ونہوں کنجری ٹنگ نچاونی ہاں

ہیر دی سہتی نال گل

ہیر آکھدی ایس فقیر نوں نی کیہا گھتیو عیب دا وادانی
اللہ والیاں نال کی ویر چایو بھلا کوار نے آ ایہہ کی قاعدانی
پچھوں پھڑیں گی کتکا جوگڑی دا کون جان اکھڑی جادانی
اہناں عاجزاں نوں پئی مارنی ایں اہن چھینیئے اکی فائدانی
ہیر چم فقیر دی ٹہل کیجے ایس کم وچہ خیر دا زیادانی
وارث شاہ فقیر جے ہون غصے خوف شہر نوں قحط وبادانی

سہتی دا جواب

بھابی اکھدوں لڑے فقیر سانوں تسیں کتہی کدہیں نال گھوریاں دے
جان بھابی لے نی فقیر نانگ کالے حق ایں کمایاں پوریاں دے
اہناں جوگیاں دے کائی ورن ناہیں گھتیو رزق نچے وسے وریاں دے
کوئی دے بد دعا تے گال سٹے پچھوں فائدہ کی ہساں جھوریاں دے
وڈی ہونہ چلٹرے ذرڈی ایں لیکے چاک لاگی مزدوریاں دے
سینت مار کے یار نوں چھیڑیا ای ول جاننی ایں گلاں چوریاں دے
ساہن بکیاں اجاں نہ کریں کھلے سجھ کر ہیں خالی ریاندے
جے تاں ہنگ دے نرخ دی خبر ناہیں کاہنوں پچھی اے بھاؤ کستوریاں دے
وٹی سیٹہ دی فقر ال ہیجادا کھو کلم ایہہ حق دے وریاں دے
جے تاں ہٹ پڑاونا ہووے کاہنوں کھیجی آنی نال بھوریاں دے
لچھ لچھ کردی پھریں نال فقراں بچ چالڑے اہناں لنگوریاں دے
مکر نال لڑکے ساڑوں کدھنی ایں کٹ نہ پچھے اہنوں چھوریاں دے
بھابی نال فقیر ہمراز ہوئی ایں دھپی کے مجھیاں چوریاں دے
وارث شاہ فقیر دی رن ڈیرن جو ہیں مرگئے بری انگوریاں دے

ہیر نال سہتی دیاں گلاں

بھابی کریں عاشقاں جوگیاں تھیں سجھیاں اساں تھوڑیاں نی — جھڑی ڈنڈ وکھا کے کرن آکڑ بیٹھاں چیر سٹاں وہاں چوڑیاں نی
گرو واسطے توں نہیں پہنچ اوتھے جتھے عقلاں ڈبیاں دوڑیاں نی — جن بھوت تے دیو دی عقل جاوے جدوں مار کے اٹھ اچوڑیاں نی
مار ہلیاں تے سٹاں جن تنگاں پھیر ڈھونڈدا کاٹھ گھوڑیاں نی — وارث شاہ فقیر دے نال لڑنا کھن سر دیاں گندلاں کوڑیاں نی

ہیر دا جواب

لٹے ہاتھ فقیر دے نال بولیں بری سہتی اے بدھ امور ہوئی — جنہیں نال فقیر دے اڑی بدھی کدی نال تے جان دی چوڑ ہوئی
کن پاٹیاں نال جس ضد کیتی پیش وہ انت نوں روڑ ہوئی — رہی اوت نکھتری رنڈ جنہیں جھڑی نال لنگاں دے کوڑ ہوئی
اہناں جیہاں نوں جھڑک مولا ہین جہڑے عاشق فقیر تے بھوہوئی — وارث شاہ لڑائی دا مول جاہن کھیڑو داں دے ڈار دی طور ہوئی

ہیر نال سہتی دیاں گلاں

بھابی نال فقیر دے دھڑا کیتا حال حال لوکا ساڈوں ماردی اے — جوگی ویکھ کے پان سوجھڑی کانی ماں تیری خون گنداردی اے
اسیں گنڈیاں تے آپ نیک بنی جھڑی ماری یار پکاردی اے — نہیں جان دی یار سوایہ جوگی کی لیایا نشانڑی باردی اے
لڑے نال بھیڑ تے نال اُستے نالے جوگی نوں سہیڑاں ماردی اے — اج مار کراونی جوگڑے نوں وارث شاہ نوں ہی للکاردی اے

ہیر دا جواب

گھول گھتی اے کوار دی آکھنی متھا دھولی پر کنت ٹلولی آنی — وانگ جیہجکے تاؤ سے خیال پئی پر ساڈڑے نال ٹکول اٹھ مچولی آنی
سر کھڑکر چاہڑی اے چا سولی تا بھی بیڈا پار بدنہ تولی اے نی — چور یار وانگوں نت ہیں سچی چوری کرکے آتے موّخ رولی آنی
ایہو جیہاں فقیر دے نام اتوں جی جان چا اپنا گھولی اے نی — وارث شاہ مومن ہے جھوٹھ دوزخ کنڈے چا انصاف دے تولی آنی

سہتی دے ہیر نوں طعنے

بھلا دس بھابی کیہا ویر چایو بھیا ٹیاں نوں پئی لوہنی ایں — انہوں نیاں گلاں دے نام لیکے گھا اڑے پئی کھنڈ ہنی ایں
آپ چھاننی چھجیر دی ونہی نوں ہیں جھٹیاں تے بئی ہیرہی ایں — آپ چاک مہٹا لیکے چھڈ آئیوں ہن خلق نوں پئی دوہنی ایں
آکھ ویر نوں ہنے کڈھا چھڈوں جیہا ساں نوں منے ٹوہنی ایں — وارث شاہ کیہی پکی ارکی آنی سٹے مڑتی ایں جھوٹے دو ہنی ایں

ہیر دا جواب

نعمت نال پلیاں بھیریاں سن اکھیں وکھیا ہن دکھیاں ہو رہیاں
جیہڑی چودھری گندی بھیراں کیتی ایہ لٹ ودیاں نہ ودھ رہیاں
ایہ چل لوچیاں سی ڈرنبے سیتی ہن بنھ رکھوتی من گھور رہیاں
بھر جائی نوں لیاں لاڑیاں نی پھرن منڈیاں سیجہ لٹور رہیاں
آپنے ڈھڈھیاں ہوتیاں ہون کھنجان لگے چوراں دا سیں بھی چور رہیاں
بدزبیتے کو ہجیاں بھیڑ مویاں لگے حسن دے باغ وچہ چور رہیاں
اہدی نبنب کھنڈال نخریاں دے نال ادیاں وچہ لاہور رہیاں
وارث شاہ جہان تے دھم وہدی جیویں سبھو شہر لہور رہیاں

سہتی دا جواب

گلاں کسے دی نہیں پچھ آندی بھابی ایہ کیوں اساں تھیں دیا یا ای
تیرے کارنے نیاں دا ایہ جوگی لے چلیا میری بھرجائیا ای
اڑے جٹ تے گئے ڈوم نائی سر جیہڑے گڑیرے سے گل لایا ای
ایس مار منتر ویرا دتا جان جگ دی چال ڈلایا ای
ہن کیہ کھلوا ایہ ہے الٹ سماں لٹے بھین تے پٹی ابھایا ای
ایہ سیتے دے امول نہ خوف کھاندی ایہ آپ ہی گلا جگایا ای
آؤ کدی آؤ دی آ ایہ چھپا جگدے ہوڑ کاتی ایس پایا ای
ہیر نہیں کھاندی ہار اساں کولوں وارث گل فقیر تے آیا ای

شاعر دیاں سچیاں گلاں

رناں نال آس آونے سر والے سہتی کولوں ڈھیری وزیر جٹھیاں نی
اوہ من ہانسے مہر لٹو دیاں جیویں نال کبوتراں دے ٹھیاں نی
شوخ دیدیاں تیز زبان وزیر ایہ بھی عشق دی تیغ نے کٹھیاں نی
ہن کیہ فقیر دے لنگے نوں ہیکاں مار کے پچھیاں ٹھیاں نی
گھن ہین پکان سجھ وادی اٹے اٹن دی وار اکٹھیاں نی
گھر لا بیگانیاں پتراں نوں پھیر اپنی وار اسہر ٹھیاں نی
اڑا ونگ گئے ایناں لایا ای آہو سامنے پھیر پھٹیاں نی
وارث شاہ سوئی ہون بھاگ بھریاں ہیر آن فقیر جو ڈھٹھیاں نی

سہتی دے جوگی نوں طعنے

بابا فقر دا بانا ورا ونا ایں پا سیلیاں دہریاں چو سریاں دے
دہر ورودیاں آن کپت پا چھیڑاں چھیڑیاں ہریاں ہریاں دے
ہو کا ویدگی تے بچہ ہیں مریاں کٹ کھنڈیاں ہریاں ہریاں دے
زانی نام دی ہیں تا تیر تیتوں گلاں کریں بان گجھ ہریاں دے
مار ابھار سان گنج تیر لیون مٹھیاں ریاں جھوسریاں دے
نفع مول گوالیکے ٹھیاں لوپے وے نیچ نوں گنگا لے جن جوہریاں دے

تیرے جیہاں اچکیاں شہدیاں نوں بدھ لیندیاں سوانیاں گوہریاں وے — زراں کھوٹیاں تے کھریاں کھ لیاں وارث جیہاں مرزیاں جوہریاں وے

سہتی دی گل ربیل نوکرانی نال

سہتی آکھیا اُٹھ ربیل بندی خبر جا فقیر نوں کڈھدی آنی — آٹا گھت کے دیہ بک چھنا وچوں اکھ فسادی دی ویکھدی آنی
زرا جٹیاں وانگ ہتھ کری اگلی ہو نہ اٹکے جائیں جی آنی — اُہدی بھگت اے ارے آ نال التماس ہوں بنی ایں ماسکدے دی آنی
ایہو لال تے اسیں وی بین حیاں کو جیڈیاں لال ہاں ڈھی آنی — ڈھیر کوچہ ہیر دی آکھیاں تے گئے گوڈے سے کر لسدی آنی
اکھیں سامنے ہیر دے بھاڑ کری آہدی بیاں نال تیں ڈھی آنی — پھیر کے ہون سر تو گلی چہ پیٹے وہنگا وچہ بین تر ڈی لے نی
نسے پچھیا ویہڑیوں کڈھ آنی اسے ہٹ را وچہ ترت ہے گڈی آنی — اہاں آوے تے بھابی توں کڈھ ہوئی اے ساتھ اٹھ بدی اٹھدی آنی
وانگ قلعے دیا پیو ہو عاقی جھنڈا وچہ مواس دے گڈی آنی — آوے کھوہ لیاں ہیر سٹے ادھے ٹیرنوں کٹکے چھڈدی آنی
بھیڑ آکڑاں بیا وکھا ٹالے رہ بیڑیوں اسیں گدھی آنی — وارث شاہ دیاں دھکڑ کری آنی اٹھ توں ساردی آہدی آنی

ربیل نوکرانی دا جواب

باندی ہو غصے چپ ہے رہی ہک چھنے دا چا اولیر یا سو — دہر وفی رب دی خیر لے جا چا کا حال حال آ کپڑا ابھیر یا سو
ہراں لئیں دے چور رامرپ چوں گالیں کڈھ کے دیے ٹیر یا سو — باندی لاڈ دے نال چا کر کے دھکا دیکے ماتھوں گیڑ یا سو
چھبی دیکے گالھ چہ پشم ہٹی ہتھ جوگی دے منہ تے پھیر یا سو — وارث شاہ فرنگ دے باغ وڑکے وس گلاں دے کھوہ نوں گیڑ یا سو

جوگی دیاں نوکرانی نال گلاں

جوگی ویکھ کے بہت حیران ہویا پیلا دھ وچہ انب دیاں پھاڑیاں نی — غصے نال جوں جھنڑوں ہیں تیسے جو وچہ کلیلیاں چا ماریاں نی
چھینا جوگ چھوہیاں آن بادھن چلی ایں کوئی ایں اٹھریاں نی — جس تے بنی ارواد رووناہیں اکھیں پھرن مول اگھاڑیاں نی
جینداں پے برادھاں منڈ پنڈ نہ جگے وچہ ساٹھریاں نی — ڈب موئے نی کا سبی وچ چھینے وارث شاہ نے بولیاں ماریاں نی

شاعراں دیاں گلاں

چھینا خیر دینا بر جوگیاں نوں مجھی بھا ٹرے نوں ماس مہناں نی — کیف بھنگ قاضی تیل کھنگ والے دودھ شنا لونگ مہماناں نی

زہر جیونکے نوں اَن سن والے پانی بلکیاں نوں جیوں ہماں نی
جویں چال وگاڑنا سنڈیاں نوں اتے وگڑیاں نوں لکھا تھماں نی
سچ جھوٹیاں نوں جیوں جھوٹھ ٹھنکھتاں نوں است گوڑ نوں ونج ادلا ہماں نی
سندا موگھاں وچ واس کرنا پیندا نال چلنا رگا ہماں نی
برا لگے وقت جیوں ٹھیر سچی جویں آدھلاں سہرا کاماں نی
جویں اگ نوں روں دے دھگھلا تے پراتینگ جیوں شاماں نی
دانشمندی مجلسوں ترک کرنی اتے احمقاں نوں رجاناں نی
آدھ دینا جاہلاں فاسقاں نوں صاحب علم نہ مول دے بھاناں نی
روڑا خمریاں نوں شیر آکھنجراں نوں زباناں لغیاں ج ف بھاناں نی
برا جھگڑنا نال فقیر ہوندا جانوں مار دینا عقل آساناں نی

سہیا جوٹھ بریاں نوں نہ پاج مونساں نوں مت ایلڑیاں نوں کھلیں بھماں نی
سندی پھڑک تمیم مسکین سائل دانوں جھکدیاں دیا داناں نی
کول فقر دے غیر دلیل کرنی سخن عالماں دے نال ساہماں نی
بے لیش دی گل تے بر کرنا تے بگڑ دے ابھرن اماناں نی
برا نیک دے عیب نوں لکھ دینا تے اچکڑ دے اہو نا صاماناں نی
جویں ننگ کسب تُوں زیاں نوں اگ لا دینی جھل کاماناں نی
غصہ آیاں عقل ہے نکل جیندا اہندا اوکھا عقل دے اٹھاماناں نی
سچ جھوٹھ دے وچ چار کرنی تنبو کبر دا ہنکار دا تاناں نی
بھرک عاشقاں مہرنا لائقاں نوں نہ بھول ونا نال دیواناں نی
وارث شاہ جوں سکھیا جوہیاں نوں سکھلاں نوں نانگ جے بھماں نی

سہتی دیاں گلاں

کیوں گڑکے تنگ کے پاٹ لتھوں ان آ بچیا ہے بھکیاں نوں
ٹریں سنگراں نال ہتیاں ہو کے پھریں چھیڑدا کھاں دے کھیاں نوں
کتے رن گھربار نہ اڈیا ای پھریں بھال آکڑیاں کھیاں نوں

ڈھا ہو ویس پلنگ جالیں من ٹرنوں آج پھریں چلانوندا تکیاں نوں
ساک ڈھانگروں ٹھڈ ھمو کایا ای دے جیہیکے ٹھگاں کھیاں نوں
وارث شاہ اج دیکھ جو جھیڑ جی ستی ہناں ٹنڈیاں سکپیکیاں نوں

جوگی دا جواب

اڑی آ سہتی اُسے تیں سجھ ٹیرے ٹیڈیاں گئیوں جھونیاں نی
گُتے وانگ کھانیکے پَیں چھڑیں نال تھیاں چھٹے تو نہیاں نی
ٹھکھتی کنجری انگ دے گرد ہوئی ابھارویں کتیاں گتول ہنیاں نی
دھکو دھکی ملنگاں نوں ادھ ہجھیڑن نال اوہ جو کھیدکھد وہنیاں نی

چوڑے بیڑیاں ہار سنگار بھریاں نوں نظر آگے ہوئے سنیاں نی
مار اک ٹہر یچ ٹھکوار ٹھنوں سیر باں کس لوالیاں گہنیاں نی
گھوگھی انگ تجھے آپ نوں کن بھیر لکاں تا ہبجہ بھیڑے کو ہنیاں نی
سہتی سے رنڈی ہیر ٹلیاں کہی آرشاد بولی سمجھ یا نی

سہتی دیاں گلاں

سہتی آکھیا کٹ سار ساڈی کال جیبھیا لوٹھیا متھیا وے
پھریں کھرلیاں نال کھیڑیاں دے گڑ تھاڑ نہ نتھیا وے
بنیوں فقر تے پھیر بھی ہیوں کورا کسے گھت نہ جھنڈ دا ستھیا وے
سر گھوٹیا کو نیاں ونیاں دے کوئی چین پہاڑ توں لتھیا وے
ترکیاں تتھیوں دوڑ روں آئی ندی آ جوئی جھیر ھیلیر دا پتھیا وے
کھنہ چانیاں کچھ نہ لبھنا ایں وارث آنگ جاویں خالی ہتھیا وے

جوگی دا غصّے وچ آونا

جوگی غضب دے سنگ تے رُسٹ کھپر گڑا ٹھیا مار کے چھوڑیا ای
ساڑ بال کے جیو غضبناک کیتا نال کاوڑاں وچ ٹٹ گھوریا ای
جویں جم کرپا خاں جہم کرکے لے کے توپ پہاڑ تے دوڑیا ای
لیکے بھاہوڑی گھلن تیار ہویا نادو ہیڑ دے بوجھ آ پوڑیا ای
کڈھ لکھیاں تیوڑیاں ماتھے سہتی لونڈی دے نال لجھوڑیا ای
جیہا مہری ستھ دا بان ہیر وارث شاہ فقیر تے روڑیا ای

سہتی دیاں جوگی نال گلاں

بنیں فقر تے پھکڑاں وچ آنگے دے بسولا دیا کو کوڑا اہنگیا وے
کسے لوچ جھڑ بار دے چہ بلیوں دھیوں آنگ جھوڑ دے ڈہا نگیا وے
جوں جل بن جیہی ہاں تو لوں لسے سر جھڑ بیں سنگھ پاڑ کے مرجوانگیا وے
جتاں جٹ کھوہ نیکے کھلیں گالڑ پراڑ جوں گھروں چھانگیا وے
گلاں کرنا ایں بہت بے لنگیاں تو کسے جٹ الجیدیاں دا نگیا وے
حال فقر دا ہیں کے آن ٹریوں ھنبڈا پڑیا گجھیا سانگیا وے
لُوں لُوں کرکے کہیا مغز کھا دوریوں ٹنوں کالیا کانگیا وے
کیہڑی گل تے پھڑیا بیٹھوں وارث شاہ دے نال پیا نانگیا وے

سہتی دا نوکرانی نوں آکھنا کہ جوگی نوں کجھ دے کے چلدا کر

سہتی آکھدی باندی نی خیر پاہیں ایس فقر نوں چا اٹکایو کیوں
باندی مچکے چُپ کھلو رہی سہتی آکھدی خیر نہ پایو کیوں
باناں فقر داہین خوار ہویا دس فقر دا نام گوایو کیوں
ایہ جوگیڑا ایک کمذات کنجر ایس نال انھیڑ مچایو کیوں
آپ جانیں کے دیہ جے ہتی لبندہ گھر موت دے گھت پھسایو کیوں
کیہنے بلڑے دے اڑیاں کھلا ہویا بھے ساڈڑے لیں لنگھ ایو کیوں
اڑیاں کنک چاول دُودھ گھیو منگے جینا ایس نوں خیر دیو کیوں
سگوں مار تے اٹھ تیار ہویا مار پھاوڑی نال ولایو کیوں
گوپی آکھیا خیر ایہیں لیندا میں نوں شہد نی ہتھ پھڑایو کیوں
میری ہان ہٹ ایس نے لاہ ستی جان جُھبے شرم کرایو کیوں
میں تے ایس دے ہتھ وچ آن پھاتی منہ شیر دے آن پھسایو کیوں
وارث شاہ میاں ایس مرنی نوں ٹوڑے لاد کے باز چھڑایو کیوں

جوگی دا سہتی نوں جواب

کیہی اٹھ دیاں اج ہوا بھلے توں متھے لگی ہیں کالی اے کتنی ایں نی	ڈوبیڈی آٹا لے کے آئی ایں کھلی آئی کیراں نال موہوں منی ایں نی
گھگھر کھو لکے پار لنگار ستوں لیر لیر کریساں انگ چتنی ایں نی	کیوں سنجنی ایں فقراں نوں چھیڑنی ایں جیہی گلی آ بھیڑ تتھنی ایں نی
داتھل تے اپنی ویکھ سیلاں تک تکنی ایں رنگے کھوں کھنی ایں نی	ڈڈھ جیہ جان دلدی ہاں چو بھڑے سر پار چلائے وٹھ دھنی ایں نی
نہیں جان دی توں کی ناگ کالے شالا انج ہوویں سپر پنی ایں نی	آ ماقبر نوں گھتی اے زرم ہوکے اٹھے آگے گو میں گھنی ایں نی
جھڑے چھپرن آزاد ملنگ بنکے انہاں لیاں نال تسنی ایں نی	بچھوں ناؤں نوں چھیڑ کے دو سیں گی عمل اکھیاندے جیہی ایں نی
ساتوں بولیاں مارکے تایا ای شالا یار توں ریہیں وٹھنی ایں نی	اوہنوں نال فقیراں ہیں ہڑیں نوں ننگی سر کھنتی اے چونڈیاں منی ایں نی
خلق نال نقت رے پیڑن آئی دی ایں اٹھن جھیڑیاں چتر رکھنی ایں نی	وارث فقر دے حال تے رحم کیجے سکوں لتیاں نال کھنی ایں نی

سہتی دی جوگی نوں نصیحت

کیہا آن کپت کھلاریا ای سرنیاں کچریا ڈا سنجیا دے	تینوں خبر نہیں میرا نام سہتی توں بھی جگ نے دیارا نجیا دے
تیرے خیر دا نہیں تا کوئی صرف ٹک آٹے دا نہیں گنجیا دے	اتھے پلنگ دی ہیں کھلیر ہونی اڈیں ہنگ ڈلیاں جاجیا دے
اداآئیاں سلیریاں لٹھ لیئن جدوں پار کے ساکھے مانجیا دے	جادا گھر کوئی ہٹ چالیاں دے اوڑ دانگ مغرور لیئن نجیا دے

جوگی دا جواب

چھا ماٹلے ہنڈیاں کھوہ ستوں کتوں پکڑ کے یار وڈانی	جیسے تے پنڈ دا خوف کھاوندی ایں کھوں کھاں میں تیرے گردانی
تیرا اساں دیال مڑپلے نہیں ہونا سیج ملا ڈانی	لت مارکے چھٹروں گا چھن کڈھاں ہوں ٹھڈ جوت تاڈانی
نے سہتی دے کواری مچ کا دھوں چتر گھڑوں گا ادھیاں ڈانی	ہتھ لگیں تے ستوں گا جہیڑ ڈے کڈھ لوؤں گھساریاں کا ڈانی
نسیں تے سگواڑراں جانا ہی کڈھاں ہاں اوست ڈانی	وارث شاہ مٹ ہوئیاں چھڑی ہیں آئی تاں جان جوانی دیاں چاڑانی

جوگی نال سہتی تے نوکرانی دیاں غصے بھریاں گلاں

باندی نے سہتی غصے نال کرکی لیندا سچ کھار کے دے	جوگی ہو دیاں ستے کیتے تی کی لینا سی جا گنے ڈلکے دے

جوگی ہیں جھڑناں ہے دنال جھگڑے کریں کتاں اکھیاں مار کے وے
موہوں کہیں کوبتڑا ہوناں توں کرنا آپ کوپٹ چار کے وے
شتر بے مہاریا جوگیاں وے کی لیناایں کھیت اجاڑ کے وے

پہلاں ہانبے آپ نوں جھگ توں کی لیناایں لوکاں نوں ساڑ کے وے
کسی پون کھوتری ہورزہوں بولی آپ فقیر نوں ہار کے وے
کر بندگی رب قبول کرسی وارث شاہ کتے دمواں ہار کے وے

جوگی دی ہیر نال گل

ہیر گراں میں بہت حیا تیرا انہیں ماراں سوں پگڑ دیہل کے نی
جیہا مار چتوڑ گڑھ شاہ اکبر ڈھاہ مورچے لے مچلکے نی
جیوں جیوں شرم اتاریا چپ کرداں ستیاں آؤندی چلکے نی

سبھا ہاں ہپت لبھدی لاہ سٹاں ہیر گھس نہ جانگے تعلقے نی
اہدی نگر دیاں گلیاں چھند گدھ چھتڑاں لکھ امراں وے وچھے الگھل کے نی
بھلا آکھ کی کھٹنا دسناایں وارث شاہ دے نال پڑ مل کے نی

ہیر دی عاجزی جوگی اگے

بھلی ہیر چیاں پانا کے تیری پھاٹیاں اسیں کی دسناں ہاں
اسیں جوگیا ہیر دی خاک تیری نہیں کچھ ٹیاں تے ٹکھیناں ہاں
ساڈی جان تیرے پاں ہے فقراں توں کوڑی گل تیں کی لیناں ہاں
اسیں چیز ناچیز قربان فقراں جو کچھ کہو سوسیں منیناں ہاں

پیارے وچھڑے جو نٹ رہی کانی لوکاں وانگ ٹھیاں مسیناں ہاں
نال فقر دے کراں برابری کیوں اسیں جٹیاں نہیں قریشناں ہاں
نہیں گرانڈے انگ پدیش ہوواں ہیں نال الیش ملیناں ہاں
وارث شاہ پردیسی دی خیر کرسی اسیں ہٹے بیں بال ملیناں ہاں

سہتی دیاں ہیر نال گلاں

نویں نوچیاے گھبی آیا ہے فی کالے سہتی اے جاکے کے ہی پیاری نی
آپ بھلی ہو بہیں اسیں بُریاں کریں خبر پیو رو بنگاری آئی نی
آجوگی نوں لیں چھڑا ساتھوں تساں دو ہیں دی عمر سوہڑی آئی نی

اکھیں مار کے یار نوں چھیڑیا ای نی رہا ستے وچ چپاڑی آئی نی
پہلے کم سوار ہو بہیں ناری بیٹی گھر لے جاہ توں عمر اڑی آئی نی
وارث شاہ ہتھ پھڑے دی لاج ہوندی ہاتھ کری ہے تے پاڑ لینے نی

غصے نال سہتی دا خیر پاونا اتے جوگی دا ٹھوٹھا بھج جانا

سہتی مور غصے دا خیر پایا جوگی ویکھیاں ہی ترت سج پیا
ایہ لے مکر یا ٹھکر مار اولائے کا ہی وا جنا اید دھرج پیا

موہوں آکھدی وہ دنیاں جی کئک ٹھیر یا غصے بھاج پیا
ٹھوٹھے وچ سہتی چیناگھت دتا ہی جوگڑی دے نے چھنج پیا

تاب حُسن دی جھلے نہ کوئی انجھا کھڑکے سہتی لجھ رچ پیا
اتھوں چھنڈ نیں جھڑ رس ملے جیندا ڈلھ گیا ٹھوٹھا بھج پیا
دیکھو وچ شراب خراب ہویا شیشہ سنگ تے ٹُٹ کے کچ بھج پیا
جوگی کھسیاں کریاں جھوڈ دا سی کدھ متھے جوگی سچ پیا

سہتی کُک الایا نال غصے پھٹ کالجے جوگی دے رچ پیا
اڈا لایا سی پڑے ویکھنے نوں کم جوگی دا ہو کو رچ پیا
جوگی اگھڑ دا سے وڈا قہر ہویا پیرا دیکھ دے ہاڑ تے رچ پیا
وارث شاہ مصیبتاں جیٹھیاں جو کجھ لکھیا سی ازلی آج پیا

جوگی دی سہتی نال گل

خیر مقری عقل دے نال تے بجے ہتھ سنبھل کے کُک الا رہی آ نی
بھری ہوئی غرور تکبر دے سی لوہڑ لگیوئی نے ٹھا رہی آ نی
کیہہ جھنڈیاں بھاگ بھری آ سنبھل جا بیار وپ تے رہی آ نی
سہتی نال نہ تیری سانجھ کوئی گل گل تے چھڑ یارہی آ نی
غور کر کے آ مسافراں فقیراں دی ہتھوں سمجھ کے سچ نتارہی آ نی

کیہے اڈے ہنکار نہ جوبنے دا گھول گھتی اے سست ہنکار رہی آ نی
جوگی اگھڑ دا قہر تے قہر ہویا ٹھوٹھا بھن تا کالے ہار رہی آ نی
ٹھوٹھا بھن فقیراں نوں ٹھپیا ای شالا یار مرے تیرا کوار رہی آ نی
ٹپے مرن ہنکار بیچ لوپے تیرا نی ٹھپنے دی آ وںجار رہی آ نی
وارث شاہ بازار ہے ٹہرتال ہوسی تڑوں ہار جس ویچ وںجار رہی آ نی

سہتی دا جواب

گھول گھتیوں ہوئے نام اَلَوتی کی مکھ سنبھال ہتھیار پائے
تیرے نال کیہہ ساں نے بُرا کیتا ہتھ لا نا ہیں تے ہووں مار پائے
تیتھے آدمی گری دی گل ناہیں سب چنچل اسار پائے

نام حُسن اِلہاں سُنے توں ہیر دا ایڈا قہر کیتا لوہڑے یار پائے
رنگ اٹھ ہو بہجاد ساتھوں کوئی وڈا فسادو مہر یار پائے
وارث کسے ساڈے نوں خبر ہو دا اوہ ٹھگ تا جا مرگ لا پائے

جوگی دیاں گلاں

جیہے تول بول کڑیاں ونا ناآ ہا ٹھوٹھا تعہدا چا بھنائی اے کُڑیے
خیر منگی اے نال بھن بری کا سیں کھسنے مو سوں گائی اے کُڑیے
بوکی ودیاں دے جھاتی ایں چھڑ کوار دی چا پھنائی اے کڑیے

جہے تل کواریاں لہندا سی پھیر پیاں کون جھائی اے کُڑیے
بھر جائی نوں ہتا چاک اسی یاری نال ہو بچ ولائی اے کڑیے
وارث شاہ جاں عاقبت خاک ہونا تھے پا شاں دہائی اے کڑیے

سہتی دا جواب

جو کوئی جمیا مرے گا سبھ کوئی گھڑیا بھج سی اوہ ٹُٹ بھجے وے
مرد پیر ولی غوث قطب جاسن ایہہ سبھ پار تے لڈ ہن گئے وے
بھنے ٹھوٹھے توں ایڈ وڈا کیتا بُرا لوک تینوں سبھ کہن گئے وے
ہاتھی گھوڑتے مال سبھ جان مرا کیس کرلوں پھڑ لین گئے وے
محل ماڑیاں ایہہ باغ سارے آپ چھڈ ایتھے توں ٹُر ہن گئے وے
ضد چھیڑدی نہیں فقیر تائیں خالی فقر تقیں ضر پئی ہن گئے وے

جدوں اعمال دی خبر پچھسی ہتھ پیر گواہیاں دین گئے وے
جدوں عمر دی آن میعاد پجی عزرائیل ہوری آ بہن گئے وے
جہیا بُرا توں بولیا راولا دے ہڈ پیر سزایاں لین گئے وے
کل چیز فنا ہو خاک ویسی ثابت ولی اللہ دے رہن گئے وے
ایہہ ٹھوٹھے تے مال خیال جانوں کتھے جا تقدیر نوں بہن گئے وے
ٹھوٹھا نال تقدیر دے بھج گیا وارث شاہ ہوری سچ کہن گئے وے

جوگی دیاں گلاں

شالا قہر خدا دے پیش آوے ٹھوٹھا بھنکے لاڈ جھنکاری ایں
نالے مارنی ایں نک چاڑھنی ایں نالے حال ہی حال پکارنی ایں
تُسیں نال جے بولیے آپ جھیٹے اسیں بولنے ہاں تاں جھاڑنی ایں
لوک آکھدے ہین ایہہ کڑی کواری ساڈے بابت تاں بچی ہاڑ دی ڈارنی ایں
گھر والے آوڑیے ایک توں بھی کیہی من وچ سوچ وچارنی ایں
سوامی مطہری ہی پھیر کدی اے کسے لئی توں سر مارنی ایں

اک کی آکھنے کولکڑے نی مار کے فقیر نوں ماڑنی ایں
گئے جگ دے نال تے سبھ کوئی بنا حکم دے خون گزارنی ایں
ٹھوٹھا پھیر درست کر دیہہ میرا ہوئی آکھنی سچ تارنی ایں
اٹھے ننذ دیہہ وین یا تینوں سٹرا لاں دسر ماڑنی ایں
نال فقر دے پئی کھیڑدی ایں آپ تاں آپ گوارنی ایں
اک رتے تیری چتر تینوں وارث شاہ نوں بھلے ہارنی ایں

سہتی دا جواب

اسی ٹھوٹھے دی کی جٹ جانا بوہا ہال تیوں کیسے گھیار دا وے
چار ہتھڑے تیوں نوں چو وہر کوئی آن کے دھنوں مار دا وے
تینوں نزا انھیری دا اثر نائیں فقر سوئی جو نفس نوں مار دا وے
کیڈا طمع تے حرص دہایا ای گیوں ٹھوٹھیوں محل اسار دا وے

اوتھوں تتھا آوے ٹھوٹھا بھیر تینوں کیسے چہیاں کم سوار دا وے
سہتی آکھیا خبر نال جائیں تیتھے جان تیری کوئی ٹھار دا وے
خودی چھڈ فقیر نہ ہوویں تے لے پھڑیں الدیا گیر منکار دا وے
اک دم دی وارثا کھیڈ دنیا رب بے وارث کر مار دا وے

ٹھوٹھا بھج جان کرکے جوگی دا افسوس کرنا

ویہڑے آ چہ جو گھڑی مار بیٹھا کرکے کیہڑے نے خون گزارنی
جڑے ٹھیکری ٹھیکری نال ٹوٹے آہیں کڈھدا رو پکاردا نی

نہیں خوف کیتا ٹھوٹھا توڑنے دا ویکھو تج اس رن گوار دانی
ٹھوٹھا امن دی الامر شد بخشیا سی ڈٹا قیمتی لکھ ہزار دانی

نیویں نظر تے ہیر دے دل ویکھے کرے سینتراں تے رمز یار دانی
وار لکشا نے کر سکھا دتا ویکھو جھگڑیوں مول نہ ہار دانی

جوگی دا غصہ

کاسہ بھن گھیاں الگھر دسیں تینوں خوف نہ رب قہار دانی
جے میں کہا غصہ کیہاں ہیر تائیں تت گل تسلڑی ساڑ دانی

ہیر پیر نوں رب توفیق دتی اوہ تاں خاص محبوب جبار دانی
پریشان حیران پشیمان ہویا ایہ واعدہ پروردگار دانی

ادہنوں نہ شعور تے عقل نہیں جہڑا ماجراں نال وگاڑ دانی
بے پرواہیاں رب دیاں ویکھ وارث بخشنہار عاصی گنہگار دانی

سہتی دا جواب

گیان گنج تقدیر دے نال ٹھوٹھا اجاوہ ساتھوں قیمت مٹدی ہے
تقدیر اللہ دی نوں کون موڑے تقدیر پہاڑ نوں پٹدی ہے

آدم حوا نوں کڈھ بہشت وچوں تقدیر زمین تے سٹدی ہے
سلیمان جیہے کے بیٹھا چھپیاں دے تختوں جا تقدیر پلٹدی ہے

موسیٰ لنگھیا پار فرعون ڈُبے تقدیر دریا الٹدی ہے
یوسف جیہاں پیغمبر شہزادیاں نوں تقدیر کھوہ دے وچ سٹدی ہے

داہڑی مُن تقدیر نے کن پاڑے رتی گدڑے والی اجے جٹدی ہے
ہاتھی وانگ ٹنگاں ٹھڈوا انگ تپے اتے سری جلیبے گل ڈٹدی ہے

رتی انگ نہ سُر گئے نصیب جٹ تیرے سُوٹ ہی دیویں ہیر وٹدی ہے
جوگی سوئی جو خاک میں خاک ہووے اجے رنجھ تینوں چمڑ کھٹدی ہے

اکے دم کنجر اکے نقلیاں نوں سل جا بناویں کیے نٹدی ہے
کلبان ٹیڈی کنھوں سکھیوای چوٹ کھا ہڈاوای کسے ہٹدی ہے

گدوں جا بناویں نہیں آدمی توں پر کس تیرے اتے چھپٹدی ہے
تیرے نال تقدیر نے بہت کیتی آگر نہیں چھٹے ہیروالی ہیر دی ہٹدی ہے

اچھے تیر تلوار دے زخم ہوون مرہم نہیں بان دی کٹدی ہے
جہڑے کے دوا سطے کھوہ کڈھے تقدیر اودہ دا گھاٹ دی ہے

پنچھی امر گجاہی وی چھاں بچاہے نہیں خیر تقدیر دے جھٹدی ہے
تقدیر جس دے سر تے تاج رکھے قدم وسدے پر تھمی چٹدی ہے

دتی زہر تقدیر نے حسن تائیں سیں شاہ حسین اکٹدی ہے
وارث بنی اولاد شہید ہویا تقدیر نہ کسے توں ہٹدی ہے

ہیر دا سہتی نوں فرجنا

ہیر آکھیا ایہ چوار کیہا ٹھوٹھا بھن فقیر نوں مار ناکی
جنہاں اک اللہ دا آسرا اے انہاں فقراں دے نال کھہار ناکی

جہڑے کن پڑوا فقیر ہوئے بھلا انہاں اڑیتنا پار ناکی
تھوڑی گل دا بہت ودھا کرے سوڑے کم نوں جا وگاڑ ناکی

ہیر بولدی تے فقر نوں لے ریائی سٹے گھراں نوں چا لیجانا کی ٹھہرے عشق دی اگ دے نال مچھے انہاں لتاں نال کی بھرنا کی
ذات حق دی جوہ جو محبوب پیر جنہاں دا عیب نہ کرنا کی نال خلق دے فقر نوں حلم لازم غصے قہر دے نال ٹھہرنا کی
جنہاں آپ ہٹے چھڈ ہوا لیا پھیر انہاں نوں اندریں وڑنا کی وارث شاہ اجاڑیاں ربّ یاراں تھیں پئی پھیر اجاڑنا کی

سہتی دا ہیر نوں جواب

سہتی آکھیا بھابی لے مڑیں ایتھوں اہیں جوگی نوں ادب چا یار اُس ہیر ہال تیرے باپ دے وچ ٹھہرے کوئی آکھ دے ذات نچایا توں
مانہ ٹھیاں ایس کر تیرے توں تے کو تیرا بول بلایا توں اسے دا لیا سو گھریں ٹھیاں نیں منہ کیتا نہ مُول ہٹایا توں
میرا ایس نشٹ دے سنگ دا کوں نی الاں فلاں بنایا توں جان بجھ کے گل نہ ٹالیوای سگوں ہور فساد ودھایا توں
ایتھوں سنیاں مار کے چھیڑ لیای سان جا پٹھر کے پھیر لیایا توں وارث شاہ معاف اندروں مُول ہوئیں باہر انہاں شان رہایا توں

ہیر دی سہتی نال گل

جیہڑے گھراں دی چا پڑواں نال مارے گھر جاپ کے ایس لیجاونا کی لئی نال بردبری آپ کرکی اُٹھے سوٹے پکڑ تیماں کے آونا کی
گھر میرا تے میں نال اُس چاپایا ایتھوں گوا نے تدھ لیجاونا کی صورت فقر دی ویکھ کے پیر جھڑکی اجھگڑا وس بیل لاونا کی
جتی ہو فقیر دے نال جھگڑیں ایس حسن دا شان وکھاونا کی بول اسکانی اہو نیں چوہڑیاں دی لچھ لچھ دی بات کراونا کی
جنہاں صرف اللہ دا آسرا لے انہاں نوں جھیل کے نیر وکھاونا کی وارث شاہ ایہ حرص بیگانڑے دے اُڈ کے ایس جھلن میں پاونا کی

سہتی دا ہیر کولوں پچھنا

بھلا آکھ کی آہنی ایں نیک ہوکے جیندے پُت تے جھیں نماز آئی گھر بار تیرا ایس کون کوئی جا پئے لبھ کے گھرِ جہاز آئی
اگے چپ چپاتڑی بیٹھدی سیں اج گج کے کرک آواز آئی ٹٹھے موہی ایں جھوٹے دھوہی ایں اجے تک عشق تیں باز آئی
وچہ بیلیاں آپ خوار ہوئی گندی بنت بنا کے ساز آئی سانوں خاطر تلے نہ لیاونی ایں کجھ جوگڑی نوں کر کے ناز آئی
سیانیاں مُنڈیاں نال گل کیتی ہن جوگیڑے نال ہمراز آئی وارث شاہ جوانی دی عمر گذری اجے طبع نہ حرص تھیں باز آئی

ہیر دا سہتی نوں جواب

ایس فقر دے نال کی ویر چایا اُدھل جانی ایں تینوں دسنا ایں
گڈا بنھ سی مالکاں دے وچہ تیرا ایس گلی کوچے تینوں حسنا ایں
تیرے کوار نوں خوار سنسار کرسی ایس جگ گی اگے نہ گھسنا ایں
ٹھوٹھا بھن فقیراں نوں مارنی ایں اگے دسے آکھ کی سنا ایں
تاڑی وچ گی خواری دی مگر تیرے ایہ کم خرابی دا رسنا ایں
نال چوہڑے دے کھتری گل لگا وارث شاہ پھر مالکاں ہسنا ایں

سہتی دی ہیر نال گل

تیرے جہاں میں لکھ پڑھایاں نی تے اُڈایاں نال انگوٹھیاں نی
جوں حماتی کھوتری لٹ ماہے بھوتار ناں نوں اتے لوٹھیاں نی
ایہ مست ملنگ میں مست اٹھی لیکے کرہن بکراں جھوٹھیاں نی
تینوں سد کا ملی غوث دے میں نوں ٹھگ دے بھیس چھوٹیاں نی
سائے کھوتڑے نوں نہیں ہتا دچو ربھاویں ہیر لائے آن انگوٹھیاں نی
وارث شاہ جو نال جپانیاں دے ڈنگ ینگی لئے چیراں کھوٹیاں نی

ہیر دا جواب

ایہ مست فقیر ناہ چھیڑ کڑیئے کوئی وڈا فساد گل پاسیانی
سکندر شاہ جاں فقر دے پیر پکڑے قلعہ قزدودا فتح کرا سیانی
بہت اپنے گرونوں یاد کردا ماتاوس نوں عرض سنا سیانی
پیر پکڑ فقیر دے کرس حسنی نہیں لیس دی آہ پے جاسیانی
مارے جان کھیڑے اجڑ جان ماپے ندرہ لنڈی اکھ جاسیانی
تمرلنگ نے فقر تے مہر کیتی بادشاہیاں ست دیواسیانی
احمد شاہ ازغیب تھیں آن پوسی رب کھنڈ مالے لٹن جاسیانی
وارث شاہ جس کیتے اجر اکیتا جا گور اندر پچھوتاسیانی

سہتی دا ہیر نوں دابہ

سہتی ہیر نوں آکھدی بھلا بھابی تینوں اج میں تمیز دکھا سانی
اکے مر انگی میں اکیلیاں ماں اکے بھابی آپے ہی مرا سانی
چاک لیک لائی تینوں ملے بھابی گلاں اج پچھلیاں آکھ سنا سانی
سیتا دیسر نال جو گاہ کیتا کوئی بڑا گھمنڈ پوائے سانی
الیس داد ہگے تے تیرا ایسے ٹھوٹھے دے نال لائے سانی
نال تیاں تھے تے ہیر تیرے تھیں اپنی بہنہ نگائے سانی
رکھیا دتوں سہتی سے نام میرا تیری جگ تے خاک اڈائے سانی
تیرے طعنیاں نوں لیاں مار سٹی اج زہر منگا نیکے کھا سانی
روواں مار دھائیں بھابی آونہ لیے تینوں خواہ مخواہ کٹا سانی
اتے رکی بیں توں اتے بیٹھ جوگی ایہا گھر اجاڑ چھپائے سانی
ران نامیں نگھر تیں کدہاں تینوں مراد بلوچ ہڈا سانی
کٹائے سال اتے مرائے سال نی تیری ات نوں بھنگ لہائے سانی
جوں سال نوں گھر دے تینوں نی تیرے ایس بھی دکھ وکھائے سانی
وارث شاہ سکھائے سدھے نوں تیرے لنگ ہتھ چور کرائے سانی

ہیر دا جواب

خون بھیڑاں دے پینچ مارین اجڑ جائے جہان تے جگ سارا
تیرے بھائی دی بھین نوں کھڑن جوگی تیتھوں لائے جنہوں کوئی ہوکارا
جنہوں چھتڑے کے مدھ نوں کرے بیلا گواری جے آ پوائی کیہا آرا
پھریں کبر ہنکار تے نال لدی تیرے نال کرساں ویکھے لوک سارا

ہتھوں خم ال دی گل جے سٹ دیتے لکھیں کتی دے پوہ نیتے ہانگے پارا
میری بھنگ جھاڑے لودی تنگ سناں سیاں دشمن وچ پاڑیں سارا
سِریں گھوٹ کے چونڈیاں تیریاں نوں کھنّاں نال پیراں دے خوب جھاڑا
وارث شاہ پناہ منگ رب کولوں آئی وگار تے کرے کارا

سہتی دا جوگی نوں پھڑ لینا

سہتی سنے لونڈی تنہ پکڑ موہلی جیہنے نال چھڑ نیدیاں چاولیاں نوں
کھیر سہیلیاں توڑ کے گردھیاں ہالیوں نے جیہنے ساوسے لوں
اندروں لنگھ آئی تُسّں ہیر پکا کتی کیوں مار دیہے جھکنڈ والیاں نوں
کھڑی کھڑی ناداں کٹ رلیا انہاں کیہا سٹی تس لا اٹے لوں

گرداں آ ہوباں اٹک گیاں دے ڈوھاہ گھتو نے اس پاد دے لوں
اندر ہیر نوں ڈال کے رکھ لیا باہر کیتے نے لٹ باولے نوں
انہاں کر [illegible] کٹ ماند نہ کیتا جو بن الکھی کٹے چاولے نوں
وارث شاہ میں نال سہیلیاں ڈھونڈ آکیتے نے اس ٹاولے لوں

سہتی دا جوگی نوں مارنا

دوہاں ٹ لنگوٹڑے پکڑ موہلی کالے ویکھے لے سیدیاں مہیاں نے
اوہناں ٹل ہاہ کے جوگڑا چھاٹ کیتی کٹ نال گھروچیاں تھیں ہیاں نے
جیویں تاب حسین خاں نال لڑیا او مسند صدوچ جو ہیاں دے

مارے ہیا میدان وچ گتکیاں گھسٹے ویکھے لوہنے ٹوہنیاں نی
ڈالاں وانگ دا اڑے پاجو ہرت جھسٹے وچلے ماس تھرہیاں دے
وارث شاہ فقیر حیران ہو ... لشکر جھل پے چھائے اوہنیاں دے

شاعر دی گل

رانجھا کھا تیکے مار پھر گرم ہویا مار مار یا بھوت فتور دے نی
کر ترشکے پیر نوں یاد کیتا لائی تھا پنا ملک حضور دے نی

ڈیکھ پیپے دے کنال خم مار یا لا ہماس فرشتے بیت معمور دے نی
ڈیرا بخشی والا مار کے ٹٹ لیا جیویں پائی پٹھان قصور دے نی

جدوں نال ٹکور دے گرم کیتا دتا ذکر اکھاڑنا سور دے نی
وارث شاہ جاں اندروں گرم ہویا یار ہتھ نال تانسور دے نی

جوگی دا غصے وچ سہتی تے نوکرانی نوں مارنا

دونویں مار سواریاں اولیے نے پنج ست پھوڑیاں لائیاں نے — گولہاں ہٹ کے جھولیاں کرے لیراں نکل بھجیاں کیسے لال کرائیاں نے
نالے توڑ پچھوڑ کے گھر گتوں دونویں ٹیہر کے بوچ پچھوائیاں نے — شال ڈبے چولی یاں کھچ تیاں پھڑ وانگ پتنگ اڈائیاں نے
گھوڑ چونڈیاں گلھاں تے مار ہڈاں ودھ ہو کے ڈنڈ کہیا پائیاں نے — جیہا ریچھ قلندراں گھول بنداں لٹے چتریں نچائیاں نے
کیتے لک کرکے پڑ تڑ گوں دونویں مدد ان ات گہ یا ئیاں نے — جوگی واسطے رب دے بس کر جا تماں اکموں تیرے پاں نے
ست لیں بھال نوں تھا کیا میں تلی ٹھ جاں سسراں لائیاں نے — وارث شاہ میاں کھجوڑ کے تنگوں دونویں پکڑ کے حضور رنگائیاں نے

سہتی تے نوکرانی دی حال دوہائی تیویاں اکٹھا ہونا

اہناں پچھوڑیاں حال دا کیتی پنج ست ٹھٹھنے پاس آ گیاں — وانگ کابلی کتیاں گرد ہویاں وردو علی الحساب لگ گیاں
اوہناں ٹک کے ہاک کے گھروں کڈھ کے ٹاہ پھڑ ہیاں — ویکھ کے ست پلٹے وہنوں مرازہ مضبوط اڑ گیاں
وانگ لشکریاں آن کے گرد ہویاں فتح پا کے سچھڑ اگیاں — نال فقر اوہدے پاس بیٹھا باہوں پکڑ کے ٹل گیاں
باز تور ملیں لا ہیو نے معشوق دی بیدہ ہے گیاں — بلے پریاں چھٹ سے جدا کیتے دنی اگ سلگ گیاں
اگے ویریاں نوں پھر ہو ہویا وکھوہ اسے تے بنگ گیاں — جہری گل دا خوف اندیشہ تے سنی کیتیاں انجے سرا گیاں
صحبت آخر کیکہ بھا نے ڈاجوگی نوں وا عدا پاگیاں — گھروں کڈھ ادوڑی تے سٹیانے کڈھ جنتوں ور خیبی گیاں
اگے ٹھوٹھے نوں جو ر دا خفا ہونا تو سدو بھیر گیاں — وارث شاہ بہاں دا سحر ہو یا پریاں جن فرشتے نوں لگیاں

شاعر دی گل

گھروں کڈھیا عقل شعور گیا آدم جنتوں کڈھ حیران کیتا — سجے واسطے عرش توں بلیے کے جویں رب نے دشیدان کیتا
شداد بہشت تھیں ہیا بامر فرعون مچھ پریشان کیتا — جوگی عاشق عشق دی شاہیاں اک پل وچ حیران کیتا
بھرے عقل حن یار دے ویکھیے جے سبھے کوں دے بادران کیتا — وارث شاہ حیران ہو ہیا جوگی جویں نوح حیران طوفان کیتا

جوگی پاس ہیر نال گلاں

ہیر چپ بیٹھی پاس کٹ کٹھے ساڈا واہ پیا نال شوریاں دے
ایتھے گل کو ہج دی آن ہوئی جوگی لیا سی نال تھوریاں دے
اک بن گئی دو دجا دبن گیا لک مارے نال ٹھوکریاں دے
اساں منگیا نہاں نے ان دتا مینوں ماریا نال ڈنگوریاں دے

اوہ وڈا ہتھ سنا آوندا اے لوک رہے لکھ ڈھنڈوریاں دے
شرم رب نوں ہے مینوں ڈبدا سنڈیاں مارنا نال پھٹوریاں دے
دھیاں لجیاں نیاں نال لڈیاں نیاں لکیر ہوون نال ٹوٹیاں دے
وارث فیڈیاں دا سوست ہیں ہاڑے اگے گزوریاں دے

جوگی دیاں گلاں

رانجھا آکھدا ناں دیکھ پھیڑے نال مفسادی گلاں دسدی
دروں اٹھ کے پھیر کھاڈے نال گولیاں ہیڈھراں بال دسدی
ٹکر پن کھاوے گھراں کیاں دے مال کم کیتے جٹاں چالاں دسدی
انت گلاں مارکے ہٹ رہیا گئے زور جوانیاں بال دسدی

پہلاں چالیاں نے چوں کٹھ تاں چہیں پے گئے گرہاں دسدی
نال گھت موڈھا مینوں کتو نے بھنے ہڈ جوڑ کرکے کھلاں دسدی
کھاہری مار پہیرتے ہتھ اکی فند ڈھیر کیتے وال چھلاں دسدی
وارث شاہ اللہ دا آسرا اے جہڑا کم ساہدے وچ پلاں دسدی

جوگی دا رنج ہونا

دیواں رنج دا روئے کے آوارے پانی کتے یار دہ پٹ ہوئیاں کیوں
جھاکاوے کے باغ بہشت دا لا پھیر جنگلاں دے وچ بوڑیو کیوں
کوئی اساں توں بڑا گناہ ہویا ساتھ فضل دے اللہ کے وڈیو کیوں

میرا ٹے پہاڑ سی آن لگا نے لائے کے فیر توڑیو کیوں!
اساں باغ بہشت دے وچ بیٹھیاں نوں فیر دی غیب دا جا چھڑیو کیوں
وارث شاہ عبادتاں چھڈکے تے دل نال شیطان دے جوڑیو کیوں!

جوگی دا حشر

گھروں کڈھیا بہت حیران ہویا بابا فیر میں ایس گھر گروچ ساں
باہر کڈھ آیا ایس کم آیا سو لیا لکھیا جاکس ہتھ پھیڑ ساں
پچھے شہر ہیا سیر باغاں وال وہ باہجہ باباں کی کھیریاں نال گھل
سب شرم رسول مقبول تا ہیں لا دسی تا گھٹ لاٹ اٹھاں

مشہور ساں ہیر نوں لین آیا مرد مکنا دھن کی لے تھڑ ساں
رہیا اک اکلڑا یار باجھوں ہیں نال جیوڑ الکت ادام ساں
پہلے دم تاہیں دنیا جامکمل نوں نال مالے چوڑے جا چڑ ساں
اکے ہیڈہ کنارے میں چلہ کٹاں پڑھ سیفیاں تے ترک کرساں

مڈھ ہیر دی ہیر جے آن ملے نال سنگ دے کل کے جنگ ورسل
مُن وچ تریں لتے ور ہیر او وارث شاہ دلوں دن رات کرسل

جوگی دا ارادہ!

آہیں مار دا حال پکار دا سی کرے کوتاں گل وچ لتیاں نی
مینوں سبب نہ پاسجوں تاں سنگ کی سبھ ڈنڈیاں عمراں کھتیاں نی
جنہے شیشہ تکن تے فوقن ناگ کالے جھیاں گھتن نت چھتیاں نی
جیکر ہیر آوے ستھ ایس ٹبے مد ہوندیاں گلاں سوتیاں نی
کیتیاں محنتاں عاشقاں کھو بھاگے اساں جان نہ دتیاں ہن کلیاں نی
جوگی رو کے سر وسر پٹدا اے متھے لکھیاں قلماں اولیاں نی
ساڈے دیس تے ملک سانجھ ٹٹی ساڈیاں قسمتاں جنگلیں چلیاں نی
ہیر ہیر کر دا زار زار روندا ساگاں سینے فراق دیاں ٹلیاں نی
چلہ کٹ کے پڑھاں کلام ڈاہڈی بھیڑاں وچ جیہاں آن ولیاں نی
وارث شاہ محبوب دے دید کارن ساں اپر مصیبتاں جھلیاں نی

جوگی دا بد دعائیاں دینا

رانجھا بہت بد دعائیاں دیندا سی کی رن ساں نوں برا ماریا اے
مدد کرن جے آن کے پیر پنجے بدلے لواں میں رو پکاریا اے
ایس ہیر دے واسطے لئے گھر دیس والا ساں چھٹیا اے
بھائی بھابیاں نال جا ویر پایا ساں وطن تے دیس وسایا اے
ساڈا اوس نہ چل دا کے تی نال عاجزاں قہر گذاریا اے
ٹھگ ہٹ کے نت ٹھگنی ان روہنا واں عیوں اُتے چھٹ دیالے
کن پاڑ کے منداں پالیاں ایس عشق تیں جیونا ہاریا اے
وارث شاہ مینوں ملے ہیر جٹی اہو جیوں وچ سخن وچاریا اے

جوگی دیاں اپنے آپ وچ گلاں

کرامات لگے کے سحر پھوکاں جنہاں کھیڑیاں دیاں جڑاں پٹاں
فوج دار ناہیں دیاں پھوک لاکاں کر ملک نوں وچ روپٹ سٹاں
پنج پیر جے باہوڑن آن مینوں دکھ درد تفسیر دے کٹاں
بار جو دے سمندر وں ہیر کڈھی بکھال نال سندوں جھٹ لٹاں
جٹ ڈھٹ نے کھپٹ بیٹھے پن نبوی بول سندیاں سٹاں
دھو دھوپ لگائی کے پڑھاں سیفی لونے کالیاں نال کن جٹ لٹاں
نال فوج ناہیں پکڑ کواریاں نوں ہتھ تیر کمان کن کرٹاں
حکم ربّ دے نال ہیں کال جھا گھر ساکے دت نوں چپٹاں
جیکر ہیر ملے تاں میں جیوتاں ہاں نہیں جگر دا خون الٹ سٹاں
وارث شاہ معشوق جے ملے خلوت جیونے دکھ لپیٹ سٹاں

رانجھے جوگی دا لے کالے باغ وچ جانا اتے سمادھی لگانا

دل فکر نے گھیریا بند ہویا رانجھا جیوں غوطے لکھ کھا بیٹھا
اوتھوں ہو نجھ دیوال سرجائیاں کالے باغ وچ ڈھیر مچا بیٹھا

اکھیں میٹ کے سب دھیان دھر کے چاروں طرف توں ہو نیارا بیٹھا
ہساں کجھ کیتا رب سچ کرسی ایہ آکھ کے ویل جگا بیٹھا
باغ ہرا ہویا اوس ویہڑے جی جس ویلے دھونی رما بیٹھا
جد ول ہاگ تے دھوپ تے تاء وتا تد ول تھاں نوں جھونپڑا پا بیٹھا
ہتھ لائے کے سانس چڑھا دوارے کوئی وڈا ہنت تے آ بیٹھا
ہتھ سمرنا گل وچ پا لا ساری انگ بھبوت رما بیٹھا
اٹھے پہر وچار تے سوچ اندر کدی چپ تے کدی کرلا بیٹھا
دت ٹاہلی کے چار وہی طرف اچی اوتھے ولگناں خوب بنا بیٹھا
بھڑکی اگ جاں تاونی تا کیتا عشق شک دے ہاج کے جا بیٹھا
پھل آن لگا اس باغ تائیں جدوں چوٹ نقارے تے لا بیٹھا
طرف یار دی خیال وڈا ہو سوئے تے رب نوں دوں بھلا بیٹھا
وچ سنگھنی چھاں دے لاتاڑی وانگ بٹے تپسیاں آ بیٹھا
چھاں سنگھنی تک کے ست بھوراں انگ عملیاں نوں ہاسناں لا بیٹھا
وارث شاہ اس وقت نوں جھوردا سی جس ویہڑے لکھیاں لا بیٹھا

رانجھے دی صلاح

رانجھا دلوں تجویز بنا کے تے انگ سادھواں جپ نت رہیا
کدی رکھی تپ شام تے پون بھگی سدا برت نہیں چپ لا رہیا
کدی الٹ تپ سانس گرانس تپوں کدی جوگ جھنگی جھٹ لا رہیا
کدی ہانگیاں وانگ اکھ لو نے ٹھنڈے تھریاں وانگ جا رہیا
کدی مست مجذوب لٹ بجھ الف سیا متھے اتے لا رہیا
وارث شاہ ہے یار دا غم اوہنوں اوہدے نام اوردا پکا رہیا

شاعر دیاں گلاں

میٹ اکھیاں رکھیاں بندگی تے گئے جا تیاں چھٹ کے وچ رہیا
دسویں دوار تے سانس چڑھا کے تے کدے نک تے ٹھاکر ہو رہیا
وچ یاد خدا دی محو ہویا کدی بیٹھ رہندا کدی سو رہیا
پیراں آپ زبان تھیں حکم کیتا بچہ جاہ تیرا غم کھو رہیا
کرے عاجزی وچ مراقبے دے دن رات خدا نے دھو رہیا
خاراں گھٹ کے ذکر تے فکر دیاں سولاں دل نوں ہیاں دھو رہیا
نولی کرم کر وڈھ دا گن تپ دا کدی بھوم سر وچ کھبھ رہیا
وارث شاہ نہ فکر گرمشکلاں دا جو کجھ ہونا سی سو ہو رہیا

جمعے دے دہاڑے کڑیاں دا کالے باغ دی سیر نوں جانا

روز جمعے دے ترنجناں وڈکیتی ٹر نکلے لنک سہیلیاں دے
دھکا دے گئی اتے دھرت اولی جھٹے پا نے گرہ گسیلیاں دے
وانگ شاہ پریاں چھن چھنکن وڈے ترنجن نال سہیلیاں دے
جویں کونجاں ڈاراں آ لتھیاں نیں پھرن گھوڑے تے اٹھ میلیاں دے
دیکھ جوگی دیتماں نوں جا آن ورہیاں یاں لگت دیاں وچ چیلیاں دے
وارث شاہ نوں ناگ جوں لٹ مٹاندیاں نے عطر واسطے ہت چنبیلیاں دے

کڑیاں دا جوگی دی دھونی نوں خراب کرنا

ڈیرہ آن کے بھن کے سٹ ٹھیکر توڑ سیلیاں بھنگ گواریاں نی ‌ ڈنڈا کونڈا بھنیاں حقہ بھنے نیچے گگ تے لٹیاں ماریاں نے
دوا پیالہ تے پوست افیم لگا پھول بھل کے پٹیاں ڈاریاں نے ‌ صافہ سنگلی چپاتے لنگ تگی ناد منکا دھوپ کھلاریاں نے
جیہا ہو گھبا زاروا پھول گوڑا باہر سنیا چھان پساریاں نے ‌ جوگی سخرا خوب بناد تا گھونا باندراں وانگ ٹوچاریاں نے
کرن ہیلوا ہیلوا مار ہنگا دیون پھیریاں تے کھلی باریاں نے ‌ وارث شاہ جوں لاں پنجاب لٹی توڑ جوگی دی سد بجاریاں نے

کڑیاں دا ڈر کے نٹھنا

قلعہ وڑوں مورچے تنگ ڈھکے شب خون تیار ہو سیا ای ‌ تراہ ٹوپے چال ٹو ہاٹنوں شینہ جیسے اٹھ بوٹیاں دے نٹھ گیا ای
ہتھ پکڑ کے پچھا ہوڑی ٹالے نوں گر جہد دا ساہ جوں نکھیا ای ‌ لے بھوت کا قافلہ کہاں چلیا گالیں پینڈڑا گھول نکھیا ای
سبھے نس گئیاں اک ہی باقی جا سون چڑی اتے دجیا ای ‌ ہائے ہائے منتے ناہی جانا ایں پری دیکھ آدم بت لجیا ای
تگی ہو بیٹھی سٹ سنڑ زیور بھاجان نے واسطے تجیا ای ‌ ملک الموت عذاب دے کے تنگی پردہ کے الکری گجیا ای
اتوں تا دوجا لے تے کرسے خوف کھیں ال کرکے ٹھون گیا ای ‌ وارث شاہ حساب نفی پری پکڑی صور حشر دا دیکھ کے نجیا ای

قولاں دی فریاد جوگی اگے

کڑی اکھیا مار نے چا ہوڑی دے مرجاوں گی ہن دیوانیاں وے ‌ کوکے بابوڑی اہوڑی مراں جالوں رکھ لئیں مستانیاں وے
عزرائیل جلاں کے بے لٹھے نہیں چھڈ دا ناں ایانیاں وے ‌ تیری ڈیل دے دیوی اسیں پریاں لک لت لگی مرجانیاں وے
گل دس ہیوں جہڑی دسی اک تیرا سے سنبھو اجانیاں وے ‌ تیرا بھید نہ کسے دے کول تساں دیں جاں قسم قرآن دی کھانیاں وے
اسیری چاچی ہے ہیر جو یار تیری ہا او سن حال سنانیاں وے ‌ سارا حال تیرا سانوں ہی علم ہے ہیں حال تینوں بن نکلیانیاں وے
تیرے سجھ سنیہو ٹے جا اکھاں گیئں دل دس تیری جا کے پہانیاں وے ‌ جو کچھ کہے سو ہیر جواب گلاں جتھے اوس دے نال نشانیاں وے

جوگی دا قولاں ہتھ ہیر نوں سنیہا بھیجنا

جوگی ہیر دا نام سن آہ مارے منہ کھول کے ایہ سوال کیتو ‌ جا ہیر نوں آکھنا بھلا کیہا سانوں حال تینڈا ہچ بے حال کیتو

والقارعات غرق کھا پڑھ کے باب لٹے اذا زلزلت جلپ دی قل کیتو
دینا بیگ نے گرجاں پے نازی ذرا لٹ کے چا لنگاں کیتو
چا صدر بہایا ای کھیڑیاں نوں برطرفیاں تے ہیونال کیتو
چھڈ نیٹی ایں سیل تے بیہیں ماہی وچ کھیڑیاں دے آن حال کیتو
جال ایں گیا ہیڑے ستی نال پھیڑ سکے چوپڑ دانگوں میر جال کیتو
گھا ہیلڑے نے اندروں پیچ جانے جیوں اساں دے نال نہال کیتو
جس دن دی کھیڑیاں وچ آیوں انجھے دل نہ ہیر خیال کیتو

جھنڈا سیاہ سفید سی عشق والا وگست مجید غم لال کیتو
طلا گنڈنی اگ دا تانے کے چالا اندروں باہروں لال کیتو
فتح آباد چا دتا ای کھیڑیاں نوں بجا انجھنے دے زلال کیتو
اساں عاجزاں نوں ترسایا ای وچ جگ دے چا پامال کیتو
نادر شاہ توں ہند پنجاب لے کے کیہڑا باب اوہ عین کمال کیتو
تینوں ملے درگاہ تھیں لیہہ جھیا اڈ لے تدھ میں نال کیتو
دتو اپنا سوز تے شوق مستی وارث شاہ فقیر نہال کیتو

قولاں دا ہیر نوں جوگی والا سنیہا دینا

کڑی اپنا آپ چھپڑا ٹھی تیر غضب دا جیو وچ کسیا ای
کھیڈن گئی ساں نال سہیلیاں دے میتوں اپنا بھید اُس دسیا ای
گھروں ہلکے ڈولیاں آ دھیا ای جا کاٹ نے باغ وچ وسیا ای
دس حسن کمان نوں ہتھ پھڑ کے اینہیں دا تیر کیوں کسیا ای
دینہ کھلا اوہ پنڈ دا را وہ دیکھے راتیں گنے تارے لگ کسیا ای

سچ آن کے ہیر دے کول جیہے حال جوگی دا کھول کے دسیا ای
چھڈ ننگ ناموس فقیر ہویا ہے رونداڑا کدی نہ ہسیا ای
اوہنوں تدھ دے عشق نے سار دتا گھر دا تے در وی دسیا ای
نہ اوہ مرے نہ جیوندے نکل سکے پھاہی عشق دی چھپڑ پھسیا ای
وارث شاہ دن رات لیے منہ وانگوں ہیر اوس دے دھیان دا وسیا ای

ہیر دیاں قولاں نال گلاں

کڑی ایہے بکڑا انجھنے نے سچ کیتا بھید جیو دا کھول سنایا نی
رکھ ایس جہان دی چپ بہنا مونہوں بولیا جو سو ماریا نی
جنہاں عشق دے بھیداں نوں ضبط کیتا انہاں عاشقاں چوپڑ پکایا نی
جنہاں خبراں بھید زبان دتا اینہاں قید کر نخج نے سولی چڑھایا نی
یوسف بول کے باپ نوں خواب دسی انہوں کھو کر کے وچ آندیا نی

منصور نے عشق دا بھید دتا اینہوں ترت سولی آن چڑھایا نی
طوطے بول کے پنجرے قید ہوئے اوہ بینی لیلیٰ نوں آن جگایا نی!
عاشق ہو جس عشق اظہار کیتا اینہوں وچ میدان دے چاڑھیا نی
کیا علم بازی شاہ شمس اوہ دا اللہ ہی چم اتاریا نی!
وارث شاہ قارون بول کے دولت اینہوں زمیں دے بیچ گھماریا نی

قولاں دا جواب

چاک جٹ دے کھولیاں چاک رداسی جدوں دل وچ ڈھونڈ ڈھونڈ کھسیا سی
آپ سیاں سے ہو رو بیٹری ہو مٹھی تدوں جائے کے جوگ وچ پھسیا سی
مار ہلیاں نال حیران کیتا تدوں کالڑے باغ نوں نسیا سی
ڈولی چڑھی ایہہ نال ٹر توں چھپ گئی تدوں ملک سارا تینوں ہسیا سی
جدوں وچ اقرار اخراج کیتا تدوں جا قلبوت وچ دھسیا سی
دھڑاں نال اوہ گل سجھا رہیا تینوں سخن نہ کوئی سر سیا سی

اس دی نظر دے سامنے کھیڈدی ہیں ملک اوس دے باپ دا پیکیا سی
آیا ہو فقیر تاں لڑی سہتی گڑھ اتھہر دا اوس تے تھیا سی
پچھا دیہا تاہیں ماری جاہیں گی نی بھید عشق دا عنقا دسیا سی
جدوں میں نے کچ دا حکم کیتا تنگ تو بر انفر نے کسیا سی
آپ گڈھ کے گھنڈ بے گریں ہوئی اوہنوں کوئی جواب نہ دسیا سی
جھیڑے نویں سوا وہ حضور تیرے وارث شاہ نوں پیر نے دسیا سی

ہیر دیاں قولاں نال گلاں

ہیر گھڈی سجھ توں گل کردی اے رانجھے یار نے کیڈ فساد کیتا
چالا وس کے کھیڈ شطرنج والا رانجھے اپنا شاہ برباد کیتا
اگے بھیت دا اک وجود آہا ہن رانجھے اہل اولاد کیتا

رناں اگے جا بھید کھلار یا سو رنج عشق دی نوں چاما وکیتا!
جہڑا مرغ سی بھیدی قید والا سو ہا اوس دا کھول آزاد کیتا
وارث ہو یا کی رانجھے دی عقل تائیں جس راز نوں جا بیدا کیتا

قولاں دا جواب

رانجھا ڈانگ ایمان شریعاں دی جدا ہوئے کے پنڈ تھیں باہر رہیا
قول تے کھیڑیاں دی بنی چودھرانی رانجھا ڈوہے کے ٹکراں مار رہیا
اوہنوں ڈسن دین قوم سرغاں نینگ سہٹ کے نت خواری رہیا
شکر گنج مسعود مودود وانگوں اوہ تے نفس دی حرص نوں مار رہیا
جہڑا ودجناں ڈھول سی وج گیا اے شرم دے نال پیار رہیا

نیناں تیریاں جبٹ نیں قتل کیتا چاک ہوئے کے کھولیاں چار رہیا
انت کن پڑا فقیر ہویا گھت مندراں وچ اجاڑ رہیا
تینوں چاک دی آکھ دا جگ سارا اوہیں اوس نوں مہنا مار رہیا
سہنا نال تو کلے ٹھیل بیڑا اکے وچ ڈوبا کے پار رہیا
وارث ننگ ناموس تے رہے اوتھے جتھے عشق دا لگ بازار رہیا

ہیر دا سہتی اگے خوشامداں کرنا

جریں مرشداں پاس جا کے طالب تیں سہتی تے پاؤندی ہیر پھیرے
رہبر ڈھونڈ کے پکڑنا فرض مجھ یاں نہاں دریاں تم نہ ہون بھیرے
بخشے نت گناہ خدا سچا نبے لکھ گناہ دے بھرن بیڑے

کریں بہ تقصیر معاف میری پیریں پواں تے مینے نال چھیڑے
بندہ پر تقصیر گناہ بھریا شافی حشر نوں یا محمد رسول کیہڑے
ہیر کرے ترلے سہتی نہ منے گھڑی گھڑی اوہ پاندھی نت پھیرے

نوں تائب نصوح دی کراں بی بی باجھوں تساں دے اساں نوں کون چھیڑے
وارث شاہ مناؤ اساں آں ناں ساڈی صلح کرے گا نال تیرے

سہتی دا ہیر نوں جواب

اساں کسے دے نال کجھ نہیں مطلب ہتھ پا لے کے خوشی ہو رہی آ
غصے نال ابال پیکان وانگوں ساڈے جسم تے تیر کھلو رہی آ
جتھے اب دی رساد داغ لگے نہیں ہوندا سفید جے دھو رہی آ
ہیر پیر پکڑے سہتی نہ منے لکھ لکھ سیلے انت ڈھو رہی آ
لوکاں منے نال پئی کیتی مالے شرم دے اندریں ورہی آ
منہ لگاہ زبان دا ہیر یار تیں نہیں اِل دا سی مرسان گی رہی آ
ہیر اتے دے نال نہ جیو دل دا ہتھ بدے غلام جے ہو رہی آ
وارث شاہ نہ سنگ نوں رنگ آوے لکھ وچ کسنب ڈبو رہی آ

ہیر دی سہتی اگے عاجزی

ہیر آکھ جناب وچ عرض کیتی نیاز منداں دیاں بخش مرخولیاں نی
نہیں جاوسی باغ نوں چھڈ کے او وہ تک دا سیا گئے جو بریاں نی
ہیر الم کریل لے باجھ تاں جو بھاگ سیں میں تیری گولیاں نی
گھر بار تے مال تے حکم تیرا سبھے تیریاں ٹی ہانڈیاں کھولیاں نی
خاطر میں نمانی دی جو گت لیا بھر جھولیاں غماں دی جھولیاں نی!
جہڑا مدعا قدیم دا یار میرا جس تٹھیاں کو اسدیاں کھولیاں نی!
کیتی سجدہ تقصیر معاف تیری دو نال لے جو تینوں چولیاں نی
تواں ہتھ سنیوڑے لوس گھلے تیرے نال دیاں بھجولیاں نی
تجھی پیر وڈا لوڑی جیھن میری تتھوں وارثی گھول گھولیاں نی
میرا یار آیا جل ویکھ آئی لے ہی مددی سیں نت ولیاں نی
جس نے ات صفت چوہڑائی چھڈی ہیر واسطے پڑیاں گھولیاں نی
وارث شاہ کہاں سے دے نال بیٹھا نہیں بول دا مار دا بولیاں نی

سہتی دا جواب

پیا لعنت دا طوق شیطان دے گل اوہنوں رب نے عرش تے چاڑھنا ایں
اسیں جیو دی پیل گوا بیٹھے دت کراں شیونا پاڑنا ایں
اگے جوگی نوں مار کر ایا ای دتن بدھ کی پڑتنا پاڑنا ایں
غرض واسطے آن کے پیریں پیر غرض نا باجھ کوئی کسے پاڑنا ایں
جو ڈھ بولیا جہان ہاج کھا دی تساں وچ بہشت دے واڑنا ایں
ساڈی مارے سب ہیر اپٹیاں نوں لی چاڑھ سیج اُتے جنہوں چاڑھنا ایں
تو بہ نصوح جاجے ہو وں لاں نک ڈوڈھ گے گدھے تے چاڑھنا ایں
گل بجھ جہان بے عطلی لے باجھ مطلبے ہانگ پکارنا ایں

گھر بار توں چا جواب دتو ہور آکھ کی سچ نتارنا ایں!
ہیر سے نال نہ وارث شاہ بول اوئیں متے ہو جائے کوئی کارنا ایں

ہیر دے سہتی اگے ترلے

آ سہتی لے سب دا دا سطای نال جا بھیاں ٹھیڑ اولی ای نی
کم ہندہو دے پدلیاں دا نال ہیر دے گنڈھ نوں کھولی ای نی
پیراں واسطے کم کر بھبی جان گھولی اے تینوں ڈھولی ای نی
چل نال ہیرے توں بھاگ بھری آ میل کرنی ایں تُوں چوکنی نی
کویں ہیر نوں رانجھے دا میل ہووے کنڈ دودھ دے وچ چا گھولی آنی
رانجھا ہیر دے نال جے آن میلیں تینوں ملے گا یار مولی آنی
جوگی پیر دونہاں دی شہیاں ورد کر ہر شیر دا تنگ گھولی ای نی
مطلب واسطے شوہیاں شاہ مرداں دے ک گیا سی سمجھ بھولی ای نی
ہیر گم دی شرم ہے سبھ تینوں صلح کار ہو سچ نرولی ای نی
جوگی چل منا دی اباغ وچوں ہتھ بنھ کے ٹھیڑا بولی ای نی
جنہاں راہ خلے دے کم کیتے وچ جنتاں لین جھولی ای نی
وارث صدق یقین دا پکڑ کنڈا پورا نال حساب دے تولی ای نی

سہتی دا من جانا

جویں صبح دی قضا نماز ہووے راضی ہو شیطان بھی نچ دا اے
تویں سہتی دے جیو وچ خوشی ہوئی دل رن دا اچھل کے نچ دا اے
جاہ بخشیا سب گناہ تینوں تیرا عشق قدیم توں سچ دا اے
جویں تل چراغ بازار وکنے ہو چھا شاہ خوشی نال مچ دا اے
ٹھاہ ٹھاہ کرکے سہتی ہس پئی چڑھیا زور مستی حسن وچ دا اے
وارث شاہ چل یار منا آئی لے اتھے نوں اکھاڑا مچ دا اے

سہتی دا تھال لے کے جوگی ول جانا

سہتی کھنڈ لائی دا تھال بھر یا چا کپڑے وچ لوکائیا ای
اگے وچ لپے سو روک رکھے جا فقر تے پھیرڑا پائیا ای
اساں دھاں بہشتیاں میٹھیاں نوں تا دونے دا کٹھول آیا ای
سہتی ہتھ کے ہتھ سلام کیتا اگوں مول جواب نہ پایا ای
بہت منتاں سہتی دیاں دیکھ کے تے رانجھے یار دا جی بھر آیا ای
اشراف پٹھاں تے مغل سید سب خاک در خاک رُلایا ای
جیہا وچ نماز دے وسواس جیویں عزرائیل بنا لے آئیا ای
جد ون آ وندی جوگی نے وہ ڈٹھی پچھاں اپنا مکھ بھوایا ای
طلب ہندی ونگیا آن جھگڑا یار دا آخری دور بن آیا ای
رانجھے ویکھیا ہتھ تے تھال چایا پوگست اُتے چڑھ آیا ای
عامل چوڑے تے چوہدری جٹ حاکم جہاں ہوری رب وکھایا ای
وارث اکنا معزور نہ ہوویں ہرگز کالا مکھ شیطان کرایا ای

سہتی دیاں گلاں

کیتا اپنے نور تھیں نور پیدا اوہ بھی ترمیتاں ہجہ نہ آشنائی — ہویا ختم ہے ولیاں انبیاں دا اہے حق لولاک سہایائی
مرد نال جہری جہری نال مرداں تُہاں ٹولیاں میل ملائی — لباس لکم و انتم لباس لہن وارث وچ قرآن دے آئی

کلام جوگی!

حُسن سہنے ایس جہان اُتے رب کئی بسیار بنائی — نال قدرت خواہش ہنی دے نگار رنگ دیاں چوں نال ملائی
اک عِلم اندر اک جہل اندر اک نے اہداں دا دم مار دائی — اک نال حیا سما گئے اک کل بیٹھے گھر خوار دائی
اک بے نوا حیا ناہیں کجھ فکر ناہیں گھر بار دائی — اک ہو بیہوش خوش ہوئے تقوے بنھ بیٹھے دربار دائی
اک لباس اُداس پھر دے اکناں چاہئے ہار سنگار دائی — اک دانشمند دوچند ہوکے نواں کرن سبب روزگار دائی
اک عجب چھپا تیاں گنج پائے اک نت سوال پکار دائی — اک باہجہ عقل بازی جت لیندا اک عقل والا بازی ہار دائی
تیرا طور کجھ ہور دا ہو رہے فی خوار خجلاں وحشم چار دائی — وارث شاہ کجھ رحمت دیا باہجہ لئے لوہ کھلا ہے اڑ دیار دائی

کلام سہتی با جوگی

سہتی آکھیا اوا سُنی میتھوں پچھ گیان سنائیں گا وے — اساں اجیہی گل معلوم کیتی بناں پھاٹ کھادی نہیں جائیں گا وے
رناں نال جے اٹھکے لڑن لگوں پت اپنی آپ گوائیں گا وے — جے تاں کھیڑیاں دے وچ ٹبر ہوئے ایتھاں جنّاں دی چوٹ کھائیں گا وے
وسنا نال بُتی تیتھوں رہنی ہاں پچھ کسا تاں بنائیں گا وے — دس کون تیری ہانہہ کا نہہ بھر سی چال کس تے کوک سنائیں گا وے
تیرے آکھیاں نہیں یقیت ہوئی اوڑک ہار کے تو پچھوتائیں گا وے — وارث شاہ میاں نت تھاک کے ناکیوں کر ابنا شان وکھائیں گا وے

کلام جوگی با سہتی

جیٹھ مینہ تے سیال وچ واہندی کنک ماہ وچ منع نہر پانی — روناں ویاہ وچ گاونا وچ سیاپے ستر مجلساں کرن مندر پانی
چغلی خاوندا ندی بدی نال ملاں کھانی حرام بدخیر پانی — حکم ہتھ کمذات دے سونپ بہنا نال دوستاں کرن بیان پانی

سلہ خدا نے عورت اور مرد کو لازم اور ملزوم کر دیا ہے جیسا مرد کو عورت کی ضرورت ہے ایسا ہی عورت کو مرد کی ضرورت۔ آدم کو پیدا کر کے ساتھ ہی اسکے زوج کو پیدا کیا چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ وخلق منہا زوجہا اور پیدا کیا اس سے جوڑا اسکا۔ عورت مرد کیلئے دین اور ایمان ہے اور مرد عورت کی عزت اور آبرو۔ مرد کے سوا عورت ایسی ہے جیسے برہنہ گوشت۔ برہنہ گوشت کے اوپر کتے چیل کنگ وغیرہ ہر وقت جھپٹتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی عورت کے سوائے مرد کا حال ہے۔ فافہم۔ (محبوب عالم کوی)

چوراں نال رفاقت نے غاصباں پرنار جنہاں دیاں بٹریاں نی
لٹن نال فقیر سرار مند اکٹھ گھتیاں مال دہ سیریاں نی
ٹرن قول زبان تھیں گن پیراں برکرناں دیاں پھیریاں نی
بھلے نال بھلیایاں بدی بریاں یاد رکھ نصیحتاں میریاں نی
بدرنگ نوں رنگ کے رنگ لا یو واہ وا یہ قدرتاں تیریاں نی
نقش علیے نال بیہوش کرساں ہوں آکھسیں پچھ پچھ نیریاں نی

غیبت ترک صلوٰۃ نے جھوٹھ مستی دور کرن فرشتیاں ٹیریاں نی
میر بنال جو کھیڑیاں پچھ ہوئی خچر وادیاں یہ سبھ تیریاں نی
خصم نال برابری کرے عورت کوتیاں وہ بے غیریاں نی
بناں حکم دے مرن او دہ شدے ثابت جنہاں نہ دیاں زنہ قدیاں ڈھیریاں نی
منے گھتے گے جادو ٹراکر دل کملی بنی گرد پھیر لویں پھیریاں نی
وا آتشا اساں نال جادو انھے کئی رانیاں کیتیاں چیریاں نی

کلام سہتی باجوگی

اساں جادوئے گھول کے سبھ پیتے کراں باوے جادواں دیاں لیا نو
لاج بھوج جیہے کیتے چاگ گھڑے نہیں جاندا ساڈیاں چالیاں نو
سرکپ رسالو نوں وخت پایا گھت مکڑے دے ولیاں لیا نو
یوسف بند وچ پا ظہیر کیتا سستی وخت پایا اوٹھاں والیاں نو
پھوگو ہر بادشاہ خوار ہویا ملی مار دن ڈھولدے رالیاں نوں
تیرا جھی وا مجنوں جھلیا سی ڈھونڈے لیلا نہ عشقدیاں چالیاں نو
مہینوال توں سوہنی رہی لوین پھر وکھے عشقدیاں بھالیاں نو
رناں مار لڑائے امام زادے مار گھتیا پیریاں والیاں نوں
نہیں خبر تینوں اساں راہ پایا کئی گنڈیاں لٹے رذالیاں نو

لگیں گھت بھو کا باسی خاں مرزا مان گرداسی تیلی دیاں چالیاں نو
سکے بھائیاں نوں کرن نفر لجے لنے راج بہانیاں سالیاں نوں
راون لنک لٹا یکے گرد ہویا سیتا واسطے بھید دکھالیاں نو
رانجھے چاک کے نہیں لاچار ہویا ہیر ملی ہے کھیڑیاں والیاں نوں
رودا اودھ کے ڈکرے ندی پایا تے جلالیے ویکھ لے چالیاں نوں
ولی بلعم[1] بن عور ایمان دتا ویکھ ڈیا بندگی والیاں نوں
اٹھارہ کھونیاں کٹک لڑ موئے پانڈو ڈوب دے کھوہیاں گالیاں نو
رناں سچیاں نوں کرن چا جھوٹھے مکر نال دچھا نہالیاں نو
وا آتشا توں جو گیا کون ہیں وا ڈک پھر منگا ساڈیاں والیاں نو

[1] بلعم بن عور کا قصہ:- بنی اسرائیل میں ایک آدمی کامل بزرگ تھا۔ اس کو موسیٰ ؑ نے مدین والوں کی طرف ہدایت کے لئے بھیجا جب نہ باز آئے تو موسیٰ ؑ لشکر لے کر ان پر جہاد کے لئے آئے۔ بادشاہ مدین نے بلعم کو کہا کہ موسیٰ ؑ کے لئے بد دعا کر۔ اس نے انکار کیا۔ جب بادشاہ نے بلعم کی عورت کو دولت کا لالچ دیکر بلعم سے بد دعا کرالی۔ جب بد دعا کرنے لگا تو بلعم کے منہ سے موسیٰ ؑ کے حق میں فتح کے کلمے نکلے بادشاہ نے کہا اسے بلعم یہ کیا۔ بلعم نے کہا میرے اختیار سے یہ کلمے نہیں نکلتے۔ قدرتاً یہ الفاظ نکل رہے ہیں۔ تب بلعم نے بادشاہ کو ایک اور حیلہ سکھایا کہ چند خوبصورت عورتیں موسیٰ ؑ کے لشکر میں بھیجو اور بتاؤ عورتوں کو کہا جائے کہ وہ ان کے ساتھ جبراً زنا کریں۔ جب ایسا کیا گیا تو موسیٰ ؑ کے لشکر سے ایک آدمی نے ان کے ساتھ زنا کر دیا۔ زنا کرتے ہی لشکر میں اچانک ایسی طاعون پڑی کہ کئی آدمی فی الفور مر گئے اور ناکام واپس آنا پڑا۔ اور بلعم کو اللہ تعالےٰ نے اس جرم کی سزا میں کتے کی طرح بنا دیا۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں یہود ونصاریٰ کو یہ قصہ یاد دلا کر متنبہ کرتا ہے کہ باوجود بلعم کو ولی ہونے کے نبی کی بے فرمانی سے یہ سزا ملی۔

اے لوگو تم بھی اللہ تعالےٰ کے نبی کی بے فرمانی سے ڈرو۔۱۲

(محبوب عالم نکوی مرحوم)

کلام جوگی باہتی

آکھدیہے غیب کہوں لڈیائی ساڈے نال کیوں کتاں چایاں نی
کریں ٹرن نہ نال بروری کیوں تساں وچ کی اگھ صفایاں نی

بیکساں دا کوئی نہ رب باجھوں تسیں دو لوین نال بھرجایاں نی
جھڑا ایہدے نام تے بھلا کرسی اگے من گیاں اس بھلیایاں نی

مڈھوں آکھوں نال دا نام بُرا کڈوں کیتیاں کس تُوفایاں نی
اگے تہاں دا حال نہ ہون ہوسی جیہڑ کرن گے نت گیایاں نی

مٹھا بولنے نال پریاں دے تسیں گنڈیاں کرو ترلایاں نی
زیر باقیاں عملے کھیت دیاں دا آرتشانوں نہ بنیاں آہلی نی

کلام سہتی !

کدوں خدمتاں کیتیاں نیکمرداں کدوں جھتاں تھی تاں اُٹھ پایو وے
کدوں پھر یوں توں نال گیا نہائے کہڑے گیا تے کنج اپو وے

تیری عمر چھوٹی نظر آونی ہے ایہہ سر کتھوں تدھ پایو وے
اُلٹے فند فریب توں سکھو نی ایس پنتھ دا بھیت نہ پایو وے

تیری جا ایہہ نہ لگدیے نال تاں لوکتے وانگ کیوں بھونکنا لایو وے
کی کھٹیا ئی ٹھا دید پڑھ کے اپویں ایگاں عمر گوایو وے

اوجھڑ وچ اڈھکو رلے پھریں کھاندا الٹو سلمراہ نہ پایو وے
صبر شکر میراث فقیر دلے بھیت فقر دا مول نہ پایو وے

شامت نفس دی تے کھاندا جرپا اُدکے جال فقر دیوں لنگ آیو وے
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن ہے حق فقراں دا رتبہ آپ خدا فرمایو وے

کلام جوگی

مرد صاف جیہڑے ہین نیکیاں دے سوت زناں دی ہیم موقوف ہے نی
مرد عالم فاضل تحصیل قابل کہے نال لجیں کون واقف ہے نی

صبر فرج ہے میاں نیک مرداں لئے صبر دا لگ معطوف ہے نی
دفتر مکر فریب تے مجھ دادی انہاں بستیا نو وچہ ملفوف ہے نی

اندر خاص حج عمل نہ نیک مُحدُن انسان کہاوناں دوف ہے نی
اِنَّ کَیدَکُنَّ حق عورتاں دے تاں وچہ قرآن حروف ہے نی

پہنے زناں ریشم مرداں منع مرد تائیں مسئلہ جائز کرداں مشروف ہے نی
رمز فقر دی نوں سوئی سمجھدا ئے دانشمند جوان مکشوف ہے نی

---

۱ بیشک صبر بڑی دولت ہے صابر کا درجہ اللہ تعالے کے نزدیک نہایت اعلے ہے۔ لیکن صبر وہ نہیں جو کمزوری کے سبب کیا جاوے۔ بلکہ صبر وہ ہے جو بدلہ لینے کا بلا روک ٹوک کے مقدور ہو تو پھر اس کو خدا کی رضامندی پر معاف کر کے ساری عمر احسان نہ جتلائے۔ اگر کمزوری سے کیا تو وہ بات ہوئی دلکھے جتھو نہ پڑے تھوہ کوڑی ۲ یہ الفاظ عزیز مصر کے ہیں جو اللہ تعالے نے بذریعہ وحی رسول اللہ کو القا کر دیا۔ جبکہ زلیخا نے یوسف علیہ السلام کو بہتان لگایا۔ تو عزیز نے زلیخا کا مکر معلوم کر لیا تھا۔ لیکن اپنی عورت کا لحاظ نہ توڑ کر یہ الفاظ ہے ۳ مردوں کو ریشم پہننا حدیثوں میں حرام ہے۔ اور عورتوں کو اپنے خاوند کو خوش کرنے کے لئے ریشم پہننا جائز ہے + (مکوی)

رن مردی سدا محکوم ہوندی ایتاں گل مشہور معروف ہے نی
وارث شاہ ولایتی مرمیوہ لئے رن مسواک دا صوف ہے نی

رجسٹری — شدہ

ایضاً کلام جوگی

جوگی آکھیا سیئنے تسی رناں مرد باجھ دسو کیہڑے تھاندیاں ہو
مرد باجھ نہ چھنڈ کے پہننا جے مرد باجھ نہ رج کے کھاندیاں ہو
مرد باجھ بیکار نکام رناں مرد باجھ نہ سوندیاں ساندیاں ہو
رن کھیتری مرد دے باجھ نگی چھپر مرد دے باجھ سداندیاں ہو
کھان پین تو کاہناں مرداں ناہیں چکی چھیکے ڈھنگ بناندیاں ہو
بھرم عورتاں دا بناں مرد ناہیں لیکاں پینڈ وچ چواندیاں ہو
مرد عورتاں دے سر دا سہجے رناں مرد دے واسطے باندیاں ہو
رناں مرد دے سر تے کرن شوخی مرد واسطے مرتاں ملیاں ہو
مرداں بر دی بری کر دو نا ہیں تسیں عقل دے دین تو اندیاں ہو

رناں مرد دے باجھ جے رات ہووے پسلیٹری مار لنگھاندیاں ہو
مرد باجھ نہ رن اندر کوئی بناں مرد دے گت لاندیاں ہو
مرد ول تساڈڑی کن سی جدوں گھر لوانگ گھراندیاں ہو
بوبی تنگڑی رن مرد باجھوں سارا بنا آپ چھپاندیاں ہو
پیلے ساک نگے پچھیاں ٹیلیائے گھر وی رنگ کے سال لنگھاندیاں ہو
گندا لوک کیتا اس گھڑی نے گلاں ہو نانتوں کر واندیاں ہو
مرد تم تساڈڑی کو ٹھڑی دے بناں تم دے جیوڑ اندیاں ہو
مرد باجھ بے شرم بیشرمی دا نہیں زنت ہی سنگ لیاندیاں ہو
رن دیاں باجھوں میاں وارث اٹھے پیاں باہر گلاں عشق نچاندیاں ہو

رجسٹری — شدہ

کلام سہتی با جوگی

سہتی آکھیا جوگیا جھوٹھ بولیں مرد رن دے نال کا بری وے
مرد رن دا آن غلام ہوندا جدوں آڈوانگوں کڈا بری وے
مرداں نال رن جے ذرا لڑے سبھو کجھ وچ پاڑ آدری وے
اوکھا گلیوں مرد ہے رن باجھوں رے بوہیا سنے نابری وے
عیسیٰ نبی ہویا بناں مرد پیدا اوہدیاں قدرتاں دی کھلی بری وے
نبیوں مرد مرد ہوندا رن باجھوں تیر لوانگ جو بری جابری وے

رناں مرد دا دین ایمان ہو یاں باجھوں رن دے مرد دیا گھابری وے
کرے کجھ خوشامداں ہتھ بنھے چپ چاپ رناں تخت باری وے
بھار بھرم ہے مرد دا رن پیچھے مرد رن دے سر تے جابری وے
کوئی مرد دی اہل نہ ہو چکے انگ ساک قبیلیاں نابری وے
بناں رن دے گھر ہے زرم کھوٹا بناں رن دے مرد نہ صابری وے
وارث رن دے واسطے پھرن گھمدا رن کنیئی گھڈی ہری وے

رجسٹری — شدہ

کلام جوگی با سہتی

جوگی آکھیا سہتیئے رن جتی پوری کرے تے پیر چلایئے نی
دیئے گجھ ارگاہ تے پیر نا ہیں رن جھڑی نا دگا یئے نی

پیسے ہوون تے بہوں وہاجے نہیں تے مُسَر ہی بگڑا اُٹھائیے نی ۔ اسیں لنگھدیاں جاندیاں رن جتی اوہیں سنتراں نال اُڑائیے نی
جیہڑی رن جتی اگوں ہیر پوندی وہنوں چا قلبوت تے لوائیے نی ۔ وارث رن دا قول قبول ناہیں کوئی مرد گواہ بنائیے نی

کلام سہتی با جوگی

دوست سوئی جو بپت وچ بھیڑ کٹے یار سوئی جو جان قربان ہووے ۔ شاہ سوئی جو کال وچ دکھ کٹے گل بات دا جو نگہبان ہووے
گاں سوئی جو سیال وچ دُدھ دیوے بادشاہ سوئی جو شاباں ہووے ۔ نار سوئی جو مال بن بیٹھ جائے پیادہ سو جو بھوت مسان ہووے
اساک ہے اصل افیم باجھوں غصے بناں فقیر دی جان ہووے ۔ روگ سوئی جو نال علاج ہووے تیر سوئی جو نال کمان ہووے
کنجر سوئی جو غیرتوں باجھ ہووے جویں بھاڑا بن اشنان ہووے ۔ قصبہ سوئی جو ویرین پیا دسے جلاد سوئی جو مہر بن جان ہووے
کواری سو جو کرے حیا بہتا نیویں نظر تے باجھ زبان ہووے ۔ بناں جنگ تے جو ردکھ ات وتے پٹ سوئی بن ٹکڑے دی پان ہووے
قاضی سو جو شرع وچ ہووے قائم گاں سوئی جو گلے وچ تان ہووے ۔ پیر سوئی جو ترت مراد دیوے خادم سوئی جو وچ فرمان ہووے
ضعیف سو جو بے یار ہووے پہلوان جو ہستران ہووے ۔ عالم سوئی جو علم دی خبر جانے قاری سوئی جو خوش الحان ہووے
شوم سوئی جو لاریاں وچ رکھے سخی سوئی جو ڈھل دان ہووے ۔ معشوق جو اہل تمیز ہووے عاشق سو جو فرق نہ جان ہووے
رعیت سوئی جو من آئین نے حکم سوئی جو حکم قرآن ہووے ۔ بلہتا بار جو ہتھ وچ نہال ہووے گرز سوئی جو ہتھ پہلوان ہووے
زنا سوئی جو مرض دا نام دیسے سیانا سوئی جو سمجھ پچھان ہووے ۔ کاریگر جو وٹدوں سوچ لئے کم سوئی جو عشق جوان ہووے
تلوار سو جو قبضے تے ہتھ ہووے گھوڑا سو جو پیڑا بیٹھ ران ہووے ۔ پاک سو جو شرک تھیں دور رہووے توبہ سو جو رد شیطان ہووے
شہر سو جو رب دے نام ہووے ختم سوئی جو نال ایمان ہووے ۔ سخن سو جو نال تاثیر ہووے احمق سو جو نہ قدردان ہووے
سید سو جو شوم نہ ہووے کاذب زانی سیانڑے نہ قہروان ہووے ۔ چاکر عورتاں سدا بے عذر ہوون آدمی بے نقصان ہووے
ہتھیار جو وقت سر کم آوے فتح سوئی جو فخر میدان ہووے ۔ اہل پت جو گھروں نہ پیر کڈھے خجل سو جو نشر جہان ہووے
پرہان جا توں بھکھیا جو راولے مٹے منگنوں کدی نہ کدہاں ہووے ۔ وارث شاہ فقیر بن حرص غفلت یاد ربدی وچ غلطان ہووے

کلام جوگی با سہتی

کار ساز ہے رب تے پھیر دولت سبھ مختاں پیٹ دے کارنے نی ۔ نیک مرد نیک بھی ہووے عورتاں نہاں دہاڑے کم سوارنے نی
پیٹ واسطے سبھ خرابیاں نی پیٹ واسطے خون گذارنے نی ۔ پیٹ واسطے پھرن امیر در در سید زادیاں نے لگنے چارنے نی

پیٹ واسطے حور تے پری زاداں جن تے بھوت بنے دارنے نی
پیٹ واسطے فقر تسلیم توڑن سبھ چھوڑ دے نے گوارنے نی
ایس زمین نوں پوہندا ملک ایتھے ہو چکے وڈے کارنے نی
مہریاں جے ہون فقیر اک بول تساں جیہے کروڑ لکھ تارنے نی

پیٹ واسطے رات نوں چھوڑ گھراں باہر وڑدے ہو کے ماارنے نی
پیٹ واسطے رات نوں کرن چوری پیٹ واسطے لگو جیب ساڑنے نی
گاہن سینہ تے وا اک نے ہور اہلے خاوند ہو رہی ہو دم مارنے نی
وارث دین جے کر مہربان ہووے بھانڈہ بول دا اکھوں متارنی

کلام سہتی با جوگی

رب جیڈ نہ کوئی ہے جگت دا تا زمین جیڈ نہ کسے دی صابری وے
چند جیڈ چالاک نہ نور کوئی حکم جیڈ نہ کسے اکابری وے
آسمان دے جیڈ نہ کسے پلہ ریت جیڈ نہ خصم دی جابری وے
موت جیڈ نہ سخت ہے ہور جتی اوتھے کسے دی نا ہیوں نابری وے
ران دیکھنی عیب فقیر تائیں بھوت انگ سر لائے باہری وے

نہیں جیڈ نہ کسے ہوں جہیڑے راج ہند پنجاب بابری وے
اَن بھن نہ کھتری جیڈ کوئی ہو کسے نہ ایس ابری وے
برا کسب نہ نوکری جیڈ کوئی یاد حق دی جیڈ اکابری وے
مال زادیاں جیڈ نہ کسب منڈا کم ذات نوں حکم ہے کھابری وے
وارث شاہ شیطان دے عمل تیرے داڑھی شیخ دی ہو گئی جابری وے

کلام جوگی با سہتی

رن دیکھنی عیب ہے انھیاں نوں رب اکھیاں دتیاں ویکھنے نوں
راون لئے جیاں سر لنکے دا لائے ذرہ جاگدے اکھیاں سیکھنے نوں
عاشق ڈھونڈدے پھرن دیدار تائیں ہووے حسن جا حاصل اس دیکھنے نوں
عزرائیل ہتھ قلم لے دیکھا لائی تیرا نام اس جگ تے چھیکنے نوں

سبھ خلق دا دیکھ کے لوڑہ مجرا کر دیدار اس جگ دے سیکھنے نوں
مہادیو جیہے پاربتی لگے کام لیا وند اسی تنھا ٹیکنے نوں
سبھ دید معاف ہے عاشقاں نوں رب نین دتے جگ دیکھنے نوں
وارث شاہ میاں روز حشر دے نوں آس دینگے لیکھا لیکھنے نوں

کلام سہتی با جوگی

جیہی نیت[1] ہے تیہی مراد ملیا گھروں گھری جہائی سر پاؤنائیں
ساڈوں رب نے دودھ تے دہیں دتا اچھا کھاونا تے ہنڈاونائیں
سارا بھید تیرا اساں لبھ لیا ساتھوں کا سنوں پیا لکاونائیں

پھریں منگدا بھونکدا خوار ہوندا لکھ دُنگے پکھنڈ کماونائیں
کن ویترکن سکھاوں ہیر پھیر کر کے شکراونائیں
سونا پڑا پچکے سین بیٹھے وارث شاہ کیوں جیو بھرماونائیں

[1] حدیث شریف ہے:- الاعمال بالنیات۔

(مجبوب عالم نکوی مرحوم)

کلام جوگی باہتی

رنگ گورے نال توں جگ ٹھادوں گنا ندے کارنے پولئے نی
سونا پڑا شان سوانیاں دا توں نے نہیں اصیل ہیں گوئے نی
ویکھ ویس نہ بھلئیے جوگیاں دا سمجھ سخن فقیر توں لجے نی
حسن نٹیئے نجبکے سوہن چرچے نیناں والئے شوخ موئے نی
فقر اصل اللہ دی ہین صورت لگے رب دے جھوٹھ نہ لجے نی
اساں پیر کہیا تدہ ہیر جاتا بھل گئی ہیں سمجھ وچہ بھولئے نی
تیڈا بھلا تھیوے ساڈا چھڈ پچھا پے جو ہیں آلے بھولئے نی

ویٹر پوچھ توں کنجری انگ نچیں جوڑاں یاراں پوچھ چولئے نی
گدہا اڑ دکاں نال نہ ہووے گھوڑا شاہ پری ہوگت لوٹئے نی
برا سخن برابری نال شاہاں گل سمجھ کے کریں بڑبولئے نی
کن پاٹیاں نال نہ ضد کریئے نی بیشرم کو پتے لوٹئے نی
ساڈا آکھیا تدہ نہ سمجھیا ئے اپنے کوڑے گھول نہ گھولئے نی
انت ایہ جہان آچھڈ جانا ایڈا کفر اپرادھ نہ تولئے نی
وارث شاہ کیتی گل ہو چکی موت وچہ نہ پچھیاں ٹولئے نی

مقولہ از جوگی

رجسٹری شدہ

شام الیس جوانی دی چلی جاندی جدوں صبح بڑھیپے دی چھٹسی نی
گورے رنگ دے ہوگئے وال کالے منہ بولیا یار جان چھٹسی نی
اینہاں نقشیاں تیریاں مل جانا لگی ات نے دینہہ بھی الٹسی نی
ٹرن پھرن تے جاگنا سون بہنا ایہے رہسیا کالا جان ٹٹسی نی
اساں ویلیاں تے کاہنوں پسر ہیوں وقت وانگ گیا ویلا ہتھ نہ سی نی

کڑے لو میلے نونگے آن منتھیں لڑا موتیا ماندا جدوں نہٹسی نی
سارے ساک قبیلڑے نے وہ ہوسن جلوں تخت بخت دا دم گھٹسی نی
دوہرا قد کمان دی وانگ ہوسی جدوں تیر جوانی دا چھٹسی نی
محل ماڑیاں تیریاں قید خانہ روح نکل جان پنجرا سٹسی نی
لیکھا کیں گے وارثا جدوں تینوں دل جیہڑا نمازڑی ٹٹسی نی

کلام جوگی باہتی

برا بول نہ رب دیاں پوریاں نوں آ بیشرم کو بتیئے ٹوٹیے نی
فقر آکھدے شیر دا ہین برقعہ بھیت فقر دا مول نہ کھولئے نی
سرے خیر تے ہس کے پا دیجے لئیے دعا تے مٹھڑا بولئے نی
ہر کسے دے نال پیار کریئے اتے کبر دا بھیت نہ کھولئے نی
مستی نال فقیراں نوں دیں گالیں ایہیں فقر دے دھوکنے پھولئے نی
دید صاف ہے ویکھنا عاشقاں دا شکر وچ پیاز نہ گھولئے نی
لئے آکھ جے ہالکے وِدھ پیہے تول تھیں گھٹ نہ تولئے نی
وارث شاہ دل پیا تکلے نوں سلح ہا ہٹے نہ باجھ ٹٹھولئے نی

کلام سہتی با جوگی

جتھے رناں دا دھنبلا نظر آوے اوہ دھجلی اگ سناونا ہیں
اسیں بھوت دی عقل گوا دیئے سانوں لا بھبوت ڈراونا ہیں
میری بھابی دے نال توں مرماریں بھلا آپ تو کوس لاونا ہیں
نہ تول میدا نہ مانڈری تیں گلاں جھاٹے تیں تے کا سنوں باونا ہیں
اٹ سٹ ٹھگوا تے گوار گند لاہ لوٹیاں کھول دکھاونا ہیں
کدی بھوتنا ہو کے جھنڈ کھولیں کدی جوگ دا ہاری بن آونا ہیں
کھوہ کھیر دی پا مور دی بھس توڑ دا تے ہور کی لیک لاونا ہیں
ترنجن ویکھ کے ہٹیاں چھیل کڑیاں اوتھے کنگری نال رو جاونا ہیں
ویکھیں موہنیاں اتھے ہیاں جتھے اوتھے جا کے پھیرا پاونا ہیں
اوہ بہی حیران ہے نال زحمت گھڑی گھڑی کیوں سانوں اکاونا ہیں
چور چودھری وانگ ہے ڈول تیری نہیں جاپدی کی لپاونا ہیں
دارو نہ کتاب نہ ہنر شیشی ہو کا ویدگی کاہ سناونا ہیں
جاہ گھر ول ساڈیوں نکل چھکے ہنے جٹاں دی جو ٹ کھاونا ہیں
رناں بلعم باعود دا دین کھویا وارث شاہ توں کون کہاونا ہیں

کلام جوگی با سہتی

سخت بول نہ بول توں عاجزاں نوں گالیں دیندئیے گڑھیئے کپتیئے نی
کرامات فقیر دی دیکھنی ہیں خبر رب توں منگ کے پتیئے نی
مستی نال تکبری رات دنے کدی ہوش دی اکھ پتیئے نی
پڑھ پھوک کے عزمتاں سیفیاں توں جڑ جن بھوت دی پٹیئے نی
ٹھگی ہین نوں اسیں گا دیئے اتے دہندیاں پلو چھٹیئے نی
جانے بھو آزار یقین کرکے ایس فقر دے قدم جے چٹیئے نی
اساں مجنوناں کی ہڈیاں کیتیاں نی اتی کتیئے کچھریئے جٹیئے نی
کن پاٹیاں نال نہ ضد کیجے انی کھوہ وچ جھات نہ گھتیئے نی
کوئی دکھ تے درد نہ ہے بجھو اجہاڑا فہر اجہیاں نوں چھٹیئے نی
تیری بھابی دے دکھڑے دور ہوون اسیں بھجے جا پلٹیئے نی
موہوں مٹھڑی بول تے موم ہو جا لکھی ہو نہ کیلیئے چٹیئے نی
وارث شاہ بازار دے وچ جا کے کھوٹے مال توں کجھ نہ وٹیئے نی

کلام سہتی با جوگی

ڈولی آن اتے چال دی ٹھگ سندر جیا پھیکنی دا کوئی خیال ہووے
یار سوئی محبوب تے سن فیلا جتھے جیہو سوئی جو مرشداں نال ہووے
دوست سو جو بپت تے پیٹھ کئے اٹے دستی وچ کمال ہووے
وارث شاہ اجیہی انجھے نوں جھانگ جیہے دلوں جدا لال ہووے

کالے باغ وچ ہیر دا جوگی نوں دیدار دینا

گھنڈ لاہ کے ہیر دیدار دتا رہیا ہوش نہ عقل تھیں طاق کیتا
بھوآں پیاں ظالماں ٹور دتی تیرے عشق نے مار غمناک کیتا
تیرے باجھ نہ کسے نوں انگ لایا شاہد حال میں سب پاک کیتا
اللہ جان دا اے ہناں عاشقاں دے مرنے وقت نے پیا طلاق کیتا
لنک باغ دی پری نے جھاک دتے سینہ جاک داپا کے چاک کیتا
ماں باپ تے انگ بھلا بیٹھے اساں چاک نوں پا ساک کیتا
دکھ تو نوں دی اماں تیری سینہ ساڑ کے برہوں نے خاک کیتا
وارث شاہ لئے تیرے پیار تساں نوں کس واسطے جیو غمناک کیتا

جوگی دیاں ہیر نال گلاں

چودھرائیاں چھوڑ کے چاک بنیاں مہیں چار کے انت نوں چور ہوئے
ماں باپ کر قول قرار ہارے کم چھیڑیاں دے زور و زور ہوئے
ہیر واسطے ٹلی ہاں کدھ دیسوں آپے دیس دے ہجر دے چور ہوئے
قول کواریاں دے لوہڑ ماریاں دے داد جہل جانیاں دے وکھو ہور ہوئے
راہ چھڈ کے تے قدم مرن نا دین جھالے دیاں دے دل کھور ہوئے
وارث شاہ نہ عقل تے ہوش رہیا مارے ہیر دے ہجر دے مور ہوئے

ہیر دا جوگی نوں جواب

مہتر نوح دیاں پتراں حسد کیتی ڈوب موئے نی چھڈ کہانیاں نوں
ہابیل قابیل دا جنگ ہویا چھڈ گئے پیغمبری بانیاں نوں
جنت وچ بابا وقت گھٹا بھجی خبراں ہویاں نخاں کہانیاں نوں
عزرائیل دے اتے گھوڑ دا اسی چھڈ چلناں تنہاں تانیاں نوں
خواہش حق دی قلم تقدیر وگی ڈٹے کون لکھیاں دیاں نانیاں نوں
ہیر انکھ دی انجھیا سنی تجھوں کدی نسی مت سیانیاں نوں
گنگا ناہ قرآن آکھو حافظ اکھل دکھیندا نادا نانیاں نوں
رانجھا ہیر گنا دے ہجر ہیرے بھلا دناں شرم کیاں نوں
یعقوب دیاں پتراں ظلم کیتا سینا ہو یاسی یوسفی تانیاں نوں
جے میں جان دی بیلیاں ہجر دینی چھڈ جلدی جنگ گھیانیاں نوں
تقدیر خدا دی دکھ پائے سب حق ڈٹے اوہ کانیاں نوں
ہیر نوں نہیں کجھ دہیائے چولی چلپے گئی اپانیاں نوں
لکھیا لوح قلم نہیں مڑدا ہونی ہوندی آحرف لکھانیاں نوں
کہے تیرے ڈٹے سی نہ ہوں لگا اماں بچیا کھنیاں دیاں نوں
سانڈھے نین ترے میں ہے ماں تیرا اوبی کاسوں رٹیں فلانیاں نوں
وارث شاہ اللہ بناں کون چھپے چھپا اٹھاں اتے تانیاں نوں

رانجھے جوگی دیاں ہیر نال گلاں

تیرے ماپیاں سک گھتاں کیتا اسیں گل تے دھرکے گئے پاسیاں تے
سانوں مار کے حال بحال کیتو آپ ہوئی ایں بہاں چھاسیاں تے
شش پنج بارہ تیرہ تن کانے ملکے ایں ریانے دے پاسیاں تے
آپ جھوگی ایں نال کھیڑیاں دے ساڈی گل گواسیا ہاسیاں تے
سڑدے تن من وچ ہی تینیں کیتی ہن جہاں تولیاں ماسیاں تے
وارث شاہ وساہ کی زندگی دا ساڈی عمر ہے نقش پتاسیاں تے

ہیر دیاں جوگی نال گلاں

جو کوئی ایس جہان تے آدمی لے وڈا مریگا مرض ناسور دا جی
لگ گل ہیریاں رانجھیا تے نت سیلے دا داغ مجبور دا جی
بندہ جیوندیاں نت کرے سال عزرائیل سر تے آئے گور دا جی
سدا خوشی نہیں کسے نال رہنی اینہ مگی نیش زنبور دا جی
سٹ دل کے کوئلہ ہویاں ہیں سینہ ہویا جوں تنور دا جی
وارث شاہ اس عشق دے کرنہارا ڈال حال تے فال حضور دا جی

ہیر دا جواب

ہتھ بنھ کے ہیر سلام کیتا تیری بندی ہاں جگ وچ مائی آ جی
بحر عشق دا خشک غم نال ہویا نال عقل دے رہیندو رہائی آ جی
حضرت سحو اخلاص لکھ دیو مینوں کوئی فال نجوم ٹرپائی اے جی
جاگے لاڑ پیاریاں ٹرن مالاں لے سجنوں حکم کرائی اے جی
تسیں مہر کرو اسیں گھر جائیے نال سستی دے ٹوول بنائی آ جی
کوئی کریں میں گھر شاں عشق والاں تے ہیر عشق دیاں لوہیاں پائی آ جی
نقش حب دا لکھ دیو کوئی لکے زبان چڑھائی آ جی
کھول فال نامہ تے دیوان حافظ وارث شاہ نوں فال کڈھائی آ جی

ہیر رانجھے دا ملاپ

اوّل ہیر کہیا اعتقاد کرکے پھیر نال کلیجے دے لگ گئی
کدی لگ گئی چٹک جگ گئی خبر کھیڑیاں دے وچ دھرگ گئی
لگا مست ہکلیاں کرن گلاں دعا کے فقیر دی وگ گئی
اگے دہواں دھکھیندڑا جوگی دا آتو بچ کے چھوہری لگ گئی
رانجھا شوق دے نال بیدار کردا گل ہجر دی آکھ الگ گئی
نوراں طور عجوبے دا نظر آیا دیکھو جل پتنگ اتے لگ گئی
یار ڈھگاں دی ریوڑی ہیر جٹی منہ لگ ہے یار نوں ٹھگ گئی
رانجھا شوق دے نال اٹھ کھلوتا ہویا وارث دی وہانی وگ گئی
دوویں مست بیدار وچ چھول دے سن ہر شوق دی دھار گر گئی
یار یار دا باغ وچ میل ہویا گل عام مشہور ہو جگ گئی

یار و گھلی اندر ہیر ی عشق والی اڈ شرم حیا دی بگ گئی
وارث شاہ میاں نس جب رلے مٹی دودھی ہو جھگ جھگ گئی

ہیر دا رانجھے کولوں آکے سہتی نال صلح کرنا

ہیر ہو رخصت رانجھے یار کولوں آکھے سہتی تے آن پکائی اے نی
درد نہ لاہیا پیر اشہیداں نال کرم دے بنڑے لائی اے نی
تینوں سانے مراد تے اساں ماہی ونویں اپنے یار ہنڈائی اے نی
ہو یا میل جاں پرئی چھنیاں یار رچ کے گلیں لگائی اے نی
ستی نال ہوتاں تیرے میل تا تویں ہیر اجیہی میل ملائی اے نی
کھیڑیاں وچہ نہ پر چداجی ہیر کویں رانجھے نال ملائی اے نی
جیو عاشقاں نے عرش ہلاے کوں اوس نوں ٹھنڈ پوائی اے نی
نال خوشی دے جوبنا مان لے نی ایس کم نوں جا ہ بکائی اے نی
شیطان دیاں ایس استاد ناں کوئی آکھاں کر بنائی اے نی
گل گھت پلا منہ گھاہ لیکے ہیرس لگ کے ہیر منائی اے نی
ڈٹھا میں فقیر نوں کڈھیا ای کوئی دسنوں خیر نہ پائی اے نی
خیر واسطے وتے لئے ترلے کوئی دسدی آس بجھائی اے نی
رانجھا کن پڑا فقیر ہویا سر دیں دے ری چڑھائی اے نی
باقی عمر رانجھے دے نال جالاں جگ ہی سہتی آدو نمائی اے نی
ہو جائے مقصود جے عاشقاں دا ابدل رب تیں تھے تے پائی اے نی
چوری چوری تا جتن ہزار کری آخر ہار نوں حق پچائی اے نی
اید جوبنا ٹھگ بازار دا اے سب کسے دا اید چڑھائی اے نی
کوئی روز دا حسن پراہونا ایں سنگ خوبیاں نال ہنڈائی اے نی
باغ جاندیاں ایس سوہندیاں ہی گھوڑی نیں زور عمر ٹلائی اے نی
وارث شاہ گناہ دے ایس لتے چلو گل تقصیر بخشائی اے نی

اُکالے باغوں آوندی ہیر نوں ویہڑی ہمجولناں دی اوکھیا

ہیر آوندی سیاں نے نظر ہی مست ہست جو ہستیم خوشحال آئی
اج سکھدے نال ہماوندی اے دلوں کھدی لاہ بھڑال آئی
تکمیہ یارڑا لا چاں اکھیاں لا اکھیں کیہہ جان خوشی نال آئی
سیاں دیکھ کے گلیاں کرن طعنے ہیر جگی دا پادمال آئی
اگے دیکھدیاں گئی سی نو عمر نی مستیا دے شوق نے نال آئی
نواں باد یدار محبوب دا لا غم ٹٹ کے ہو نہال آئی
رب وچھڑے یار ملا دتے دلوں غم دلاہ جنجال آئی
وارث شاہ نہ سکے نے آگے نگوں نا کھیڑیاں اسجو گال آئی

ہیر دیاں ہمجولناں دا مخول

اگوں آئیاں ہیر فاں بولیاں نے کیہا تماتوں بھلی آکھیر یائی
موئی گئی سیں جیوندی آن ڈٹی ایں بچ آکھی سچ سنہر یائی
بھابی آکھی لبھیا ای تھک آئی ایں من جڑی انگوں نگ عمر یائی
اج رنگ تیرا بھلا نظر آیا سچو شکھ تے دکھ نیڑ یا ای

نین شوخ ہوئے رنگ چمک آیا کسے جوبنے انگھواں گیر پایا ای
قدم چست تے صاف کھنوتیاں نی ہتھ چا کے اسوار نے پھیر پایا ای
ہاتھی مست عاشق ہتھا دین باغ والا تیری سنگلی نال کھوپایا ای
وارث شاہ اج حسن بازار چڑھیکے گھوڑا شاہ اسوار نے چھیڑ پایا ای

ہیر دیاں ہجولناں دا ہور مخول

مین مست گماں تیریاں لاٹ چڑھی کل بجھی جی وچوں سہیلیاں نی
تیرا کیسے ٹھمے نال میل ہویا دھاراں کھلیاں ہاں سریلیاں نی
کیہنے دم بھر کے توں نیں ہیں نی دھر کے کالجہ پونہداں سہیلیاں نی
کیہنے ہوس تاکے چتا تیری پاسے لائیکے بازیاں کھیلیاں نی
تیریاں گلہاں تے دنداں دے داغ دسن اج سئیں شکار چنبیلیاں نی
اج کھیڑیاں نے نال سیناں دے راہ ہتھیاں ہتھیاں جیلیاں نی
رنگ زرد ہویا اج ہیر تیرا کھیڈاں کھیڈیاں ہاں اج اکیلیاں نی
تھک ہٹکے گھر نوں آئی ایں لگیاں چھیاں بھرن چنبیلیاں نی
جنہاں رگ رگ کے پھیر رہے سو تاں ہو چکے تے ارسیلیاں نی
کیہڑے نے تیرا چوپے ٹل پیر لٹے ہوئیں تمبیں نی
سبھو عمل سٹی ایں انگ پھلا کان تیریاں پیڑیاں نی
بھیڑیاں دے ہٹیاں انگ اج یار کونسال دیاں ماہ سہیلیاں نی
سو نیزا رے نقابہ نوں چوتو پاں کرکے زیر عقیل سہیلیاں نی
اج نہیں چلیاں خبر لئی گجھیاں تے پیل بیلیاں نی
چھڈا اج انجرا باغ دے سنگھے چونکاں وکندیاں بھیجا میلیاں نی
سارا جگ جہان کیا ویکھے توں تاں اج جاں لے پونیاں بیلیاں نی
کیسے بک تیری نال یک جٹی ریہی ہتھ نال لوندراں میلیاں نی
دس شاہ آؤتا کیہے بچوڑی ہیں کنے گو تے ہی کھیلیاں نی

ہجولناں دی چھیڑ چھاڑ

کسے کیہے نیہر تیری ہیں توں تیرا رنگ بے تو رچی ڈنگھل ٹانی
تیرا لاک کسے پائمال کیتا دھکاں گلہ تے پیڑ دلی ٹھل دانی
ماڑ مار کے بھت جھنگ کیتا جدوں چھٹ گیا پچھاں جل دانی
قمری ہونگیے برتے تے جھبے جھڑا باغ دے وچ جیسی چھل دانی
تیری اج امیدی کی گل ٹھوگا ٹھیک لگا بلبل دانی
متھاں چکرا یا تیرا پچھل انگوں حصہ لیا سو باغ دے پھل دانی
بھانویں اج فولاد باغ چھٹا تیری نہر دا نیر اچھال دانی
شیشی عطر والی کتھے ڈوہلیا ای کوئی بھار نہ عنبر ال دانی
ڈہاکاں تیریاں کس مروڑیاں نی اتے کم ہویا اج جل دانی
وڈا میر پیالا اس نوں وچ دتا ہمت نال کھان جوں جل دانی
کیسے کیسے اوہ کے موڑ اچو بھانی لے للہ دتا تیری چلیدا نی
تخت آن بیٹھیا بھانویں ہو جوگی جھڑا کاک وچ پیسی مرلی انی
اوہ بھی مدہ نوں بیٹھا ٹکیکے اسی جھڑا مدھ نوں کیہی ٹھل انی
بھانی دس کھاں اج کی بھیا ای تیرا حسن بیا اج ڈھلدا نی
تیری ماڑھی دی چھت نوں آن کیتا کیہے در ماننے ال انی
رب کیسے جوہری نے چیر لیا جھڑا انہیں سی سید نوں گھلدا نی

اُٹھن ٹھیاں اج جوان کوئی بناں ڈگائی تیری گل دانی
تیری ہک تے پر سیاں ابر سیاں پیدا گو ہر موتی ڈٹے پل دانی
بیلی میلے وچھنیاں بلبلیاں نوں ہویا کرم ہے رب رسول دانی
ماری شوہ دریا نے آن ٹکر دتہ کھول دتا تیرے پل دانی
تیری عطر دانی گاندھی خوب بھری بھری چوں عطر پیا آپے ٹلہ دانی
وارث شاہ میاں اہو جیہا ناں لگو بارا کھل جاوے اج گل دانی

ہیر دا ہمجولناں اگے انکار

ہیر آکھدی رانیاں ہیرفاں نوں ایہہ کیہ گل ہے واسطے نی
پرنیاں امیناں اثر ہویا زرد رنگ ہیر دا اس واسطے نی
کھٹھیاں دے دوناں مل سال میں تتی ڈھلیاں چی دی دیہے پاتے نی
موہدی ہی ہیر تے وکھیدی سال ہیٹھ لال ہویا اوسلے نی
راہ ہیکیاں دے دوناں دکھیدی سال کوئی نظر نہ آیا ای اتے نی
تیر پیڈ دلوں گئے نے لٹھ ماری الہسان پچیاں ہیر نے اتے نی
دعوی نہیں کردی ہیجت ہاں ہیں لوگ ہمارا نہ کرو سواتے نی
جھیڑ ونا ہو کولا خصم پیٹری نوں ہتھے پلنا ہیں لو آتے نی
چھاپاں کھبیاں گلاں ہیریاں تے داغ پے گیا چپ وپاتے نی
رتی ٹھروں ڈُلیاں ٹھیاں کھڑتے کھل گئے تو وڑے پاتے نی
سرخی ہوٹھاں دی لب میں چمپیا ای تنگ لگ گیا لک تے ناتے نی
کتا گھیا دے گلوکٹے دے ڈکاں لال ہوئیاں آس پاتے نی
ہیر چند خیال سہیلیوں نی ہیر آکھدی رب دے واسطے نی
وارث شاہ میں بنج غریبی ہاں کیوں آکھدے لوک چھاتے نی

ہمجولناں دی اخول

بھابی اکھیاں دا رنگ رتے دینا تینوں حسن چڑھیا ایلو ندانی
اج دسیاں تیرا آسمان اتے تینوں آدمی نظر نہ آوندانی
راجپوت میلاں دے چوڑ تنگلی اگے دھاڑیاں اپنے گاوندانی
تیرا عشق میدان ہن آتھیا یار نظر تیرا لواں آوندانی
تیرا حسن گلزار بہار نیاں اج ہار سنگار سبھ بھاوندانی
تیرے سُرمیاں ہاریاں ہوٹھیاں جوئیں گانگوی مال تے آوندانی
رنج ہونڈا ہورہے اج تیرا چاؤلواں کوئی نظر آوندانی
اج آکھدے نے وارث شاہ ہوری کھیڑا کون گا منڈوس چا ونڈانی

ہمجولناں دے ٹھٹھے مخول

اج کسے بھابی تیرے نال کیتی چور یار پکڑے گنہگاریاں نوں
تیرے نیناں دی کو کاں دے خط بنے اٹھی آکھیں جوئیں کٹاریاں نوں
تیرے جوبن دا رنگ کسے لٹ لیا ہونان جو لنگ تاریاں نوں
بھابی اج تیرے نال رہی ودھ ہتھ لگا دُدھ دھاریاں نوں
حکم ہوندا ہو اج ہو گیا اج ملی پنجاب قندھاریاں نوں
ہتھ لگ گئی ایں کسے ٹیرا ہیں جیکس تو دی دکھا پاریاں نوں

تیری کرتی یاں کساں کی جھلیاں نے کسے توں بھالو نگ سپاریاں نوں　　جیہڑے رنت سواہ وچہ لیٹدے سن اج گل بیٹھے سردیاں نوں
اج سکدیاں کواریاں کرم کھلے جھڑیاں ہو منڈ ویلی نت یاریاں نوں　　کھب لے سچیار سوداگراں وچ کیتے گھاٹے پئی دلالاں بزاریاں نوں
گھر ٹن گی سساں پیر پٹیں آپوں جھڑتلاں کرھ تیاریاں نوں　　گئی ہو سیں ہور کجھ ہو آئی ایں کو گل کرے معمار جوں باریاں نوں
چوڑے ٹیہڑے تے ہار سنگار ٹٹے ٹھوکر لگ گئی منیاریاں نوں　　وارث شاہ ملے جنہاں عطر شیشے وہناں کی کرنا فوجداریاں نوں

ہیر دا جواب

کیہی چھجگھتی اج تساں بھینیاں خوار کیتیر ملاپ بے نگھر جاندی نوں　　بھیا پھٹری کنڈیں میں گئی کتے کیوں اٹھ اپیا بے مس کھاندی نوں
کیوں لاہ کے گھنڈ بولا یا جے چپ کیتیری تے شرمندی نوں　　چھج چھانی گھت اڈایا جے ماپے پٹری تے رڑھ جاندی نوں
سیدے لے پرتساڈ کے نیں سپ لپٹیا سدن گئی سال میں کیسے ماندی نوں　　وارث حال دے مدعا قدیم جیہڑے کرن پتھری نظر ساندی نوں

ہمجولناں دے مخول

کسے ہو بید درگام تی اڈیاں دکھیاں وچہ کھبا یاں نی　　دیلے ہو گئے کیسے میدان لٹیا ملیاں کسی محبوب صفایاں نی
چاللہ ہو ردیاں ہو اج نظر آیاں سبے گام اہوار کھلایاں نی　　گھوڑے دوڑ ہوئی کھاویں باغ اندر چبازیاں خوب کرایاں نی
اج آن لیا کھلایار تینوں حسن آئیکے خوشیاں کرایاں نی　　وارث شاہ میاں ہوئی ہو ہی مٹن کیہاں رنگتاں چایاں نی

ہیر دا جواب

اڑیو قسم مینوں جے یقین کرو مینوں ول ہیر غرض بیدیسیاں نی　　جھڑی آپ نچھمر سناندیاں ہو نہیں جاندی ہیچ جا پلیسیاں نی
گجے مینے مارکے تایا جے جند کڈھیا جے نال جھوبلی نی　　گل ہچیائی دی بولکے تے پچھوں تن مچھو دنال وسیاں نی
میں تے پیکیاں نیں نت یاد کراں ہی یاد نیاں تت اوسیاں نی　　وارث شاہ کیوں تہاں آرام آئے جیہڑیاں عشق دیاں اگ جالیاں نی

ہمجولناں دے مخول

بھابی بدن کھال سین جے جھوٹھ بولاں تیری کل اچیٹی دی ول سی نی　　باغوں ہو کدی گھر کدی آئی ایں توں سنکھیریاں تینوں گل سی نی
جالکے جوگی نوں باغ وچ گھیرلئی اتوں تماشا ہو یا بھول سی نی　　اج دفتر چھیڑے سیاہ سانٹے جنہاں سال اچھایاں ول سی نی

اج گھوڑی تیری نوں آرام آیا جہڑی نت کریندی ہی اول سی نی
بوٹا سکھناں اج کرا آئی ایں کسے توڑ لیا جہڑا امول سی نی
اساں اتنی گل معلوم کیتی گر تیرے تاں عشق چہول سی نی
وارث رائیگاں جھنبھیا پراٹی وچ تے کھل گیا جہڑا اول سی نی

ہیر دا جواب

ہیر ویکھکے آکھدی سنو بھیناں میں آکھ کے تساں نوں ساڑیا نی
ہیوں گبوں گئی اٹکے بھج چوڑا پار سٹیاں چنیاں ساڑیاں نی
ساہن مار ٹریکاں پیا گھر میرے گئیاں ساہن پیاں خواریاں نی
سینہ بھج کے بھنیا پیاں نوں ویہاں لگی کتے الیچ چاڑیاں نی
میرے گرم سن آن ملنگ لیا جیہی ہندی ہنڈ وچ واڑیاں نی
راہ جاندڑی جھوٹے نے ڈھاہ لئی ساہن کھل کے جھلکے ماریاں نی
ڈاڈھے بے ساڑیاں نوں نی ڈھاہ مار کر دے نت ورا کواں گئے ہاریاں نی
لس چلی ساں ویہن نوں ویکھ کے میں جچ پیٹ نوں جان کواریاں نی
ٹرے چاہڑ کے ماریا ساک میں نوں شہنڈ ڈھاہ لینے دے جوئیں ماڑیاں نی
وارث شاہ میاں گل تویں سنی اے ہیر ہرن جیں ترٹی ماریاں نی

ہمجولناں دا ٹول

بھابی ساہن تیرے گھر دھروں لگا لیا ہویا تیرے اماردا نی
ساہن مار ٹریکاں باغ وچ لیٹے ہیر ہیری نت پکاردا نی
پرے ہٹ ہے بری بلا نیا ای بانی ہوندا تیری نسار دا نی
ساک کسے دے دل نہ دھیان کردا سکھاں تریاں اوہ لتاڑدا نی
اوہ تخت ہزاریوں ساہن آیا بیٹھا ہیر دا نام چتار دا نی
توں بھی دھیڑی پت شمار دی ہیں ایس دھ بنیا سرکار دا نی
تیرے نال اوہ نت پیار کردا ہو کے توں مول نہ مار دا نی
توں جھنگ سیالاں دی ہوتنی ایں ہنوں آن ملیا ہرن بار دا نی
تیری خاص انگوری نوں کھید لائے ہو کے سی نہ جار دا نی
وارث شاہ میاں سچ جھوٹھ وچوں پن کڈھ دا لتے سار دا نی

شاعر دی گل!

باراں سدی اوڑ سی مینہ وٹھا لگا رنگ پھر خشک بغیچیاں نوں
جھلی باد صبا دی بوٹیاں تے لگے پھل آ چیاں نچیاں نوں
ڈٹھیں سکیاں پھیر مڑ سبز ہویاں کجھ حسن نہ بندیاں بچیاں نوں
فوجدار تغیر بحال ہویا چھاڑ تنبواں اتے غلیچیاں نوں
بدل فضل دے وجدلاں آکھ دینے فیض پہنچدا اچیاں بیچیاں نوں
وارث انگشتی پریشاں حال میں ہاں پہنچا نیج دیا لیچیاں نوں

ہیر دیاں سہتی نال گلاں

حال مدہ نوں ویلے دا آکھنی ہاں جیہڑا سہتی لے مدھ اقرار کیتا دھاں ہاں ہیچ غلام میں سہتی لے نی شاہد حال دا رب جبار کیتا
جو جو جانی ایہہ توبیں میل انجھادل کھیڑیاں تھیں اوازار کیتا کُدھ کھیڑیاں تھیں رانجھے نال ملیں تینوں لکھ ہزار پکار کیتا
کھیڑے نال نہ پرچدا جی میرا خاطر رب رانجھے دی جتن ہزار کیتا رانجھے نال ہن میل ملاونیدا وارث شاہ نے لاج اعتبار کیتا

سہتی دیاں ہیر نوں تسلیاں

خاطر جمع کر ہیر نوں کہے سہتی تینوں رانجھے دے نال ملا دساں میں اسماں تے زمین ملا کر ساں تیری بیت وچہ تراوساں میں
ایہہ عمر سر ہوگ کدی سینیاں جیہڑا افترا اج بناوساں میں کوئی زمیں سر کر پھیلائے کے تینوں باپ دی شرم لہاوساں میں
مکر دساں پر تباں چلاں ریاں نوں باہجہ بدلاں مینہ وساوساں میں وارث شاہ اجیہڑا نواں ہو یا گلاں جگ جہان سناوساں میں

سہتی دا متا ہیر نال

سہتی ہیر دے نال پکا مصلحت ڈولا مکر بنا کیکے بولدی اے گر دانسدی مکر طولاں نوں اتے کسر فریب دی پھولدی اے
ابلیس ملعوف خناس وچوں زناں جابراں نوں ٹولدی اے نفس اتے حدیث فرخ کرکے لعنت لعنتی ڈولدی اے
نیہہ یار دا فکر دن رات میری جان پیاں دے دردوں ڈولدی اے وارث شاہ سہتی اگے نال دلی دے غنچے کیرے پھولدی اے

سہتی دیاں گلاں ماں نال

اماں ہیر دا برا احوال دسے نت پلنگ تے رہے رنگوڑی نی دنوں رات ایہہ سلگدی جاوندی اے گوئی کھاں دا مول ہے دد کھڑی نی
اساں بیاہ آندی کونج بچاہ آندی ساڈے بھاگ دی بنی ہے بھکڑی نی دیکھ حق حلال نوں اگ لگے ساڈے خصم دے نال لوکھڑی نی
جدوں آئی نڈ کنی ہے دلخشی کدی نہ ہوئی ہنجھی اے سوکھڑی نی لاہو لتھڑی نوں خبر روگ کیہڑا اگ کلدی نہ ولے چوکھڑی نی
گھراں وچ ہوندی نہاں نال سون ایہہ جاگدی راموں اے چھوکری نی تن کپڑی ودی ٹیبار ساری جانوں نظر نہ آوندی لوکھڑی نی
آئی جدوں نڈ کنی گھریں ساڈے چرخے ہتھ نہ لاوندی گری نی وارث شاہ ایہن نہ دودھ کھاندی بھکھ نال ٹکاوندی کوکھڑی نی

سہتی دیاں ماں نال گلاں

ہیر گھٹ کے کدی نہ بہے جب ہے سیں اس دے دکھ دچہ مراں گے نی ایہدا جیو پر چلدا وچہ سڑے اسیں ایہہ علاج کی کراں گے نی

اسیں رب نے گھلے ہاں دوار تیرے کریں خیر مناں گھر موڑئیے نی
گھروں سکھنا فقر نہ ڈوم جائے اتی کھیر پانیئے نخوڑئیے نی
کوئی اساں تقصیر ہے بڑی کیتی صدقہ حسن دا بخش نے گوڑئیے نی
اسیں رٹھڑے یار منائیے دکھ درد دلدراں توڑئیے نی
اڑی نال فقیر دے نہ کجیئے غصے نال نہ مکھ مروڑئیے نی
جینہدے نال قلوب دی گل ہووے پھیر اوس نوں نہ وچھوڑئیے نی
کرامات بھی ویکھ دکھاو نال ہاں اوہیں فقر نوں نہ گھوریئے نی
جو کجھ سرے سو فقر نوں خیر دیجے نہیں دے جواب چا ٹوریئے نی
سرے آئی بلا نوں ٹال دیئے حکم رب دے نال جا موڑئیے نی
وارث شاہ کجھ رب دے نام دیئے نہیں علجز اندا کجھ زوریئے نی

کلام ہیر با جوگی

ہیر آکھیا جوگیا جھوٹھ بولیں کون رٹھڑے یار منا وندا ای
ساڈے چھدیاں جتیاں کرے کوئی جیہڑا جیؤ دا روگ گوا وندا ای
میرا جیو جامہ جیہڑا آن میلے سر صدقہ اوسدے نا وندا ای
اک باز توں کانگ نے کونج کھسی ویکھاں چپ ہے کر لا وندا ای
اک جٹ دے کھیت نوں اگ لگی ویکھاں آن کے کدوں بجھا وندا ای
ایسا کوئی نہ ڈٹھا میں بھال تھکی جیہڑا گیاں نوں موڑ لیا وندا ای
بھلا دس کھاں چریں وچھنیاں نوں کدوں رب سجیم ملا وندا ای
بھلا موئے تے وچھڑے کون میلے ایویں جیوڑا لوک ولا وندا ای
دکھاں والیاں نوں گلاں سکھدیاں نی قصے جوڑ جہان سنا وندا ای
دیواں چوریاں گھیو دے بال دیوے وارث شاہ جے سنائیں آوندا ای

کلام جوگی با ہیر

جدوں تیک ہے زمیں اسمان قائم تدوں تیک ایہ واہ سبھ ہنگے نی
یوم تشقق السماء بالغمام تدوں آسرے یہ سبھ ڈھنگے نی
باشک دے ہول نوں حشر دا ہول ہوسی لکی گھوڑیاں آن ترسنگی
آپ ہو دہا پ معلوم کر لیں سبھے جدوں حشر نوں معاملے پینگے نی
سبھا کبر ہنکار گمان لتھے آپ وچ حیا انت نوں کنگھے نی
اسرافیل جوں صور کرنا پھوکے تدوں سبھ پسلے ڈھنگے نی
اڈ جان پہاڑ سبھ روں وانگوں رنگے وانگ گنہگاراں پوچھ ہنگے نی
سورج سوا نیزے اتے آن ٹھہرے راہ دہنگے گاہ سبھ لنگھے نی

سلہ صور ایک چیز تری انگل کی مانند ہے میکائیل اسکو منہ سے بجا دینگے اسکی آواز کی شدت سے ہر چیز فنا ہو جاویگی جیسا کہ ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ صور ایک سینگ سا ہے کہ اس میں پھونک ماری جاویگی صحیح مسلم میں آیا ہے کہ اول صور کی آواز ایک شخص کے کان میں پڑیگی وہ اپنے اونٹ کو لیپا ہو گا۔ سنتے ہی بیہوش ہو جاویگا۔ اور پھر سب آدمی بیہوش ہو جاوینگے۔ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ دیکھے تو دیکھیگا (اے نبی) لوگوں کو بے ہوش پڑے۔ اور وہ بے ہوش نہ ہونگے بلکہ اللہ کے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے ۔۱۲۔

سلہ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ یعنے ہو جاوینگے اس روز پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی مانند۔ (محبوب عالم نقوی)

جو کجھ جمیں انس جہان کئے اوہو روز قیامتے لینگے نی
پلڑے ملنگے کرنیاں بھر نال ہے تے اعمالنامہ ہتھیں دینگے نی

کرسی عرش تے لوح قلم جنت دوزخ ست ایہ رہنگے نی
دنیا دار نہ رہیگا کوئی ایتھے ثابت فقر اللہ دے رہنگے نی

دساں حال احوال تمام سارا سر اونہاں جو وڈتیاں سہنگے نی
نالے فال قرآن کتاب وچوں بھر ڈھونڈ کڈھن دیکھ لینگے نی

بول اللہ پوے گا زمین اسمان اتوں نال حکم حوا اڑے کہنگے نی
کھل جان اسرار ہن جد بھجے کہ لکھیں اپنی آپ ہن پینگے نی

قرعہ سٹ کے بڑش میں لا وناں الیں دساں انہاں جو اٹھکے بہنگے نی
نالے تیری پچھکے فال گھتاں فقر آکھ سناہوری سچ کہنگے نی

قرعہ انداختن جوگی و ظاہر کردن کیفیت پیش ہیر

ہن سنگی سٹ کے شگن اوہلاں دا یا ساہو رسیا نتے گنا پیا سی نی
توں چھتیاں نال اوہ سن بیٹھا اے دل دی ہاندا جی رنگیا سی نی

اوہ وچھلی نال توں نال لشکاں جیوں وہاندا وولمنے لیا سی نی
ہن کن پڑا فقیر ہویا نال جوگیاں دے رل گیا سی نی

اوہ عشق دی کھٹ دا کار رہیا مجھیں کیدیاں چار دا رہیا سی نی
اک بانس سی چھیک چھ ست اوہنوں پھلکیاں بیلیاں نوں لدیا سی نی

اوہ آس کر کے مہینہ چاردا سی تیرا ویاہ ہویا اوہ گیا سی نی
توں تاں بڑی ڈولی اوہ ہک مجھیں ٹھک چا بیگانال لگیا سی نی

سیرواں ڈمگ بھوراں گھس لیا اوہ جھنگ سیالاں دے پیاسی نی
روندا جھنگ دی طرف تیار ہویا بیچیا اوس دا کہنے لیا سی نی

توں تاں سیس کھیڑیں تے اوہ رے جھنگ دے ردنال پکار دیا سی نی
قول اوس دے نال جو نہ کیتا اوسے قول نوں پالنا پیا سی نی

عشق پٹ ٹیریاں سٹیاں سو متھے ہتھ ملے ٹرگیا سی نی
جھلاں بیلیاں دے وچ پھر بھوندا اکھاں اوس کو توں ٹھگیا سی نی

ہن چھیاں گھل کے سدیائی ٹلے بال گند لئے گیا سی نی
روک تنج روپے تے اک ٹڑی بالناتھ دی نظر رکھیا سی نی

بالناتھ نے اوس دے کن پاڑے دردکے دے بو اسطے سہیا سی نی
روڑ بھو ہویا سواہ ملی متھے تے ذات اوس دی لنگ گیا سی نی

جدوں لگی تھاپی نہ کجھ رہیا باقی کم اوس دا بھلا ہو گیا سی نی
بالناتھ کولوں وداع ہو ٹریا شہر کھیڑیاں دے دھا پیا سی نی

لہ صور کی آواز دو مرتبہ معلوم ہونے لگے گی کہ باہر کے وحشی شہروں میں اور شہروں کے لوگ گھبراہٹ سے جنگل میں جاوینگے ۔ اللہ فرماتا ہے واذا الوحوش حشرت ۔ اور جب وحوش میں دل پھٹ جائے گی ۔ پس جاندار چیزیں مر جاویں گی ۔ لیکن آواز زیادہ ہی ہوتی جاویگی ۔ یہاں تک کہ پہاڑ اڑائے جاویں گے اور زمین بھی ہموار ہو جاویگی واذا الارض مدت پھر آسمان بھی پھٹ جاویگا ۔ اذا السماء انشقت ۔ اور سورج اذا الشمس کورت اور ستارے بھی واذا النجوم انکدرت ۔ جب سب مخلوق فنا ہو جاویگی الا من شاء اللہ ۔ رہ جاویگا ۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اسوقت اللہ تعالی فرمائیگا لمن الملک الیوم ۔ جب کوئی جواب نہ دیگا تو اللہ تعالی خود ہی فرمائیگا للہ الواحد القہار ۔ پھر دوسری بار پیدا کریگا ہر چیز کو ۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وان الساعۃ آتیۃ لاریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور پھر اللہ تعالی فرماتا ہے ونفخ فی الصور فاذا ہم من الاجداث الی ربہم ینسلون ۔ اس کے بعد میدان قیامت میں کل خلقت جمع کیجائیگی اور وہاں اپنی کرنی بھرنی کا حساب سزا و جزا شروع ہوگا ۔ یا اللہ میں نہایت ننگا ہوں اپنے فضل و شفاعت محمدی سے محروم نہ کیا جاویں ۔ ۱۲ (محبوب عالم نوی مرحوم)

موجو چودھری دی اپنے لاڈلا سی زری پٹ ہنڈاونا پیاسی نی
اج پنڈ تساڈڑے آن وڑیا اجے لنگھ کے اگاں نہ گیا سی نی
ہن لک لنگوٹڑے ہتھ کھپر لوبے نادو جان داپیاسی نی
وارث شاہ میں بتری پھول ڈٹھی قرعا ایہ نجوم داپیاسی نی

مقولہ شاعر

چھوٹی عمر دیاں الہڑیاں بہت مشکل پیر آکے کھولیاں چار دینی
رناں واسطے کن پڑوا لئے سبھ ذات صفات نکھار دینی
دہن نال گوا سر دکھ کرکے دید باز عاشق دید مار دینی
کن پاڑ فقیر ہو جان لئے درد مند پھرن وچہ بار دینی
بھلے رنا لئے نیک نصیب تیرے ون سجن آن مٹھین کول یار دینی
وارث شاہ جان وقف دی لگے گدی جو ہر مجلس اصل تلوار دینی

مقولہ شاعر

جس جٹ نے کھیت نوں اگ لگی اوہ راہکاں وڈے گناہ ہویا
جہڑے بازتوں کانگ نے کونج کھسی صبر شکر کر باز فناہ ہویا
کریں صدق تے کم معلوم ہووے میرا رب رسول گواہ ہویا
لادی ہار کے سب ودیع مجبے نا امید ہو کے جٹ راہ ہویا
ایویں حال ہے ایس فقیر والی وادہن ماپے ملک تباہ ہویا
دنیا چھڈ اودا سیاں پہن لیاں سید وارثوں ہن وارث شاہ ہویا

مقولہ شاعر

ہیر اٹھ بیٹھی پتے ٹھیک لگے اینے ٹھیک نشانیاں سار یانی
پتے دنجلی دے ایس ٹھیک دتے اتے ہیں بھی سارڈیاں چار یانی
خبراں ہور بھی عجب سنا وندا ہے گلاں گہریاں بس رتار یانی
ایہناں جوتشی پنڈت آن ملیا تاں آکھدا خوب کرار یانی
لاگی ہو نگے ٹھک بھی چار پاسو جگ جھلیاں بہت خوار یانی
وارث شاہ ایہ علم ادہی ٹوڈا لکھول کہے نشانیاں سار یانی

کلام ہیر با جوگی

بھلا دس کھاں جوگیا چور ساڈا ہن کیہڑی طرف نوں اٹھ گیا
دکھ یار دا ہو یا نخوس میں سیج پھل کے اج ہی پھٹ گیا
ویکھاں آپ ہن کیہڑی طرف پھرا نے مجھ غریب نوں کٹھ گیا
ملے یار تاں جان خلاص ہووے ساڈا کالجہ سل کے سٹ گیا

لہ جوگیوں کی کیا مجال کہ غیب کا پورا حال بتا سکیں۔ انکا ایک قاعدہ ہے اس قاعدہ کے موافق اگر کوئی بات صحیح ہو گئی تو ہو گئی ورنہ نہیں رسول صلعم نے ان لوگوں سے فال لینی حرام فرمائی ہے۔ فقرہ والے لوگ تو یہ باتنک۔ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان آزمائش کے طور پر پوچھے تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی جو ان کو سچا جانے اس کا کیا حال۔ (مجبوب عالم نگوی)

رُٹھے آدمی گھراں وِچ آن ملدے گل سمجھ جا بدھڑی ٹھگ گیا — گھر انو وچہ پوندا گناں بھناندا یار موڑناہیں کے گٹھ گیا
تیسوں سانگ وچھوڑ پری نے خم والے توں وی سدا اگاہ نہ چھُٹ گیا — اکھیں کھول کے ویکھ توں وِچ انگن یار اندرے سینہ کتے گھٹ گیا
گھر بار تے ڈھونڈدی پھریں باہر کتے محل نہ ماڑیاں ڈھ گیا — باجھ یار دے گھڑی آرام ناہیں بگڑ چھُری تے کالجا کٹھ گیا
کجھ ہویا خطا نے تھ کو لون ناہیں یار تیر انتھوں رُٹھ گیا — پلہ لاکے دید دیدار مِلوا وارث شاہ کوناہیں کتے اٹھ گیا

کلام جوگی با ہیر

جتھوں سچڑی گل چھپی ہیں کن لائکے سن ٹٹیا لیئے نی — بین کھول کے بات سناونا ہاں اس بات نوں سمجھ وچا لیئے نی
سار گھنڈ نوں کھول کے ویکھ نیناں نی انوکھیاں لوں لواریئے نی — گھنڈ لاکے کریں بیان کیہ یار نظر آوے رنے ڈاریئے نی
ایس گھنڈ وچ بہت خوار پانی اگ لا کے گھنڈ نوں ساڑیئے نی — گھنڈ حسن دی آب چھپا لیندا لے گھنڈ والی ٹٹے ماریئے نی
گھنڈ عاشقاں دے بیڑے ڈوب دیندا اینا نا ڈر نہ پجرے واڑیئے نی — نادوں یہ جہان سبھ نظر آوے جدوں گھنڈ نوں رہ اٹھاریئے نی
گھنڈ اکھیاں کرے سجا کھیاں نوں گھنڈ لاہ منہ اتوں لاٹھیئے نی — وارث شاہ نہ چھپدے مونہاں نوں پھل اگ دے وِچ ساڑیئے نی

کلام ہیر با جوگی

ہیر آکھیا جوگیا جاہ ایتھوں کاہنوں حسن دی آب گوائیے وے — لکے اکھیاں دے دیوا بالنا کی آٹا وارنہ ڈھول وجائیے وے
لعل ڈبیئے جا جواہر یا نوں چھپار لوں نہ دکھلائیے وے — کون ویکھسی حسن اساڈڑے نوں گلیں کھوتیاں لعل نہ پائیے وے
جھڑے نگر دے وِچ نہ قدر ہووے اوس نگر دے وِچ نہ جائیے وے — جس ہیر دی پوچھ رنگ ناہیں انھیں اوسنوں گل نہ لائیے وے
جتھے نظر جا کور نہ مول آوے جن بدلاں ہیٹھ چھپائیے وے — الو قدر کی جانے چاندنی دا ادرد مند نوں کو سنائیے وے
یوسف جیہے شہزادیاں ہتیاں نوں وچ بجا لکے تلِین پائیے وے — نبی پاک دا قدر صدیقؓ جانے ابو جہل نوں دور رہائیے وے
سانوں کجھ نہ گھنڈ دی جوگیا وے مان حسن نوں کج چھپائیے وے — وارث حسن دے کاہ نے جلدا اے حسن گنڈ اایس کانہ لائیے وے

مقولہ شاعر

جناں تیک گھنڈ نوں ہیر لاہسی تاں نیک یار پچھانا نی — گھنڈ لتھیاں بجھ نہ رہ حاصل گھنڈ والیاں خالقوں کجاتانی
جوگی آکھیا جھڑیئے سبھی دیا گھنڈ لاہ کے ویکھنا چاہتا نی — دلوں کبر ہنکار نوں دور کرکے یار ویکھ لے اپنا سامنانی

مٹھ ٹیک گھنڈوں ور کریں ہیا وقت عزیز گوا نانی
وارث انھیاں نوں کو جیہا ہووے گن مٹھڑا دوسرا کانا نی

کلام ہیر با جوگی

سن جوگیا راولا سخن ساڈا اسیں کجھ رکڑی کھنوں جالئے وے
میاں جوگیا کوڑیاں کریں گلاں گھر موہن تاں کاسنوں بھالئے وے
دل ہیر دے تدوں ٹھہیر آئی اکھیں ویکھکے تے یار بھالئے وے
گھنڈ لاہکے ہیر جاں نظر کیتی اوہا یار سی غیر نہ بھالئے وے
ایس عشق دا بھید نہ ظاہر ہووے کسے پاس نہ گل لوائیے وے
سہتی پاس نہ کھولنا بھید مولے شیر پاس نہ بکری پالئے وے
دیکھ مال چرائیکے پیا مگر راہا جاندڑے کوئی نہ بھالئیے وے
بھاویں چھپے کے لوک نکھٹ جالئے بھید جیو دا کھول نہ ڈالئے وے
اکھیں سامنے چور جاں نظر آوے کیوں دکھ وچہ آپنوں گالئے وے
بجھی اگ نوں ہیریاں لکڑیاں نال پھوک کے نہیں بالئے وے
ستیاں اڈھیاں جیہا نہ مول ہووے غفلت وچہ وقت نہ ٹالئے وے
ہیر ویکھکے ترت پچھان لیا ہس آکھدی بات سنبھالئے وے
موہوں نکلی گل خوار ہوندی نال عقل فساد مٹالئے وے
عاشق سو جیہڑا دکھ نہ کرے ظاہر جو کجھ سر تے بنے اوہ جالئے وے
اوہ نال ہیت عقل شعور والی ایس بھید نوں گوہ چھپالئے وے
وارث شاہ کہ ملکھایاں مال لدہا چلو کیاں بر پالئے وے

کلام جوگی با ہیر

کیہی دسنی عقل سیانیاں نوں کدی نفر قدیم سمہالئے نی
دولتمند نوں جاندا سبھ کوئی جسدا ل غریب وکھالئے نی
عاجز دید دا کرے سوال جیکر نال شوق دے مکھ وکھالئے نی
لکھیا عشق کتاب وچہ ایہ مسئلہ ہوں عاجز ائے نال پالئے نی
ترحم بال وکھائیے آیا ہاں لجاں گھت کے کھوہ نہ گالئے نی
وارث شاہ ہے عشق دا گاہ دکھیا ای حسن دینے گرم نہالئے نی

کلام سہتی

سہتی آکھیا ایہ بل گئے دو نویں لیاں گھت فقیر بلا ئیا نی
اگے ہیر نوں مغز کھپا نا ہیں نی ہن تیریاں ٹلیں بلائیا نی
خیر ملے سو تیں کے لے ناہیں کیسے چوریاں کٹ کھوائیا نی
ڈن آوندا ویکھنے وانگ اساں نوں کسی نقصان دیاں لیسہ لائیا نی
ایہ ویکھ فقیر نہال ہوئی جھٹ بال ایس نوں کھول پوائیا نی
ایس جوگڑے نال توں کھوج ناہیں نی بھالئیے گھول گھمائیا نی
آکھا خیر نہ بھچاے وانگ کنھوں کدہے دودھ ملائیاں نی
ست گھت جگد مڑتے کرے کلی نال ایس کی بھالئے لائیا نی

لے انسان کو چاہئے۔ کہ خدا کے ساتھ لا الہ الا اللہ دا تعویں مرتے دم پورا کرے بیفرمانی میں عشق نہیں بلکہ ذلت ہے۔ (نکوی مرحوم)

لیکے خیر توں جا فقیجا مے آ راولا کیہاں تن چایاں وے ۔ گھن خیر تے جھب ٹُر جا ایتھوں بار بار تینوں سمجھایاں وے
پھریں بہت پکھنڈ کھلار دا توں اسیں آن اٹھیاں چایاں وے ۔ وارث شاہ فقیر دی عقل کیتھے ایہہ تاں پٹیاں عشق پڑھایاں وے

ایضاً کلام سہتی

بھابی سخن انہاں دے چیت رکھیں اول سیراں کنیاں گھنڈ لاندے ۔ منہ توں گدا گھراں کدی تھی نہاں حج گیاں مچھیاں چھینڈ لاندے
شکل ویندیاں سار کر نیج آوے نک منہ آں توتیاں سینڈ لاندے ۔ وارث شاہ نہیں بان عتبار والی لاہڑی جھوں نیاں میل لاندے

کلام جوگی بدل خود

میں کلا اگل نہ جاننا ہاں تسیں وی توں سنتاں بھرجا یانی ۔ مالزادیاں وانگ بناؤ تیری پا بیٹھی ہیں م سلائیانی
پیر گرو فقیر دے وچ پچھیا اڑیاں کولیئے کیہاں لایانی ۔ دسیاں رب تے رکھ نہ ہوتی غصے ہون نہ بھلیاں زبان چایانی
تینوں شوق ہے تہاندا بھاگ گئے تیل چیاں باہر جچ آیانی ۔ جس رب بھیجے اسیں فقیر ہوئے ویکھ قدرتاں اوس دی کھایانی
میرے پیر نوں رب توفیق دتی لکھ منگتاں سرگ بچایانی ۔ میرے پیر جیہا نہیں ہور کوئی آساں جس نے سبھ بچایانی
باجھ گرو دے نہ توفیق تینوں ایویں سکیاں کریں ویڈیایانی ۔ وارث شاہ اوہ سدا ہی جیوندے نیں جنہاں کیتیاں نیک کمایانی

کلام سہتی

پتے ڈا چیا ندے رب لے دنا ہیں دی بندا جنے شافتاں حج ریانوے ۔ متھا ڈا سیوئی نال کوار ملے تیریاں نندیاں حج گیا مو ریانوے
تیری جا بیبہ موسیاں متھے کالت اتے خنجر بن ٹر دیاں بھو ریانوے ۔ خیر مے سو لئیں نہ نال مستی منگیں دُدھ تے پان فلوریانوے
اِک دین آ نا اِک ٹک جیبہ بھر دین نہ چاٹیاں کوریانوے ۔ ایس آن لیں گی ہونڈ دے لوہ چیر دیکھریں ہتھیا نیں ہوں حج ریانوے
ٹھیک مار سوائیے بھو راکس حجریاں مہریاں آن لیوڑیانوے ۔ اسی جٹیاں ہتھوں گھٹ نا رہیں جنہاں مجھیاں چنگیاں لوریانوے
ٹڈے کملیاندی لساں بھنگ جھاڑی اتھے کئی فقیریاں بیانوے ۔ توں کون حج گی بنیا پھریں ایویں ایساں گنڈلاں کیہاں کو ڑیانوے
سوٹا بڑا علاج کو پتیا نا ناں تیریاں منڈیاں دسدیاں طوریانوے ۔ جدوں رنگ گانمے ٹنہ تیرے آن ٹھکا بھلجان سبھے تدوں ٹریانوے

جھڑیاں آن کڑاں پیا وکھاونا ہیں تتیاں چیر شلیریاں چوڑیانوے
وارث فقر ہوئیوں ضد چھوڑ لونا دیکھ نانوں گھتنا ہیں بیانو

کلام جوگی

چھوہی سیندی سیئیں تیہی ڈھٹھیں نی لکھ لعنتاں تیرے بھاں بیانی ۔۔۔ پھٹی او ڈھٹھی وانگ اراٹ گھٹیں تو تے سکھیں کرن محبوبیانی
چھاتی واٹویں کرں بھار بانی جھگا پاڑکے پھڈیاں تو بیانی ۔۔۔ وارث شاہ فقیر نوں کرن راضی ناہیں بھاگ بھریاں موہ بیانی

کلام سہتی

مرڑا او ڈھ بلوچ سناوناہیں تیری ڑی زبان چالاک ہے وے ۔۔۔ تینوں خبر ناہیں ٹھاڈا بالاندی سہتی جیہاں نوں کھن کے ہے وے
متھے عاشقاں ملی منہ کالا کانوں عشق آپ ملاستوں ہلاک ہے وے ۔۔۔ سہتی ہیر انجہانے خادمانے وارث شاہ بھی جدا ہا غمناک ہے وے

کلام جوگی

ہریاں کھوج فقیر دیناں بیاں کھیں ہر یار اچکیانی ۔۔۔ رانب کھائکے ہنجرن وچہ تلے مارن لت عراقیاں بکیانی
اک بھوکدی دوسری ڈے چک ایہ نناں بھابی دو نوں پکیانی ۔۔۔ آپے کرن سیاپے ایہ مار چھیلے گل گاں دے وچہ ایہ پکیاں نی
چنہ چڑھن مرڑ اپنے کونت پچھے جاپن بہت پیارے پچھیکانی ۔۔۔ ایتھے بہت فقیر ٹھہر مٹے خیر دیندیاں شہدیاں لکیانی
جنہاں ڈبیاں پاپکے سر چایاں نال ہیئیں نوں سیاں ٹھکیانی ۔۔۔ نانئے دور دڑکن نالے ڈھڈ کھڑکن ایہ تاں جاٹیاں کٹیاں لکیانی
جھاٹا کھرکدیاں کھنگدیاں نک سنکن مارن داؤ رے چالے کیانی ۔۔۔ لڑ وہیں جے چنگیاں ہو دناں جے وارث شاہ تون لکھ دو چکیانی

کلام سہتی

انی ویکھو رب دا واسطہ جے داہ پیا گیا نال گوتیانے ۔۔۔ پچھے بلانے چوبراں دے دیجن اگے چھیڑ دیوان نگر گھتیاندے
الکے اہدماں دیاں کرن چھبر الکے داہ دیجن بہت جھٹیانے ۔۔۔ ایہ جرانیاں لعنتاں پین جوگی گدوں وانگ لٹین پہ چھٹیانے
ہیر آکھدی بہت شوق مینوں بھیڑ پا ہیں نال ڈٹیانے ۔۔۔ وارث شاہ چال کھلڑے ناہ ہے کرن پاٹیاں رہیاں چھپیانے

کلام سہتی باہیر

بھابی جرگ ہانے بُرے کارنے نی گلاں نوئیں سیاں کرن پاٹیاں ۔۔۔ روگ ٹھہ پڑے ڈودھیں بچ ان ڈیان چاٹیاں جوڑے اٹیاندیاں

نہیں حج گدی بھو گدی خبر اینہاں جان جاندے کھلے تے چا ٹپاندیاں
بھاٸی ایس سوداگری والیاں نوں جان تنگیاں کدن گھٹ ٹپاندیاں
گٹھ گٹھ دودھ پیکے وال نال خون رہنجہ ملیدی لانگڑاں ٹپاندیاں
کرمحنتاں رزق نہ کھادٹھا اینہاں کھان کمان سے سا ٹپاندیاں
لنتھی چڑھی نوں کچھ جاندی چالاں جاندے گوراں باٹپاندیاں
وارث شاہ ایہ سست کی بات لتھار گاں کر لیا وانگ گٹاں ٹپاندیاں

مقولہ شاعر

ایہ مثل مشہور جہان اندر جٹی چار دی تھوک سوار دی ئے
جادوں آوندی جھگڑیدی گل اُتے تھوڑی گلنوں بہت کھلار دی ئے
بھیڑے نہ فقیراں دے نال لڑدی گھر سانبھدی لوکنوں مار دی ئے
اُن ٹمدی مے تے بال لبھڑے چرخیاں کرکے لیلڑے چار دی ئے
جٹی لڑن تے جدوں تیار ہووے پھر چار و چار دی ئے
وارث شاہ دو لڑن معشوق اپنے میری سنگلی شگن وچار دی ئے

کلام سہتی

جیہڑے ہتھ لونڈے تیری لوں نوں گٹی مار سی آن ہلیاندے
وند بھوں جج راہ میدیو انگ جھگڑدیاں رت تیری نال چلیاندے
بیس تے مار چپیڑ دند ماکڑھ چھڈوں سادا آونی چھاتیاں ملیاندے
بڑا آن بگھناڑ کھلار ہاٸی تینوں خوف نہ اساں ایلیاندے
اسی گھر اگے وانگ قلبوت پچھی کرین چاوڑاں وینگ الیلیاندے
جہڑیاں آ کڑاں پایا دکھاونا ایں گٹھ ہاں مجھ تیری نال کھیلیاندے
قرضدار قصاب عزرائیل صورت کھائے ماس چوہڑ نیاں ملیاندے
وارث ہڈ تیرے کھاٹو وانگ جھٹے نال ٹنگیاں ڈنڈیاں ٹھلیاندے

کلام جوگی

تیری موڑ لوندی پاٹ کھان اُتے میری بھرکدی اج گپ نی
بھوجن ہجر اچکھن نوں آن ملیا قسمت جچ گیاندی ٹھپے نی
سوں رج ڈھلے تے ٹھونا یاں سچ جھاڑوان اج گرکدی دے دوہیرے نی
جھجر وانگ تیرے پی کدھ چھڈاں تینوں آیا ہے نور دا قہر نی
اجاڑے خور گدے وانگ گٹیں گی تینوں ہے کسید ڈھیر نی
میرا لنگا نویں تے تیرے چپڑ لاج دو ہاندا ہو سیاہ کھیڑے نی
پنڈ ڈیٹے گتھنے قسٹیے نی لوں لوں تیرا کوڑا زہرے نی
دوہری تیہری ہو ہو رڑنی ہیں تیلیں غضب دی پچی لیسے نی
ایس بھیدڑے خون کے جھڑکے نہیں مار لیا کدی ٹھہرے نی
وارث شاہ ایہ ڈگڈگی سن کتی ہلکے کسی میداندی بھیڑی نی

الیضاً

اسیں صبر کرکے چپ ہو بیٹھے بہت دکھیاں ایہ فقیر یانی
بھرے رشنی ہٹ دوی نچ بیٹھے سبھ چھٹیاں انہاں نے ہیر یانی
وانگ ڈھیاں کریں پکھنڈ گلاں متھی چوندیاں گو اردیاں جیر یانی
میں تاں مار ٹلنتھڑی ہٹ سٹوں میری اگی لگی ہیر یانی

نظر تلے توں لیاویں کیوں کن پاڑے جھنیڈ بھسدیاں نال نجیر یانی
نہیں کرو حیا کوار ہونی لجے دُدھ دیاں نمدیاں کھیر یانی
کبی چندری لگیں آن متھے اکھیں بھکھدیاں بھکھن ہیر یانی
وارث شاہ فوجدار دے مارنے نوں ہٹاں ماریاں ویکھ کشمیر یانی

اشارت کردن ہیر جوگی را

سینتر مارکے ہیر نے جوگڑے نوں کہیا چپ کر ایس بھکاونی ہاں
رناں نال لڑی بری رن مندی پھر جنتر ا پھیر جگاونی ہاں
کراں گل چلا بیوں نال اس دے گل ایس دے پیشہ پاونی ہاں

تیرے نال جے ایس نے ویر چایا متھا ایس دے نال میں لاونی ہاں
کُڑیاں سنگ گراں دیاں مگر اس دے بنے تاد دڑھی ویکھ جاونی ہاں
وارث شاہ میاں ٹرنجھے پارے گے دونہوں کنجری ناچ نچاونی ہاں

کلام ہیر باسہتی

ہیر آکھدی ایس فقیر نوں نی کیہا گھنیں غیب دا وہدانی
اللہ والیاں نال کی ویر چایو بھلا کو لیکے ایہہ کی قاعدانی
بچھوں پھڑ تنگی گنگا جو گڑیدا کون جاندا کیہڑی جائدانی

انہاں عاجزاں نوں پئی ہالی ہیں ایس جیونے دا کی فائدانی
پیر حِشم فقیر دی ٹہل کیجے ایس کم وچ خیر دا زائدانی
وارث شاہ فقیر جے ہون غصے خوف شہر نوں قحط وبائدانی

کلام سہتی

بھابی اکدروں لٹے فقیر ساتوں گھی جند کڈھیں نال گھوریاندے
جان بھابیئے فقر نانگ کالے حق بن کمایاں پوریاندے
انہاں جوگیاں دے کی دس ناہیں گھنی زلفنے واسطے دریاندے
کوئی دے بددعا تے گال سٹے پچھوں ہنڈ کی انہاں جھوریاندے
وہٹی ہو نہ پہلڑے ورد تینں لیکے چاک گی مزدوریاندے

جے تاں ہنگ دے نخ دی خبر ناہیں کاہے چپے بھاؤ کستوریاندے
وہٹی سیدڑے دی فقر ال بیٹھا دیکھو کم ایہ حضور دوریاندے
جے تاں پٹ پڑاونا ہووے کاسنوں ہیچے فی نال بھوریاندے
لچھ لچھ کردی پھریں نال فقراں کی جاٹے انہاں لنگوریاندے
کرنال لڑے ساتوں کڈھیں ہیں کٹ دیسے چھنے اسنوں جی پاندے

لے فقر کا صحیح لفظ اور صحیح مطلب یہی ہے جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الفقر فخری کیونکہ فقر بھی نبوت کے چشمے سے ایک نہر نکلتی ہے جو فقر نبوت کے چشمے سے نہیں ہے وہ فقر سواد الوجہ کا مصداق ہے۔ رسولی پیر دی والے فقیروں کو اگر ستایا جاوے تو واقعی خداوند کریم ناراضگی فرماتا ہے اور ان کی بددعاؤں پر قحط وغیرہ بھی نازل ہو جاتا ہے۔ ۱۲ (محبوب عالم نگوی مرحوم)

سینت مالکے یارنوں چھیڑ بائی ول جانی ہیں گلاں جو ریاندے
ساہن پیکیاندا جان ٹہل کرسیں گوٹھے سبھ کرسیں خالی تریائے

بھابی نال فقیر برا ز ہوئیں ڈھ پی کے مجھیاں بریاندے
وارث شاہ فقیر دی رن ڈیرن جوئیں مرگ ڈیری انگور ہاندے

الف

بھابی کریں رعایتاں جج گیدیاں تھیں سچیاں ہتھ سوڑیانی
گوروادوسے نوں نہیں پہنچ رہے جنہے عقلاں اساڈیاں دوڑیانی
مار دھلیاں تے تھساں کھین ٹنگاں بھجے ڈھونڈرا کاٹھ کٹھوڑیانی

جیڑی ڈنڈ دکھائے کرن آکڑیں ناں چیر ٹال دیدیاں جوڑیانی
جس بھوت تے دیو دی عقل جائے جادو مار کے اٹھے چوڑیانی
وارث شاہ فقیر دے نال لڑنا کھیں ہڑیاں گندلاں کوڑیانی

کلام ہیر باسہتی

ہائے ہائے فقیر دے نال بولیں بری سہتیے تدھ سنہ مرد ہوئی
کن باٹیاں نال جیوں ضد کیتی بس بیشتر وہ انت نوں ٹرہوئی
انہاں جیہانوں جھیڑ کے موانا ہیں تیرے عاشق فقیر تے بھوئی

جنہیں نال فقیراں دے اڑی بدھی تے نال تنجاں دے چور ہوئی
رہی لوت نکھتری رنڈ جنہیں جیڑی نال ملنگاں دے کوڑ ہوئی
وارث شاہ لڑائی دا مول بولن دیکھو ہانڈے لنڈی ٹھیر ہوئی

کلام سہتی باہیر

بھابی ایس جے گدیڑدی اڑی تیسی ایس کن ہی جیہاڑیاں ہاں
ایہ گنڈیاں چیپیے ہیر دہرا ہیں بالجیاں جینچلاں ڈریاں ہاں
ایہ آپنوں چھیل سدائوندائے ایس تن دنیاندیاں ناریاں ہاں
ایس جا لکری کیا مجال آئی ہی بلاجے بھیج تھیں ایس ہاریاں ہاں

ایہ ریا ایس جہان تازہ اسیں روز عیاقدیاں ماریاں ہاں
مڑ رنگ محل نے عشر تاندے اسیں فوج دی تے شوقدیاں ماریاں ہاں
جے ایہ ضد دی چھیڑ کے بیٹھا اسیں ناں بھی تیز کٹاریاں ہاں
وارث شاہ وچ سفید لشکاں اسیں ہو ریلے زنگ بجکاریاں ہاں

سلہ راجہ بھوج ملک اجین کا راجہ تھا جو ہندوستان کی ایک بڑی ریاست تھی راجہ عورتوں کا بڑا شوقین اور دلدادہ تھا اس نے ایک رانی کی جو بہت ہی خوبصورت تھی اور نام بھان متی تھا۔ اس کی ایک چھوٹی بہن تھی جس کا نام گیان متی تھا اور یہ راجہ کے وزیر کا کی بیوی تھی ایک دن ان دونوں بہنوں میں خاوند کی محبت کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی بھان متی نے کہا کہ میرا خاوند مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے کہ دنیا میں نظیر نہیں گیان متی نے کہا کہ میرا خاوند بھی مجھ پر اسی طرح فریفتہ ہے بس اس تکرار کے بعد ان دونوں میں ایک آزمائشی شرط مقرر ہو گئی۔ گیان متی نے کہا بہن میں تب جانوں گی کہ تو اپنے خاوند کے منہ میں لگام دیکر اس پر سوار ہو کر دکھا دے بھان متی نے کہا کہ اگر تو اپنے خاوند کی مونچھ کتر کر دکھا دے تو تب میں آپ کا پیار جانوں گی آخر الامر ان دونوں عورتوں نے اپنے اپنے خاوندوں سے وہی کام کروا لیا۔ (مجبوب نکوی مرحوم)

کلام ہیر

جنہاں نال فقیر اللہ دے اڑی بدی ہتھ دھو جہان تھیں چلیانی
جنہاں خوف خدا دا کرن ناہیں باماں ہو ننگیاں تنہاں نوں آیانی
کالے ہتھیاں گوریاں ویوں بھریاں بھلا کیو نکر رہن نچلیانی
پچھے چرکھڑا لے پیا تڑن جوگا کدے چار نہ لاہیاں پلیانی
ہین وسدے بدل بھی ہو نیویں دھماں تہر دیاں پین جھلیانی
انہیں گواہ بیٹے ڈاریے نی کیہاں چایاں ڈھیچاں او لیانی
جنہاں آن فقیر اللہ دے پیر گھڑے اولیں جان چھ بھلیانی
ننس منگدیاں جو گیاں نال لڑ کے اہیں اوکھیاں گلیانی
جتھے گھر دہون جا لگھیں اوتھے پیے مار کے بہن نچلیانی
لگ ٹھیاں نال نہ ہاک جاندا وارث شاہ جو اندروں ہلیانی

کلام سہتی

بھابی نال فقیر دے سٹر اکیتا حال حال لوکاں ساڈوں مار دی ئے
اسیں گنڈ یانے آپ نیک بندی جھڑی یار ہی پکار دی ئے
لٹے نال ہیر نچے نال اتے ناد ے جوگی نوں سینتراں مار دی ئے
جوگی ویکھ کے پان چڑھی کائی ماں ترسی جن گذار دی ئے
تہیں جاندی یار سواہ جوگی کی لیا پاتشاہی پادی ئے
اج مار کراوی جو گڑے نوں وارث شاہ نوں پئی للکار دی ئے

کلام ہیر

گھول گھتئے کواریئے ڈاریئے نی متھاد مئیں کنت بجھولئی نی
سر کھ کر چاہڑیئے چاسولی تا بھی یار اپہد نہ تولئے نی
ایہو جیہاں فقیر اللہ دے نام اگوں جی جان چا اپنا گھولئے نی
وانگ چھچھے ماتا دے خیال پئیں سادنیاں نال تُوں لیڈ بھجولئے نی
چور یار دواہگوں نرت رہیں سچی چوری کئیے تُوں مول ٹرولئے نی
وارث شاہ ہوزن جھوٹھ دوزخ کٹھے چا انصاف دے تولئے نی

کلام سہتی

بھلا دس بھابی کیہا ویر چائیو بھیا پڑیا نوں پئی ہیں
آپ چھانی چھیڑ دی ڈوہنی نوں نیریں لکٹے ماتے پئی ہڑ دھی ئیں
اگھو ویر نوں منے کڈھا چھڈوں جیہو سانوں تہنے دی ئیں
انہو نیاں گلاں دے نام لیکے گماہ اٹھے پئی کھنڈومنی ئیں
آپ چاک ہنڈ لیکے چھڈ آئیوں ہن خلق نوں پئی ٹوہنی ئیں
وارث شاہ کیہی پئی ڈاریئے نی مشٹے نومنیں تے جھوٹھ دوہنی ئیں

کلام ہیر

خود خجلاں لدیاں گھڑیاں سن اکھیں ویکھدیاں مرگیاں ہویاں
چہ چودھری گنڈی بھراں کیتی ایہ الٹ ولیاں نہ رہویاں
ایہ جل بلو چاندی ٹوٹ جیہی بین دوزکھوڑی من گھوہویاں
بھرجائی نوں بولیاں مدیانی پھرن منڈیا نوچہ لٹو ہویاں

آپے دھڑیاں موتیاں نکھیجتاں اگے چودھراں سمیں بھی چہ پہویاں
بدزیب تے کوجھیاں بھیڑ میاں اگے حسن دے باغ وچہ چودھریاں
ایدی بنب دیکھو نال نخر ماندے مالزادیاں وچہ لاہور ہویاں
وارث شاہ جہان تے دھم ایدی جھوں سیّدوں شہر جنجھو ہویاں

کلام سہتی با ہیر

گداں کسیدی نہیں چہ انگدی بھابی یہ کیوں لساتے دہاپائی
تیرمارکے نیناں دا یہ جوگی نے چلیا میری بھرجائی
لٹے جٹ تے کٹیے ڈم نائی سرجو گیڑے نے گل لاپائی
الیس مار منتر دیہ باذناجساں جگ دی چار لائیسائی

ہن ویکھ لو ایہے الٹ سماں لٹے بھین تے پھڑی بھرجائی
ایہ جیبے دا مول نہ خوف کھاندی ایس آپ ہی گلا جگایائی
آ وکھڑے چیبے ویڈھیے ایہ پھنسا جگدھوڑ کائی ایس پائیائی
ہیر نہیں کھاندی ماراساں کولوں وارث گل فقیر تے آپائی

مقولہ شاعر

رناں نال نہ آ دھلے مرد لے سہتی سخن لونڈی بولی چھپانی
اکھن ہارنے دہر ناں فی اردیاں جوہیں نال کبوتراں لٹھیانی
شوخ دیدیاں تیز زباں دو نویں ایہ بھی عشق دی تیغ وی گٹھیانی
ہن ویکھ فقیر دے سنگے نوں چیکاں مارکے بجھاں ترٹھیانی

گھن سہین پکان سبھ ڈوادی نے ترنڈی وار اکٹھیانی
مگر لاپیگانیاں ہیراں نوں پھیر اپنی وار اہیہ نے ٹھیانی
اڈواڈ انگ لگے نہ اساں لا پائی آ سو سامنے پھیریاں ڈھیانی
وارث شاہ سوئی ہون بھاگ بھریاں جیہیاں آن فقیر تو چھٹیانی

کلام سہتی با جوگی

بانا فقر دا پاڑ دو نائیں پاسہلیاں دو ہریاں چو ہریاں وے
سیسے ور دیاں آن کپت پایا چھڑاں چھڑیاں بیرلیاں سبھ ہیریاں وے
ہوکا ویدگی تے بجھ دیچھیاں کٹ کھڈیاں بھیریاں ہیراں وے
تیر جیہاں جیہاں شہد باتوں لبھ لیں سانیاں گو ہیراں وے

ذاتی نام دی نہیں تاثیر تینوں گلاں کریں باتوں جھپر ہیاں وے
مار مار ابھار ساں گنج تیرا ہون مٹھیاں ریاں جھپر یاں وے
نفع مول گوا نکے اٹھ ٹھولی وی نرخ نوں گھاٹ جون ہیریاں وے
زراں کھوٹیاں نے کھریاں کھلیاں وارث جیہاں فیاں ہیریاں وے

کلام سہتی با رسیل باندی

سہتی آکھیا اٹھ رابیل باندی خبر ہا فقیر نوں کرئیے نی
ذرا جٹیا نوانگ دو ہتھ کرئیے جلی ہو وے نہ ایکے جڑئیے نی
ایہ اکڑا نے اسیں دو تیں جنیاں کو چیڈیاں ہلاں نال ٹھیئے نی
اکھیں سامنے ہیر دے پھاٹ کرئیے اہدی بنیں حمایتیں وڈئیے نی
دے بھچیا دیہڑیوں کڈھ آئیے ہڑا وچ بروہو نیلے گڈئیے نی
وانگ قلعہ دیپالپور عاقی جھنڈا وچ موہس دے گڈئیے نی
جھڑا اکڑاں پیاوکھاونڈاے رہ ویہڑیوں الیسنوں کڈھ ہٹئیے نی
آما گھت بکے ایہ تک چینا دچوں الکھ فسادی وڈھئیے نی
اہدی بھگت سوائیے نال لتاں موراں بھنیں مار کے اڈئیے نی
ویہڑے وچ دے ہر بچے کلیاں تے گئے گوڈے رگڑ گھسڈئیے نی
پھڑکے دھون سر دکھلی وچ دیئے ڈوہنگا وچہ مین تڈئیے نی
اماں آئی تے بھابی نوں کہئیے ساتھ اٹھ بدید اچھڈ گئی
آڑے کھولو الیاں ہیرسے اوہلے یار نوں کٹ کے چھڈئیے نی
وارث شاہ دینال دو ہتھ کرئیے انی اٹھ تو ساروے لڈئیے نی

کلام ربیل خادمہ

باندی ہو غصے چپ ہو رہی بک چینے دا چا اولیا ہیسو
پہلاں لئیں وکھو برا مریں وچوں گالیں کڈھ کے دب دیر ٹلیسو
چھٹی دے کے گلہ وچ پشم پٹی ہتھ جوگیدے منہ تے پھیر یا سو
دھروئی رب دی خیرے جا چا کا حال حال کر ہلا پھر یا سو
باندی لاڈ دینال چا کرکے دھکا دیکے ناتھ نوں گیڑیا سو
وارث شاہ فرنگ دے باغ وڑکے دس گلا دکھو نوں گیڑیا سو

کلام جوگی باربیل

جوگی ویکھ کے بہت حیران ہو یا پیاں دھووچ اندیاں چھاڑیانی
چینا جوگ جمونیاں آن پایو من چلیئیں گو سے داہڑیانی
جیندا لچے پرا دھانہ مناڑا پندڑہ جھٹے وچہ ساہڑیانی
غصے نال جوں خسر نوں زہر تتے جیوں چہ کلیلیاں چاہڑیانی
جتنے نبی ادا ورودنا ہیں جھیں بھرن نہ مول گھاڑیانی
ڈب موئے نی کاسی وچ چینے وارث شاہ نے بولیاں بولیانی

ایضاً کلام جوگی

جوگی آکھدا بانیئے فقر کیتو سوالاں وچ باز دکھلاریانی
الیس فقر نوں چا خراب کیتا وڈا قہر کیتا لوہڑے ماریانی
میری کھپری چا پلید کیتی پیاں دو ہونیاں سہایاں سارلنی
دیکھو وچہ بار و ددی کوٹھڑیدی دے سٹ چلی جے کرن انگیارنی
بھچیا گھتیوئی چینا آن ہنوں نال فقر دے گھولیاں چاریانی
ہائے ہائے لوہڑا او ڈا قہر ہو یا کم ڈوب ستیا رتاں مچا ریانی
سانوں دیہو نے انہیں دی آکڑوے سان ہیں سیالا ندیاں چاڑیانی
وارث خبر نا ہیں انہاں بازیا ندی اسکے جتیاں کے چاڑیانی

باندی آکھیا رزق کیوں نعمتاں نائیں چھیڑ الانہ دکھیاں دُکھیاندا — چینا رب نے رزق بنا دتّا عیب وہرن تے ترکڑی جھکیاندا
چینا جھال جھلے جتھاں سارا باندی چینا باپ نے ننگیاں ڈھکیاندا — اَن چینے دا کھائیے نال لسّی سواد آوندا انگلیاں رکھیاندا
بنن پنیاں لیسد چاولاں دیاں چینا مول نہ ننگیاں بھکیاندا — وارث شاہ میاں نواں نظر آیا ایہ چاولاں شوہدیاں سکھیاندا

مقولہ شاعر

چینا خیر دینا بُرا جوگیاں نوں مچھی بھاجڑے نوں ماس بھنانی — کیف بھنگ تے قاضی تیل کھنگ والے وڈھ سٹنا لونگ پسانی
زہر جیوندیاں نوں سن والے پانی پلکیاں نوں اگن بھنانی — سوہیا چوہڑیاں نوں ہاج مومناں نوں ستّر ڈاڑیاں نوں اکھیں وسانی
جویں چاوگاڑنا سدر پانوں لتے وگڑیاں نوں دُکھانا تانی — مندی جھڑک یتیم مسکین سائل داتوں ہتھ دینا یاد اتنانی
سچ جھوٹھیاں نوں جھوٹھ نیکبختاں لُست گوروں دین دا لہانی — کول فقر دے غیر دلیل کرنی سخن عالماں دے نال سہلانی
مندا مورکھاں دی وچ واس کرنا پنڈ تاں چینا ارگاہ بھنانی — بے ریش دی گل تے پار کرنا تے رنگڑے دے وچ پٹھن وسانی
برا اگ دی رُت جوں شیر مچھی جویں اُچھال بلا کا منانی — بُرا نیک غریب نوں دُکھ دینا تے اچکڑے دا ہونا ضامنانی
جویں اگ دے روتویں دُدھ کھانا تے دیوا پتنگ جھل سمانی — جویں رنگ کسنب نمازیاں نوں اگ لا دینی جھل کانسانی
دانشمند دی مجلسوں کُ کرنی لتے احمقاں نوں پاس جانانی — غصہ آیاں عقل تے تکل دینا اہدا اودھر اعتقاد اٹھانانی
آدر دینا جاہلاں فاسقاں نوں صاحب علم نوں مول نہ پچھانانی — سچ جھوٹھ دے وچ وچار کرنی تمبو کبر نوں مزگاں تانانی
روڑ خر پانوں شیر اکنجراں نوں بیناں نخیاں حج نوں کھانانی — جھڑک عاشقاں ہیر نا لا ایقاں نوں پیوں چوں نال ڈولانی
برا جھگڑنا نال فقیر ہوندا جانوں پاردینا عقل دا تانی — وارث شاہ کہ جوں سنکھیا چوہیاں نوں سکھلانا نوں پانگ جوں بھنانی

کلام سہتی

کیوں وگڑکے نگڑکے پاٹ لتھوں اَن آکھیا تے بھکھیا تو — اڈ ہا ہو دیس لنگ جاں ہرن نوں گوں بھیڑ پھرن چلا وند آکھیا نوں

سلہ قرآن مجید فرماتا ہے فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ؎۲ سوالیوں کی بابت ارشاد قرآنی ہے وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؎۳ غریبوں کو برا جاننا یا غریبوں پر ظلم کرنا بڑا سخت گناہ ہے اس کی بابت اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں کئی بار فرما چکا ہے اور حدیثوں میں تو شمار ہی نہیں۔ جابر روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ظلم سے۔ بے شک ظلم اندھیرے ہے قیامت کے دن۔ ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ظالم کی دعا قبول نہیں ہوتی اور نہ اسکی آنکھ سے پانی برستا ہے۔ نہ کسی طرح کی مدد ملتی ہے ابو امامہ کہتے ہیں کہ ظالم کی شفاعت نہیں ہوگی۔ نیز ظالم کا جنت میں جانا ناممکنات سے ہے۔ (دہلوی مرحوم)

ڈریں آکڑا ناں بتیاں ہوکے پھریں چھیڑ وادکھاند دکھیانوں
کتے زن گھر بار نہ اڈیانی پھریں بھالدا ٹکڑیاں کھیانوں

مشک وانگروں ڈھد ڈھوکا پائی دار وچہ پیکے بھنگاں کھیانوں
وارث شاہ اج ویکھ جو چڑھی مستی انہاں ٹکیاں پکھیانوں

کلام جوگی با سہتی

اڑیے سہتیے رنوں سمجھ نڑھے اٹھ لئیاں جھوہ نہ چھوہنیانی
کتے وانگ کلھائیکے پوریں چلیں رناں ہیچ جیہاں نے ٹوہنیانی
بھکھی کنجریوانگ آگرد ہو ئیں بھاویں کیتیاں کتنوں ہنیانی
دھکو دھکی ملنگاں نوں وہ چھیڑن ناں وہ جو کھیڈ کھڈ وہنیانی

چوڑے بیڑیاں ہی رسنگار بھریاں ہوں فقر اگے ہوں سنگ ہنیانی
مار اک مٹھ چکھواڑ بھنوں ہیریاں کس نوں الیاں کھوہنیانی
گھوگھی وانگ جوآتوں کس کھڑکن لیسان باجھ تکبیرڈے کوہنیانی
سہتی سنے لونڈی وہ بیڑیوالیاں بھی وارث شاہ ہوراں کھوہنیانی

کلام سہتی

سہتی آکھیا ہٹ نے ساڑ ساڈی کال جیبیا لوٹھیا ہتھیاوے
پھریں کھر لیاتاں ہیرداتوں کے پگر بتھارڑنہ تھیاوے
بنیوں فقر نے بھیر بھی رہیوں کر اکے گھٹ بھنڈلا نہ تھیاوے

سر گھوٹیا کونیاں مونیاں کی کوئی جن پہاڑتوں لتھیاوے
ترکیاں لتھوں دو روں آکو ٹکڑے جویں ڈھیر سنیر دا پتھیاوے
کھیہ چھانیاں کچھ نہ لبھنا ہیں وارث اگ جاویں خالی ہتھیاوے

کلام جوگی

جوگی غضب دے سر نے مٹ کھپر پکڑ اٹھیا ملکے چھوڑیانی
ساڑ بالکے جیو غمناک کیتا تاں کاوڑ اٹھے جٹ گھوڑیانی
جویں فر کریا خاں ہم کر کے سے کے توپ پہاڑتے دوڑیانی

لیکے پھاہوڑی کھلن تیار ہویا نادو بیڑے لوجہ آکوڑیانی
کڈھ لکھیاں تیہوڑیاں ہاتھے سہتی لونڈی بیناں ال جوڑیانی
جیہا مرد ی ستھ دابان بھجر وارث شاہ فقیر تے دوڑیانی

تذکرہ جوگی با سہتی

چاول نعمتاں کنک نوں آپ کھائیں خیر دین نے کیتا ئی گیم رنے[ل]

گھر ویچہ چینا گھر خاوندال دے نہیں بار کے کرد نگاں لنچ رنے

له اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتے تنفقو مما تحبون (لوگو) جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو گے جن سے تم کو محبت ہے نیکی کا درجہ ہرگز نہ پاسکو گے۔ بر یعنی جنت یا تقوےٰ یا محبت یا عبودیت کا مرتبہ جو کچھ اللہ تعالےٰ سے دیا جاتا ہے جب تک عزیز چیز کے ساتھ دل کا لگاؤ ہے ثواب نہیں ملتا ۔ اللہ تعالےٰ کو وہ چیز دیجاتی ہے جس کو اپنا نفس بیکار کر دے ۱۲ (دہلوی مرحوم)

پٹ چوڑیاں چوڑیاں کٹ سٹوں لا بہیں جے ویڑی پچ جھنجھ رنے
ہتھ چا مطہرتے کڑکیا تینوں چا جگ سب سینج رنے

سر بھا ہوڑی مار کے دند جھاڑوں منگاں بھکے کر دنگا نہنج رنے
تیری ڈرا سوئی ہنے پھول سٹاں مٹھی تنگی نچ وانگ رنے

مار مار کے مار کھادھ پڑستاں سپ ونگ لال ہل تیری گنج رنے
باہر ول نندروں پھرن تو رُنج جاسیں تیرے ہڈ گوڈے جان بھنج رنے

کٹی سا مناندی ہو بیٹے آکڑی ہیں وانگ رنڈی دے سٹو تکلی نہنج رنے
چھٹے نال تیرا سینہ پاڑ سٹاں ویاں نوردے نال جا دنہنج رنے

زور مکدے نال جاں ڈیاں ڈبر گا نجل جان تیرے دونویں تھنجھ رنے
بے تاں ہنے میں پھاوڑی ٹھیل دینی نکل جانگی نلاندی ترنجھ رنے

لگی فقر بساری عمر رہیں ندی وانگھوندی اکھ توں نچ رنے
تینوں دو جناں لیجے سبھی ویلا جاہ بیٹھ اندر کیے کنج رنے

تیر فقر دا مدت مراد ہوندا کدی وار نہ جاوندا کھنج رنے
وارث شاہ سر چا ہڑ وکا ڈیں تو لٹھی وانگ مکلن وچہ کنج رنے

کلام سہتی با جوگی

نہیں فقر نے بھکڑا نوانگ ٹرمیں بے سواد یا کوڑ کوڑا اسنگیا وے
گلاں کرنا ہیں بہت ہی بے لنگیا نوں کسے جٹ تلبی یا ڈانگیا وے

کسے او ہجڑ بار دوچہ پلیوں وصوں وانگ کھوڑ سڈ ڈھانگیا وے
حال فقر دا پینگے آن ڈیرے بھنڈرا پڑ دیا گجھیا سانگیا وے

جوں جوں ہی ہل ہی تو ہے سر چڑھیں سنگھ پاڑ کے مرچو پانگیا وے
لٹوں لٹوں گرکے کہیا مغز کھا دور ہیوں آپی نوں کا لیا گیا وے

جتاں جج ٹ کھیپ لے نکلیں گا پر وار جوں لگر ول چھانگیا وے
کیہڑی گل اُتے رہٹ پا بیٹھوں وارث شاہ دینال یانگیا وے

گفتن سہتی غلام را کہ جوگی را چیزے بدہ واز دربدر کن میگوید

سہتی آکھدی باندیئے خیر پائیں ایس فقر نوں چا ٹکا یو کیوں
ایتھاں کنک چاول گھیو منگے چینا ایسنوں خیر پایو کیوں

باندی ہو کے چپ کھلو رہی سہتی آکھدی خیر پایو کیوں
سگوں ماں نے اٹھ تیار ہویا مار بھاوڑیناں ولایو کیوں

با ناں فقر دا ہین خوار ہویا دس فقر دا نام گوایو کیوں
گرلی آکھیا خیر ایہہ نہیں لیندا مینوں شوہ ہنیوں ہڑ پایو کیوں

ایہہ جوگیڑا ایک کمذات کنجر ایس نال ایہہ بھیڑ مچایو کیوں
میری باں پت ایس نے لاہ سٹی جان تجھ بیشرم کرایو کیوں

آپ چائیکے دیہ جے نہیں لیندا گھر مرتے دے گھت پھسایو کیوں
وارث شاہ میاں ایس مرتی نوں ڈورے لاہ کے بانجھ چھڑایو کیوں

میں نے ایس دے ہتھ وچ آن بھاتی منہ شیر دے ہتھ بہایو کیوں

کلام جوگی با سہتی

کیہی لُدھیاں اج ہٹھے توں سُتھے لگیں کالے ڈنگیں نی
گھگھر کھول کے پاڑ لنگار سٹوں لیر لیر کرساں نگ ڈھنگیں نی
ذرا شکل تے اپنی ویکھ پہلاں ناکھ نہیں تے الکھ جھنگیں نی
نہیں جاندی توں کی ناگ کالے شالا لنج ہوویں سٹینگیں نی
جھڑے پھرن آزاد ملنگ بنکے انہاں نال لیا نال سنگیں نی
ساڈوں بولیاں مار کے نیا یائی شالا یار توں ہیں وچھنگیں نی
خلق نال فقیر دے پیش آئیے دن چھیڑیا نو چہ ٹنگیں نی

وڈ پیڈ بے تھاٹ دیئے تھیلئیے نی مکرا نال ہموں متھیں نی
کیوں بھنیں فقراں نوں چھیڑ نہیں بھو بولے بھیڑ ٹھنیں نی
ڈھڈ وسچہ چال نال ودی نی یاں جو جھڑ دستر ما چاہے وڈھ و چھنیں نی
آکھا فقراں نوں ٹھنیے زم تو کے ایڈے آگے گو من سر گنہیں نی
پچھوں نال دونوں چھیڑ کے رو وسینگی جدوں اکھیاں نو چھیں نی
لڑیں نال فقیراں دے ترن آم ننگی سر کھٹیے چوڑیاں مینیں نی
وارث فقر دے حال تے رحم کیجے سگوں لو تیاں نال کھینیں نی

کلام سہتی با جوگی

کیہیا آکھ کپت کھلا ریا ای سر منیاں پھر یا ڈانجیاوے
تیری خیر دا نہیں نا کوئی صرفہ بک آکڑ دے انہیں گا نجیاوے
ایہ اکھیاں سچ رباں لیہہ ویں جدوں گھرکے چاکے مانجیاوے

تینوں خبر ناہیں میرا نام سہتی توں بھی جگ تے نہ ولیا چھیاوے
ایتھے ہلک دی نہیں کھیر ہو نی وڈیں وانگ ولیاں چھاپچیاوے
چالا بگڑ کوئی نیک چالیا مند اوارث انگ جاویں الیہیں انجیاوے

کلام جوگی با سہتی

جھاٹا پٹ کے مہندیاں کھوہ سٹوں گتوں گھگرے کے دیاں ول ڈرانی
تیرا اساں دکمال مد پڑا لے نہیں ہوونا سچ ملا ڈرانی
سے سہتی دے کوارے دے مجھ کا جھوں بیر گھر ونگا مار پہاڑانی
تسیں ترے گھولا تراں جاناہاں گڈہاں دہاند اپست آڑانی

جے تے ہنڈ دا خوف کھلونی ہیں لکھاں پشم تے ایہ گردانی
لت مار کے چیر دونگا چا گبھن گڈھ آبروں دے حدہوں تا ڈرانی
ہتھ لگیں تے سٹو نگا چیر تے کڈھ لوونگا ساریاں کا ڈرانی
وارث شاہ دے مہندیاں جہی ہیں توں نکل جان جوانی دیاں چاڑانی

کلام باندی و سہتی با جوگی ازروئے غصہ

باندی نے سہتی غصے نال کر کی کی لینا ایں شور رکھلادے کے دے
جوگی نہیں چور نال بینال جھگڑے کرن کتیں کھیاں مار کے دے
موہوں کہیں کو بتر ا ہوناتوں کرنا آپ گویت ہو چا کے دے

جوگی ہور ہوں پرمت نر کے نی کی لینا ای سانگ دتا کے دے
پہلاں اپنے آپنوں جھوک دے تو کی لینا ایں کا نوں ساڑ کے دے
کہی لون کبوتری ہور میوں لمی آپ فقیر نوں مار کے دے

شتر بے مہار یا جوگیا لے کی لیناں ئیں کھیت اجاڑ کے وے
کر بندگی رب قبول کرسی وارث شاہ کہتے دھوں دھائے وے

کلام جوگی با ہیر

ہیرے کراں میں بہت جاتیرا نہیں مار لس بگر دتھلکے نی
جیہا مار چتوڑ گڑھ شاہ اکبر ڈھاہ مورچے نچلکے نی
تیوں تیجوں شرم دا ماریا چپ کر دا نال ستیاں آ ندی ہلکی نی
سبھا پان پت لیساری لاہ سُٹاں میر گھس جلنگے تعلقے نی
اہدی بگڑ سکھوں جنار گڈھ چھڈاں اکھ واہ اندے دیکھ گھے نی
بھلا آکھ کی کھٹنا وٹنا ئیں وارث شاہ دنیال پڑ تکلے نی

عاجزانہ کلام ہیر با جوگی

بولی ہیر میاں پا خاک تیری بچھاٹیاں اسیں ہن لیساں ہاں
اسیں حج گیا پیرا ہمی خاک گئی نہیں کھوٹیاں تے ملکھیساں ہاں
ساڈی جان قربان ہے فقراں نوں کرڑی گل دی لیس لیساں ہاں
اسیں چیز ناچیز قربان فقر دی جو کجھ کہو سو اسیں دیساں ہاں
چیلے ٹپے چھڑے چوٹ رہی کاٹی لوکاں نگ نرٹھیاں ملیساں ہاں
نال فقر دے کراں برابری کیوں اسیں جٹیاں نہیں پریشاں ہاں
تسیں گور رندیوں انگ پلیت لوا اسیں نال پریش ملیساں ہاں
وارث شاہ دریسی دی غور کرئیے اسیں تینے دلبیدیاں لیساں ہاں

کلام سہتی با ہیر

نویں نوچ جے گجھے یار لفنی کالے تنہے جاک ٹبے بیا ئیے نی
آپ بھلی ہو بہیں تے اسیں بریاں کریں مخبری وڈ ڈپ لگائیے نی
آ جوگی نوں لیں چھڑا ساتھوں نساں دو ہاندی عمر سوکر نی
اکھیں مار کے یار نوں چھیڑ ناکی نی جالتے وچ جہاڑیئے نی
پیٹے کم سوار ہو بہیں نیارا پری بیلی گھر لیجاہ توں ڈاڑیئے نی
وارث شاہ متھر چھیڑ دی لج ہوندی جیا کھڑیئے نے تار آ ئیئے نی

خبر دادن سہتی جوگی را با غصہ و شکستن کاسہ او

سہتی ہو غصے جا خبر پایا جوگی دیکھدیاں ہی تُرت رج پیا
اینے کر با ٹھکر یار اولاٹے کا ہی وچ نس اپا ڈچ پیا
نال حسندی جائے نہ مول جھلی رانجھا وکھے سہتی نوں رُج پیا
ہتھوں چھڈ زنبیل جا زمیں مارے جینا ڈولھ گیا ٹھوٹھا بھج پیا
مونہوں آکھدی وہ دیناں جتی کٹک لکھیر پائد بھاج پیا
ٹھوٹھے وچہ سہتی جینا گھت ٹاہی جو گرید یوچہ وچ بیپ
سہتی بک اُلا ریا نال غصے بھٹ کالجے جوگی دے وچ پیا
اڈا اڈیا سی پاٹیے ویکھنے نوں کم جوگی دا ہو کرج پیا

ویکھو ل شراب جے آب باشیشہ سنگ تے وچ کے بیچ پیا
جوگی لکھیاں کرماں نوں چھوڑ داسی رکھ ہتھ تے جوگی سچ پیا
جوگی آکھدا ئے وڈا قہر ہو یا بڑا دو کھ دے وال تے وچ پیا
وارث شاہ مصیبتاں پیش آیاں جو کجھ لکھیا سی جھولی اج پیا

کلام جوگی با سہتی

خیر فقر نوں عقل دے نال دیجے ہتھ سنبھل کے ہنگ لا ئیے نی
بھری ہوئی غرور تکبر دے دی لوہڑ اکھنبوی رنے ڈا ئیے نی
کیجے خندا مان بھاگ بھرے جھل جا سیار وپ سوا ئیے نی
میر بنال ہے تیری سانجھ کوئی گل گل دی پوچھ پشیا ئیے نی
غور کیجے مسافراں عاجزاں دی ہتھوں سمجھ کے سچ بنا ئیے نی
کیجے اینڈ ہنکار دجوبنے دا گھول گھتیے مست ہنکا ئیے نی
جوگی آکھدا قہر تے قہر ہویا ٹھوٹھا بھن دا تا لکے لیچے نی
ٹھوٹھا بھن فقیر نوں پٹیوں شالا بار مریں تیرا کوا ئیے نی
ما ئیے مرن ہنکار جو پیٹے تیرا ای پٹنے تے دجا ئیے نی
وارث شاہ بازار ٹرنال ہوسی توں تا لج رے دج دجا ئیے نی

کلام سہتی با جوگی

گھول گھتیوں یار دے نام اُتوں جوگی کمہ سنبھال تہیار یاوے
تیر بنال کیہہ اسانے برا کیتا ہتھ لا ناہیں تینوں مار یا دے
تیتھے آدمی گری دی گل ناہیں رب جانتا ہیں سار یاوے
نام سندیاں ہی توں یار میرا اینڈا قہر کیتا لوتھرے مار یاوے
رگ اُٹھے دا ہو لیجا سا تھوں کوئی وڈا فساد ہر یا وے
وارث کیے سا ڈیوں خبر ہو وے اویں مفت دا جائینگا مر یاوے

کلام جوگی با سہتی

جے توں پول کدھاو نا نہ آہا ٹھوٹھا فقر دا چا بھنانے کیوں
خیر منگئیے تاں بھج وی ہیں کاسہ سیں آکھ رے وہوں تے آئے کیوں
بڑی موبلو چا ئیے ہتھ آئیں چڑھ کوار دی جا بھنائے کیوں
جیتاں کواریاں یار دا ہڈا دناسی پھر یایاں کو لوں چھپا ئیے کیوں
بھر جائی نوں پہنا چاگدا سی یاری نال بلاچھپا ئیے کیوں
وارث شاہ جہاں عاقبت خاک ہونا ایتھے اپنا شان ودھائیے کیوں

کلام سہتی با جوگی

جو کوئی جیہا مر یگا سہو کوئی گھڑ یا بھجسی ہو سب بھنگے دے
مر پیر ولی غوث قطب جلیں ایہہ پیار ڈھیں گے دے
جدوں رب اعمال دی خبر پچھسی ہتھ پیر گواہیاں دینگے دے
جدوں عمر دی آن میعاد پچھی عزرائیل ہو رسی آ بہنگے دے

بھنے ٹھوٹھے توں لے بڈو دوہا کیتا برا لوک نیوں سبھ کہنگے نے
ہاتھی گھوڑے تے مال سبھ جان مر دا ایہہ کس کول نہ پنج لینگے نے
محل ماڑیاں لاتے ایہہ باغ سارے آپو چھپا یا انت نوں ڈھینگے نے
ضد بھدی نہیں فقیر تائیں خالی فقر تھیں خلاڑی رہنگے نے

جہابراتوں بولیا را ولاوے ڈھیر سٹے سزایاں لینگے وے
گل چھیر فنا ہو خاک ویسی ثابت ولی اللہ دے رہنگے وے
ایہہ اوٹھے نال خیال جانوں کتھے جانقدیر نوں جھنگے وے
ٹھوٹھا نال تقدیر دے بھج گیا وارث شاہ ہوری سبھ کہنگے وے

کلام جوگی با سہتی

شالا قہر خدا دیا امیش آوے ٹھوٹھا بھنے لاڈ بھنگار نی ئیں
نالے ہانئیں نک چاڑھ تی نالے جال ہی حال پکار نی ئیں
گجے نال جے بولدے گجے ہوئیے اسیں بولنے ہاں تاں تول مارنی ئیں
لوک گھد سکھین ایہہ کڑی کواری ساڈا بدی دی لڑی ڈرنی ئیں
گھر والیے ویٹے بول توں ہی کیہی من چہ سوچ وچار نی ئیں
سوامی مطھوی پھر کدیئے کسے یار دے ہیر مارنی ئیں

لک سکیئے مرنے کو لکٹے نی ماڑا دیکھ فقیر نوں مارنی ئیں
مرے جکد بنال تے سبھ کوئی بنال حکم دکھوں گذارنی ئیں
ٹھوٹھا پھیر درست کر دیہہ میرا ہووے آکھ کی سچ نتارنی ئیں
لٹھے فند فریب ہن یاد تینوں سٹراراں دے سر سٹرنی ئیں
نال فقر دے ہنی کھہیڑ پئے بنے اپنے آپ گوارنی ئیں
اک چوٹ تے دوسری چتر تینوں وارث شاہ توں کھیڈ ہارنی ئیں

کلام سہتی با جوگی

اسیں ٹھوٹھے ڈھگی سار کی جیٹ جانا بوہا ئل توں کسے گھمیار دا اے
چار پہر ہوئے تینوں چہ ویہڑے کوئی آکھے تد ہو نوں مار دا اے
تینوں ذرا فقیری دا اثر ناہیں فقر سوئی جو نفس نوں مار دا اے
کیڈا طمع تے حرص وچ پایا ئیں کیوں ٹھوٹھیوں محل اساڈا اے

اوتھوں ہتھ آوے ٹھوٹھا پھیر تینوں پیہہ ٹھیکیاں کم سوار دا اے
سہتی آکھیا خیر دینال جاہیں بنے جان تیری کوئی پہار دا اے
خودی چھڈ فقیر نہ ہو یوں بھلے پھریں لدیا گبر ہنکار دا اے
اک دم دی وار تا کھیڈ دنیا رب وارث کرمار دا اے

۱ قرآن شریف اور حدیث میں ہاتھ پاؤں کی گواہی بہت بڑی وضاحت سے ثابت ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا۔ اگر ہاتھ پاؤں کی گواہی شریعت پر ثابت ہوگئی تو بیڑا پار ورنہ نہ پار نہ اوروار جیسے گھمن گھیر ۲ جیسی گواہی ہوگی ویسی سزا ملیگی ۳ کل من علیہا فان کیطرف اشارہ ہے ۱۲ ۴ ولی اللہ کے چونکہ اعمال صالحہ سے آراستہ ہوتے ہیں اسلئے وہ لوگ آخرکو ثابت ہونگے ولی اللہ وہ ہوتے ہیں جو بالکل شریعت محمدی کے تابع ہوں۔ ۱۲ ۵ ٹھوٹھا ایک ظاہری برتن کا نام ہے واقعی وہ گھمیاروں کے گھر سے ملتا ہے لیکن باطنی ٹھوٹھا قلب ہے جسکا قلب معرفت الٰہی سے خالی ہوگیا وہ ٹوٹ گیا اب وہ یہاں بنتا ہے وہاں جائے۔ وہ دکان کونسا ہے جہاں قلب شکستہ کی مرمت ہوتی ہے وہ صاحب لوگ متبع شریعت اہل اللہ ہیں۔ جیسے حضرت مولانا مولوی شیر محمد صاحب شرقپوری ضلع شیخوپورہ میں قلب شکستہ کی مرمت فرما رہے ہیں۔ (نکوی)

غصہ شدن جوگی بر سہتی و شکستن در صحن و تاسف از شکستن کاسہ ٹھوٹھا ہیر را

ڈیرے وچ آ جو تکڑی مار بیٹھا کرے کیہڑا خون گزاردانی
جوڑے ٹھیکری ٹھیکری نال لاوے آہیں کڈھدا رو پکار دانی
نہیں خوف کیتا ٹھوٹھا توڑ دتے اوہ ویکھو چج اس نار دانی
ٹھوٹھا لمیں والا مرشد بخشیا سی وڈا قیمتی لکھ ہزار دانی
نیویں نظر تے ہیر نوں ویکھے کجے سینے اتے زخم مار دانی
وارث شاہ نے مکر سکھا دتا ویکھو جھگڑیوں مول نہ ہار دانی

ایضاً کلام جوگی

کاسہ بھن گھیا اندر گھر دے میں تینوں خوف نہ رب قہار دانی
جے میں کہا غصہ کہاں پیر تائیں تاں ترت گل تساڈڑی سار دانی
میرے پیر نوں رب توفیق دتی اوہ نال خاص محبوب جبار دانی
پریشان حیران پشیمان ہویا ایہہ امدد پروردگار دانی
اوہنوں ذرا شعور نے عقل ناہیں جٹڑا عاجز انسان گنوار دانی
بے پرواہیاں بدیاں ویکھ وارث بخشنہار عاصی گنہگار دانی

کلام سہتی در امر قضا

گیا بھج تقدیر دے نال ٹھوٹھا ایہہ جاہ ساتھوں قسمت منڈی دے
تقدیر اللہ دی نوں کون موڑے تقدیر پہاڑ نوں چٹدی دے
آدم حوا نوں کڈھ بہشت وچوں تقدیر پئی سٹدی دے
سلیمان جھوکے بھٹھ ماچھیاں دے تختوں چا تقدیر پلٹدی دے
موسیٰ لنگھیا پار فرعون ڈُبے تقدیر دریا الٹدی دے
یوسف جیہاں پیغمبر شہزادیاں نوں تقدیر کھوہ وچ سٹدی دے
داڑھی حسن تقادے نے کن پاٹے لٹی گئی سے والی لبے جٹدی دے
ہاتھی وانگ سنگاں دی ہڈ وانگ تیسے تے سری چاپے سنگل پٹدی دے
رتی وانگ نصیب سڑ گئے تیرے عورت رہی نہ اوہنوں پیر مندی دے
جوگی سوٹی جو خاک رخاک ہووے جھنڈ تینوں پیر جھٹدی دے
اکے ڈوم کنجر ایکے لنگیاں نوں نسل جاپنا ئیں کیسے سنڈی دے
کلیاں اجڑی کتھوں سکھیو ای جوٹھ کھاندیوں کیسے کھنڈی دے
گدڑں جاپنا ئیں نہیں آدمی نوں پر کسنجرے ایہہ جھنڈی دے
تیر نال تقدیر نے بہت کیتی آکڑ نہیں جھوٹر والی ہنڈی دے
اچھے تیر تلوار دے زخم ہو دن مرہم نہیں زبان دے پھنڈی دے
جٹڑا لیکھے دے واسطے کھو کُٹھے تقدیر ادھا ادھا نہ کھنڈی دے
پنچھی مرگ پھلیں دے آن پھاہے نہیں خبر تقدیر دے پھندی دے
تقدیر جیس دے سر تے تاج رکھے قدم دسیں پرتھی جھنڈی دے

سلہ ٹھوٹھا مرشد والا الخ یعنے ایمان ایک ایسی بے بہا قیمتی چیز ہے اگر ساری دنیا کی دولت بھی دیدی جائے تو پھر بھی نہیں ملتا۔ (تصدیق اور اقرار سے تصدیق اور اقرار یہ دونوں خزانے اخلاص کے اونٹ پر لاد کر کے تبعوئی کے شہر کیطرف لیجائے اور قرآن مجید کی منڈی میں اپنا خزانہ کھول دے۔ اور شریعت محمدی کی دوکان سے خریدے اگر ایسا نہیں تو پھر ایمان ملنا ناممکن ہے ۱۲ (محبوب عالم)

دتی زہر فقر نے حسن تائیں سیّں شاہ حسین دا کنڈی ہے — وارث نبی دا وند شہید ہویا فقر یزید کیسے توں ہٹدی ہے

کلام جوگی با سہتی

ٹھوٹھا توڑ فقیر نوں مٹّی ایں کھوری بھنے کچھے پلیے نی — ایہا مال سا ہی تاہیں سنگھ تینوں متصل ندی کنڈھے ہیں گھت کھلیے نی
وانگ گدڑیاں مشکیاں گردہ وئیں ڈھکیے موزی ڈہلیے نی — ساری باہڑی ہیڑ پٹاپ ٹاپی اندر وار چپ بیجے ڈھلیے نی
وانگ ڈھکیے نیر اچھالیا ئی کہیں کیتا چکنے چلیے نی — بھومیں آٹھریں نوں زمیں ہنا یا ئی ہلاں کھیلیاں چکریں گلیے نی
ایس ہجر چناب دا گاہن لنگھے انی ریتلی دھنے سیلیے نی — جھوٹی جھاڑیاں اسیں گزران کریے بھاب جالی گکڑی ویلیے نی
کھولاں نال صفایاں گنڈھ تیری جہڑی بنھدی ہیں اچھلیے نی — آ زرّتے وچہ جد ہیم پایا ہویاں سبھ تسلیاں دلیے نی
تدوں آن بھید قبول صبر آوے جھگے جدوں یقین دی گلیے نی — کوے ماس نوں مگھ اہ ہنجھ لیے نہوا ناں نہ گڑا نموں پھلیے نی
آنے کڈھ کے لال گالنی ہیں ترا کھاندی گھرک بلیے نی — کوئی دُکھ جے ہیر نہ رب ہوے ایویں نخریاں نال کلیے نی
آئے ناتھ نوں اُٹھ تعظیم کریئے تے نال آداب دے ملیے نی — بھانگاں جیر گموں باہر کڈھ بھیا پھٹی جویں کیہاری کھلیے نی
خدمت فقر دی جُت دے نال کریئے لاہ لاتوں غفلتاں جھلیے نی — گل سمجھ میری چھوہر کے لوچکے نی دلیے کناندی کھول کھلیے نی
انہاں نال مُول نہ گاڑ کریے جنہاں سجناں نوں اٹھ ملیے نی — وارث شاہ جے عشق دریا تیئے ٹھاہنک نیت بھج چلیے نی

منع کردن ہیر سہتی را

ہیر آکھیا ایہ چوار کیہا ٹھوٹھا بھن فقیر نوں مار ناکی — جنہاں لک اللہ دا آسرا ہے انہاں فقر اندیاں کہاڑ ناکی
جہڑے کن پڑوا فقیر ہوئے بھلا انہاں اُپر ٹنا پاڑناکی — تھوڑی گل دی اہت وڈھا کرکے سور کم نوں چا وگاڑناکی
جیہڑے ہوے تے فقر نوں یار بیائی وس گھر انوں چا اجاڑ ناکی — جہڑے عشق دی اگ دے نال سڑے انہاں تتیاں نال پھر ساڑناکی
ذات حق دی بھید جو محو ہوئے پھیر انہاں دا عیب نتارناکی — نال خلق دے فقر نوں لوے لوٹی مغز فقیر دیاں چھاڑناکی
جنہاں آپ ملے چھڈ ہوا لیا پھیر انہاں نوں ندیں دا رڑناکی — وارث شاہ اجاڑیاں بدیاں نوں تنہیں اپنی پھیر اجاڑناکی

کلام سہتی با ہیر

سہتی آکھیا بھابیئے مرتیں ٹھیوں الہیں جوگڑ کیہڑا دھنا پاتوں — میری مال تے باپ دے وچہ ویہڑے کرنی آکے لذات نچایا توں

ماں مٹھیں ایس کو تپڑے توں تے کوہ ٹڑا بول بلایا اوں
میرا ایس مشٹنڈڑے بچ کولوں نی لان فلان بنایا اوں
ہتھوں سیلیاں مار کے چھیڑ لوئی سان چاہڑ کے پھیر اڑایا اوں
منہ لولیا سو گھر بیٹھیاں نوں منع کیتا نہ مڑوں مٹایا اوں
جان بجھ کے گل نہ ٹالیونی سگوں ہور فساد ودھایا اوں
وارث صاف اندروں گل ہوئی باہروں اپلستان ودھایا او

کلام ہیر با سہتی

جھڑے گھر اندی چاوڑ انال ماریں گھر چاک کے ایں لیجاونا کی
گھر میرے تے میں نال لونس چایا اتھوں گوڑے تیرا لیجاونا کی
جٹی ہو فقیر دیناں جھگڑیں ایس حسن دا شان وکھاونا کی
جنہاں صرف اللہ دا آسرا ہے انہاں جٹاں نوں فیر دکھاونا کی
لڑیئے نال برہری آپ کرئیے سوٹے پکڑ یتیماں تے آونا کی
صورت فقر دی ویکھ کے پیر پھڑئیے جھگڑا اوسدے نال مڑ لاونا کی
بول چال ماہیں کا اندا ہوس جو پڑ باندی کجھ دل خیرات کراونا کی
وارث شاہ ایہ حرص بیفائدہ ہے اوڑک ایس جہان توں جاونا کی

کلام سہتی با ہیر

بھلا آکھ کی آہنیں نیک بخت جیندے پلوٹے پڑھن نماز آئی
اگے چیپ چاڑی ہتھدی سیں اج گجے کے کڑک آواز آئی
وچ بیلیاں آپ خوار ہوئی گنڈی بنت بنا کے ساز آئی
سید نال توں کدی نہ گل کیتی ہن جوگیڑیاں نال ہمراز آئی
گھر بار ہیراسیں کون کوئی جاپے لدکے گھروں جہاز آئی
نکلے مونہی بھیں آ بھیتوں کے دوئی ہیں نی اجے نیک نہ عشق تھیں باز آئی
ساڈوں خاطر نہ لیاونی ہیں ہو مکھ جوگیڑیوں کرے ناز آئی
وارث شاہ جوانی دی ٹھگوڑی اجے طمع دی حرص تھیں باز آئی

کلام ہیر با سہتی

ایس فقر دیناں کی دیر چایا ادھل جانئیں ہیں نہ دسنائیں
گڈا انھی ملک تے بوچھ تیرا ایس گلی کو چے تینوں دہنائیں
تھو ٹھا مجھ فقیراں نوں مار نی ہیں اگے ربدے آکھ کی سنائیں
تاڈری وچ جنگی خواری دی مگر تیرے ایہ کم خرابی دا رسنائیں

ے جنکا اندر باہر ایک ہے وہ مومن باللہ والرسول ہیں اور جن کا اندر صاف نہیں اور باہر اچھا ہے وہ منافقین ہیں۔ اللہ تعالے نے منافقین کی تو تباہی کی ہے اور سزا جہنم اور بعض لوگ منافقین تو نہیں مگر ریاکار ضرور ہیں۔ جیسے بعض علماء۔ فقراء امراء۔ رئیس۔ جن کا ظاہر بہت اچھا ہے۔ اور اعمال ریا سے ملوث ہیں انکو آخر کار ریاکاری ضرور تباہ کرے گی۔ کیونکہ ریا ایک چھپا شرک ہے جب شرک کیا تو شرک ظاہرا مشرک کی نجات نہیں ہے [illegible] پنجابی میں دو شعر ہیں سے گڑے کسی کے لال ہیں روٹی کے واسطے لبے کسی کے بال ہیں روٹی کے واسطے۔ باندھے گئی رومال ہیں روٹی کے واسطے۔ [illegible]

تیرے کوارنوں خوار سنسار کرسی بس جوگیا اکھ نہ کھنائیں
نال چوہڑیاں کھڑی گھلن لگو وارث شاہ پھر مکنے بہنائیں

کلام سہتی

تیرے جہیاں میں لکھ ہڑپائی ڈی ڈاڈیاں نال انگوٹھیاں دے
جوں جماتی کھوتڑی لت مارے بھو تاز نانوں آتے ہوتھیاں دے
ایہ مست ملنگ ہیں مست امیوں اسے مکر ہیں ٹکراں جھیاں دے
آئیوں سیدھ کابل ولی غوث دسے مینوں ٹھگ دسے بھیس نیاں دے
ساڈے کھوہ ٹیٹیوں تیں یاد چوہر بجادیں نے ہیرے آن کھوٹھیاں دے
وارث شاہ جو نال چہاڑ بانڈ لنگ سیکے چوراں کھوٹیاں دے

کلام ہیر

ایہ مست فقیر نہ چھیڑ لڑکیئے کوئی وڈا فساد گل پاسیانی
سکندر شاہ جاں فقر دے پیر پکڑے قلعہ توڑ دی فتح کرا سیانی
بہت اپنے گروٹوں یاد کردا مت لیسنوں غرض نیا سیانی
پیر پکڑ فقیر دے کریں راضی نہیں لیسدی آہ پے جا سیانی
مارے رجاں کھیڑے ابڑ جان ماپے تسو لنڈی دا کجھ نہ جا سیانی
تمر لنگ نے فقر نے مہر کیتی بادشاہیاں ست دیوا سیانی
احمد شاہ از غیب تھیں آن پوسی بے کھ چنڈ یار فی جا سیانی
وارث شاہ جس کیے دے ابڑ کیتا جاگو ر اندر پچھوں تا سیانی

کلام سہتی

سہتی ہیر نوں آکھدی بھلا بھابی مینوں اج میں تیتھوں کہا سیانی
اکے مر اگئی میں اکے ایس مار لاں اکے بھابیئے مار ہ مرا سیانی
جاک لیک لائی تینوں اج میرے بھابی گلاں پچھلیاں آکھ سنا سیانی
سیانا دھن سنیال جو گاہ کیتا کوئی ڈھگ منڈ ہوا سیانی
سر ڈٹکے ایس دا اتے تیرا ایسے تو جہید نیال لا سیانی
نال رسیاں تھتے ہیر تیرے تھیں پئی منجھ ٹنگا سیانی
رکھ یاد توں سہتی ہے نام میرا تیری جاگ تے خاک اڈا سیانی
تیرے لعنتیاں لیاں مار رسٹی اج زہر منگا کے کھا سیانی
روداں مار ڈہائیں بھابی آو نیتے تینوں خواہ مخواہ کٹا سیانی
اتے ماریئیں تو تے ٹہہ جوگی ایہا گھگراچا دوچھا سیانی
رن تائیں جے گھروں کڈھاں تینوں تے مر ادلیج بڈا سیانی
کناں ایساں لتے مرا سیانی تیری تنوں بھنگ لیا سیانی
جویں اسانوں لے گھٹے دیتیوں فی توئیں اسیں بھی لگ دکھا سیانی
وارث شاہ سکھا کے سید اے نوں تیر لنگ سبھ چور کرا سیانی

کلام ہیر با سہتی

خون بھیڑ دے پچھے مار لیئیں اجڑ جائے جہان تے جگ سارا
تیرے بھائی دی بہن نوں کھٹن جوگی ہتھ لائے مینوں کی بکارا
مینوں جھلڑے تدھ نوں کرے سیدا آکو ایئے پائی پی کیہا آرا
پھریں کبر ہنکار دے نال لدی تیرے نال کرساں دیکھی مالک سیلا
ہتھوں جوگی انھے جل چرسے ڈٹے کیکوں کیتے پوتے مانگ یارا
میری بھنگ جھاڑے اھدی ٹھنگ بھنان سیال سارا دشمن ادھو یس لیلیا
سڑں کھوسے کے چونڈیاں تیریاں نوں کن نال پیرا دے خوب چھارا
وارث شاہ پناہ منگ رب کولوں ان آئی وگا ڑتے کرے کارا

کلام سہتی با ہیر

کجل پوچھلا گھت کے وچ نیناں لفاں کنگھی لا اندر بناؤنئیں
زیور عاشقاں نوں کھلاونی ہیں نت ویڑھے وچ چھنکاؤنئیں
ٹھوڈی ہیٹھ گلیسے تے پائیکے خال خونی راہ جاندا مرگ پھاؤنئیں
پیچھے وند ہن ہی بناؤنئیں کسے گل توں نہ شرماؤنئیں
تیر لکھرا پایکے پٹ دالا کونجاں گھت کے لادنا لاؤنئیں
نال حسن گمان دے پلنگ بہہ کے چوپریدی کھیڈن جاؤنئیں
نویں عشق بازار دی کھیلنے نی نت نویں ٹنگا رناؤنئیں
مرداں ہن خوبان دے ترنجناں دی خاطر خوش کرکے نوں لیاؤنئیں
تیرے نال جو کراں گی جگ ویکھے جیبے نبنے لوتیاں واؤنئیں
نیریاں ٹپیاں مکھ پلمان زلفاں چھلے گھت کے رنگ بناؤنئیں
بانکی پھب بیندی چولی بافتے دی تے تھیر دیاں الیاں پاؤنئیں
کنہاں نخریاں نال بھرماؤنئیں اکھیں پا سرمہ مٹکاؤنئیں
گل ونٹا لوہیر دندا سڑے دا زری باد ریٹ بناؤنئیں
لواں ویس تے ویس بناؤنئیں لویں پھیریاں تے گھر کاؤنئیں
نال جوگیڑے اکھیاں مانئیں ساڈے نال توں ہی چپکاؤنئیں
حکم کرنی ہیں سیالاں کھیڑیاں تے بڑی آہنوں جھیل جاؤنئیں
ویکھ جوگی نوں مار رکھدے گلدھاں ویکھیاں دوستوں آئن وچ
ایس گل وچوں تینوں لبھنا کی وارث شاہ داعذر کہاؤنئیں

کلام ہیر با سہتی

بھلا کو ایئے سانگ کیوں لاؤنئیں جیھی بوڑھ کیوں ہی بناؤنئیں
لگی وچ تے ہنے کٹاؤنئیں سر پٹے گاند کیوں لمیتیاں لاؤنئیں
ایڈی لکد نیاں کیوں گل کریں سیدے نال نکاح پڑھاؤنئیں
بھلا جوگی نوں ہی بھرماؤنئیں تے جبھ کیوں ہی لکاؤنئیں
ہن جوگی نوں کوار بھنڈاؤنئیں منگیاں تے کھ دیا توں آؤنئیں
وارث شاہ دے نال اٹھ جاہ اوّل کیہاں ہی جھجار تاں وچ

گرفتن سہتی جوگی را

سہتی سنو لونڈی ہتھ بگڑ موہلی جیندے نال چھڑ سیدیاں چار دوڑ
گرد آن ہوئیاں نوں اگ جوگی ڈھاہ گھیو نیس راوڑے وں

کھپر سہیاں توڑ کے گرد ہویاں تے ہالیوے سوہے سالوے نوں
اندر ہیر نوں واڑ کے مار کنڈا باہر کٹیے نے لٹ باوے نوں
اندروں پلنگ تھیں ہیر پکار کیتی کیوں ماریوے کھنڈ ماوے نوں
انہاں کٹ کٹ مار کے بار کیتا جویں کھلی کٹے چاوے نوں
گھڑی گھٹری ناؤں کوار لٹیا انہاں تکیاسی اس لاوے نوں
وارث شاہ میاں نال جھلیاں دے ٹھنڈا کیتا نے اس اتاوے نوں

زدن سہتی جوگی را

دوہاں پٹ لنگوٹڑے پکڑ موہلی کالے ویکھ کے سنڈیاں سوہنیاں دے
ماہلر پیا میدان وچ گھوکیاں دی گھسے ویکھدے ڈھنے تو ہنیاں دے
انہاں پٹ باہڑے کے چوڑا پھاٹ کیتی کٹ نال گھٹر ونجیاں گھٹنیاں دے
الان وانگ دوالڑے باجھ مسٹ جھٹے وجد ماس دی ہڑ وہنیاں دے
جویں نواب حسین خاں نال لڑیا آبو سمند وچہ چوہنیاں دے
وارث شاہ فقیر حیران ہویا لشکر جھل پئے جھالے لوہنیاں دے

مقولہ شاعر

رانجھا کھائی کے مار پھر گرم ہویا مار یا بھوت فتور دے نی
ویکھ پریدے نال خم ماریا ئے اس فرشتے بیت معمور دے نی
کمر بجھ کے پیر نوں یاد کیتا لاثی نعت پیا ملک غفور دے نی
ڈیرا بخشی دا ملک لٹ لیا فتح پائی پٹھان قصور دے نی
جلدوں نال ہکور دے گرم کیتا دتا دکھ انگھا تنور دے نی
وارث شاہ جاں اندروں گرم ہو یا لالیاں چھٹیاں تاں تنور دے نی

زدن جوگی سہتی و کنیزک را باغصّہ

دونویں مار سواریاں ٹور دے نے پنج ست پہوچیاں لڑیاں سو
گلہاں مٹکے چولیاں کجے لیراں مکل بھج کے لال کراڑیاں نیں
نالے توڑ چھجے کے پکڑ گتوں نے دونویں ویہڑے پچھ بھنویاں نیں
مشک ڈوڈے چولیاں کچھ تمیاں پھڑ وانگ پتنگ اڈایاں سو
کھوہ چونڈیاں گلہاں تے مار بداں ڈوہوں دمڑہ نکالیاں سو
جیہا رچھ قلندراں گھول پیندا سوٹے چھٹر بس لانچایاں سو
کیتے تنگ کھو کے پکڑ گتوں نے دونویں باندراں وانگ نچایاں نیں
جوگی واسطے رب دے بس کر جا قسماں انہاں سو ویں نے پایاں نیں
بہت اس چھنال نوں ٹھاکیا میں ٹلی ندیاں سیس ہر لایاں سو
وارث شاہ میاں پھڑ کے چور وانگوں دونویں پکڑ حضور منگایاں سو

فریاد کردن سہتی و کنیزک و جمع شدن زنان برای حمایت سہتی

انہاں چھنڈیا ہال لکار کیتی پنج ست منٹنڈیاں آ گیاں
وانگ کابلی کتیاں گرد ہویاں دو دو علی الحساب لگیاں

اوتھاں مار کے دھاک کے رکھ گئے گھروں کڈھ کے طاق چڑھا گیاں
وانگ لشکراں آن کے گرد ہویاں فتح پا کے قلعہ چھڑا گیاں
بازتوڑ ملیوں لا ہیوے نے معشوق دی دید ہٹا گیاں
اگے دیسی نواں پھر تو ہویا دیکھو پھر کڈھ کے تیل پا گیاں
صوبیدار تغیر کر کڈھیا نے وڈا جوگی نوں واعدہ پا گیاں
اگے ٹھوٹھے لوں جھوڑ دا خفا ہوندا اتوں ہور دھپڑ پا گیاں
دبکے دیکے سٹ پلٹ انہوں ہتھ اجڑا مضبوط لا گیاں
نال ٹکریا سے پاس بیٹھا باہوں پکڑ کے رتناں اٹھا گیاں
ہائے چیر چھنڈے جدا کیتے دوئی اگ تے اگ لگا گیاں
جھڑی گل دا خوف انجھیڑ دینوں سوئی کیتیاں لکھوں نوں آکھ گیاں
گھروں کڈھ ادوڑی تے سٹیا نے کڈھ جنتوں دوزخیں پا گیاں
وارث شاہ میاں وڈا سحر ہویا پریاں جن فرشتے نوں لا گیاں

مقولہ شاعر

گھروں کڈھیا عقل شعور گیا آدم جنتوں کڈھ حیران کیتا
شداد بہشت تھیں رہیا باہر نمرود مچھر پریشان کیتا
جیہڑے عقل سن یار دے ویکھے دے سبھے کھوہ کے چا نادان کیتا
سجدے واسطے عرش توں ہیٹھ ڈیگے جویں رب نے ردّ شیطان کیتا
جوگی عاشق سی عشق دی ہٹیا نال اک پل وچ چھیران کیتا
وارث شاہ حیران ہو رہیا جوگی جویں نوح حیران طوفان کیتا

کلام جوگی با ہیر بدرد

ہیر چپ بیٹھی اسیں کٹ کٹھے ساڈا واہ پیا نال ڈوریاں دے
ایتھے گل کو چھیدی آن وچی جوگی لیا سی نال نہوریاں دے
اک ان گئی دو چا دبن گیا اوک مارے نال ٹکوریاں دے
اساں منگیا انہاں نے دان ڈھتا مینوں ماریا نال ڈنگوریاں دے
اوہ دیہاڑا ہتھ نہ آوندا ئے لوک دے رہے لکھ ڈھنڈوریاں دے
شرم رکھو تھسے مینوں دے بدلے منڈیاں ماریا نال بھوڑیاں دے
دھیاں ٹھا چیاندیاں نال ڈاہڈیاں دیاں کی ہتھ آون نال تروڑیاں دے
وارث ڈاہڈیاں دے اسوں سٹ ڈھیہیں ہتھ لگے سب کمزوریاں دے

ایضاً کلام جوگی

رانجھا آکھدا رنا نے بھیڑ جھیڑے نال مکر فساد دی کلاندی جی
دریاں نے دغے چھیڑ کھاہد رناں گولیاں ٹھیراں بلاندی جی
مکر بن کھاہدے گھراں کیا ندے سالے کم کیتے جٹاں چلاندی جی
انت گلاں مار کے ہٹ بیٹھے گئے زور جوانیاں بلاندی جی
پہلاں کھابیاں نے پنجڑ ول کتھ تا کچھیں گھٹے مکر ہلاندی جی
نالے گھت موہا مینوں کسیوں نے بھنے ہتھ جوں ڈکرکے کھلاندی جی
کھاہدی مار پر ہتھ آئی فند ڈھیر کیتے ولاں چھلاندی جی
وارث شاہ اللہ دا آسرا ہے جیہڑا کم سارہے وچ ساندی جی

پریشانی جوگی

دھیاں ہوندیاں رونیگا آ ملے ربا میلکے یار دچھوڑیاں کیوں
میرا رڑے جہاز سی آن لگنے لا نگے فیر مڑ بوڑیا کیوں
جھاکا دیکے باغ بہشت والا پھیر جنگلاں دے وچ بوڑیا کیوں
اساں باغ بہشت وچہ بیٹھیاں نوں پھیر غیب دا چا چپوڑیا کیوں
کوئی اساں توں بڑا گناہ ہویا سانوں فضل اللہ دے توں موڑیا کیوں
وارث شاہ عبادتاں چھڈ کے تے دل نال شیطان دے جوڑیا کیوں

ایضاً مقولہ جوگی

گھروں کڈھیا بہت حیران ہو یار ربا فیر میں ایس گھر کدوں وڑساں
مشہور ساں ہیر نوں لین آیا مڑ سکھنا وطن کی وڑساں
بانہہ گدھ آیا ایس کم آیا سو وانجیا جا کس ہتھ پھڑساں
رہیا اک اکلڑا یار باجھوں میں تاں جھوڑ اکت دا مرساں
پچھے شہر بسیا میریاں بھابیاں دا باجھ بابلاں کی کیڑھ پاندا کرساں
پلے دم ناہیں دیاں جا کمانوں بناں معاملے چڑھ جہاج چڑھساں
سب شرم رسول مقبول تائیں نبی لاوسی تاں ہمی لگ کنارے وڑساں
اکے بیٹھ کنارے میں چلہ کٹاں اتھ صوفیاں تے ذکر حق کرساں
مدد پیری ہیر دے آن ملے نال سنگ دے گئے جھنگ وڑساں
من وچ جو میں آتے ورد تیرا وارث شاہ ورد دن رات کرساں

مقولہ شاعر

آہیں مار دا حال پکار داسی کرے کہو تاں گل دل آپانی
جوگی روئے سر پٹ ڈلائے متھے لکھیاں قلماں آ دتیاں تی
مینوں رب باجھوں تاہنگ کوئی بھی سبھ ڈنڈیاں عملاں نے ٹلیانی
ساڈے دیس تے ملک سانجھ ٹٹی ساڈیاں قسمتاں جنگلیں چلیانی
جتھے شینہ بمکن شوکن ناگ کالے بگھیاڑ کھٹن ٹیت چلیانی
ہیر ہیر کر دا زار زار روندا اساں تگاں سینے فراق دیاں ٹلیانی
جیکر ہیر آ کے ہتھ ایس ویلے تاں ہوندیاں گلاں سو کلیانی
چلہ کٹکے پڑھاں کلام اوہدی پھیراں جھیاں آن اوکلیانی
کیتیاں محنتاں عاشقاں ڈھکا جا گے راتاں جاگ دیاں میں کلیانی
وارث شاہ محبوب دے وید کارن سانوں مصیبتاں جھلیانی

مقولہ شاعر

رانجھا وردا ماریا ویکھ حالت روندا کردا سی پیا وچ جھات میاں
روندا کا سنوں ہیر بتالیا دے پنجاں پیراں دی ہتھ لا پیاں
لاوردا لکار توں ہیر پنجیں تیر اوور دھوے دکھ تاب میاں
بالناتھ دے چیلڑا ہوئیں توں تمھ گیاں نال لاپیاں

جھڑے پیر دا ورد ہی تدھ نوں جی کر او سدا الله دن جاپ میاں
جنہاں آسرا زور نہ مان کوئی مدد گار ہے تنہاں دا آپ میاں
زور اپنا فقر نوں بلد آیا بالناتھ میرا گورو باپ میاں
وارث شاہ بھکھا بوہی روئے میٹھا وے انہاں نوں وقت اسراپ میاں

بددعا دادن جوگی

رانجھا بہت بددعایاں دیوندا سی ہتھی مس سانوں گج ماریائے
مدد کرن جے آن کے پیر پنجے بدلہ لواں میں وپکاریائے
ایس ہیر دے واسطے لے ترلے گھر وسدا اساں اُجاڑیائے
بھائی بھابیاں نال جا وی رپایا اساں وطن تے دیس وساریائے
ساڈا وس چلدا اگے رتی نال عاجزاں قہر گذاریائے
تھک ہٹ کے انت نس ہار رہیا وداع ہون تے گھت ہاریائے
کن پاڑ کے مندراں پالیاں ایس عشق تھیں جھگڑ نہ ہاریائے
وارث شاہ مینوں ملے ہیر جٹی ایہو جیو وچ سخن وچاریائے

رجسٹری کلام باندی بطعن شدہ

توں جوگیا جوگ دے بھیس اندر کیہا جوگ دا ماریا گھے وے
جھڑے ڈھڈ دا آسرا رکھدے نیں اوہ پر نک کے چھڈدے ہک ہی وے
ٹھگباز دا انت خراب ہوندا ٹھگباز جہان دا سگ ہی وے
تسبیح گل اندر عاصہ ہتھ پھڑیا تیرے بد فعری تھانڈی پک ہی وے
ایسے راہ جوگ دا ہیں جج گیا توں جیہڑا تدھ نے چلیا وگ ہی وے
تیرا لوجہ نہ جوگ دا اوہ سبھ کوئی توں تے دوڑ یا جاوندا ٹھگ ہی وے
انہاں جوگیاں مرزوں کیوں باناں جو فقر دے واسطے اگ ہی وے
تیرا لوجہ جی جوگ دا اثر ہوندا قدم چھپدا تدھ دے جگ ہی وے
مونہوں چلیاں دا نوندا ذکر ہوندے دل وچ لطیف اگ ہی وے
عزت دسنوں ملی گی وارثا اوئے جیہڑا جوگ دا لوجہ سلگ ہی وے

کلام جوگی بدل خود

کرامات لگا کہے سحر سکھوں جڑھاں کھدیاں مونہوں چٹ سٹاں
فوجداراں ہیں دیاں پھوک لگاں کسے ملک نوں جج کے پٹ سٹاں
جن بیر جے باہوٹاں آن مینوں کھدر قصور کیتے کٹ سٹاں
پار ہووے سمندروں ہیر بیٹھی جتگاں نال سمندر نوں پھٹ سٹاں
دہوائیں ہور پے لگا جھکے تڑاں سیفی ٹونے کامنا نال جتن سٹاں
نال فوج ناہیں پکڑ گوارنیوں تتے چڑھے نال گن گٹ سٹاں
حکم ربدیاں ہیں کال بھجاں مگر لگ کے ذرت نس جٹ سٹاں
جیکر ہیر ملے تاں ہیں جیوناں ہاں نہیں جگر دا خون لٹ سٹاں
جت ٹھٹ تے پھٹ بدھ من تاں کوئیں قول سیاناں دے سٹاں
وارث شاہ معشوق جے ملے خلوت سبھے جیوڑے دکھ پلٹ سٹاں

رفتن جوگی بطرف کالا باغ و نشستن او در مراقبہ میگوید

دل فکر نے گھیریا بند ہو یا رانجھا جیو غوطے لگ کھا بیٹھا
اکھیں میٹ کے سدا دھیان دھریا چاروں طرف دے بوہے لا بیٹھا
اساں کیہ کیتا رب سچ کرسی ایہ آکھ کے ویل جگا بیٹھا
باغ ہرا ہویا اوس ویلڑے جی جس ویلے دھونی رما بیٹھا
جدوں اگ تے وسپنے تار دتا تدوں چھال دی جھونپڑا پا بیٹھا
ہتھ لائیکے سانس چڑھا وار کوئی دو دا امنتے ہے آ بیٹھا
ہتھ سمرنا گل وچ پا مالا ساری انگ بھبوت رما بیٹھا
اٹھے پہر وچار تے سوچ اندر کدی چپ تے کدی گم لا بیٹھا
اوتھوں ہو نجھ دھواں سر چاڑیا کالے باغ وچ ہیر مچا بیٹھا
وٹ مار کے چار وہی طرف اچی اوتھے لگناں خوب بنا بیٹھا
بھڑکی اگ جاں تاؤ نی تا کیتا عشق مشک دے وچ کے جا بیٹھا
پھل آن لگا اس باغ تائیں جدوں چوٹ نقارے تے لا بیٹھا
طرف یار دی خیال دوڑا اوسو اتے رب نوں دلوں بھلا بیٹھا
وچ سنگھنی چھاں دے لا تاڑی وانگ بگلے تپسیاں آ بیٹھا
چھاں سنگھنی تاک کے سٹ بھورا وانگ مچھیاں ڈھاسناں لا بیٹھا
وارث شاہ اس وقت نوں جھوردا سی جس ویلڑے اکھیاں لا بیٹھا

تجویز جوگی با دل

رانجھا دلوں تجویز بنا کے تے وانگ سادھواں چپ چپا رہیا
کدی بھکھی تے شام تپ پون بھکی سدا برت نہی چپ چپا رہیا
کدی اٹھ تے سانس گرانس تپ نوں کیسی جوگ جھٹی جھٹ لا رہیا
کدی ننگیا نوانگ لکھ بو لے ڈنڈے ستھریا نوانگ وی جا رہیا
کدی مست مجذوب بلٹ ہو ستھرا الف سیاہ متھے تے لا رہیا
وارث شاہ ہی یار دا غم اونہوں اوسے نام دا ورد پکا رہیا

مقولہ شاعر

میٹ اکھیاں کھیاں منگی تے گھتے جلیاں چلہ وچ ہو رہیا
دسویں دوار تے سانس چڑھا کے تے کدی وانگ سادھ کھلو رہیا
وچ یاد خدا دی محو ہویا کدی بیٹھ رہندا کدی سو رہیا
پیراں آپنے بان تہیں حکم کیتا بچہ جا تیرا غم کھو رہیا
کرے عاجزی وچ مراقبے دے دن رات خدا تے رو رہیا
خاراں گھت کے ذکر تے فکر دیاں میلاں دلدیاں سیاہیاں دھو رہیا
نیولی کرم کر دھ دا اگن تپ نے چد کری ہوم ستر وچ چھو رہیا
وارث شاہ نہ فکر کر مشکلاں دا جو کچھ ہووا سی سو ہو رہیا

سیر نمودن دختران و ہمنشینان ہیر و رجعہ در کالا باغ

روز جمعہ دے تے بنجاں نوں ڈرکیتی ٹر نکلے کنک اریلیانے — جویں کونجاں ڈار آ لے باغیں رہن گھوٹ ٹیتے اُڈھ ویلیانے
دھمکار بگی لتے دھرت لُبلی چھٹے پاسنے گربھ گیلیانے — ویکھ جوگیدے تھل وچہ آن وٹیان کچہ یاں ٹلکدیاں وچہ حویلیانے
وانگ شاہ پریاں جھنجھن چھنکن وٹے ترنجن نال سہیلیانے — وارثشاہ ہو شناک جوں کُٹ لینے عطر واسطے ہٹ چنبیلیانے

خراب نمودن دختران آتشکدہ جوگی را

دُھواں کھولکے رولکے سٹ کھپر توڑ سہلیاں بھنگ کھلاریانے — ڈنڈا کونڈا بھنیاں حقہ سنے نیچے سبھی گھت کے لدیاں ماریانے
دوڑا سیالہ تے پوست اٹیم گگڑ پھول چھال کے پٹیا ڈاریانے — صافہ سنگی چمٹا تے کھنگ بگی ناد سمرتا دہوپ کھلاریانے
جھیا ہو بجھ باز اردا پھول کوڑا باہر سٹیا چھان پساریانے — جوگی مسخرا خوب بنا دتا کھوتا باندراں وانگ وچاریانے
کرن ہیلوا ہیلوا مار ماہگا دیہن دھیر یا تے کھلی یاریانے — وارثشاہ جوں لُلاں پنجاب لئی توں جوگی دی سد اُجاڑیانے

گریختن دختران از خوف جوگی

قلعہ دار نوں مورچے تنگ وجھکے شب خون تیار ہو بھجیائی — تراہ توپ دے جاں دہاڑ نوں ڈھینہ چھٹے اٹھ دوڑیاندے منی گجھیائی
ہتھ گرڑ کے پھاہوڑی مارنے نوں مگر چوہڑ دے سادہ جوبن کھجیائی — لئے بھوت کا قافلہ کہاں چلیا گالیں بینڈ امول نہ جھیائی
سبھے نس گیاں اک ہی باقی جاسوئیں چڑی تے آد جھیائی — ہائے ہائے منڈے ماہی جانا میں پری ہیکڑ آدھوت نبھیائی
تگی ہو بیٹھی سٹ سرز لیو سبھا جان دے واسطے تجیائی — ملک الموت عذاب دے کری تنگی پردہ کسو دا کدی نہ کجیائی
اُلوں ناد وجائے تے کرے نعرہ اکھیں لال کر کے مونہہ گجیائی — وارثشاہ حساب دے بچی یکڑی صور حشر دا ویکھ کے بھجیائی

فریاد کردن قولاں پیش جوگی از زدن او

کڑی آکھیا مار نہ پھاہوڑی وے مر جاؤں گی ہل پوایانوے — کوکے پاہوڑی پاہوڑی مار جانوں کُھ لئیں میاں مستانیانوے
عزرائیل جا آکے بہو تو وے نہیں چھڈ دا نال بہانیانوے — تیری ڈل ہی دیو دی اہیں کی یاں اک لت لگی مر جانیانوے
گل دس مینوں جیہڑی وسنی آں تیرا لے سینہ وڑا جانیانوے — تیرا بھید نہ کسے دی گل دستاں میں تاں قسم قرآن دی کھانیانوے
میری چاچی دی ہیر جو یار تیری جا او سنوں حال سنانیانوے — سارا حال تیرا سانوں ہی معلم آیا حال تھیں نہیں بگانیانوے
تیرے سجھ سینہو ٹے جا آکھاں کتنیں او سدی جا نیکے پانیانوے — جو کجھ کے سو کجھ جواب گھتاں دیئے او سدا ہی اشانیانوے

پیغام دادن جوگی قولاں را بطرف ہیر

جوگی ہیر دا نام سُن آہ مارے مُونہوں رو نکے ایہہ سوال کیتو
والنّازعاتِ غرقاً پڑھ کے باب سارے اِذا زلزلت حکم فی الحال کیتو
دنیا بیگ ویسے مگر جوں ہیں غلزئی ڈیرا لُٹ کے چا کنگال کیتو
چا صدر رہا ہوئی کھیڑیاں نوں ہر طرفاں تے جھیوال کیتو
چھڈ ٹھٹھیں سیال تے دیہیں ہاہی وچ کھیڑیاں دے آن حال کیتو
جاں میں گیا ویہڑے سہتی نال رلکے پھڑ کے چور لنگوں بےحال کیتو
گھاہ بیلڑے اندروں پٹ جانے جدوں رانجھنے نال وصال کیتو
جس دن دی کھیڑیاں چا آکوں رانجھے ول نہ پھیر خیال کیتو

جا ہیر نوں آکھنا بھلا کیتا سانوں حال تھیں چا بےحال کیتو
چھنڈا سیاہ سفید سی عشق والا اوہ گھت مجیٹھ غم لال کیتو
طلا کندنی اگ دے تاء دیکے چا اندروں باہروں لال کیتو
فتح آباد جا دتو ہی کھیڑیاں نوں بھاہ رانجھنے دے ویرلاں کیتو
اساں علع خزانوں ترسایائی وچ جگ دے چا پامال کیتو
نادر شاہ توں ہند پنجاب پھڑ کے ہیر آپ اوہ عین مثال کیتو
تینوں ملے درگاہ تھیں ایہہ بدلہ جیہا ظالمے تدمیں نال کیتو
دتوا اپنا سوز تے شوق ستی وارث شاہ فقیر نہال کیتو

خلاصی یافتن فتح لال از جوگی و رسانیدن پیغامہائے رانجھا پیش ہیر

کڈی اپنا آپ چھڑ نٹھی تیر غضب دا جیونوں وچہ گت پائی
کھیڈن گئی ساں نال سہیلیاں دے مینوں اپنا بھید اس دسیائی
گھروں ہار کے موٹھیاں کڈھیائی جا کا رڑے باغ وچ چھپائی
ایس حسن کمان نوں ہتھ پھڑ کے آئین وانگ تیر کیوں گت پائی
دینہہ کھلا اوہ پنڈوارہ ویکھے راتیں رگنے تارے اکّ سائی

سچ آن کے ہیر دے کول ہتھے حال جوگید آکھوں کے دسیائی
چھڈ ننگ ناموس فقیر ہویا رب روند اکدی ہے سیائی
اونہوں مندے دے عشق نے سار دتا گر اقہر داوس نے دسیائی
نہ اوہ مرے نہ جیونے نکل سکے پھاہی عشق دی چا اوہ پھسیائی
وارث شاہ دن ٹٹے مینہ وانگوں نیر اوسدے نیناں دو سیائی

کلام ہیر با قولاں

گڑے ویکھ رانجھیٹے نے کچھ کیتا بھید جوگی دا کھول سنائی
رسم ایس جہان دی چپ رہنا مُونہوں بولیا جو سو ماریائی
جنہاں عشق دے ضبط نوں ضبط کیتا انہاں عاشقاں وچہ پکاریائی
مینا خبریاں بھید زبان ونّا انہاں قید کر پنجرے ڈاریائی

منصور نے عشق دا بھید دتا اونہوں ترت سُولی اُتے چاڑھیائی
طوطے بول کے پنجرے قید ہوئے اوہیں بلبلیوں اگن سنگاریائی
عاشق ہو جس عشق اظہار کیتا اونہوں پھیر میدانے جھاڑیائی
کہیا قُم باذنی شاہ شمس اوہدا اُلٹا ہی چم اُتاریائی

یوسفؑ بول کے باپ نوں خواب دسی انہوں کھوہ دے ہیٹھ وچ پا لیا نے
وارث شاہ قارون نوں سنے دولت ہیٹھ زمین دے چا نگھار یا ئے

کلام قولاں

چاک ہو کے کھولیاں چار داسی جلوں فرسد اجیتھے رکھیا سی
اسدی نظر دے سامنے کھیڈ دیسیں ملک اوسدے باپ دا ویسیا سی
آپ ساہوری دوہٹری ہو بیٹھی تد ان جا کے جوگو چہ دسیا سی
آیا ہو فقیر نال ڈٹی ہنی گرا قہر دا اوس تے ڈسیا سی
مار جھلیاں نال حیران کیتا تدوں کالڑے باغ نوں نسیا سی
پچھادیہ نا ہیں ماری جا منگی نی بھید عشق دا عاشقاں دسیا سی
ڈولی چڑھسیں تاں وار توں چھپ گئیں تدوں ملک سارا تینوں ویسیا سی
جدوں سیں نے کوچ دا حکم کیتا تنگ تو برا لفرنے کسیا سی
جدوں روح اقرار اخراج کیتا تدوں جا قلبوت وچہ دسیا سی
آپ کڈھ کے گھنڈ بے گوین ہوئی اونہوں کی جواب دسیا سی
رمزاں نال او گل سمجھا رسیا تیتھوں سخن کوئی نہ رسیا سی
اجھڑے ٹوئیں سوادھ حفظ توں ہے وارث شاہ نوں پیر دسیا سی

کلام ہیر با قولاں

ہیر آکھدی سمجھ توں گل کڑیے رانجھے مارنے کیڈ فساد کیتا
رناں سگے چا بھید کھلاریا سو زرد عشق دی قرن چا لا دکیتا
چالا دس کے کھیڈ شطرنج والا رانجھے اپنا شاہ برباد کیتا
جتھر امرغ سی بھید دی قید والا ہو ہا اوسا کھول آزاد کیتا
اگے بھیت دا اک وجود آہا ہن رانجھے اہل ولاد کیتا
وارث ہیریا کی رانجھے دی عقل تائیں جس دا ذوق بہا پیدا کیتا

کلام قولاں باہیر

رانجھا وانگ ایمان شراب پانے جدا ہو کے پنڈ تھیں باہر رہیا
انہاں تیریاں جٹ نوں قتل کیتا چاک ہو کے کھولیاں چار رہیا
توں بے کھیڑیاں دی نہیں چوہدرانی رانجھا ردینگے تکراں مار رہیا
انت کن پڑا فقیر ہو یا گھت مندراں وچہ اجاڑ رہیا
اونہوں ڈر نہ دیہن تیں ستر خانے تھک ہٹ کے انت لوں ہار رہیا
تینوں[1] چاک دی آکھدا جگ سارا اوہیں اوسنوں مہنا مار رہیا
شکر گنج مسعود مودود وانگوں اوتھے نفس دی حرص نوں مار رہیا
ساجناں نال توں کلے ٹھیل بیڑا کے وچہ ڈبا کے پار رہیا

[1] تینوں چاک دی الخ اس شعر میں مصنف نے اہل بصیرت کے لئے ایک عجیب ہی طرح کا سمجھوتہ رکھا ہوا ہے۔ وہ یعنی اے مسلمان! تو بھی اپنی زندگی میں ہوسیار ہو یعنی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب ہے تم کو چاہیے کہ محمد صلعم جو امت کا سچا راہنما اور چاک یعنی بھیڑو ہے اسکی بے درمانی سے کنارہ کر۔ کیونکہ فرماتا ہے داعیاً الی اللہ اللہ تعالے کی طرف بلاتا ہے وہ جیٹر بکری ضرور ہلاک ہو جاتی ہے جو اپنے پاسبان کی واز کو سن کر کانوں میں روئی دے کر خاموش ہو رہے ۱۲۔ (مجبوب عالم عفی عنہ)

جھڑا دجناں ڈھول سی فرج گیا اے شرم دیناں پیار رہیا ‖ وارث ننگ ناموس غ رہے اوتھے جتھے عشقدا الگ بازار رہیا

کلام ہیر باقولاں

عاقی ہو بیٹھے اسیں جوگیوں جا لالکے زور جو لاوناہیں ‖ اسیں حسن دے ہو مغرور بیٹھے چار چشم دے اک تک لاوناہیں
لکھ وڑتوں لاوناہیں اساں ہیماں رنجہ آوناہیں ‖ رنجھ دیکھے یار پہاڑ تیوں سیدا رانجھنے نال لڑاوناہیں
ساڈے قول نے کجھ اعتبار ناہیں سیتا رام نوں من آوناہیں ‖ کھلا بلکا ندا شان وکھائیکے تے جوگ جٹاں دے خوب رلاوناہیں
رانجھے کن پڑائیکے جوگ لیا اساں جیہ جوگ نے لاوناہیں ‖ وارث شاہ اوہ باغ وچہ جا بیٹھا اساں حاصل باغ دا پاوناہیں

کلام قولاں باہیر

عاقی ہو کے کھیڑیاں وچہ ٹریئیں عاشق حسن دے وارثی جٹیئی ‖ پچھانت نوں پونا ہو وچسنوں جھگا اوسدا کاسلو ٹیئی
جھڑا دیکھ کے لکھ تہال ہو دے کیجے قتل نہ ہان پٹیئی ‖ عاشق ہجر اوکر جانیئی دلوں نہ دسار کے سٹیئی
ایہ عاشق دیل نگور دیئے ڈھول الیوں بہت سٹیئی ‖ جوان حسن کٹیو توں توں حسن دونے نت نال جو الیسوں ٹیئی
الیس حسن وانہ گمان کریئے جہان بلا کدی جان بٹیئی ‖ ایہ جوبنا نت نہ ہووناہیں ہیر یار دے ہوکے چٹیئی
دعوی نیس نے کھڑیاں ہولڑیئی تیر مارکے جہاں مٹیئی ‖ لٹے ہیر وسارئیے نہ صبا کدی ہوش دی لکھ پرتیئی
جنہاں کونت بھلا یا پچھتر انے لکھ بولیاں ہیں دیاں کھٹیئی ‖ اٹھ جوگی نے جائیکے ہو حاضر الیس کم وچہ ڈھل نہ سٹیئی
ٹھی چاک بلائیکے طوطر نیوں پچھ گنگی رنز سٹیئی ‖ وارث شاہ گی کھائیکے کیدو دوں جیسا کھائیے وسدا کھٹیئی

خوشامد ہیر پیش سہتی!

جو میں شدا ہاں ماس جادگن طالب میں سہتی تے یا دندی ہیر چھیرے ‖ کریں بخش تقصیر معاف میری ہیر چٹیاں نے نال میرے
رہبر ڈھونڈھ کے بکڑ فرقہ یا بناں ٹادیاں تم نہ ہون پھیرے ‖ بندہ ہار تقصیر گنا ہگار یا شافی حشر نوں پاپنجہ رسول پھیرے
بخشے نت گناہ خدا سچا بندے لکھ گناہ دے بھرن بیڑے ‖ ہیر کہے تے سہتی نے گھڑی گھڑی اوہ باد دسے نت پھیرے

سلہ قرآن مجید میں تو اہل بصیرت کے لئے ہر نشہ دت میں عبرت در نصائح کے جز زخار بند ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو قرآن شریف سے واقف ہیں اور ہیر کے عاشق ہیں اُن کے لئے وارث رحمۃ نے ان دو حرفوں میں نہایت عمدہ ہدایت فرمائی ہے۔ یعنے حمد الٰہی سے اول شخص مطلب یہ ہے کہ دعا کے بعد گناہوں سے مغفرت کرنے والا تو خدا تعالےٰ کی بیفرمانی سے منزم کرنا چاہئے ۔ (محبوب عالم عفی عنہ)

توبہ تائب نصوح دی کراں بی بی باجھوں تساڈے اسانوں کون بیڑے
وارث شاہ منا وڈا اساں آندا ساڈی صلح کرائیگا نال تیرے

کلام سسی با ہیر

اساں کسے دے نال کجھ نہیں مطلب جے پائیے خوشی ہو رہیئے
لوکاں مہنے ملے بے پتی کیتی ملے شرم دا اندریں ڈُب رہیئے

غصے نال پیوال پیکان وانگوں ساڈے جسم تے تیر کھلو رہیئے
منہ اگھاہ زبان نہ انیر پاتوں نہیں ملدا سی مر سہاگ جی رہیئے

جیتے انت دی سسا دا داغ لگے نہیں منہ اسفید جے دھو رہیئے
میرا تدھ دے نال نہ جیوڑ لدا ہتھ بدھے غلام جے ہو رہیئے

ہیر پیر پچھڑے سسی نہ منے لکھ لکھ میلے انت نہ ہو رہیئے
وارث شاہ نہ سنگ نیں رنگ آوے لکھ وچ کسنبھ ڈبو رہیئے

عجز ہیر پیش سسی

ہیر آکھ جناب وچ عرض کیتی نیاز منداں دی ایہہ بخش مڑ غو لیانی
کیتی سبھ تقصیر معاف تیری دونا بول جو تینوں بولیانی

نہیں جا دی پانچ نوں چھڈ کے وہ دا تکدا سانگ جو بولیانی
قولاں ہتھ سنہیوڑے اوس گھلے تیر نال نیاں مجھ لیانی

میرا کم کر گل لے باجھ تساں جو کجھ آکھسیں میں تیری گولیانی
ہجے پیر وڈا اوڑی بھین میری تینوں اٹھی گھول گھمولیانی

گھر بار تے مال نہ حکم تیرا سبھے تیریاں ٹہلنیاں گولیانی
میرا یار آیا چل ویکھ آیئے پی ماردی سیس نت پولیانی

فاطمہ ثانی دی چوک لیا بھر چکیاں ٹھنڈیاں چھولیانی
جس ذات صفات چھڈائی چھڈی میرے واسطے چاریاں کھولیانی

جے تدھ قدیم نیاز میرا جسن چڑھیاں کواریاں کھولیانی
وارث شاہ گمان دے نال بیٹھا نہیں لدا مار دا بولیانی

کلام سسی با ہیر

سلہ نصوح کی توبہ بڑی مشہور ہے لیکن از روئے لغت نصوح کے معنے توبہ خالص کے ہیں چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ تَوبَۃً نَّصُوحًا یعنے اللہ کے سئے توبہ خالص کرو وہ توبہ جس کے بعد گناہ نہ کیا جاوے ۱۲۔
لیکن نصوح ایک آدمی بھی ہوا ہے۔ اس کا قصہ بھی مشہور ہے۔ ایک بادشاہ تھا اسکی کئی رانیاں تھیں۔ رانیوں نے اپنے نہلانے والیاں لونڈیوں بھی ہوئی تھیں۔ نصوح کی شکل و شباہت بھی ہو بہو خوبصورت عورت کی طرح تھی۔ کیونکہ یہ خنثیٰ تھا۔ کوئی شخص اسکو مرد نہ کہتا تھا۔ اس نے درخواست کرکے پردہ سرائے میں نوکری کر لی۔ اور رانیوں کو نہلاتا تھا۔ اور اپنی شہوت کو سرانجام دیتا تھا۔ مدت گذر گئی کسی نے معلوم نہ کیا کہ یہ مرد ہے۔ ایک دن ایک رانی کا ایک ہار گم ہوگیا۔ بادشاہ کو اطلاع دی گئی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ تمام لونڈیوں کے کپڑے اتار کر تلاشی لی جائے۔ اس حکم کو سنتے ہی نصوح کانپ گیا کہ اگر میری تلاشی لی گئی تو میرا مرد ہونا ثابت ہو جائیگا۔ اور میں مارا جاؤں گا۔ اس پر نصوح نے اللہ تعالےٰ کے آگے سربسجود ہو کر توبہ کی۔ توبہ منظور ہو گئی اور بغیر تلاشی کے ہار دستیاب ہو گیا۔ نصوح نے وہ کام چھوڑ دیا اور اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف ہو گیا ۱۲
(محبوب عالم نکوی مرحوم)

پیا لعنت دا طوق شیطان دے گل اوہنوں رب نہ عرش تے چاڑھنا ایں
اسیں جیوں دی بیل گو ایٹھے دت کراں سیونا پاڑنا ایں
لگے جوگی نوں مار کر دیا ایں ہن مکر کی پر تنت پاڑنا ایں
غرض واسطے آکھے پوچ ہیں غرض باہجھ کوئی کسی یار نا ایں
گھر بار نوں جا جواب دے توں مور آکھ کی سیج رنتار نا ایں
جھوٹھ بولیا جنہاں بیاج کھادی تنہاں وچ بہشت نہ وار نا ایں
سالوں مارے بھیڑ لپٹیا نوں چاڑھ سیج اُتے جھنوں چاڑھنا ایں
توبہ نصوحا جے مہوں لج لال تک وڈھ کے گلے تے چاڑھنا ایں
گل سمجھ جہان بے مطلبی اے باہجھ مطلبے ہانگ پکار نا ایں
میرے نال نہ وارثا بول لویں متے ہو جائے کوئی کار نا ایں

ترلہ ہیر پیش سہتی

آ سہتیے رب دا واسطائی نال بھابیاں مٹھڑا بولئے نی
کم بند ہووے پردیسیاں دا نال ہیر دے گنڈھ نہ کھولئے نی
پیراں واسطے کم کر سمجھ نی بی جان کھولئے دا نہیں تولئے نی
چل نال ہیرے توں بھاگ بھریے میل کر نیں رب چہ رولیے نی
کدیں ہیر تے رانجھے دا میل ہووے دکھ ہند دھو پوچھ چا کھولئی
رانجھا ہیر دے نال جے آن میلیں تینوں میگا یار موہ لئے نی
ہوئی ہیر ویڈا اوڑی شہد بانلے نے ہر بشیر وانگ گھولئے نی
مطلب واسطے شوہدیاں شاعراں وی کیا سی سمجھ مہولئے نی
میرے کم دی شرم ہے سبھ تینوں صلح کار ہو رب رلئے نی
جوگی چل منائیے باغ وچوں ہتھ بنھ کے مٹھڑا بولئے نی
جنہاں رب خدا اِیدے کم کیتے وچ جنتاں لین جھولئے نی
وارث صدق یقین دا پکڑ کنڈا پورا نال حسنات دے تولئے نی

راضی شدن سہتی برہیر

جویں مسجدی قضا نماز ہووے راضی ہو شیطان کبھی نہ چاہئے
جویں مال چرائے باز کدے ہو وچھا شاہ خوشی نال چاہئے

سلہ بیاج دینا لینا بڑی سخت گناہ ہے۔ ابن مسعود رضہ نے کہا لعنت کی رسول خدا صلعم نے کھانے اور کھلانے والے سود پر۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گواہ اور کاتب پر بھی لعنت ہے۔ ابن مسعود ہی راوی ہیں۔ کہ سود خواری کے تہتر دروازے ہیں۔ سب میں کم درجہ (دوزخ میں جانے کے لئے) یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔ عبداللہ بن سلام کہتے ہیں۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے ایک درہم جو سود سے ہاتھ لگتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔ جو کہ حالت اسلام میں کرے۔ سود خوار قیامت کے دن اسطرح کھڑا ہو گا جیسے کسی کو شیطان نے مخبوط کر دیا ہو۔ جیسا قرآن پاک میں ہے اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ الخ ابن عباسؓ کی روایت میں آیا ہے جب زنا اور سود کسی بستی میں ظاہر ہوتے ہیں تو وہ لوگ عذاب الٰہی اپنی جانوں کے لئے حلال کر لیتے ہیں۔ ۲ سلہ گھٹ تولنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ کئی قومیں گھٹ تولنے کی سزا میں ہلاک کی گئیں۔ جب حضور انبیاء مدینے میں تشریف لائے تو دیکھا وہاں کا کیل نہایت اخبث تھا تو یہ آیت اتری وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ اے گھٹ تولنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ۔ (محبوب عالم نکوی)

تویں سہتی نے جیو وچ خوشی ہوئی دل نوں اچھلا اچھلا کے
جاہ بخشیا سب گناہ تینوں تیرا عشق قدیم نوں سجدا ئے
ٹاہ ٹاہ کر کے ہسنی ہس پئی چڑھیا دم سی حسن دے وچدا ئے
وارث شاہ چل یار منا آئیے ایتھے نواں کھاڑا اچدا ئے

مقولہ شاعر

سہتی کھنڈ ملائی دا تھال بھریا چا کپڑے وچ لکایا ئی
اتے پنجے روپے سو رو کے رکھے جا فقر تے پھیرا پایا ئی
اساں وچہاں بہشتیاں بیٹھیاں نوں تاں دوزخے دا کتھوں آیا ئی
سہتی بنھ کے ہتھ سلام کیتا اگوں ہول جواب نہ پایا ئی
بہت منتاں سہتی دیاں ویکھ کے تے رانجھے یار ادھی بھر پائی
اشراف پٹھان تے مغل سید سب خاک در خاک رلایا ئی
جیہا وچ نماز وسواس غیبوں عزازیل بنا لے آیا ئی
جدوں آ وندی جوگی نے وہ ڈٹھی پچھاں ہٹا مکھ پھلایا ئی
طلب بیچ دی وگیا آن جھگڑا یار دا آخری دے رین آیا ئی
رانجھے دیکھیا ہتھ تے تھال چایا پلو گھت کے پردہ پایا ئی
عامل چوٹ تے چوہدری جٹ حاکم سماں محرمی آن دکھایا ئی
وارث شاہ مغرور نہ ہوویں ہرگز کالا مکھ شیطان کرایا ئی

مقولہ شاعر

جدوں خلق پیدا کیتی رب سچے بندیاں واسطے کیتے نے سب پسارے
بادشاہ مومن تے خان دیوان رہندے مومن نگار رنگ دے بارے
آپو اپنے پنتھ وچ آن لٹے سبھو دے سد انت وچ من نہارے
ایہا مول فساد دا ہویا پیدا جنہاں سبھ جگت دے مول ہارے
آدم کڈھ بہشت تھیں خوار کیتا اینہاں دانیاں مرن ہی بہارے
ایہ کرن فقیر چا راجیاں نوں انہاں راجے راٹ نے سبھ بارے
قرآن کتاب وچ ملک جنت اندر زمین آسمان تے چند تارے
اک ساہ اک سنت اک پیر مرشد اک من اک نت جوں فلک تارے
رناں چھوکرے جن شیطان راول کتا ککڑی بکری اٹھ سارے
جنہاں کیتیاں جھگڑیں پہاڑ تے جھبر سب موئے اک نت اوہ وی سارے
اسیں ہاں بیزار اس شیرنی توں اساں چھڈیا ملک جگ نہارے
وارث شاہ جو نہر وچ سمجھ گل آکھیاں وچ نے عیب بھارے

کلام سہتی

سہتی آکھیا پیٹ نے خوار کیتا گندم کھا بہشت تھیں کڈھیا ئی
آکھے رب فرشتے جو کنک دا دانہ نہیں کھاونا حکم کر چھڈیا ئی
ایہ ویکھ شیطان بھی مرد ہویا نام نال وی برا کر چھڈیا ئی
آئی میل تے جنتوں پلے دھکے رستا آس امید اوڈھیا ئی
ولا تقربا ہذہ الشجرۃ نالے مور تے سپ نوں کڈھیا ئی
جان بجھ کے نافرمان ہویا رب چا درگاہ تھیں دسیا ئی

پڑھکے علم نہ کیتے فرد جہوں کیہاں مکر دی راہ اڈیائی
سگوں آدم نے حوا نوں خوار کیتا ساتھ اوس دا ایس نہ چھڈیائی

جوگی پاس نہ عملدی پاس تیرے جھنڈا مکر فریب گیں گڈیائی
وارث کیہ دا اساں نہ برا کیتا ایویں نام جہان تے ڈیائی

کلام جوگی باسہتی

کاہنوں حق حرام نہ بولنی ہیں نال منہ توں منہ بجال ہوئیں
اکناں رب رسول پچھان لیا خدمت فاطمہ وچ بحال ہوئیاں
اک کرن بازار وچ بیٹھ پیشہ لیکھ لکھڑے نے خوشحال ہوئیاں
انہاں کیہ کہن کہیا رب سچے ایہ کیسے دے نال کدساں ہوئیاں

مندا کرن دی ہے سدا کار انہاں بیہہ فضیاں نکھصال ہوئیاں
اک چنگیاں بیبیاں ستر داراں گھر بیٹھیاں وس نہال ہوئیاں
اک پھرن جگ کتیاں وانگ ہرجائیاں پھرن لاکھ جھلاں فال ہوئیاں
کہرن نہ وچ قرآن آیا رناں وارثا بہت جنجال ہوئیاں

کلام سہتی باجوگی

سہتی آکھدی جوگیا مکریا وے اساں کدی نہ ٹھٹھڑی بھار کڈوے
اکناں شوق شراب دے منہ کجے اکناں سکھنی ہتھ پیالڑے وے
اک دجو صاحب کمال ہوئے کیتے زہد فقیرڑے جالڑے وے
اک کدا حال تے قال رکھن اک کردے رنجھ وبالڑے وے
اک اٹھ کے رانتوں جاگدے نیں اکناں ستیاں وقت ٹالڑے وے

راہ رب رسول دا جہاں جنہاں پھڑ آن ٹپھڑے چالڑے وے
اک رمز توحید دی بجھ گئے اک کر کہانیاں وار لڑے وے
اک منہ لوتھڑے تھچے جنہاں پھوک موالڑے بالڑے وے
پھر دے گھراندی آن کنسولیئے زلفاں پلمیاں کرڑوالڑی وے
وارثشاہ جو مرد خدا دے نیں سدا خلق توں رہن نرالڑے وے

مقولہ شاعر

اماں حوا نوں نہمتاں لاونا ئیں جے ادہیوں منہ کیوں اڈیائی
لکھ سامنے آیا سی ابلیس نوں جوں نہ وچ جی اس گڈیائی
بناں علمے مرد بھی گدھا ہوندا آکھ رن بن علم دے گدھیائی
فرقان وچ فانکحوا رب کیہا جدوں حق رسول نوں سکھیائی

اساں کیہ دیناں نہ برا کیتا ایویں نام جہان تے ڈیائی
بناں ہد دے عورتاں مرد دو نویں لشکر وچ قرآن دے ڈیائی
پھرن مرد انگراں وچ ادھ چھڑ راہ راستی کتوں نہ لدھیائی
وارثشاہ زمیناں کاں رحمت پیدا جنہاں جہان چھڈیائی

کلام جوگی باسہتی

عقل لکھیا نے گھٹ عورتاں دی بوہ مرداں نوں دس کی دا اہمیانی
سر کپ تے نال سلواہنے دے ویکھ ناں نے کیتیاں خامیانی
رناں وین نے دُنی دا راہ مارن تیلی مکر فریب حرامیانی
رناں مکر کیتے نال مرسلاں دے کی دستاں میں مچ خوامیانی
ناہیں علم تفسیر دی توں واقف گلاں کر بن بلنتے تساہیانی
مرد ہین جو رکھدے بیٹے دے سر چاہڑیاں انہاں نے کامیانی

رناں دینیاں نال جو گلاں کیتیاں لجے کھوج توں وی ہین لگامیانی
دتاں مکر فریب دیاں تیلیاں نے راہ جاندیاں پاندیاں دامیانی
جنہاں نہیں واہری نک کن پاڑے کون بھریگا تنہاندیاں جامیانی
ناقص عقل تے دین ہے عورتاں دا نبی پاک جیہاں کہیا جانیانی
جدوں نک تے دم اخیر ہووے تدوں ہوندیاں آن سلامیانی
وارث شاہ کی گھٹنا انت وتھاں جنہاں ونجیاں ویکھ تماہیانی

کلام سہتی با جوگی

جس مرد نوں شرم نہ ہووے غیرت اوس مرد توں چنگیاں ہمیانی
گھر عورتاں نال بہاونا ئے شرم دینے تے ستر دیاں ہویانی
نال اپنے حق ہمراز ہویاں ساتھ اپنے سنگ سوہیانی
اکناں شرم حیا دی ہین چادر اکنیں نال نہ ہین بے نیویانی

رن جیہڑی نہ اس ہمسرتائیں نال حُسن گمان دے جیویانی
اک حال تھیں مست گھر بار اندر اک ہار سنگار وچ چھیویانی
گھر وسدا عورتاں نال سوہنا جہیں رُت اندھیر ڑی ہویانی
نیچے انگلیاں ہون نہ اوجیہاں وارث اچیاں سبھے اک نیویانی

کلام جوگی با سہتی

وفادار نہ رن جہان اُتے لادی شیر دے نک دے چھتھ ناہیں
جوگی نال نہ رن دی اُٹھے توں نہ روز روز تھیں چڑھے اگتھ ناہیں
نامردی وار نہ کے گاؤں لے تے گانڈو اندی کائی ستھ ناہیں
بُرے نال نہ نفع نکوئیاں دی ابھلے نال بُرا کجھ ستھ ناہیں
اساں حق کہیا تینوں بُرا لگا حق آکھنے دا کوئی ستھ ناہیں

گدھا نہیں کمی لدکھٹ خوجے لتے کھمریاں دی کائی کتھ ناہیں
یاری سوہندی نہیں سہاگناں نوں رنڈی رن نوں پھبدی نتھ ناہیں
بے فائدہ انہاں توں یاریاں دی اکرم شرم حیب انتھ ناہیں
بھلاں جھگڑیاں دا ہوند قدر اوتھے جتھے سینیاں ٹھوریاں ہتھ ناہیں
وارث شاہ اوہ آپ ہے کرتہارا انہاں شنگیاں دے کجھ ہتھ ناہیں

کلام سہتی با جوگی

جنہاں جتیاں تہاڈے نام رکھیں اُتے کہیں شیطان دی بھین میاں
چھڑ چیڑیاں نال ایہہ مرد دے جی سر صدقہ جان کر دیہن میاں

میاں تیریاں نال ویاہ سوہن اُتے مرن تے سوہندے بن میاں
گھر بار تے زیب دے ہین زینت نال تریتاں ساک تے سین میاں

کیتا رب نے زمین آسمان پیدا جوڑا جن سورج زمین میاں
ایہ تریتاں سجدیاں رُتی نے لاتے دلاندیاں وی تے لیتیں میاں

ہویا حکم قرآن دے وچ نازل گل شئی خلقنا زوجین میاں
وارثشاہ ایہ جوڑنان جٹ دیتے لاتے مہربانی دیاں ہین میاں

کلام جوگی باسہتی

سچ آکھ رَنے دھم پایائی تساں بھوج راجہ تیتیں گٹیا جے
کورو پانڈو اندی گل گئی کھوہنی مار تساندے سبھ کھٹیا جے
جوکوئی شرم حیا دا آدمی سی نے مال تے جاندے پٹیا جے

دھنسر مار یا بھیت گھر یدے تھیں نے لنکے دا منوں پٹیا جے
امام قتل ہوئے کربلا اندر مار دین دے دار نی سٹیا جے
وارثشاہ فقیر نے نس آیا پچھا اوس دا کا سنوں گھٹیا جے

کلام سہتی باجوگی

تینوں ٹھگ ہنکا ہے جو بنے اخاط تے نرگسینوں لیاونا ہیں
ہون تریتاں نہیں تے جاگ لگے دت کرنے جاگ تے آونا ہیں
اساں چھپیاں گل سدایاں ہیں ساتھوں اپنا آپ چھپاونا ہیں
جاک سدکے بل خ تھیں کلہ چھڈ دل آکھ کی مونہوں کہاونا ہیں
کڑیاں ہتھ سینہ ہورے گھلیونی کی اساں تھیں سچ پچھاونا ہیں
ننگے فرض تے سہت دو ہالشاں حسینین ٹرچا لیاونا ہیں
ایہ نماز نہ چھٹی پیغمبراں توں فرض وزن بجانہ لیاونا ہیں

جنہاں جتیاں تہاندے نام رکھیں آپ نوں عوت بناونا ہیں
دال مرنیاندے تیرے دال سحر رچ وانگ توں نظر پاونا ہیں
کرامات تیری اساں لبھ لئی اوہیں شیخیاں پیا وکھاونا ہیں
ان کھاونا نہ جگے کدھو وانگوں کدی شکر بجانہ لیاونا ہیں
شیطان شیطونگڑے یار تیرے ساتوں مکر فریب وکھاونا ہیں
یاد ربدی وچہ نہ محو ہویوں اوہیں خلق نوں گھوُ وکھاونا ہیں
چھڈ بندگی چولڑے پھڑے چالے وارثشاہ فقیر سداونا ہیں

ا جن لوگوں کا خیال ہے کہ امام حسین علیہ السلام عورت کے عشق میں شہید ہوئے ہیں وہ لوگ امام عالیمقام کی جناب میں سخت گستاخی کرتے ہیں۔ اگر امام موصوف عورت کے پیچھے قتل ہوئے ہیں تو ان کو شہید کیوں کہا جاتا ہے۔ بلکہ وہ تو حرام موت ہوئی۔ معاذاللہ یہ امام حسین علیہ السلام پر بہتان عظیم ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ امام موصوف محض دین اسلام پر قربان ہوئے ہیں۔ اسی لئے ان کی شہادت پر اجماع امت۔ بلکہ امام صاحب نے امت محمدی کو رسول اللہ صلعم کے بعد یہ دوسرا سبق دیا ہے کہ جب دین اور دنیا کا مقابلہ ہو تو دنیا کو چھوڑ کر دین کو اختیار کیا جاوے خواہ جان بھی مال بھی اولاد بھی جاتی رہے۔ اگر دین رہا تو سب کچھ رہا۔ ایسے پاک لوگوں کے حق میں ایسی گستاخی سے اللہ بچاوے ۱۲

ب پیغمبر تو اللہ تعالے کے مخلص بندے تھے۔ اس واسطے اُن کو ضروری تھا کہ اپنے مالک کا حکم مانتا کیونکہ وہ اللہ تعالے سے ڈرتے تھے۔ آج وہ زمانہ ہے کہ بندے بندے ہی نہیں اگر بندے ہوتے تو ضرور بندگی کرتے۔ بندگی نماز کا نام ہے۔ جو نماز نہیں پڑھتے وہ بندگی ہی نہیں۔ کلمہ گو مسلمانوں کو چاہیئے کہ اگر قرآن کا حکم ماننے سے عار ہے تو میری سے نماز کا حکم سمجھ کر نماز پڑھیں ۱۲

(محبوب عالم نگری مرحوم عفی عنہ)

کلام جوگی

باغ چھڈ گئے گوپی چند جیہے شداد فرعون وہا گیا۔
آدم چھڈ بہشت دے باغ نٹھا بُھلے وچ گنک لئی کھا گیا
نمرود تے شداد جہان اُتے دوزخ اتے بہشت بنا گیا
مال دولتاں حکم تے شان شوکت سکھا سروں منڈا گیا
نبی خاص حبیب خدائے دا ئے اُمت عاجزی نال نبھا گیا
مویا بخت نصر جیہڑا چاہڑ ڈولا سچے رب نوں تیر چلا گیا
تیرے جیہاں ہوتاں لکھ ہویاں آپو اپنا پھیرڑا پا گیا

نوشیرواں چھڈ بغداد ٹریا اوہ بھی اپنی وار لنگھا گیا۔
فرعون خدا کہا سکے تے موسیٰ نال اشٹنڈ بنا گیا
قارون نے رل اکٹھیاں میلکے تے بجھ سر تیے پنڈ اٹھا گیا
سلیمان سکندروں لا سبھے ستاں بھوئیں تے حکم چلا گیا
عزازیل تکبری خوار کیتا سنتے پھٹک دے اڈنگ لگا گیا
حضرت صالح شیخ صنعان جیہے حضرت زکریا تن چرا گیا
وارث شاہ اوہ آپ ہی کرنہار اسر ہند بانسے گلا آ گیا

کلام سہتی

پنڈ جگ ٹاندی کیہی پھول میٹھوں دے اسخرا ہیں گند تا باولا وے
اتے رکھیا کی ہے نذر تیری گنے آپنوں بہت و نا ولا وے
کی روگ ہے کا سدا ایہ باسن جا ندوں س کھاں سوہنیا ساولا وے

اساں اک سال ہی بھال آندی بھلا دس کھاں کیہے ولا وے
دے تے بناغ جا پدی ذات تیری چھڑے یا چھوٹہ تھیند طولا وے
سچ نال سبھ کم نباہ ہوند وارث شاہ نہ ہو وو نا ولا وے

کلام جوگی

لگے لوکاں نوں بہت ڈراوندی ہیں مُن ایس فقیر نوں گھوسیا
اسیں سیدھا اولیا فقیر سچے اساں ہوہ وچہ جھوٹوں لوٹیائی
جو کجھ فقر آکھن سو کجھ رب کردا ایہیں جوگی نوں چا ڈڈو ریائی
تا بنزناں ذلتاں دیس تیر رکھیں شرم فقیر قصوریائی

کرامات دے قہر دا نام ہے نے کہیا گھتیا آن وسو ریائی
کریں چاوڑاں جھگڑیں نال مستی اجے تیک انگاں نوں کھوریائی
اتے پنج پیسے لال روک ہے کہے گھنڈ چاولاں دا تھال لوریائی
پہلاں قول ہیری دے برلگے تے وارث شاہ فقیر نوں جھوریائی

کلام سہتی

گر تیرا اندے تہاں باز چھٹا جاچڑیا دانہ تپا لوں نس

انہاں گھلیا انب انار وکھین جا لگائی ایہن کچا لوں نوں

کھلیا پھل گلاب انوٹھیا وی جا چڑھے تخت سماؤنانوں
اُنہاں جوہر لایا فلک دے تے لٹا یا سوتے دے چاؤنانوں

نذر بجھ نلیوٹی رلوائے دیں شیرنی جا مٹھاؤنانوں
خچر پوانے چالڑے کرن گگول اساں پچھاتیا لنگیاں والیانوں

کر بندگی رنڈی کشف پا ویں جانی نہ نصیب جھگڑاؤنانوں
لعنت بندی جھوٹھیاں ظالماں تے رحمت سچیاں خصہ بیاں والیانوں

بھیڑا نو چوں توں اُوٹھ سچا نا میں چنگا جانا میں کھنڈ ابانانوں
رنڈ بنے ناہیں دعوے گھیا تا تیرے جیہو بھنا دیندے تاؤنانوں

جھوٹا آہندیاں تم آونیئے چوراں لا لیتے ٹھگاں ہلاؤنانوں
جانن سار کی کھنڈ تے لڈواندی جہڑے کھان اُبالکے آلوانوں

جٹڑے پھاڑے توں نہ ٹھیوں میں جاندی تیریاں چاؤنانوں
اک ملکدیو چہ اسیں لبھ لئے چلخور حرام نوالیانوں

گھر بار توں مارکے چکٹ دئیں تیرے جیہاں جھگڑاگانوانوں
وارث شاہ تنور وچ دب بیٹھا کملا کھلیار ننگے سالوانوں

کلام جوگی

جاہ کھولکے ویکھ جو صدق آوی کیہا شک نے اپنا پایو ای
کیہا اساں سے رب تحقیق کر کے کیہا آن کے مغز کھپایو ای

جاہ ویکھ وسواس بھی دور ہووی کیہا دور درا آن مچایو ای
شک مٹے جو تھالنوں کھول ویکھیں اجے تک کی آن پھیلایو ای

سُنل دُور تے او کمر راہ جاپے بھلا آکھ کیوں بھار اُٹھایو ای
وارث شاہ میاں قول دے آیوں ایتھے آکے قول بھلایو ای

دیدن سہتی طشت را

سہتی کھولکے تھال جاں دھیان کیتا کھنڈ چاول انڈ تھال ہو گیا
چھٹا تیر فقیر دے معجزے دا اوچوں کفر دا جیو پرو گیا

جھڑا چلیا گل یقین آیا کرامات نوں ویکھ کھلو گیا
گرم غضب دی آتشوں آب آیا برف کشف دی نال سمو گیا

جس نال فقیراں دے اڑی بدھی اوہ اپنا آپ وگو گیا
اویں ٹھنڈیاں ماریاں کیا لیکھا اوس کھوہ لیا اوہ رو گیا

مرن وقت ہویا جھوٹھ خصم لیکھا جو کوئی جیہاں جھب نے چھو گیا
وارث شاہ جو کیمیا نال چھویا سونا تانبیوں تے ہی ہو گیا

عاجزی کردن سہتی بخدمت جوگی و عذر کردن

مٹھ بھنکے کورنشاں کرے سہتی دل جان تھیں چیلڑی تیریاں ہیں
اساں ماں نہ باپ نہ بھین بھائی نہ کوئی خصم نہ کسے سہیڑیاں ہیں

لے تاثیر زمانہ بھی ایک عجیب چیز ہے کوئی زمانہ ایسا تھا کہ بندہ اپنی تمام عمر بندگی اور زہد اور اتقا میں گذار دیتا اور لذات شہوانی کو دور کر دیتا مگر پھر بھی جناب الٰہی کی رضا بمشکل حاصل ہوتی تھی۔ آج وہ زمانہ ہے کہ بندگی تو کجا پانچ بنا اسلام کی پابندی بھی نہیں۔ اور لذات شہوانی بدستور۔ پھر بھی وہ لوگ زبدۃ العارفین اور لوگوں کے حشر کے ذمہ دار اور مشہور ہیں۔ سبحان اللہ (ذکی مرحوم)

کراں باندیاں وانگ سبھا خدمت نت پاوندی ہاں گی پھیر پائیں　　پیر سچڑا اساں تحقیق کیتا نال صدق مریدنی تیر پائیں
اگے جھلکے بول نہ بول مٹھی ہن حق حکایتاں چھیڑ پائیں　　تیرا شان شوکت نالے فیض دولت اج تولیا گھٹ نہ چھیر پائیں
اساں کسے دی گل نہ کدی منی تیرے اسم اعظم کفر دل پھیر پائیں　　اک فقر اللہ دا رکھ تقوے ہور ڈاہڈا مٹھی سبھے ڈھیر پائیں
مینوں کشف وکھا کے موہ لیا تیرے عشق فراق نے گھیر پائیں　　پوری نال حساب نہ ہو سکاں وارث شاہ کی کراں گی شیر پائیں

کلام جوگی با سہتی

گھر اپنے چا چوا کرکے آکھ ناگنی وانگ کیوں شوکدیں نی　　نال جوگیاں مچلا بائی ایں جے جٹ انگوں ڈی کی بھوکدیں نی
جدوں بھج جھیڑے تھک ہٹ رہیں جا پنڈیاں نال تے گوکدیں نی　　کاڑھ گالیاں نے نہل باہنی گھن ہولیاں اسا نتے کھوکدیں نی
بھلو بھلی جا ڈھٹھوئی عاشقاں دی انگ تاں تے نرچ کیدیں نی　　وارث شاہ توں پچھے بندگی نوں رچھا سار قلبوت وچ جھوکدیں نی

عجز سہتی

سانوں بخش اللہ دے نام میاں ساتھوں بھلیاں ایہ گناہ ہویا　　کچا شیر پیتا بندہ سدا بھلا دھر توں آدموں بھلناں راہ ہویا
آدم بھل کے کنک نوں کھا بیٹھا کڈھ جنتوں حکم فنا ہویا　　شیطان استاد فرشتیاں دا بھلا سجدیوں کبر دے راہ ہویا
اللہ سچ نبی برحق میاں ایس قول دا رب گواہ ہویا　　ڈھوں سوچ بھلا قول دے ڈریا جس جھڑکے انت فنا ہویا
قاروں بھل زکوٰۃ تھیں شوم ہویا وڑ داوس تے قہر الٰہ ہویا　　بھل زکریے لئی پناہ رکھ آرے نال دو چیر دو پھاہ ہویا
حضرت شیخ صنعان نے سور چارے کھنڈ سوفی العود تباہ ہویا　　عملاں باہجھ درگاہ وچ پین پولے لوکاں وچ میاں وارث شاہ ہویا[۱]

کلام جوگی

گھر بیکڑے بڑی ہوا تینوں تیاں چھوہیاں نال الگو ٹھیاندے　　انت سچڑا چ ہی نیز تیگا کوئی دیش دا سلے جو پٹھیاندے
جیتوں لیا اساں نے صبر کیتا نہیں جا بنی دا ایہ گھو ٹھیاندے　　جٹی ہو فقیرا ندیناں وچ جس چھینا بھیڑ لوٹی نال گھو ٹھیاندے
اوڑک کچھ گھسیٹ کے لنگ گھڑے آئیں عشقدا رہ ہرو ٹھیاندے　　نال آکڑ دے گلاں آکھدیں نی سخن مونہ جھوٹھیاں موٹھیاندے
سانوں بولیاں مار کے نندیں نی منہ ڈٹھیونی کملاں جو ٹھیاندے　　وارث شاہ فقیراں نوں چھیڑ دیں نی ڈٹھے معجزے عشقدا و ٹھیاندے

[۱] ہیر پڑھنے والے اس شعر پر نظر کرتے تو ہو نگے ۔ لیکن خدا جانے کیوں وہ عمل کے سو بخشش کے امیدوار ہیں ۔ (محمد عالم مکری)

عاجزی سہتی

ساڈوں بخش گناہ تقصیر ساری ساتھوں چنگ چنگیر دے بھگڑے نی
یوسف بھگڑے حُسن دا مان کیتا سو تراٹیاں نیال لگڑے نی
فقر قہر کر دے عیباں والیاں تے جدوں فضلے جبور اڑ جھگڑے نی

بھابیاں عیب کی ڈٹھا سی اوہ سفید است وسنوں کھوہ وچہ چلگے نی
ولی بلعم باعور جیہے زہد کر دے اک گل توں بھلکے رنگڑے نی
پھڑیاں دامن پاک رسول دیاں وارث شاہ دے عقد کھلگے نی

مقولہ شاعر

کے جہاندیاں سب حمائتاں نی حق تہاندا خوب مقبول کیتا
میتھوں سنی توں کیلئے سہتیئے نی جھیڑا توں کیوں بے مقبول کیتا
کدھر پتھروں ڈاچی رب سچے کرامات پیغمبری مول کیتا

جدوں مشرکاں آن سوال پایا تدوں چن دو ٹکڑے رسول کیتا
خاطر نبی دی سبھ تحقیق ہویا اندر شان قرآن نزول کیتا
وارث شاہ جاں کشف دکھاوندا تدوں جٹی نے فقر قبول کیتا

کلام جوگی بسہتی

پھریں فوجدی بھری تے سان چڑھی آ ٹلیں نی سنڈیئے واسطائی
میں بھی عشق بچے نہیں چاریاں سن ہتھ پکڑ کے کھنڈیئے واسطائی
مرد مار کئی جنگ پانی ماں تنیئے گنڈیئے واسطائی
اتفاق دیبال فقیر ملے ہیر سیالدی جھنڈیئے واسطائی
آکھیں سبھ دانی چروال تیرا چل جھوم تے گنڈیئے واسطائی

مینوں سار کے عشق کباب کیتا سڑ گیا ہوں لنڈیئے واسطائی
لیا ہیر نوں ترت مراد پاویں کیتے تو درشنی منڈیئے واسطائی
بخشے سبھ گناہ تقصیر تیری لیا ہیر نوں ننڈیئے واسطائی
کوئی ہور فساد جگاونا میں انے بھاڑیئے سنڈیئے واسطائی
وارث شاہ سبھ جلیبڑ ہنیول لاہ دیئی کھنڈیئے واسطائی

کلام سہتی

جو کچھ تسیں فرماؤ سو جا آکھاں نی اج بن بخشیں چیلڑی ہیاں میں
تیری پاک زبان دا حکم لے کے قاصد ہو کے آن کھلوئیاں میں

تینوں ہیر جی بھلکے برا بولیا بھلی وسری آن وگوئیاں میں
پہلاں سخن اولڑے بولکے تے شرمسار شرمندڑی ہوئیاں میں

کھاہ روٹیاں باغ وچہ رکھ ڈیرا لیکے ہیر نوں غدمتے ڈھوئیاں میں
وارث شاہ دے حجرے صاف کیتو نہیں مڈھ دی وڈی بدخوئیاں میں

آرزو نمودن جوگی پیش سہتی برائے حصول دیدار یار غمخوار یعنی ہیر

لیا ہیر سیال جو دید کرئیے تینوں واسطہ رب دا سہتیئے نی
ایتھے دیر لگاوندی واہ ناہیں ایکم ہے جب دا سہتیئے نی
تینوں چاڑھے ہار سنگار روانی ہیر اجہو طلب دا سہتیئے نی
آیا نظر نہ یار دلدار میرے وچھڑ گیا ہی جب دا سہتیئے نی
کھائی عشق دی ہٹیاں مینوں بو دب ذب دا سہتیئے نی
لگی جاوندی رُت بہار والی کھیڑ پھل گلاب دا سہتیئے نی
بناں لہراں کھتیاں واقف نے وگڑیا کم نہ پھب دا سہتیئے نی
سگویں ہیر وکھا دیئے آن اکھیں مینوں عشق غضب دا سہتیئے نی
ہیر کالجا سڈیا تیر نیناں عاشق جان بلب دا سہتیئے نی
دیس چھڈیا چھڈیا بھین بھائی ڈٹھا حال نہ ب دا سہتیئے نی
تیرے باہجھ وسیلڑے اوجھڑ رسد ہارلہ نہ لبھدا سہتیئے نی
وارث جچ دے جیڈ ثواب ہوندا راضی کرس قلب دا سہتیئے نی

قبول کردن سہتی فرمان جوگی را

ہنے سوہنی موہنی ہنسرانی مرگ موہنی جاگے کھلنی ہاں
پیری پیری دیکھ مُرید ہوئی تیریاں جتیاں تھے چلنی ہاں
مینوں ملے مراد تاں جوگنی ہاں کر بخشاں ایتھوں ملنی ہاں
اوہدے نام دا شوق ہی وی نے راتیں اگ سیج کباب تلنی ہاں
تیریاں کریاں عظمتاں ویکھ کے میں باندی ہو کے گھر انوں چلنی ہاں
دلوں صاف ہو کے تیرے پیر پکڑے ہُن ہو مُریدنی چلنی ہاں
ایس عشق مراد خوار کیتا تُوں ملنگ تے میں ملنگنی ہاں
وارث شاہ کر ترک برائیاں دی دربار اللہ دا ملنی ہاں

کلام جوگی با سہتی

سُن سہتیئے نی گھر پا نئے ہون کواریاں ڈھاک مروڑیانی
حق گراں پیراں نے اوہ بولن گلاں جنہاندیاں رب نے توڑیانی
جنہاں خیر فقیراں تھیں ہتھ روکے انہاں کی نی بولتاں چھڈیانی
تیریاں کیتیاں تیاں سہتیئے نی وارث شاہ ہوواں سبھ موڑیانی

کلام سہتی

گلاں کرن سُندی نہیں جالکا ئی صورت فقر اگے نہ کریا ہیں
سون بہن آرام حرام ہویا دکھ باہجھ مراد دے جریاں ہیں
آتش ہجر بلوچدی جگر اندر ٹھا کریں نیاں تیری ٹھریاں ہیں
خانہ ربدا جو صورت فقر دی ہے حکم فقر دا سر تے دھریاں ہیں
اُٹھے پہر کھاندی غوطے جان میری ہے تو وہر تیری بیڑیاں ہیں
نال عاجزی عجز نیاز ہیرا مرشد طلب مراد دی کریاں ہیں

اگے فقر دے ہاں میں بتی ہو ٹل جو ہے سو کرنیاں میں | جان مال سارا وارث شاہ دا گھر جد فقرتوں صدقے کرنیاں نیں

کلام جوگی با سہتی

رکھ سہتیئے اپنی جمع خاطر تیرے یار نوں رب ملاوسی نی | ایسی اک پڑھاں عظیم سیفی نال جادواں قوتاں آوسی نی
ساڈی عاجزی عجز منظور کرسی رب تینوں یار دیواوسی نی | تقوے اک دا رکھ لئے سہتیئے نی رب چا سبب بناوسی نی
سیاں کولھے پندھ اک گھڑی اندر رب دیاں انواوسی نی | نال فقراں دے کری برو بری جی ہتھو ہتھ دکھیو لبھاوسی نی
مڑی گھراں نوں پیر سلام کرکے گلاں ہیر نوں جا سناوسی نی | وارث جیہا کریئے تیہا پالیئے پیش ازل دا لکھیا آوسی نی

کلام سہتی با ہیر

سہتی جائیکے ہیر دے کول بہہ کے بھیت یار دا بہہ سمجھایا ای | جنھوں مار کے گھروں فقیر کیتو اوہ جوگیڑا ہو کیکے آیا ای
اینوں ٹھگ کے نہیں چرایا نی ایتھے آن کے رنگ وٹایا ای | تیرے نیناں نے پکڑ ملنگ کیتا منوں اوسنوں چا بھلایا ای
اوہ بھی کن پڑائیکے آن لتھا آپ ہیڑی آن سدایا ای | آپ ہوئی زلیخا دیوانگ سچی اوہنوں یوسف دیوانگ بنایا ای
دتے قول قرار وسار سارے آن سیدے نوں کنت بنایا ای | ہویا چاک پنڈولی خاک رلے تجھے لاہ ننگ ناموس ونجایا ای
دیندار مواس ہو دیہر بیٹھا لیندے دار بن آکے آیا ای | گالیں دے کے وہڑیوں کڈھ اسنوں کل میلیاں نال کٹایا ای
ہو جائیں نہال جو کریں زیارت تینوں غوث چا وس ملایا ای | زیارت مرد کفارت ہے عیب سندی نور فقر دا ویکھنا آیا ای
جھانک لائیکے گن پڑواپوں نیناں نوں لئے غضب کیتوں جا لیا ای | لکے مار جاسی لکے تار جاسی ایہہ مینہ اینا وند آیا ای
بچے اوہ فقیر انھوں ہیر کٹیئے ہتھ بنھ کے جنہاں بخشایا ای | جنہاں زور فقیر اندیاں نال کیتا گھاٹا تنہاں نے بھانئے پایا ای
وچ باغ کالے ڈیرا مار بیٹھا دلوچہ تیرا دھیان الایا ای | تو نے وہڑیوں کڈھ کے دھکے تا ہوڑا وچہ پروہنہ دا لایا ای
واگ ریچھاں نڈرے جاہ ایتے فوجداراں نوں بن آیا ای | لگے جائیکے کو رنشاں بہت کیں تیتے تدھ دے واسطے آیا ای
عمل فوت تے وڈی ستار بجلی کہیا بھیل دا سانگ بنایا ای | وارث قول بھلائیکے کمیڈ ہوں کہا نواں مخول بنایا ای

کلام ہیر با سہتی

ہیر آکھیا جائیکے کھول اکل اوہدے دیسیوں ٹھگ کھانی ہاں | اوہدے پیر اندی خاک ہے جان میری جیہا تتھیں گھول گھمانی ہاں

نیناں چاہڑ کے سان تے کراں پرزے قتل عاشقاں دے اتے دھاونی ہاں
لگے چاک سی خاک کر خاک ستاں او دے عشقوں صقل چڑھاونی ہاں

مریا پیا ہے نال فراق رانجھا جیئوے وانگ ٹپھیر جلاونی ہاں
وارث شاہ پتنگ نوں شمع اتے اگ لائیکے ویکھ جلاونی ہاں

تیار شدن ہیر بطرف جوگی در کالا باغ

ہیر نہا کے پٹ دا پہن تیور والیں عطر پھلیل لگاوندی ہے
دل پا کے مہندیاں حنیاں نوں گورے مکھڑے تے چا پلماوندی ہے

کجل بھنڑے نین پرا ہلے ٹیٹو دھڑیں حسن دے کٹک لے دھاوندی ہے
کل وٹنا ہوٹھاں تے لا سرخی نواں لعل ہرتے لوہر جڑاوندی ہے

ہیر سافدا بھوچھا پہن اتے کنیں بانک والیاں پاوندی ہے
کیمخواب دی چولڑی پھب رہی بانکی جھنک تے تیر ولاوندی ہے

گھت جھانجراں ہرڑے سر چڑھ کی ہیر سیال لشکدی آوندی ہے
ٹکا بندلی پھب رہی نال ہیلاں وانگ مور دے پائلاں پاوندی ہے

ہاتھی مست چھٹا چھنچھن چھنکدی قتل عام خلق ہندی آوندی ہے
نین مست تے لوہڑ دندا ترید اشاہ پری چھنکدی آوندی ہے

کدی کڈھ کے گھنڈ لٹا دیندی کدی کھول کے مار کھاوندی ہے
گھنڈ لاہ کے لٹک شکھا ساری جٹی رٹھڑا یار مناوندی ہے

مالک مالدے نوں سبھ کھول دولت کھو وکھ کر چاؤ وکھاوندی ہے
وارث شاہ تاں پیدی نظر چڑھیا خلقت سیفیاں ہو کدی آوندی ہے

آمدن ہیر نزد جوگی در کالا باغ

رانجھا ویکھ کے آکھدا پری کوئی اکے جا پدی ہیر سیال ہووے
کوئی ہیر کے موہنی اندرانی ہیر ہووے تے سیاندیاں ہووے

نیڑے آئیکے کالجے دھاگی جویں ست کوئی نشے نال ہووے
رانجھا آکھدا ابر بہار آیا بیلہ جنگلی بھی لالو لال ہووے

ہاتھ جوڑ کے بدلاں ہانجھ بہمی ویکھاں کہڑا دیس نہال ہووے
چمکی لیلۃ القدر سیاہ شب تھیں جس تے پوے گی نظر نہال ہووے

ڈول ٹحال تے چالدی لٹک سندر جیہا کجھنی واکوئی خیال ہووے
دوست کے جو ہت وچ بھیڑ کٹے اتے دوستی وچ کمال ہووے

یار سوئی محبوب تسمیں فدا ہووے جیو سوئی جو مرشداں نال ہووے
وارث شاہ آ چمبڑی رانجھے نوں جیہا گدھے دے گل وچ لال ہووے

دیدار دادن ہیر رانجھا را در کالا باغ

گھنڈ لاہ کے ہیر دیدار دتا رہیا ہوش نہ عقل تھیں طاق کیتا
لنک باغ دی پری نے جھاک دتی سینہ چاک دا پاڑ کے چاک کیتا

بھٹھ پاپیاں ظالماں قہر دتی تیرے عشق نے بار غمناک کیتا
ماں باپ تے انگ جھلا بیٹھے اساں چاک نوں آپنا ساک کیتا

تیر ماریا جھ نہ کسینوں لنگ لگا پاشا بد حال دلیں رب پاک کیتا
ویکھ نوں نحس وی امان تیری سینہ پاڑ کے برہوں نے خاک کیتا

الله جانے ایہناں عاشقاں دے سر ذوق نے چا طلاق کیتا
وارث شاہ نے چلنا تساں نوں کس واسطے جیو غمناک کیتا

کلام جوگی با ہیر

چودھرائیاں چھڈ کے چاک بنیاں میں چار کے نت نوں چور ہوئے
ماں باپ کے قول قرار ہارے سکھ کھیڑیاں دے زور روز ہوئے
تیرے واسطے ملی ہاں گھتھ دیسوں اسیں ہجھ دیس دچور ہوئے

قول کوار یاندے لو ہڑ مار یاندے ڈھل جانیاندے دیکھو ہور ہوئے
رہ سچڑے تے قدم دھرنا ہیں جنال کھوٹیاندے دل کھور ہوئے
وارث شاہ نہ عقل تے ہوش رہیا مارے ہیر دے بھرد ہور ہوئے

کلام ہیر با جوگی

بہتر نوح دیاں پتراں ضد کیتی ڈب گئے نی چھڈ ٹھکانیانوں
ہابیل قابیل دا جنگ ہویا چھڈ گئے پیغمبری بانیانوں
جدوں ویلڑا وقت گھسا بیٹھی خبراں ہویاں نہ خاک کمانیانوں
عزرائیل جبر اتے گھور دے چھڈ چلناں تنبواں تانیانوں
خواہش حقدی قلم تقدیر وگی موڑ کون اشٹیاں بھانیانوں
ہیر آکھدی رانجھیا تسی میتھوں کہی سنی مت سیانیانوں
گنگاناہ قرآن دا ہو و حافظ اٹھاں ویکھدا ناہ ٹہانیانوں
رانجھا ہیر گناہ دے بھر بیڑے بنے لاوناں شرم ہمانیانوں

یعقوب دیاں بیٹیاں ظلم کیتا سنیا ہو یاسی یوسفی دانیانوں
جے میں جاندی ماپیاں بنھ دینی چھڈ چلدی جھنگ گھیانیانوں
تقدیر خدا دی دکھ پائے سب حق دے رہ وکانیانوں
تیرو سناہیں کجھ ماہیا دے چولی چنگ گئی ایانیانوں
لکھیا لوح قلم دا نہیں مڑدا ہونی ہوندی حرف لکھانیانوں
کہے ترٹے وقت سی نیہوں لگا اساں ویچیا بھنیاں دانیانوں
ساڈے تن ہتھ زمین ہے ملک تیرا اوہ کل سنوں ایس ویانیانوں
وارث شاہ اللہ بناں کون پچھے پچاٹیاں اتے رتانیانوں

کلام رانجھا با ہیر

تیرے ماپیاں سا کہ گتھاں کیتا اسیں رلدے رہ گئے پاسیاں تے
سانوں مار کے حال بیحال کیتو آپ ہو بیٹھی بیان جھاسیاں تے
شش پنج باراں تے تن کانے لکھے ایس دنیا نے دی پاسیاں تے

آپ رجھ گئیں نال کھیڑیاں دے ساڈی گل گوائیا ہاسیاں تے
ساڈے تن من دی سی مینفدا کیتی ہن ہویاں تسلیاں ماسیاں تے
وارث شاہ و ساہ کی زندگی دا اساڈی عمر دو نقش پتاسیاں تے

سلہ ان لفظوں میں چوسر کی کھیل کا حساب ہے شطرنج پر جو مہرے ہوتے ہیں جب کھیلنے والا ان کو ڈالتا ہے تو چار شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں (۱) شش (چھ) یا پنج یا پنجا (۳) باراں یعنے بارہ (۲) یا تن کانے یعنے ترکا (۴) تن کانے سب سے نیچے درجہ پر ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ دنیا کی شطرنج پر بھی چار صورتیں ہیں۔ یا اعلے یا ادنے۔ یا اوسط یا بالکل ادنے ۱۲ (الجوہری)

کلام ہیر با جوگی

جو کوئی ایس جہان تے آدمی ئے روند امریگا عمروں جھوڑ جی ۔ سدا خوشی نا ہیں کسے نال ہندی ایہ زندگی عیش نہ ہوڑ دا جی

اک گل ہیر میاں نہ سمجھیا وے نت ساڈا داغ نہ جوڑ دا جی ۔ سڑ بل کے کوئلہ ہویاں میں سینہ ہو یا جل کے وڑ منوڑ دا جی

بند جیو ندیاں بند تے کسماں عزرائیل ہے لگے نکھوڑ دا جی ۔ وارث شاہ اس عشق نے کر نہارا ڈال ڈال تے ٹال نچوڑ دا جی

ایضاً کلام ہیر

ہتھ بنھ کے ہیر سلام کیتا تیری بندڑی آں جے پیر فرمائیے جی ۔ تسیں مہر کرو ہیں گھر جائیے نال سہتی دے ڈول بنائیے جی

بحر عشق دا خشک غم نال ہو یا نال عقل دے مینہ ورسائیے جی ۔ کوئی کریئے ہیں کوششاں عاشقاں ہاں تے ہیر عشق دیاں لہریاں لائیے جی

حضرت سچ دا خلاص لکھ دیو مینوں کوئی فال نجوم دا پائیے جی ۔ نقش حب دا لکھ دیو کوئی ایکے نوک بان چڑھائیے جی

جا کے کراں تیاریاں ٹرن دیاں اج جنوں حکم کرائیے جی ۔ کھول فال ناتھ دیوان حافظ وارث شاہ توں فال کڈھائیے جی

ملاقی شدن ہیر با رانجھا

اول ہیر کپڑے اعتقاد کر کے پیر نال کلیجے لگ گئی ۔ نواں طور عجیب دا نظر آیا دیکھو جل پتنگ لے اگ گئی

کہی لگ گئی جنگ جگ گئی خبر کھنڈ کے وچ پھر گئی ۔ یار ڈھگا ندی ریوڑی ہیر جیہی منہ لگدیاں ہی رنوں ٹھگ گئی

لگا مست ہو کملیاں کرن گلاں دعا کسے فقیر دی لگ گئی ۔ رانجھا شوق دے نال اٹھ کھڑا ہو یا وا عشق دی لٹ نے وگ گئی

لگے دسوں دیوں حکھنیدڑا جوگڑیدا اتوں پھوک کے چھپی اگ گئی ۔ دوویں مست دیوانڑے وچ چھلے سن تے ہر شوق دی جاگ رگ گئی

رانجھا شوق دے نال بیدار کر دا گل ہجر دی اٹھ الگ گئی ۔ یار یار دا باغ وچ میل ہو یا گل عام مشہور ہو جگ گئی

یار روگھلی اندر ہیر دی عشق والی اوڈ شرم حیا دی پگ گئی ۔ وارث ٹٹیاں نوں رب جوڑ دا ئے مٹی دو دی جھگ جھگ گئی

روانہ شدن ہیر از جوگی بطرف خانہ خود و صلاح کردن ہیر با سہتی

ہیر ہو رخصت رانجھے یار کولوں آکھے سہتیئے متا پکائیے نی ۔ ٹھوٹھا بھن فقیر نوں کڈھیا ای کویں اوسنوں خیر ہن پائیے نی

وہن لوہڑ دا ہیڑ اشہدیاں نال کیتے ہڑڑے لائیے نی ۔ میرا واسطے اوسنے لئی تر لے کویں اوس دی آس پہنچائیے نی

تینوں ملے مُراد تے اساں ماہی دونویں اپنے یار منائیے نی
ہویا میل جاں چِرِیں وِچھُنیاں دا یار رجکے گلیں لگائیے نی
سَسّی نال ہوتاں جویں میل ہویا تویں ہیر رانجھا میل ملائیے نی
کھیڑا پانہہ نہ رجیا جی میرا کویں لڑ رانجھے دیاں لائیے نی
جیہو عاشقاں دا عرش ہلائے کویں اوسنوں ٹھنڈ لوائیے نی
نال خوشی دے جو بنا مان لئی ایس دکھ نوں چار مکائیے نی
شیطاناں دیاں سیں اُستاد ناں کوئی آرکھاں کر بنائیے نی
اگل گمت بنا مُنہ گھانے کے پیروں لگ کے پیر منائیے نی

رانجھا کن پڑا فقیر ہویا سر اوس دے ڈوری چڑھائیے نی
باقی عمر رانجھیٹڑے نال جالاں جویں سئیے ڈول بنائیے نی
ہو جائے مقصود جے عاشقاں دا بدلہ رہتوں تھے تپائیے نی
چوری چوری تا جتن ہزار کیئے حقدار نوں حق پُچائیے نی
ایہہ جو بنا ٹھگ بازار دائے سر کیسے دا ایہہ چڑھائیے نی
کوئی روز دا حسن پراہونا ئیں ہے خوبیاں نال منائیے نی
باغ جاندیاں سیں سُدھیاں نی کوئی یار نوں گھر بلائیے نی
وارث شاہ گناہ دی ایس لئے حلوں کل تقصیر بخشائیے نی

دیدن ہمنشیناں ہیر را بوقت واپس آمدن از باغ

ہیر آوندی سیاں دی نظر پئی مست جو چشم خوشحال آئی
اج سکھ دیاں سہاوندیے دلوں دکھ دی لاہ پنڈال آئی
مکھ یار والا چانن اکھیاں دا اکھیں ویکھ چانن خوشی نال آئی
سیاں ویکھ کے لگیاں کرن طعنے ہیر جوگی دا پا وصال آئی

اگے ویکھدیاں گئی سی زرد جھوٹی مست یار دے شوق دے نال آئی
نواں پا دیدار محبوب والا غم سُٹ کے ہو نہال آئی
رب جھیڑے یار ملا تے دلوں غم والا جنجال آئی
وارث شاہ سُہاگے تے اگ وانگوں سونا کھیڑیاں دا سبھ گال آئی

تمسخر نمودن باہیر رائیاں وصیرفاں

اگوں[1] رائیاں صیرفاں جمع لیاں نے کیہا متھا توں بھابیئے کھیڑیائی
موئی گئی سیں جیوندی آن وڑیئیں سچ آکھ کی بیج سہیڑیائی
نین شوخ ہوئے رنگ چمک آیا کسے جوبنے دا کھوہ گیڑیائی

بھابی آکھ کی بھسوئی تھک آئیں سوہن چڑی نگوں تنگ کھیڑیائی
اج رنگ تیرا بھلا نظر آیا سبھو سنگ تے دکھ نبیڑیائی
ہاتھی مست عاشق بھاویں باغ والا تیری سنگ نال کھیڑیائی

[1] رائیاں صیرفاں سے مراد دو فرشتے کراماً کاتبین مراد ہیں جو انسان کی نیکی اور بدی لکھنے پر مقرر ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ؕ یعنی تم پر بزرگ محافظ چھوڑ رکھے ہیں کہ وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں اور جو تم کرتے ہو اسکو جانتے ہیں ۱۲ ایک دائیں طرف دوسرا ایک بائیں طرف۔ دو فرشتے رات کے وقت اور دو دن کے وقت۔ اور قرآن مجید سے ایک اور فرشتہ بھی ثابت ہے جو ہر وقت موجود رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کے پہرے والے فرشتے ہیں آدمی کے آگے اور پیچھے کہ اُس کو محفوظ رکھتے ہیں جن وانس و شیاطین سے بحکم حق تعالیٰ ۱۲ زیادہ احوال بڑی کتابوں میں دیکھو ۱۲ (ثکوی عفی عنہ)

قدم چست تے صاف کنوتیاں نی ہتھ چابک سوار نے چھیڑیائی
وارثشاہ کا اج حسن بازار چڑھ کے گھوڑا شاہ سوار نے چھیڑیائی

ایضاً کلام آنہا باہیر

میں مست گلّھاں تیریاں لال آہیاں دُکاں بھن کیو چوں کھیلیائی
کِسے نبّ تیرے اج چوپ لئے تِل پیڑ کڈھے جویں تیلیائی
تیرا کِسے نڈھے نال میل ہویا دھاراں کھیڈیاں سُریلیائی
سبھو مل گئیں وانگ پھلاں چھوکاں تیریاں نال بیلیائی
کِسے زم جھر کولوں نہیں نی دھڑکے کالجہ پونڈیاں ٹھیلیائی
بھیڑیاں ہیلیاں وِگ اگھلاں اج بار کوتاں لوٹیاں ڈھیلیائی
کِسے لئی ہوشناک نے جت بازی ہاں لاکے بازیاں کھیلیائی
صوبیدار نے قلعہ نوں ڈھو توپاں کِسے زیر عِلّتاں میلیائی
تیریاں گلّھاں تے دندیاں دے داغ دِسّن اج سیدیاں ٹھگاں چیلیائی
اج نہیں عیالیاں خبر لدھی تکھیاڑاں نے باڑیاں لیلیائی
اج کھیڑیاں نے نال ستیا نے ہاتھیاں تھنیاں پیلیائی
چھٹا جھانجرا باغ دے صفّہ وچوں کا کنڈیاں پھاپیلیائی
رنگ ہور دا ہور ہے اج تیرا کھیڈاں کھیڈیاں اج اکیلیائی
سارا جگ جہان کپاہ ویلے تُوں تاں بھاہ دے پونیاں ویلیائی
تھک ٹٹ کے گھر کدی آئیں لگیاں مٹھیاں بھرن سہیلیائی
کسے ہک تیری نال ہک جوڑی پیڈو تال لوندراں میلیائی
جنہاں یار گوائیکے پھیر لدھے اوہ تاں جگ تے اڑیلیائی
دس وارثا کسے نچوڑ سُٹیں توں کس گوشے ہی تلیاں کھیلیائی

ایضاً کلام ہمنشینان

جویں سُبّھے آدمی پھرن باہر کچھ کُ ولتاں بن چھپائیائی
اج بھاویں تے باغ وچ عید ہوئی کھادیاں کھیکھیانے مٹھیائیائی
اج کیہا مُنہ دے دلاندی آس ٹُٹی جم جم جان باغیں بھرجائیائی
وِسّے باغ جگاں تک سبھ بھائی جتھے کھان فقیر ملائیائی
خاک تھئے دبانڈے جتھے ڈھیر وڈے تیرا الیاں کانیاں لائیائی
اج جو کوئی باغ وچ جاوڑیا موہوں منگیاں وستاں پائیائی
ہانی باجھ دُکھی وہ اڑی کھیڑیاں دی اج حُسن دتی انہاں ہائیائی
اج سر مچھ پلٹنگے چیلیاں نے سرمیدانیاں خوب ہلائیائی
سیاہ بھور ہوئی اکھ پیاریاں دی بھریاں نندرے سلائیائی
تیرا رنگ گلزار بہار بنیاں اکھیں تیریاں فُوں سوائیائی
اج آپ چڑھی انہاں کتنا نوں جیو آئیاں بھانبے آئیائی
وارثشاہ حسن پانیاں ور کیتا بہت خوشی کیتی مرغائیائی

ایضاً کلام سہیلیان

تیرے چھنبے دے سحر حسن والے اج کسے ہوشناک نے لُٹ لئے
تیرے سینے نوں کسے ٹٹولیائی نافے مشک والے دونویں پُٹ لئے

جھڑے نت نشان چھپا ونڈ لیسیں کسی تیر انداز نے جُت گئے
آکھ کہناں ہُلیلیاں پڑ ہیں تُوں عطر کڈھکے پھوگ نوں سٹ گئے
کسے ہک تیر نال ہک جڑی وچوں پھل گلاب دے گھٹ گئے

کسے ہو بیدر چاکشش دی بند بند کمان دے ٹٹ گئے
بھائیں ہاریر رانجھے نال میل یار بڑی نس ریر کرکے من کٹ گئے
وارث شاہ اوہ وگانڈیاں چگن جھڑے پہلڑے لٹ ہو جٹ گئے

رجسٹری

ایضاً کلام ہمنشینان

شدہ

لگے بھابیئے اج توں ٹورڑدی جتیں جیں لنگ دھر کیدانی
کارگیر کسے قلبوت دتا جوڑا ویکھ لے مُرکدا چیکدانی
تیرے روگ دا دارُو دُور نہیسی خدا جا وناں غلطے ٹیکدانی
تینوں سکے کسیری پُڑی دی ہو یا زردیوں رنگ عقیق دانی
بھابی جٹ اندر تیر اگھل جانا کالا کر سیا کسے شریکدانی
پانی جویں مُرغابیاں مچھیاں نوں لچ تیں تُوں باغ ونیکدانی

اج چال تیری کجھ ہور ہوئی قدم اکتوں اک وے ٹیکدانی
اہیں کجل نہ جادیئے جاپلے کیتا میل تُوں اج فیق دانی
باغ جاندیاں نال تُوں گل گئیں ستر رکھیا خوب دے یک دانی
نال قسمتاں تیرے ملن خضر جو گی اثر ہجیات دی تیک دانی
بدل چھاوڑا ٹیوں چُپ کیتا کہیت اسی کسو فریق دانی
وارث جویں گل اتوں غار اندر ہیسی آسرا رب صدیق دانی

ایضاً کلام سہیلیاں

پیڈو صاف دیتے سینہ لال تیرا تیری دھنی تے ہتھ کسن پھیریائی
لایا رنگ ملنگ نسنگ بھاویں انگ نال تیرے کسے بھیڑیائی
سُرمیدانی والاہ بردھپانی سرمہ سُرمچو نال لویڑیائی

تیری گاہڑی نوں کسے ڈھکیائی تیرا اج گھنو کسے گیڑیائی
لاھیتی دُدھ دے دیگچو دی کسے اج ملائی نوں چھیڑیائی
وارث شاہ تینوں پچھو آن ملیا کے نواں ہی کوئی سہیڑیائی

ایضاً

بھابی اج جوبن تیرا لہرتی جویں ندی دا نیر اچھلیائی
قفل جندرا توڑکے چور وڑیا اج بیڑا کستوری دا ہلیائی
اج پیدلاں تے شاہ مات کیتا چالاکنوں شطرنج دا چلیائی

تیری چولڑی ڈھلی نظر آوے تینوں کسے محبوب ہتھ لیائی
سُوہا گھگرا لہراندیاں اڈے بوک بند دو چند ہو چلیائی
کسے گیہے کھڈار کھڈائیں نی سو واکدے فرش تھلیائی

ایضاً سخری سہیلیان

تیرے سیاہ توڑے کجلیلے ٹھوڈی اتے گلھاں تیں گم گئے
تیرے خوانچے شکر پاریاں دے ہتھ مار کے بھکھیاں لم لئے
وڈے فرنج ہوئے اج وہیانے نویں کوئی ونجارے گم گئے

تیرے چمپل گلاب دے لال ہوئے کسے گھیر کے راہ وچ چم لئے
دھاڑا مار کے دھاڑوی ہویا بدلے اجاڑ بوٹے کٹ کے گم گئے
وارث شاہ میاں جہڑا عمل کیتے وچ روز حساب دے گم گئے

ایضاً مسخری سہیلیاں

کوئی دھوبی لاہیوں آن لتھی سر پیا فدکھان ہتھ کھٹ گئے
کئے چور نال مچائی ساتھوں گھس کے کھوج سنت گئے
کھیڑے کابلی کتیاں وانگ ناٹھے وڈھو لیکے کن تے دنب گئے

تیری چولی قلو بندری دی سینے سیج تیسیاں نوں جیں تنگ گئے
کیکوں لبھسی بال یہ کھیڑیا ندا پیریں خار مغیلاں دے جنبھ گئے
وارث شاہ اچنبھڑا نواں ہویا پھر جاگ دیاں نوں چور ٹھگ گئے

ایضاً کلام سہیلیاں

کسے کیبے نہر پلیٹیں تیں تیرا رنگ ہے توری دے چھلدانی
تیرا اک کسی پامال کیتا ڈھاکاں گلھے تے چہرہ مول گھلدانی
مار مار گھتے جبر جھگ کیتا جدوں چھٹ گیا پچھاں جھلدانی
قمری ہو بیٹھے سر تے جھوٹے جہڑا باغ دے وچ سی جھلدانی
تیری اج امید دی کلی کھلی ٹھونگا ٹھیک لگا بلبلدانی
متھا اج کھڑیا تیرا پھل وانگوں حصہ لیا سو باغ دے ہلدانی
بھانویں اج فوارڑا باغ چھٹا تیری نہر دا نیر اچھلدانی
شیشی عطر والی رکھی ڈولھ کے کوئی بھار نہ جھنڈڑا ملدانی
اُتوں لٹیاں اج جوان کوئی بناں ڈگائی تیری کھلدانی

ڈھاکاں تیریاں کسے مروڑیاں نی ایہ تے کم ہویا بل چھلدانی
ورمہ پھیر الماس نوں ونھ دتا ہمت نال ترکھان جو سلدانی
کسے فیل کے موڑا چو بھائی لے لاہ دتا تیری چلھدانی
تخت آن بیٹھا بھانویں اوہ جوگی جہڑا خاک دے وچ سی رلدانی
اوہ بھی تدھ نوں نت ڈیکدا سی جہڑا اندھ نوں کی جھلدانی
بھابی دس کہاں اج کی لبھیائی تیرا حسن پیا اج ڈلھدانی
تیری ماڑی دی چھت نوں آن کیتا ڈیکے زور ہمانے ہلدانی
رستے جواہری نے چیر لیا جہڑا انہیں سیدے نوں کھلدانی
ماری شوہ دیاں آن گھر وہ کھول دتا تیرے پلدانی

لہ جو گناہ دنیا میں بندوں سے ڈر کر پوشیدہ کئے جاتے ہیں وہی گناہ قیامت کے دن انہی بندوں میں مشہور کئے جائینگے قولہٗ تعالیٰ یومئذٍ یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالھم یعنے اس دن لوگ الگ الگ چلیں گے۔ اس لئے کہ ان کے کام ان کو دکھائے جائیں۔ قولہٗ تعالیٰ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہٗ جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اس کو (روز قیامت) دیکھ لیگا۔ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہٗ اور جو کوئی برائی کرے گا وہ اس کو (قیامت) میں دیکھ لے گا۔ حدیثوں میں ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک انسان کو ہر ایک انسان کی نیکی بدی معلوم ہو جائے گی۔ مگر وہ لوگ پردہ میں رہیں گے۔ جنہوں نے خدا کا خوف کر کے گناہوں کو چھوڑ دیا تھا۔ ہیر کے پڑھنے والو ہیر کو سوچ کر پڑھو ۱۲ (مجذوب عالم گیری)

تیری رحمتے برسیا ابر فیضاں پیدا گوہر ہوئی ڈٹے ملدانی | تیری عطر دانی گاندھی خوب بھری چوں عطر پیا آپے ونڈدانی
بیلی میلے وچھنیاں بیلیاں نوں ہویا کرم ہے رب سلدانی | وارث شاہ میاں ایہو دعا منگو یار اکھل جاوے تاج کملانی

انکار ہیر پیش ربیاں و صیرفاں

ہیر آکھدی رابیاں صیرفا نوں پریہو کس گل دے واسطے نی | چھیڑ دوناہ گوا خصم پیڑ ہیٹوں میٹھے ٹل راہیں لوآتے نی
پر نہ ماند امینوں اثر ہویا زرد رنگ میرا اس واسطے نی | چھالیاں کھبہ گیاں گھاں میریاں تے داغ پکیا چپ وسدے نی
کٹے جاندے نوں ملی سال میں تنی ڈھلیاں چج لیدے پاستے نی | رتی اتھروں ڈلیاں کھڑتے گھل گئے تتو لٹے پاستے نی
موہدی ہی بنیری نے ویکھدی ساں پیندو لال میاں واسطے نی | سرخی ہو ٹھاندی انب میں جج پیائی رنگ لگ گیا نک تے ناستے نی
راہ پیکیاندے وٹوں تکیدیاں کوئی نظر نہ آیا رستے نی | کنا گھٹیا وچ گلو کرمیے ڈکاں لال ہویاں آس پاستے نی
ہیر پیڈو نوں گئے نے ٹھنڈاری ساں پکیاں چج ناستے نی | میرا چھڈو خیال سہیلیو نی ہیر آکھدی ربے واسطے نی
دعوی نہیں کردی نیک بخت لاں میں وگنہار کر وسوا سے نی | وارث شاہ میں نج غریبنی ہاں کیوں آکھدے لوک ہاستے نی

کلام سہیلیاں

بھابی آکھیاں دار رنگ رت وتا تینوں حسن چڑھیا اینا ونڈانی | تیرا حسن گلزار بہار بنیاں اج ہار سنگار سبھ بھاوندانی
اج دسیان تیرا آسمان اتے تینوں آدمی نظر نہ آوندانی | تیرے سر میدیاں ہالاں ہوڑیاں جیئں گانگوی ہال تے آوندانی
راجپوت میدان وچ لڑن تیغاں گھے ڈھاڈیاندا پت گاوندانی | رخ ہور دا ہور ہے اج تیرا چالاڑاں کوئی نظر آوندانی
تیرا عشق میدان حسن آلتھا یار نظر تیرا آواں آوندانی | اج آکھدے وارث شاہ ہوری کھیڑا کون گدرکس تھاوندانی

کلام ہیر

مٹھی مٹھی مینوں کوئی اثر ہویا اج کم تے جی لگدا ئے | بھلی وسری بوٹی میں لنگھ آئی اکے پیا بھلاوڑا گھلدا ئے

لہ قیامت کے دن جب کرامًا کاتبین کی لکھی ہوئی مثنی ہر ایک مجرم کو دی جائیگی تو جو اس میں نیکی ہوگی اس کا قراری ہوگا اور خوش لیکن جب اپنے گناہوں کو دیکھیگا تو حیران اور پریشان اور شرمندہ ہوکر ادھر ادھر ہاتھ مارے گا۔ لیکن جب کوئی سہارا نہ بنے گا تو مجبور ہوکر سوائے انکار کے کچھ نہ ہوگا۔ سمجھے گا کہ شاید انکار کے سبب گناہ مٹ جائینگے لیکن نہیں بلکہ خداوند کریم گواہوں کو پیش کرکے مجرم سے منوائے گا کہ ضرور میں نے یہ گناہ کئے تھے ۱۲ (مجیب عالم نگوی)

تیوڑ لال مینوں اج گھیر لیا اجویں لگے النبڑا اگدائے
اج یاد آئے مینوں سخی سجن جیندا مگرا دولا ہمڑا جگدائے
اکے جو بنے نے اج ٹھاٹھ دتی پونا آوندا پانی تے جھگدائے
وارث شاہ نہ مُول بلاؤ مینوں سانوں بھلا نہیں کوئی لگدائے

کلام رائباں صیرفاں

اج کسے بھابی تیر نیاں کیتی چور یار پھڑے گنہگار یانوں
بھابی اج تیر نیاں اوہ بنی وہ ہتھ لگا دودھ دھاریانوں
تیرے نیناں دے نوکاں دے خط بنے واہٹلی ئے جویں کٹاریانوں
حکم ہور دا ہور اج ہو گیا اج ملی پنجاب قندھاریانوں
تیرے جوبن دا رنگ کسے لُٹ لیا ہنومان جو لنک اُتاریانوں
ہتھ لگ گئیں کسے یار تائیں جم کستوری دی بھاریانوں
تیری ٹکڑیاں کساں دی حلیانے کسے تولیا لونگ سپاریانوں
جتھڑے نت سواہ وچ لیٹدے سن اج مل بیٹھے سرداریانوں
اج سکدیاں کواریاں کُم کھلو جتھڑیاں دی ہونڈیاں نت یاریانوں
کھولے بھار سوداگراں پنج گینے گھاٹ پئی لال بازاریانوں
گھروں ٹرن لگی مساں پیر پٹیں آیوں چڑ تلاک کتھدیا یانوں
گئی ہورسیں ہور کجھ ہو آئیں کہ گل کرے ممار جوں یانوں
چوڑے پیڑے تے ہار سنگار ٹٹو ٹھوکر لگ گئی منیاریانوں
وارث شاہ ملے جنہاں عطر شیشے اوہناں کی گنا فوجداریانوں

کلام ہیر

کیہی چھنجھ گھتی اج تساں گھنیاں خواہ کیتڑا جے گھر چاندڑیوں
بھیا پیڑی کدوں گئی کتے کیوں ڈنیا جے بنس کھاندڑیوں
کیوں لاہ کے گھنڈ بولایا جے جپ کیتڑی تے شرماندڑیوں
چھج چھانی گھت اڈایا جے ماپے پیڑی تے اُٹھ جاندڑیوں
سیدے ویر تساڈیوں سپٹے یا ستن گئی ساں میں کسے ماندڑیوں
وارث چالدے ٹھ قدیم جٹ کے من مرسی تطر دماندڑیوں

کلام رائباں وصیرفاں

کسے ہو بیدر لگام دتی اڈیاں وکھیاں چہ چھبایاں نی
وہلے ہو گئے کسے میدان لٹیا ملیاں کسے محبوب صفایاں نی
چالاں ہوریاں ہور اج نظر آیاں سبھے گام راہوار بھلایاں نی
گھوڑے دوڑ ہوئی بھاویں باغ اندر تیرے بازیاں خوب کرایاں نی
اج آن ملیا چھلا یار تینوں جس آ کے خوشیاں کرایاں نی
وارث شاہ کا میاں گئی ہوریں ہن کیہاں نکتاں چایاں نی

کلام ہیر

لہر گئی جی مین برت پٹ چلی کڑیاں پنڈیاں لج لوایانی — چھپے لانڈیاں جیاں کج یار نیں بیدرد انت بیگانیاں نی
عیب بھرے عیبانوں بجگے نی پھرن حسن دے نال گمانیانی — میں ہے دوسی لگے بجھ تائیں رنگ رنگ نگدیاں لانڈیاں کانیاں نی
ست پھرن گماودے نال بھریاں ٹھٹی چال چلن مستانیانی — خوشیاں کچیاں پکیاں لگیانی ایہ سب کشمیر خرمانیاں نی
کرن نخرے تے ناز بھلا کیں ناہیں لاڈ ماپیاں حسن جوانیانی — وارث شاہ تاں خوب پچھاندا ئے باہجہ مرشیطاندیاں نانیانی

کلام رانیاں وصیرفاں

بھابی جانی ہاں اسیں سچ چالے جھڑی منگ تے جنج جیاونئیں — آپ کھیڈ نئیں کتھی چالیانوں سانوں متیاں چا بناونئیں
جیہچو چیچ گھنولیاں آپ کھیڈیں سانوں جنّیاں نال لاونئیں — آپ ہیں بیغرض بیدوس بیٹھی مال کھیڑیاں دا لٹاونئیں
مت کسیدی گل نہ لئیں بھابی رت جھگڑا یار ہنڈاونئیں — وارث مکر فریب دی چاکھاری ہکو سچ دا ای سناونئیں

کلام ہیر سیال

اڑیو قسم مینوں جے یقین کرو میں سوال بیغرض بیدیسیانی — جڑی آپو چہ رمز سناندیاں ہو نہیں جاندی میں چا بلوسیانی
گجھے وٹنے مار کے تایاجے جند کڈھیا جے نال جوسیانی — گل بھجیائی دی بوکگے تے پچھوں کس لوو نال وسیانی
میں تے ہکیاں تسی رت یار کراں ہی پاونیاں رت اُدسیانی — وارث شاہ کیوں تہاں آرام آوے جہڑیاں عشقدیاں گل جہلوسیانی

کلام سہیلیاں

بھابی دس کہاں اسیں سچ جھوٹھ بولاں تسی کی گل اچھوتی ول سی نی — باغوں پھر کڈی گھر کدی آئیں تیں دی دس کچھ پاندا تیوں گل سی نی
جاکے جوگی نوں باغ وچ کھیڑیوئی اوہ تاں مٹھا ہو یا انجول سی نی — اج دفتر چڑھے سیاپیاں دے جنہاں سال چھپایاں ول سی نی
اج گھوڑی تیرینوں آرام آیا جیڑی رت کے ہنڈٹی اول سی نی — اساں اتنی گل معلوم کیتی مگر تیرے تیں عشق چچول سی نی
ہویا سکھناں اج کرائیں کیسے تو ڑلیا جیڑا مول سی نی — وارث رانگیاں جھنجھٹا پا یوئی اوہ تے جھل گیا جیڑا ول سی نی

کلام ہیر پرتدبیر

ہیر بیٹھکے آکھدی سو جھیاں میں آکھ کے تساں کیوں ساڑیانی — راہ جاندڑی چھوٹے نے ڈھا لئی ساہن جھل کو تھکے ماریانی

ہیوں گیوں گواپئے کے جوڑا پاڑ سٹیاں چنیاں ساریاں نی
ڈانڈے بڑ ریانوں ڈھاہ مار کیتے انت نوں آوڑاں اگے ہاریاں نی

ساہمن مار بڑھکاں پیا گرمیے کیتیاں اساں دناں خواریاں نی
نس چلی ساں وسنوں ویکھ کے میں جیوں بیں وانتوں جان کڑھاریاں نی

سینہ بھنکے جھنبیا پاسیاں نوں وہاں لگیاں اُتے الیس چاڑھ ریاں نی
ٹٹے چاہڑ کے رٹیک میوں فیشن ڈہا دینیے جوبن باٹڑیاں نی

میرے کرم سن آن ملنگ ملیا جس چھنڈ دی پنڈ وچہ واڑیاں نی
وارث شاہ میاں گل فوسیتے ہیر ہرن ہیں تتڑی ماریاں نی

کلام رائباں باصیرفاں

بھابی ساہمن تیرے گرد ہروں لگا ملیا ہویا قدیم یاردانی
تو بھی وہنٹری پت سرداری ہیں اس وچ ہیا سرکاردانی

ساہمن مار بڑھکاں باغوچہ لیئے ہیر ہیری نت پکاردانی
تیر بنال اوہ نت پیار کردا ہور کیہے نفس ہوانی ماردانی

پر ملتیرے بُری بلا ایا ای پانی ہوندا تیری نساردانی
تُوں جھنگ سیال لاندی ہوسی میں تینوں آن ملیا ہیرن یاردانی

ساکھ کسیدیوں نندیاں کہو اساکھاں تیریاں لیوہ تیاڑ دانی
تیری خاص انگوٹی نس دیکھ لیتے ہور کیہی دی شے اجاڑ دانی

اوہ تخت ہزاریوں سلبن آیا بیٹھا ہیر دا نام چتاردانی
وارث شاہ میاں سچ جھوٹھ وچوں پُن کڈھدا اے نتاردانی

کلام ہیر

نی بھرو مٹیس ہلے ہالے بیٹھی ایس ہے عونیے قصد وچہ سول ہویا
لہریں نقس اٹھکے مجھے سینے میرے قصد دیوچ ڈنڈ سول ہویا

طلب ڈب گئی سرکار میری مینوں اکث دام وصول ہویا
توں کن لفع دیوا سطے لئیں ترے دیکھو تیری فی اجوڑ مول ہویا

انب بیج کے دھتناں پالے بھابی تی واٹے نت ببول ہویا
کھیڑیاں توچہ نہ پرچدا جیو میرا شاہد حال دا رب رسول ہویا

دکھ ہور نال لا کدی ختم ہوندا ایس تتی دا طول طویل ہویا
وارث شاہ دے علی دی خبر ناہیں دیکھاں ذخ دہو یا کہ قبول ہویا

کلام رائباں باصیرفاں

بھابی زلف گلہاں لتے پیچ کھاندے سر او ہر کے سرپیاں وچھیاں نی
گلہاں اتے جھنبیاں اڈیاں نیں ناں سان کٹاریاں چاٹڑیاں نی

جہڑی وچہ شطرنج سی حسن والی بازی جت لئی اج کھڈاریاں نی
بلغ خسند یوچ عراق جیسے اج ہور دیاں ہور تیاریاں نی

تیرے نیناں نے شاہ فقیر کیتے سے ہاتھیاں فوج عماریاں نی
وارث شاہ زلفاں حال زمین تخنی فوجاں قتل اتے چاٹڑیاں نی

لے سی نے حکم ہے کہ بنے نیک اعمال پر فخر نہ کیا جائے۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ قبول ہے یا رد (انکوی مرحوم)

مقولہ شاعر

باراں سدی اوڑسی بیٹھا لگا رنگ اپھر سنت نیچے پاتنوں
وحید آخیر بحال ہویا چھاڑ نبواں اتے غلیچا تنوں

جھلی باد صبا دی بوٹیاں تے لگے پھل لچیاں نیچیا تنوں
بدل فضل دے مینہ وس آوسدے فیض نیہ چھدا لچیاں چھا تنوں

ڈٹھیں سکیاں پھیر سبز ہویاں ویکھ حسن ہیندیاں نیچیا تنوں
وارث وانگ کشتی ہوشیاں سلی ہمیں پانی نیچیا تو وحید یا نیچیا تو

کلام ہیر با سہتی

حال تدھ نوں ویدا آکھنی ہاں جیہڑا اپنے تدھ اقرار کیتا
دہاں باہجہ غلام ہیں سہتیئے نی شاہ حال دا رب جبار کیتا

جوہر جا منیں نیں میل رانجھا دوں کیتا یا تنوں اوار کیتا
کدھ کھیڑیاں توں رانجھے نال میلیں تینوں لکھ ہزار پکار کیتا

کھیڑیاں نال نہ پچلا جی میرا خاطر رانجھے دی جتن ہزار کیتا
رانجھے نال ہن میل ملا دیندا وارث شاہ نے اج اعتبار کیتا

کلام سہتی با ہیر

خاطر جمع کر ہیریوں کہے سہتی تینوں رانجھے دینال ملاؤ سائیں
آسمان تے زمین دا میل کرساں ہیری تیت دی ویہ تپھو سائیں

ایہہ سر ہو گئے لگدی سیناں جیہڑا افترا اج بناؤ سائیں
کوئی تویں سر کر پیلانگے تے تا پاندی شرم لہاؤ سائیں

تکرو سان کرتاں بجا ریا تنوں باجھ بدلاں ہیر رہاؤ سائیں
وارث شاہ اپنیڑ الواں ہویا گلاں جگ جہاں بناؤ سائیں

مشورہ سہتی با ہیر

سہتی ہیر دینال پکا مصلحت دا مکر دیاتنگے بولدی نے
گر داندی ہکر مطولاں نفس اتے کنز فریدی پھولدی نے

ابلیس ملفوف خناس وچوں سیئیاں جلتراں ٹھولدی نے
نفس اتے حدیث منسوخ کرکے پئی لعنت اللہ دی پھولدی نے

تیرے یار دا فکر دوات بینوں جان ہیاندیاں بولوں ڈولدی نے
وارث شاہ سہتی اگے نال دی دی وڈے غصیدے کینہ نے پھولدی نے

کلام سہتی پیش مادر خود

ماں ہیر دا برا احوال ڈٹھے تت پلنگ تے رہے لٹو کھٹری نی
دونوں وٹن لے سکدی جاوندے کوئی کھاندا موئی دکھڑی نی

دساں کیہ آندی کونج پھاہ آندی ساڈے بھاری جی اوکھڑی نی
جدوں آکھی ہندو کنی بہتے دسّی کدی آونہ بہی سے سوکھڑی نی
گھر اوجیہڑی گندی تو ہاتاں وسوں ایہ جا نیدا موں نے چوکڑی نی
ایہی جدوں ہندو کنی گھریں ساڈے چرخے تھینہ لاوندی لوکڑی نی
ویکھ حق حلال توں اگ لگے خصم دے نال الو کھیڑنی
لاہو تھیو ہوں اکھر ورگ گھیڑا اک کاندی نوں ذباہے چوکھیڑنی
تن کپڑی تُسری تُمہار ساری سانوں نظر نہ آوندی لوکڑی نی
وارث شاہ ایہ آن نہ دودھ کھاندی جھگڑاں لکاوندی کوکھڑی نی

مقولہ شاعر

ہاتھی تیجا اودا سنگار ہوندا اتے گھوڑے سنگار ہیں دراندینی
گھوڑے کہاں کھٹن کرلات قبے اوجوان بلوچ بن پراندینی
مجھیں گائیں سنگاریاں وگ نال تھوں لاتے توں ہاں سنگاریں گھراندینی
مشہور ہے رسم جہان اندر سیار وہٹیاں دا نال پراندینی
تدوں ہن بدخواہ توں عقل آوے جدوں لت لگے جو چھراندینی
ایتھے نیک اعمال کمائے کم چھڈیئے پٹنے گھراندینی
اچھا لکھاونا پہننا شان شوکت ایہ سبھ بنا ہیں ہراندینی
وڈا مال سوے جاند و وہر ویلے پانی آن ہیندے پھیر سراندینی
خیر خواہ دے نال بدخواہ ہونا ایہہ کم ہیں کتیاں خراندینی
دل عورتاں لین پیار کرکے ایہ صبر و مرگ ہیں سراندینی
سیدا دیکھ کے جائے بلا وانگوں پر دوہانے سر آئے دھراندینی
وارث شاہ وہ اک کدی ہونے جہاں پیر قدم تھیں جمادینی

مصلحت سہتی با مادر خود

ہیر الکت کے گئی شہہ ہے بوجھ ہے اسیں البیلڑے کھڑ چہ مرانگے نی
سوہنی ہن بازار نہ دیکھنی ہیں پیاہ دیر داہو یوے کرانگے نی
ملاں وید حکیم لبجان پیسے کیہاں چٹیاں غلیلیاں پھرانگے نی
دتی گھبرو ہانوں وڑاندا اسی ہرن جنبر اجہرانگے نی
ایسن کوہتری بولنی تعمیں اسیں کچرک اندریں وڑانگے نی
کدی جا کھڑاواہ نہ چھوٹے کتے اسیں میل غیندا کی کرانگے نی
ایدا جیو نہ پرچدا اوچہ ساڈے اسیں ایہ علاج کی کرانگے نی
خوشی کدی نہ ہوندی ایہ وٹی اسیں کچرک ایہ چرانگے نی
ملے بولیاں ہی رنجور ہے اسیں البیلڑے کھڑ وچہ مرانگے نی
سیدا اوہا کے الیتو لیکھا اسیں جگھوں ول شوڈرانگے نی
شرمندگی سہانگے فرا جگدی مہناں پیالی حال نہ ڈرانگے نی
وارث شاہ شرمندگی ایدتوں اسی نہ کجے کھوڈ وچہ مرانگے نی

رفتن سہتی معہ ہیر نزد مادر

عزرائیل اک عمر عیار سوچی ایہ جنگلے سہتی نے آوندی ہے
اوہناں کوفیاں کیتاں خلق وانگوں خصم ہوڑ لکے غیب شانوندی ہے

سہتی نال ہیں جا تیکے کھیت ویکھاں نپی اندرے عشق ہار وندیئے
پچھوں لیھمبکدی نال بہانیاں دے نبی گھڑی گھڑی پھیرا وندیئے

سُن ہیر دی گل سُن چپ ہو نی کاہنی گل موہوں الاوندیئے
وانگ لنگھاندے کڑاں بات اجی از غیبدی بانگ سناوندیئے

چل بھابیئے باہر دی واٹے باہوں ہیر نوں پکڑ اٹھاوندیئے
قاضی لعنت اندر دا ئے فتوے ابلیس نوں سبق پڑھاوندیئے

بدھی گونگاں امام دے منبر دیکھے پچھوں منیاں آکھ کھلاوندیئے
ڈھوں کھیت لیجاں کنیاں گھگن گھیر جھوند ہیرا ایہہ آوندیئے

دیکھو ماں نوں دھی وڈالیکے تے کہیاں مکیاں سیاں لاوندیئے
ٹی نہیں لگا انگیار سہتی اتوں بہت پیار کراوندیئے

شیخ سعدی دے فلک نوں خبر ناہیں جیکوں روندیکے چھند وچلاوندیئے
دیکھو ماں اگے دھی جھڑن لگی حال نحودا کھول سناوندیئے

سہتی آ کے ہیر دی کرے منت نال لہری بات جتاوندیئے
ہیر سہتی دی آکھیاں من لیا سہتی ماں تے جا کر آوندیئے

اگے ٹھیکے ماں دے وانگ نسیاں اتے ہیر دی گل ہلاوندیئے
قصے چھیڑ دی نال محبتاں دے گلاں مٹھیاں نال لاوندیئے

بہت پیار دے نال لوہ پچھدیئے تیرے من کے ہیر دی گل بھاوندیئے
ہیر آکھدیئے مینوں میل رانجھا ہیر دل ایہو خوشی آوندیئے

نالے سیر نوں باغ وکھاؤ مینوں اندر بیٹھیاں جان گھبراوندیئے
الصفات نیئے واسطے گواہ کر کے وارثشاہ نوں گول بہاوندیئے

گفتگو سہتی با مادر خود

سہتی ماں نوں آکھدی سنی مویئے کس واسطے چھپ رہونی ہیں
تو نہیں لال جیہی اندر گھتیوئی پکڑ باہر کس لال وجھانی ہیں

تیری ایہہ لاڈلی ہیر دی پدمنی ہے اوہ لین مجھیں کیوں گھلونی ہیں
ہٹی لہندی ہے جو بیمار چلی جان ایہدے دکھ ودھاونی ہیں

بھاویں پئی رہے وزارات اندر نال شوق دے ناہ بلاونی ہیں
ایہہ پھل گلاب دا گھت اندر پئی ودکھڑے نال سکاونی ہیں

اٹھ ہیر ہی جا کے سپہ کوٹھی تیرہاں نالے پئی کساونی ہیں
وارث دھی سیانی دی ارتھیں سن آپ تے کون سلاونی ہیں

فرمائش سہتی برائے ہیر پیش مادر خود

تو ماں مجھ نہیں حال جو سادھی دا ماں تیاں لیندیاں ہیر رانی
پری حوراں چترتاں چند ساں اک عمر طبع اک ہیر رانی

اک کر سے باغ دیاں مجھیاں اک نسم ملوک اک زہر رانی
اچا کھان بھون لاڈ نال چلیں لین دے ذرا چھد ہیر رانی

باہر پھرن باہر ہاں ر لیناں تے سترہ ہیاں شہر رانی
وارثشاہ اک حسن کمال لے کے اکسیں نال گنا گہر رانی

اجازت دادن مادر سہتی ہیر را برائے سیر رفتن

جائے منجیوں اٹھ کے کوہیں رکھے ہتھ ہیر پلا ٹیکے چپ ہو رہے
داغ رنگ گیاں اندر آن وڑ کے ڈھٹھی کمیں ہیر نی تند تر ہو رہے

پلنگوں تے قدم ہلبہے کسی نال ایہدی گل گند ہو رہے
ایہ نال انہیں الڑے کھاکھڑی ذات میتوں ایہدی حب ہو رہے

پیراں بیٹھ میں ہتھ لگاونی ہاں ایہہ پیہہ نہ دلوں دور ہو رہے
کتے اٹھ کے جی پر جا آوے ایہدی ماندگی دور نکھو ہو رہے

دلوں گھنڈ گھٹے موہوں سن ہوئے میری کلی امید شگفت ہو رہے
کیکوں چین آوے انہاں لگاں نوں جاں ندامت اچھال آفت ہو رہے

ایہو دا عذاب ہے ساپیانوں نہ دھی کوئی نہ سست ہو رہے
وارث تہناں نوں نیند کی نیند جی جہناں دی جہناں نوں پرت ہو رہے

کلام مادر سہتی باہیر

سس کھدی ہیر نوں گل بی بی پی نت نہیوں لگاونی ہاں
بی ہسکنی ہاں ہو کے نال تیرے جیو وچ خیال جتاونی ہاں

ہیر آکھیا بیٹھ کے عمر ساری ہیں نے اپنے ماپیوں ساڑنی ہاں
سست ہو گئے بند پچھیاں دکھاں نال ہیں حال بکاونی ہاں

قلم لکھی ہے لیکھ دی بری میری اوڑ ان لیڑے پئی تماونی ہاں
ذرات میتوں کج نی روگ ہو یاد کر رب واہٹی پکاونی ہاں

مت باغ گیاں میرا جیو لگے انتا ایہہ بھی ٹہنتا پاونی ہاں
بی دنیاں میں گمان کھیپانوں کچھ کسے دا انہیں وگاڑنی ہاں

باہر جا ویکھاں ہر باولا عِس بہی دلوں جا رچاونی ہاں
وارث شاہ پیاں تقدیر آگے دیکھ نواں پہار پساڑنی ہاں

کلام خوشدامن مادر سہتی

ماں آکھدی سہتیے سمجھ نی بی ہو سی ولکھڑا ایہہ نام کرٹیئے
گھر لوچہ ہوندی نہاں نال قسمتوں اساں آ ندیسی ایہہ ویاہ کرٹیئے

دھیاں نال نہ لکھنا کدی بھئی نال تو ہاں نال ہی چلنا راہ کرٹیئے
نال حق حلال دے گل ناہیں کیہا و اسنوں کڈھ ودے آہ کرٹیئے

کدی اٹھ نہ بیٹھی آ پلنگ الحس کیسے بہو نہ چڑ گھر واہ کرٹیئے
اٹھے ہیر ہے بیٹھی پلنگ اتے میتوں ساڑ دیا ایسے واہ کرٹیئے

گل کھل کے موہوں نہ کرے کوئی کیہا جند لا ایس سجا کرٹیئے
کوئی گجھڑا روگ ہے ایس دیاں آہیں بلکے لینیئے ساہ کرٹیئے

تیر نال جاندی ہسکنی ہاں جیویں کھیت لیجاہ کرٹیئے
رل نال سہیلیاں ہیر جاگئے خوشی نال ہو وس دیلچاہ کرٹیئے

گھروں نکل کریں فساد کوئی جاہیں رسول گواہ کرٹیئے
تیریاں گلاں نال کجھ ساہ ناہیں ضامن دیچلیں وارث شاہ کرٹیئے

مصلحت سہتی با دختراں

حکم ہیر دا ماں تھیں لے سہتی گلاں آپو چہ دیو ماں نے سہیلیانی
ای آ و کھاں آپو چہ گل گنوں سدّ گھلیں سبھا سہیلیانی

رجھ آن بیٹھیاں سبھو ہل پس ستی جیویں گوہو گے بھون چیلیاں نی — کئی گوریاں کئی ویاہیاں نی چن جیہے سر پر متھیلیاں نی
جنہاں مانیں باپوں پھُن کھادا سنگ جیہے گوریاں کھیلیاں نی — وچہ ہیر سہتی دو لویں بیٹھیاں نی دوالے بیٹھیاں اٹھ سہیلیاں نی
سبھناں بیٹھکے اک صلاح کیتی بھابی نندتے نال اہیلیاں نی — سہتی ہتی لوکیں اٹھ چلنا جے ماہر کرنیاں جا تقال قبلیاں نی
سیو ہم ہماکے آدنا جے گلاں کرنیاں اج اکیلیاں نی — وارث شاہ سنگار رہاونے چرین بیٹھیاں قلعہ تے بیلیاں نی

ایضاً کلام ہمنشیبان

وقت فجر دے اٹھ سہیلیو نی تساں اپنے آہر کچاونا جے — مانباپ نوں خبر نہ کرو کائی ہٹلے باغنوں پاس لاونا جے
دتی ہیر نوں نال لیجانیکے تے فیرہ ایسدا اجیو پر چاونا جے — لادن ہیر نی ویچ کپاہ بھیناں کسے پاسنوں نہیں وکھاونا جے
وڈے رنگ ہوسن اکو جیہہ بیٹے راہ جاندیاں سانگ لاونا جے — بنجھ چھولیاں چھج کپاہ سبھے تے موٹلیاں تنگ سہاونا جے
منجھوں اٹھیاں نال ہی آجانا اک وٹی نوں سبق پڑھاونا جے — وارث شاہ میاں ایہو رتھ ہویا سبھناں اجوجے چلنوں آونا جے

آمدن سہتی نزد مادر

مصلحت کے سہتی نال سیاں بھیر ماؤں دے کول آوندیئے — دوڑ بھجوں بیٹھے تے لوٹڑا پر ایدوں لے وکھیو ماندا جیو بھر ماوندیئے
فجرے چن کپاہ نوں جاوساں میں گل ہیر دی بھی ہسکاوندیئے — ہیر نال جاسی کھیت ویکھ آوسے پٹی ہیر چرو کی چلیوندیئے
سنکے ماں اگوں جھٹ چپ کیتی ہیر ایہ چا پند سناوندیئے — وارث شاہ نوں پاس بہالکے تے دھی اپنی نوں سمجھاوندیئے

کلام مادر با سہتی بابت ہیر

رجسٹری شدہ

ماں آکھدی سہتیے سنی میتھوں لے چلیں ٹوں ہیر نوں نال دھیا — چیتا کھیڑ دا جھیں کسینال جھگڑے کھیں ہیر دا خاص خیال دھیا
کریں ایہدا مول وساہ ناہیں من تاں پایاندا منداحال دھیا — جنہاں باہر رنگ لائے نیں لیکیاں کرن ساہو پیس گھر پنجال دھیا
وچہ ہجر فراق پیارے دے چھڈن اپنی عمر نوں گال دھیا — کچے شرم حجاب کیاں ساہو باندی ست جاندیاں عمر اجال دھیا
وچہ کھیت کپاہ دے جائے کے تے رکھیں ایسنوں انگلی نال دھیا — متے نظر بچائیکے نس جاوے نہیں جاپدی نیک خصال دھیا
وچہ باغدے ایس ابھار دینا انہوں آوندے نت ابال دھیا — پانی گھیاں موم انہ بھیجیئے دی اگ جوں عشق نے بال دھیا
توں ہیں مینک یعقوب دیاں تیر لئے کیتا او کھڑا آن سوال دھیا — تیر ساہجہ جے ہو کوئی آن بندہ و سینہ ادسنوں کھال دھیا

دھیاں لوکاں دیاں نال کرن ٹھگی لوکو ہیاں دیناں نال ڈھیا
آویں جھب تیں کھیڑیاں کے باغ وچوں لائیں ہیر نہ کجھ رول ڈھیا
ہیر ویکھ کے کھل انگھیڑ تیوں ہوسی بلبلا تو انگ نہال ڈھیا
ڈھاں مکر فریب جو کر دیا نے سناں چاند بانے وال وال ڈھیا
میرے لیڈ اچور نہ نکل ائے ہوسی ہیر عقیل انت نوال ڈھیا

جنہاں پیا نوں وکھ تا دیا رب دیسیا دوزخے ڈال ڈھیا
تیرے باپ تائیں ستاں خبر ہووے کرسی پیا نال جال ڈھیا
آویں چھڈ نہ پھل تے لیا بلبل ہیر سید زیدی گل ڈال ڈھیا
تیں کنج کواریاں کی جلو نہاں جھلیلے نے جا بول ڈھیا
چھٹے باز نہ آوندے ہتھ وارث عاشق ہرن نہ جھال ڈھیا

کلام سہتی با مادر

سہتی گجھے آکھدی ماں تائیں تیری نہیں نوں کھان نہ لگیانی
میں کچ جاتیری ہیر اشیر پیتا کوئی کھوتری مجھ نہ وھکیانی
ایسی ہیر دا عشق بھلاونے نوں نت جھڑ کسر ارلیے وگیانی
رکھیں حوصلا کریں نہ فکر بھورا ایویں کون کراوندا تھگیانی

ایہہ رب لکھدا دھی ہتھ کے کراں پیاں نال میں ٹھگیانی
سن ہیر دے عشق دیاں جٹیاں جج جڑیاں ٹھگیس نچ کے ٹھگیانی
جیکر نوہنہ میر اکیتے اگ بار جھوڑیاں کالیاں بگیانی
وارث کوئی تقدیر نہ ہار جاتی ہوندی وڈیں بہت سا لگیانی

تجویز سہتی با ہم نشیناں

سنا کڑیاں ہی گذری رات ادھی تارے گنیاں بھلدیاں دیانی
نخرے لیاں اک نگوڑیاں سن اک گیاں سیلیاں سادیانی
شوخ اک تیں اک دیاک جھے نے ہیر شیطانیاں جادیانی

گڑھدے پانڈیاں گھراں ملیاں سن جہلاں ٹھمن مٹیاں ولدیانی
اک نکھتیاں اک نے بال اک چنیاں تے مالزادیانی
سبھے اپنے آپ نوں نکتیاں وارث شاہ انگوں بلخیز دیانی

اظہار کردن کیفیت ہم نشیناں بایک دیگر

گنڈ دھیر یا تیں نوں چھیڑ یا بدے گھر گھری چار وچار یونے
چلو چل ہی کرن چھنال بازاں سبھے کم تے کاج سواریونے
ٹیڈیاں ماندیاں لشکراں فیلوں بناں آنڈے فن کھلاریونے
سبھ جھن بھنڈار اجاڑ جھم بانسے پونیاں ٹینوں ساڑیونے
راتیں لامہندی دی نے گھٹ سر مہ گنڈ چونڈیاں کم سنگاریونے

جھلکے گھوڑتے جا بیگے کردِ گشتی اکدو سر تیوں ہم ہاریونے
بازی دیتیلا نے چودھواں بیانوں لال ماں وانے منتے ماریونے
گلتی ہار لنگوٹ ڈٹ نریاں سجو کپڑ التر اجھاڑیونے
تنگ کچھ تیار سوار ہویاں کینیاں کیڑے گھوڑیاں جھاڑیونے
ہنر لنگیاں ٹھوکراں وچ بچھو جن کنیاں نوں تو چکاریونے

کجل تے چھلاں لڑاوے بہاندا ہوٹھیں سرخ وندا سڑ چاڑیونے
زلفاں پلمیاں گورے مکھڑے تے بنیاں لٹکے ڈپ نیاریونے
گلہاں ٹھوڈیاں تے بے خال والے روپ حسن خوب اگھاڑیونے
کھول چھاتیاں حسن دے کڈھ لاٹو وارث شاہ نوں چاء اجاڑیونے

مقولہ شاعر

ورے عاباں لطت مکا بیٹھی ویکھو ہوندی کرے تماشا بیانی
جیہڑی ہووے گی گل سو ہو سی سبھے ہونی وہاں خطا بیانی
ایس ہونی نے شاہ فقیر کیتے پنج جہاں نوں کس ان ٹھرا بیانی
مجنوں جہیاں نوں چا مجذوب کیتا شہزادیاں کرے خرابیانی
معشوق نوں بے پرواہ کرکے دیوے عاشقاں رات عذابیانی
ہونی حسن حسین امام کٹھے ہونی پاوندی بہت خرابیانی
سہتی ہیر نوں گھیر کے ویکھ ہونی بابجھ اپنے یار بیتابیانی
علی جہاں نوں قتل غلام کیتا ہونی خبر رسول اصحابیانی
کریاں پنڈیاں ٹھگے تماشا کیتا لٹی راج قندھار پنجابیانی
وارث شاہ میاں پہلے گھیر باندی سچ آن گیاں کا بیانی

مقولہ شاعر

اک عشق نے اثر لگے کرنے بہت اوکھیاں ٹھیاں یاریانی
کیہڈا ہارنا ہاریا عشق پچھے سد گھلیاں سب کواریانی
اِنہاں لاٹاں نے ساجے فقر کیتے لیندیاں چن گھٹاں ہاریانی
کوئی ہیر نے عشق نہ نواں کیتا عشق کیتا اے خلقتاں ساریانی
ایس عشق نے ویکھ فرہاد کٹھا کیتیاں یوسفے نال خواریانی
رووا ڈھیڈکے ڈکرے ندی پیاپے جلالی نے اکھاں اگھاڑیانی
ہینوال نوں عشق نے تنگ کیتا لٹ گیاں مصیبتاں بھاریانی
شاہی چھڈ کے نیاز پائی بھکی ایس عشقدیاں پر خواریانی
مجنوں جیہے بھی ملک دے کاٹھ ہوئے سر کھادیاں عشق کٹاریانی
عشق سوہنی جیہاں صحت تاں لکھی ڈوب چھڈیا بے داریانی
مرزے جیہاں صحت تاں بیچ سنیں اگ لا دیکھے باروچہ ساڑیانی
سسی جیہاں صحت تاں بچھلاں ایس عشق لا دیکھے ماریانی
دیکھو بھوناں ہارون فقیر کیتا ہو رکی کر جھکیساں ہاریانی
ایس لیلیٰ دے عشق ملنگ کیتا مجنوں چھڈ بیٹھا سرداریانی
عشق ہر منیر خوار کیتا اوے ملک زادی وچ باریانی
اتے بے نظیر نوں کھو پایا کیہ کھوٹیاں عشق گذاریانی
جیہے عشق دے بیاد دی موج آوے اوتے اوکھیاں ٹینال تاریانی
جنہاں عشق توں جان قربان کیتی انہاں بخشلیں سب وڈیاریانی
عشق بحر دلیل بھر قات جیہے تدوں ملن حضور دیاں یاریانی
وارث شاہ جہاں دی چلن یاری اتے عشقدیاں جھل پیاریانی

آواز کردن سہتی ننان را

شام وقت سہتی چرخہ دسد کیتا اتے سنو بھیناں فالو والیئے نی
سالو چوہڑیئے تاجو بروالئے نی خبردار کریئے سنبھالیئے نی
اللہ رکھیئے دھوبنے نال سوہجے لیا دین نال سنگو گمیالیئے نی
میراں بختیئے سگھڑ ملاحنے نی سنگ ساتھ کریں گا رے ہالیئے نی
گل سمجھ والیئے کسیلئے رنگو واگنے رنگ مہاریئے نی
وقت تجھیئے سانول آو نہ جے دیکھ اپنی گھریں ہالیئے نی
ایس گل دا فکر جے کریا نوں ایس کم نوں تیہو وچالیئے نی

ٹموں موچنے سیئے پاچھنے نی بختاورے سمجھ لوباریئے نی
زلیکھاں تیں بخت سوانئیں نی تے سلاتی جھیل ملہاریئے نی
صاحبزادیئے نائنے ہوش رکھیں بھیناں جاگ نی بھیئے میاریئے نی
سبھرائیے تیلنے بیلنے نی سنگو جنگڑیئے سوجھ سواریئے نی
سن خیریئے گل مہاتئے نی ہیری عقلدی پار آلیئے نی
لاون پھیری وچ کہیا بھیناں گا نی نیک صلاح چتاریئے نی
گلئے جسے وارث دن ڈھیر ہوئے من نویں ای محل سواریئے نی

تیار شدن دختراں و ہم جلیساں ہمراہ سہتی

صبح چلنا کھیت اقرار ہویا کڑیاں ماواں نوں وی کن وی لاڈلیانی
روز عید دے نوں عید دا جن چڑھیا جویں جاچیاں حج تیاریانی
کئی سانولیاں ہنسنیاں تنگ بھریاں کئی ہور لٹے سکھ چاریانی
ٹھاٹھوں نال گھرکن متھے چونڈیاں اتے میاریانی
جیہناں چن جیہے مکھ شوخ نیناں جنیں جیہے سر پر سواریانی
پہلے کھیت نے گرد سب آن ہوئیاں پورا ہار سنگار کرساریانی
گھونٹ جیوں رعنا جوں پھرن نچدے چلن ہندی رسی چال نیاریانی
الہڑیں جھنڈ قطار ہو صفاں گیاں جیہیں لیا ساتھ پیاریانی
من ویکھیئے کی کجھ ہو نائیں تیریاں قدرتاں تو ہیں پلہاریانی
کھیت جا کے ہیر نہیں سپ ٹورے داریاں آن سبھے جنگل ہاریانی

کہو اپنے تھاں تیار ہویاں کڑیاں اتے دیاہیاں سک ریانی
جویں یاد دی خوشی آچا چڑھیا لے تے من مبارکاں کواریانی
اک ہیں جیسل بولدیاں نے اک بانکیاں کنچریاں فاریانی
ہو لاگاں سبھ ہمراہ ہویاں کالے کرن سبھے کارے جاریانی
چلو چل پچل دھر ادھر خوشی نال نچدیاں سب منہل ریانی
ایدھروں سہتی نے کڑیاں میل لیاں چلو چل ہی ہوچکیانی
کھتریٹیاں تے بھنبھانے خوب جٹیاں نال ہاریانی
سہتی ہیر نے ہوچا کے جھنڈ میل لئی جٹاں جاریانی
بھر خسند اجاگنا بہت وکھانا لے ہمیشہ مصیبتاں جھال ریانی
وارث کڑی نہ پنڈ دے وچ رہی کوئی جہاں ہندے ترک جاریانی

مقولہ شاعر

حکم ہیر دا دوں لیا سہتی گل گئی سوں نال سہیلیاں دے
چھڈ پاسا ترک باز اپنے لا مار دیے انگھیلیاں دے

تیار ہو کے دو ویں نناں بھابی نال جپھے نے کتک ارسلیاں دے
کلے پٹ ہو گئی وچ ہیر بانڈے سبھی اک دے وچ چولیاں دے

ہس مومن نے نال ہلاق بندے گئے پا جڑ دو دکان چلیاندے
جلد ہار بانے جنہاں ہار تھے سبھے گو چیلاں چلیاندے
لبھے اندروں سوادچہ ہوئی ہوئی تیں عجب کار چلیاندے
اکدوں لوں مرسانیدے کم کردیاں نے نخریلیاندے
داگے پا ونڈے بنے نال ہوراں بھٹ بیجیاں وچ چھیلیاندے
کک کھیت پچھان نہ بھائی نال جٹنی کنک چھیلیاندے
آپ یار مگار کردیاں رکھ کتیوں نال ہیلیاندے
وارث شاہ کستوری دے مرگ جتے تھیا تیا سر تھیلیاندے

مقولہ شاعر

نج جٹنی کھیت وچ کھنڈیاں ترت چا سنگوٹے دے وچھونے
جے کھنڈیاں ماریاں بھرن گدوں ہی گھسن دات دا پیونے
جوڑ موڑ دا سپ لڑائیکے تے عجب دا کہیڑیاں کھونے
شست انداز کر دانا گ کیتا اوس جٹنے مرون پچھونے
پڑھ ہر حیا ولاک تے سٹ بیعین تھجور چوٹھیونے
تو نگر ورس ل دا ک کنڈا ہیر چوہ چبے خون پٹیونے
سہتی انہوں نکر دانین جھیا دندار کے خون الٹیونے
وارث یار دے خرچ تحصیل وچوں حصہ صرف قصود الٹیونے

احوال جٹی ہیر

دیکھ حال کڑیاں پریشان ہویاں سنکے منتے ساویاں پیلیانی
نک چاڑھ مرد ندیکاں مٹ بیٹھے کڈھ کلمیاں نیلیاں پیلیانی
مار لنگ نے ہیر بے سرت ہوئی کھائے چھوڑ نے کلج کیلیانی
زہر عشق دے سپ دی ہو گئی اکھیں ہیریاں ہیچ چیلیانی
جے ہیر پوری تاں نسیر ہائی سارا ہن ہاشک تیلیانی
زند بیٹھ کے روندی ہیر جٹی پئے موڑ کھاں کریلیانی
تھرتھر کنبدی آکھدی موئی لوکا کوئی گئے جلار بھیلیانی
شیطان شیطو نگرے تے جوٹین سہتی گوردو اسیں بچھ چھیلیانی
سہتی بکریاں منتراں پھوک کے تے کڈھ کتیاں پچ بیلیانی
وارث شاہ کڑیاں پریشان ہویاں اکھوں گئی جان کلیلیانی

پریشانی ہیر

ہیر سرسٹ کے وچ ہے سرت جٹی سہتی حال تے نشتو پکاریائی
کونڈیاں کانچ لک کیتی آپ ہی دا ہرو کاں کم تے نکاح وساریائی
ویکھو نی ترکی ہے نظم شروں یہ مگر پیو وانگ تاریائی
شیطان نے آن سلام کیتا تساں جیلئے اساں ہاریائی
کالے ناگ نے پچن پھلاو ڈنگ دتی وسے ہیر تے ماریائی
سنجی پالکے ہیر نیں گھر آیا نہ ڈھی پولی رنگ ہاریائی
اگے کسے کتابوچہ نہیں پڑھیا جیہا چھجراں چھجر پساریائی
افلاطون دی سیش مقراض کیتی وارث شاہ تاں ویکھ کے واریائی

تاسف زناں بر ہیر

جدوں سانگراں وا ہرفوں کوک کیتی سارے دیس دے وچ بھچال آئی
سر زمین کھانے تر نہاندی جیندی ہنس تے مودی چال آئی
اوس ناگنی کوئی سپ لڑیا سس وسنوں دیکھ نہال آئی
اج گھت سہاگے تے اگ وانگوں ناکھیڑیاں بد اسھوگال آئی

کھیڑے خوش ہوئی پر یاد دیس ہالونہ کھیڑیاں دی جھری چال آئی
کھیڑیاں دی اوس اجو زندہ ہوئی دلوں خفا انجیسے نال آئی
ان گھیڈ گن باب تے رتا ندے بسرن پر قبران دے فال آئی
وادتشا نوں بے شکال دی جھری چیزوی جدیاں چال آئی

کلام زناں ہمسایاں

حال ویکھ کے ہیر دا لوک آکھن لڑیا سپ کہی کالا پنگرودے
ہوٹھ خشک نے بان بول سکے دیہو دو ڈھے گھیو دانسگروٹے

ساہ لیندیاں پھڑ کے مار دیئے لوں لوں وچوں سہر نگروٹ
وادتشا دی گل مفید اتھے نڈی ہیر دا بولا گگروے

آمدن حکیماں برائے علاج

سدیاں دی کھیڑیاں بہت آئے نقرو یدے تے لکھ مداریاں دے
جنہاں قرات ہزار بیت سپ کیلے گھت آندے نے چرپا پانیدے
کوئی اک جو اکھوا گنڈھے ناگ دے دوناں تے دبات ماریاندے
تیل مرچ تے پونہاں وٹیسے گھیو دیندے نے ناں خوارباندے

تریاق اکبر افلاطوں والا دارو وڈے فرنگ پپا یاندے
گنڈے مالکے تعویذ بلتے دوپ مہرل سوت آندے نے کنج کو پاندے
کیسے بہانے لسی چوں گھیو دے دے چاپائے زراں ناپاندے
وادتشا سپاہیاں نیندبدی کھیڑیاں نو بلائے زراں ناپاندے

مقولہ شاعر

دردوں تے دارو دے ہو رکے فرق لوچدے لہر پہ لہری جے نی
ہیر آکھدی نے ہیرے گھنڈ چلی چوس کالجے چیری چھری جے نی
جس ڈیلے دی ناگنی پہ اسنگھی لدی جاندے نہیں مڑی جے نی

ناں وچھکے آکھدیاں نیں ہر ہاں کوئی ساعت ایہہ جیندی کی جے نی
پر چلی جے ہیر سیاں چار نوں چلی بیکی اوتھے آن جچھی جے نی
ویکھو ہیر دی سس سر ماریندے آکھے نفر ہیدی جات لی جے نی

ہائے منظری کیوں فساد کی کھرت دے نال گھری جے نی
وادتشا سلطلے ویدیاں جھاجس وردوں لاڈ ویدی مٹھی جے نی

دجنتڑی — افسوس کردن مادر سہتی — شدہ

ماں آکھیا سہتیے برا کیتو تینوں آکھیا میرے جانیں ناہیں
ٹھوٹھے ٹھیکرے بانورچہ جو بندے ہو باہر کڈھ کے انب کھائیں ناہیں

اگے وچہ پساڑ انگھنے ورلے ہندی ٹھیر لیسی لون جائیں ناہیں
لوک کھدے اسیں ہن ٹھیر یندی ہوئی بھاد دھیا تیر بتائیں ناہیں

کیتا پکھ میں نال تعجب تینو میرے یوسفے نقش کہ پائیں ناہیں
ایہ لال سی جھنگ سیال یاندا نہیوں ڈبی ریا نجہ کھائیں ناہیں

رناں جہڑیاں عشق دی نال ٹھیکی دا تھاندا اکھیا سی کھائیں ناہیں
وچہ اکھڑے دے سیکھیے ہو تاں نوں دہ کھول کا فور کھائیں ناہیں

جیتوں ایسلوں باہر جاندیوں ناہ لگی مرن دی ہا چھائیں ناہیں
ہن وارث ایس بیمار دیدا رانجھے جا کدیا بجہ دوائیں ناہیں

فرمائش کردن سہتی بہ خود برائے آوردن جوگی

سہتی آکھیا فرق نہ پوے ماسہ ایہ سپ کیل تے آوندیئے
کالے باغ اندر جوگی سادھ بیٹھا سبھے قدم پایاں کہ جکڑنیئے

اوہدی بین دی پوچہ لکھ منتر اندے سپ دسنوں بھیت دکھاوندیئے
جیکر ٹپہے منتر ناں کرے جنتر سبھہ خلق نوں جا نواوندیئے

ہاسنگ نگ کرنگیئے سید جھک لتے تیری سیس لواوندیئے
کلیندرا تے اڈدے ہنڈیئے نی اسرال کھرال دور جاوندیئے

جلیپا ٹیپا بورڑا ہی جھنبر سب آکھے سیس لواوندیئے
منی دار دو سرے کھر یانی منتر ٹپھے تے کلے ڈاوندیئے

تند ورا بورڑا سنگ تالو جچلا وڑانا دڑا آوندیئے
کھجیا ٹیلیا نبت تیڑ کا پھوریا کرو نجیا جاوندیئے

کوئی دکھتے درد نے بھو جادو جن بھوت بھجاوندیئے
ٹلے دسنوں کسی نہ رہے وگی دکھ کلا نہ لے دستوں جاوندیئے

راون ہراجے نے دیوتے دیو پریاں سبھ اوسنوں جھک وکھاوندیئے
ہور دیدی ید لگا تھکے وارث شاہ ہوسی ہن آوندیئے

ظاہر حال تو جوگی دہی تھے جو لانجھا تھا۔ لیکن در پردہ معنت رسول اللہ صلعم کی تعریف فرماتے ہیں یعنی لوگ شرک کے بدعت اور کفر سے بیمار تھے۔ ان کے لئے حضرت خاتم الانبیاء آ ہیات لیکر آئے۔ جس کی تعریف میں فیہ شفاء للناس وارد ہے اور اس سے مراد کلمہ شریف ہے۔ جس کو سنتے ہی یہود و نصاریٰ مشرک مجوسی گبر ترسا صابی وغیرہ اس کے سامنے سانپوں کی طرح حاضر ہو کر جھومنے لگے ۔ ۔ یعنے رسول کریم صلعم خدا کی طرف سے بیماروں کی طرف ہاتھ میں طب روحانی اور جسمانی کا نایاب نسخہ لے کر سب سے بڑے شفا خانہ دنیا میں تشریف لائے خواہ کوئی کیسی ہی مرض کیوں نہ ہو صرف ایک ہی بار نسخہ استعمال کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اور مریض لوہے کی طرح تکڑا یعنی لا دینی ہو جاتا ہے۔ اور جو مریض محمدی شفا خانہ کے سوا کسی اور طبیب کا علاج کراتا ہے۔ سو بجز اس کے اور کیا حاصل ہو گا خسر الدنیا والاخرۃ دنیا کی محنت اور رحمت سے محروم رہا۔ اور آخرت کے عذاب کا سزاوار ٹھہرا۔ یعنی دنیا میں روحانی بیماروں کی اصلاح کے لئے کئی حکیم ربانی مثلاً عیسےٰ موسےٰ وغیرہ تشریف لائے۔ لیکن کوئی بھی پورا کامیاب نہ ہوا۔ سب کے سب بیماروں کو ادھورا چھوڑ کر چلے گئے۔ اب حضرت سرور کائنات محمد علیہ الصلوٰۃ کی نوبت آئی۔ آپ نے ایک ہی نسخہ جو و من یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون ہے کل دنیا کے مریضوں کو ہمیشہ کے لئے شفایاب کر دیا (محمدی)

کلام کھیڑیاں

کھیڑے آکھدے نے کہیڑا گھلیئے جی جیہڑا ڈگے فقیر دی جا پیریں
ساڈی کرے نہ اہرام بیلے جی کوئی غفلا الہوں آن چھیڑیں
سارا کھول کے حال احوال دسے نال ہیریاں گلاں وچ چوڈیریں
چلو واسطے سیدے نال چھیر قدم گھتیاں فقر دے ہون خیریں
دم لائکے ہیر نوں یاہ پیا ندی رنج جیہڑے گئے سان وچ دہڑیں
بیٹھ کونے گل پکا چھڈی سید اُٹھیئے رنگ جا ایریں
جو رن جانسیں تو ہیں لیا دسنوں کرے کے متاں لاؤ نا تھہیریں
وارث شاہ میاں تیرا علم جگ تا مشہور ہے جن انس طیریں

رفتن سیدا نزد جوگی

جو آگیا سید پا جاہ بھائی اوہ ڈٹھیاں بہت ہی پیاریانی
جاہ جھک کے تھد سلام کرنا آستان تا میاں خلقتاں ساریانی
اگے نظر رکھیں سنبھال دسیں اگے جوگ گیر ہے کریں زاریانی
سانوں بھی ہے ہیر نوں سپ لڑے یا انگ منہ چہوں تاں جانیانی
آکھیں سیدے واسطے چل جوگی سانوں پیا مصیبتاں جال ریانی
نال عاجزی پیئے قدم چم آکھیں آپ بنایاں خواریانی
نال ادب آداب دے کریں گلاں جے لیں نال سلوک پیاریانی
جوگی یار منتر سپ کے حاضر چاہ لیا سنا اک واریانی
یار دو کنڈیوں سپ بنا دتا لی ہیر ستی کلا کاریانی
وارث شاہ اوہ جنے ناہیں بچھڑے متر جنہے عشق تا چیاں ملیانی

رفتن سیدا در کالا باغ

سیدے رنگل بھی پچھاڑ کی جتی بھلے گئے ننگ لے رنگیلائی
واہ ہو واہ چلیا کھلی بانھ کر کے اہنگ کا نگوئی ال تے سر کیائی
ڈٹھو وہی نام اجٹ لوں کھاگیا گھٹے واگ کیوں تریں بھڑکیائی
جیوں فرنگیاں نام کرکے ایکے توپ پہاڑ تے چڑھ گیائی
کالے باغ وچ جوگی تے جا وڑیا جوگی ویکھکے جٹ نوں جھڑکیائی
کھڑا ہو جھنا فنڈے کمان آیوں نال ہنر اشور کر کھڑکیائی
سیدا سنگ کے تھر تھر کھڑکنبا سدا انڈیوں کا بچہ سہڑکیائی
اتوں کھلی کرا بنہ پکاریائی اپر خطرے مار یا بڑکیائی

ملہ اس فقرہ سے رسول مقبول کائنات کو علم عارفی بالعرفان مراد ہے۔ آپ کے علم کے سننے جن و انس کا علم ایسا مغلوب ہوا کہ پھر ساری عمر کھڑا ہونے کے قابل نہ ہوا اور نہ ہو سکے گا جن و انس کے علم کے ذریعہ جو جہان کے متدت وا نہیں ہو سکتے تھے۔ ان کو علم محمدی نے ایسے ہی فقرے سے حل کر دیا چنانچہ مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار یوں فرماتے ہیں ہے جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا۔ وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں۔ سعدی فرماتے ہیں۔ یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست۔ کتب خانہ چند ملت بشست۔ ایک اور پنجابی شاعر فرماتے ہیں سے علم وسیع اس نبی دے نے سارے علم جہاندے تنگ کیتے۔ تورات انجیل دے پڑھن والے اک آیت قرآن دی دنگ کیتے غرضیکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم نبوت نے سارے جہاں کے ناک ایسا بند کر دیا کہ تڑپ تڑپ کر مرنا ہی پڑا۔ (نگوی)

چلیں رب دے واسطے جوگیا اوئے نا روچ کلیجے دے ڈیپانی
یار وننو تقدیر بگھڑ گئی گلے کھوتا ہو گھوڑا بن گیا نی
جی وچ ہی لیا وچ جھوٹ بھولی اگ اغیب دی لا گیا نی

سانوں کیہہ ہے ایہ اج لا دتی دل کھیڈیاں جوگی ودھر گیا نی
جوگی تیہی چھپیا ہی ہے کی تیہوں ایس جان اُیوں جیار کیا نی
وارث شاہ وچار چ نیاں سچیاں نانگ جھاڑ کتے بوٹے دڑ گیا نی

عرض سیدا پیش جوگی

متھے جھکے سیلیے پیر ٹریئے میں نوں کی لگا تیتھے آنیا ایں
میں تاں ویکھنے ماندی بھال تیکا بسم تے کلاج بھلا یا ایں

وزرات ویہی میری تلی دیئے ایس درد دے بہت کا یا ایں
وارث شاہ سہتی تیری جس ہائی پل کو نے سبھ پچھایا ایں

مقولہ شاعر

جدوں بیبے کیتی سی عرض ایسی جوگی اپنا جو تمیرائی
سہتی سیتے کوئی اشتند کہتا بھاویں مکر فریب بنایائی

جیہڑا کیبا دا ہر کدا جیہڑا کدا سی خوف خطریوں دل ہٹایائی
وارث شاہ مول بھلدا نہیں کیسدا احسان چڑھایائی

کلام جوگی با سیدا

جوگی بولیا سنی کھان جیل جتا کم ویکھدے او سیدے ہنگ دے نی
تقدیر نوں موڑنا بھلا نا ہیں سبھ نال تقدیر دے تنگ دے نی
جنہوں رب دے عشق دی چاٹ لگی پیروں قضا دے سنگ دے نی
کدی کیسدی کیل پوچھیں آئے جیہڑے سپ نال جھنگ دے نی
مرن دے جی لو دین سینے ہو کے انکلدے رنگ ہی سنگ دے نی
صحبت غلط دی عیب دے فقر نالیں جیہڑے مریداں سنگ دے نی
اساں کیسدی نا پرواہ رکھی چھلے شرم ناموس تے ننگ دے نی
جیہڑے حق بیگانڑے سانبھدے نی جوگی جھڑے اپنا عمر لنگ دے نی

جدوں عرض نبی پاک نیوں سندا بنے رنگ برنگ دے نی
کیتی بدی فقیراں نے من لئی تقدیر نوں کون الانگھ دے نی
جیہڑے چند جہان جاندوس صحبت عمر تا ندی لوں سنگ دے نی
اساں چا قرآن تے ترک کیتی پناہ مہر اتوں ہٹ منگ دے نی
جوان عمر سبھری دو ڈھائی نے خوشی ہوندی جیو لنگ دے نی
گھریں کیسدی ساں ہن کاہ جانا بی بیمے پالٹے بھنگ دے نی
ایس نے ہاں ایس گل گلوں تینوں وسار کے جنگ دے نی
وارث شاہ مناں کے سیس دا تیری جیسے ہاں سنگتی سنگ دے نی

فریاد سیدا ز جوگی

سیٹے سنگ آہ پکار کیتی تینوں سچ نے اج لوالیا اوئے
ہتھ تیجڑ نوں نہ ہون گھاؤ ہووہیں کڈھ ڈنڈیاں قتاں بھالیا اوئے

تیرے جلیاں مہ نہ وچ سیر جوگی پھر وی بدی سند نوالیا اوئے
بے پڑھیاں کیہاں جاپانی میری غرض سیں متوالیا اوئے

انھ پہر ہے بھکے ٹوٹے نفس لگے ہاں فاقہ جالیا اوئے
جتی ٹہر وڈے کیتے ننگ فقیری اساں ملک تے نذی بھالیا اوئے

جتی ڈسا ملی پلڑی ہو چلی تیرا خیر دا قدم بھالیا اوئے
جوگی رب دے واسطے تار سانوں بیڑا لائے بھر لوالیا اوئے

تیری جتی دا کیا علاج کرنا اساں اپنا کوڑ ماں گالیا اوئے
جھگا اپنا چوڑ چوپٹ کیتا تیرے ڈسنے نال کی سالیا اوئے

سانوں نال تقدیر دے واہ ناہیں تینوں کس ایہ ول سکھالیا اوئے
وارث شاہ قضا تقدیر ویلا پیراں اولیاں بھی نہیں ٹالیا اوئے

کلام جوگی با سیدا

چپ ہو جوگی سچ بولیا ای جٹا کاہ نوں پکڑ یو کاہیاں نیں
کی غرض کیدی گھر جانا اساں فیاں بے پرواہیاں نوں

اسیں چھڈ جہان فقیر ہوئے چھڈ دولتاں مال تے شاہیاں نوں
یاد رب دی چھڈ کے کاں جھیڑ ڈنڈاں اٹھو یاں چھڈ کے چاہیاں نوں

تیر نال جانا نفع کوئی میرا علم نہ جھوٹے ویاہیاں نوں
رناں پاس فقیر نوں عیب جانا جہانساں نوں سپاہیاں نوں

رناں تیاں نوں کرن چا چھوڑ ڈاراں قید کرانیاں ٹیاہیاں نوں
وارث کذہ قرآن تے ہیں ہمر کیہا اٹویاں دیاں چاہیاں نوں

کلام سیدا با جوگی

سیدا اگھد وارد نڈی ہی فوجی چپ کے ناہیں ہتھیارڑی اے
ودی جہان بالغ کوئی ہی صورت تن کہری دی نیارڑی اے

اک چھیڑی نال ویر سلا ویرا ہی نال اس سارڑی اے
کدی کیدیکوں دھکے ہندی او سدی اک کاڑی اے

جے میں ہتھ دواں مرول لا وہیندی چاک تپیے چپک چھاڑی اے
ہتھ لاوے پلنگ نوں صبح ناہیں خون خطر مویں ہے بنارڑی اے

منوں مار کے آپ بھی مرے وندی اتے وقل ہی گوارڑی اے
نال سسن دنا سے کل ناہیں ہی مجدی نت خوارڑی اے

اساں وسنوں ملی نہ تھلایا چہ نہیں گلی اک بھارڑی اے
الویں غفلتاں چہر بار کیتی وارث شاہ عمر بیارڑی اے

ملے ان شعروں میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے جو ابو جہل نے کہ حضرت کے اس کوچہ میں جس کوچہ سے حضرت انبیاء سحر کے وقت گذر کر مسجد میں تشریف لے جاتے تھے گڑھا اس نیت سے کھودا تھا کہ نبی گزرنے کے وقت اس میں گر کر مر جائے گا۔ اللہ کی شان حبیب سرور دو جہان اپنے وقت مقرر پر جو گی کو گذرنے لگے تو بحکم خدا جبرائیل کے پنکھ بازو پھیلا کر بے معلوم گزر دلاتے گذار دیا۔ اور ابو جہل کو اچانک خیال آگیا۔ اور نبی کو دیکھنے کے لئے اسی کوچہ میں آیا جہاں گڑھا کھودا تھا۔ لیکن اپنی کرتوت کے گڑھے میں ایسا محو ہوا کہ اندھیرے میں تمیز نہ رہا اور یکایک ایسا ہالا پھسلا کر گڑھے میں گر گیا جب معلوم ہوا تو کفار لوگ رسے ڈال کر نکالنے لگے۔ قدرت خدا جوں جوں رسے ڈالتے گئے توں توں گڑھا نیچے ہوتا گیا۔ آخر لاچار ہو کر کفار پکار محمد صلعم کی خدمت میں آئے کہ دعا کریں اور ابو جہل کی خلاصی ہو۔ میں نے اس ذکر کو پنجابی شعر میں نظم کیا ہوا ہے جس کا نام قصہ ابو جہل ہے نجے درد والا قصہ ہے (تکری)

مقولہ شاعر

جوگی لیک گھتی پھیر چوکنے چھری اوسدا بوچا کھبایا سو
اوہدے نال تحقیق ناہیوں نال لایا چھری پٹ کے ہون بکھایا سو
پتہ مال دا پچھیا چور کولوں مت سیدے دی گل گوایا سو
نال مکر فریب دے سدا اندر پھیر اوسنوں تھناں لایا سو

کھا قسم قرآن دی مینہہ جیہا قسم چوریوں چا چوایا سو
ایس عشق کتاب دے حرف پڑھ کے نشاں اوس نے مٹایا سو
پھڑیا حسن دے باغ دا چور ثابت تاہیں اوسنوں قسم کرایا سو
وارث رنوں چھڑکے پیا جھنجھٹ اوہیں بیگاں عمر گوایا سو

قسم خوردن سیدا

کھیڑے نشا دتی اگے جوگیڑے ساڈوں قسم ہے پیر فقیر دی جی
لوک آکھدے حسن دریا اگے ساڈوں خبر نا اسدے نیر دی جی
لنگا کوٹ پہاڑ دا پاڑ سٹے فرہاد نوں نہر جیوں شیر دی جی
ساڈوں تھپڑی اہ دیوانے دے فسکاں نہیں تے کالجہ چیر دی جی
بھینس مار دی سنگ نے ڈھوئی کبھی حرص تے دودھ تے کھیر دی جی
لوکی آکھدے ہے پر ابدلی ساڈوں خبر نا اوس تصویر دی جی
نے مکھڑے آکھدا کہ بھائی تہجے ناہ کرئے غیبت پیر دی جی

مراں ایس جہانوں نج ہو کے راکدی صورت جے پھرکی دی جی
ساڈوں ہیر جیہی سوہنی ہا ساڈے کوہ تاف تے ناگ شیر دی جی
دوس آکھ کے فاتحہ ویکھ چھڈاں گھر پیر بخاری دے پیر دی جی
اسدی گال نا ساڈوں جا جھلی جھل کوں جھلے چھٹے تیر دی جی
خلقت آکھدی سیدے دیا اندی میل جو ناانگ سیر دی جی
اگے جو کیا نال چھوٹ بولئے نہ چلئے پنڈ کیوں سر تقصیر دی جی
وارث شاہ ایہ خواب خیال وانگوں جگ جانئے شیر نی تے پیر دی جی

زدن جوگی سیدارا

جوگی رکھ کے آکھدا نال غیرت کدھ اکیاں نوں ہ پلٹیائی
سنے غنیاں جوگی کے دیو جیہا ادیں ساڈا دم تے نیم سیہ پٹیائی
پکڑ سیدیوں نال کھوہ یا ندے چو یار دوانگوں ذباہ کٹیائی
گوداں ہیلیاں بھن کے جھڑکیا وانگوں ظالماں ظلم تے جنیائی
دو لویں بھن ہاں سوں لا ٹہنگا گنہگار دانگوں گجھ چھپیائی
ایسی جوگی نے سیدیوں مار کیتی سو ہم ردم تھیں خون پلٹیائی

ایہ ہیر دا وارثی ہو بیٹھا چار دا یوں سوار وچ پسٹیائی
ویکھو جوگی ہن سیدیاں نال کردا جویں مہر دفینہ نوں پٹیائی
گھر لتاں جھڑیاں نال ہتیاں ہون بھن جوں پکڑ دالٹیائی
بدھاں کیاں نال بیحال کیتا لک بھن مر ڈرکے سٹیائی
شانہ بھنکے چکنا چور کیتا لنگ بھن کے سنگ نوں گھٹیائی
وارث شاہ خدا اسدے خوف کولوں ساڈا روندیاں نیر نکھٹیائی

جیکر ونددتا ہیں گل چنگی نہیں ہی دسیئے سانوں گو رہیاں
وارث شاہ پیراں اگے عرض کردا خوشی کردیوں ہوڑ رہیاں

مژدہ دادن پیراں رانجھا

پنجاں پیراں نس ہاں تھیں حکم دتا بچہ جا جلدی فتح پاویں توں
جدوں شیر آسی تیرے مارنے نوں دل کبر ہنکار گواویں توں
کر عاجزی عجز توں شیر اگے انہوں منت دے نال منا ویں توں
جیکر نسی عرض لدہ ناہ تیری رشتہ اوسنوں پکڑ منگاویں توں

آمدن شیر

رانجھا آکھدا سی اوہ شیر مرواتینوں قسم ہے پیر فقیر دی جی
من اساں آکھیا جاہ مرگے من قسم حضرت دستگیر دی جی
اساں عاجزاں نوں کاہنوں مارنائیں گل برے ایہہ تیری بے پیر دی جی
وارث شاہ رانجھا بہت منت کردا لبچ تنگ ہوئی جندی زہیر دی جی

کلام رانجھا با شیر

شیر آکھیا رانجھیا سی میتھوں ست روز دا طعام نہ کھایا اے
تساں وانگوں بچے کھاوساں میں شیر بھکھ لگے گھا نیایا اے
بھکھ تریہہ نے بہت بےحال کیتا رب اج شکار ملایا اے
وارث شاہ میاں ہیر آکھدی ہے رب آن عذاب پوچھایا اے

پنجہ زدن شیر رانجھا را

رانجھا نال کرکے منت بہیا شیر آکھیاں باز نہ آوندا اے
شیر اکث اسدی بات منی پنجہ غضب دا چلاوندا اے
رانجھے پیراں دا حکم پروان کیتا ہر چند سوال نال پاوندا اے
وارث شاہ رانجھا پنجہ جھل کے تے غصے وچ آنے بہت کھلوندا اے

کلام رانجھا با ہیر

رانجھا ہیر نوں آکھدا چل پیاری ہن تیں شیر نوں مار کے آوناں ہاں
پچھا چھڈ دیوے جیکر اساں دا ایہہ نہیں تے جان تھیں مار گواوناں ہاں
منت کیتیاں باز نہ آوندا اے ہڈ بوٹی ایدی الگ میں لاہوناں ہاں
وارث شاہ جیکر کہیا منے دے نہوں جان تھیں مار کھپاوناں ہاں

غصہ کردن شیر

شیر گل سن کے رانجھے یار دالی دل وچ کچھیاں گھاو ونڈائے ۔ کہندا آدمی زاد کی آکھدا اے پنجہ دوسری وار چلا ونڈائے
رانجھے ویکھیا نہیں خیال چھڈدا دوہاں ہتھاں توں پکڑ پھاونڈائے ۔ وارث شاہ غصے نال شیر تائیں رانجھا جان تقسیں با لچہا ہونڈائے

کشتہ شدن شیر

رانجھے کھونڈی پیر دی کر کے دی دکھی شیر دے وچ کھبایا سو ۔ خنجر سید جلال بخاری دے وانگ اوس دے دل چلایا سو
علم پیراں دا جھٹ نوں یاد آیا زور اپنا سب لگایا سو ۔ بخاں پیراں رانجھے نوں فتح دتی جد اوس اللہ نام سیایا سو
شیر تڑپھدا ہے تے بے حال ہویا وچ الکھ فساد مرکایا سو ۔ وارث شاہ میاں رانجھے بھگتے تے کھل شیر دے بدن توں لاہیا سو

مقولہ شاعر

کھل شیر دی لاہ مرگان کیتی توہا اس بگلی وچ پایا اے ۔ ہیر مٹھی نہیں بہت دلیل اندر رانجھے جانکے مکھ وکھایا اے
جتی ویکھدی آکھدی رانجھیا وے تینوں رب نے آج بچایا اے ۔ وارث شاہ قبول لوڑ ربے جنہاں نفس نوں مار گوایا اے

کلام ہیر با رانجھا

جدھے مدی دی لگی چال وہاں خیال رانجھے یار نوں نیند نے گھیر پائی ۔ تیں کیہی ہیر رانجھے نفس لوڑیں باک جیت تے پھیر پائی
دشمن کی نہیں ایہہ ہیر دی فرش غفلت دا کاہ کھلیر پائی ۔ تدوں ہی ہیر نہ پھیر پائی کون کوئی درے نال ہیر پائی
زور آور دی لوہا توں مان دراز ہویا ساعت تینوں جانکے چھیڑ پائی ۔ رانجھے ہوش ہول وچار کیتی ہیر دس نوں ہول نہ چھیڑ پائی

سجیاں پاک پیروں سے پانچ بنا اسلام مراد ہیں۔ مطلب یہ کہ جب انسان دنیا کی کٹھن منزل طے کرکے اخیر منزل میں آپہنچتا ہے یعنی مرنے لگتا ہے تو اس وقت شیطان آ حاضر ہوتا ہے کئی قسم کے فریب و مکر دکھلا دکھلا کر مرنے والے کو ورغلاتا ہے تاکہ یہ انسان بھی اسی منزل سے گر جائے۔ لیکن اگر انسان نے اپنی زندگی میں پانچ بنا اسلام پر کمر بندی کی ہوگی تو ضرور اس کی پانچوں ہی اپنی اپنی باری سے اس شیطان کے خوف سے بچائیں گے جیسا رانجھا کو شیر سے پانچوں پیروں نے بچا لیا ہے اللہ کا لفظ ہی اسم اعظم ہے جو لوگ اس نام کو ترکیب لطائف ذکر کرنے میں (یعنی الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم) الخ ہر وقت مصروف رہتے ہیں وہ لوگ بھی اخیری منزل کے خطرات سے اللہ کا نام لے کر صحیح و سلامت گذر جائیں گے فن آج اس زمانہ موجودہ میں اس کے نام کے بیع جلالی و اجمالی لطائف بیان۔ حضرت مولانا مولوی شیر محمد صاحب مرحوم تھے جن نفس کو مارنا ہی جوانمردی ہے سو دوسری جوانمردی نہیں۔ بلکہ قوت بدنی ہے

جدوں مجھ بے صرت سی گھوک ستا پھیر ہیر نوں نیند نے گھیر پائی	مست ناہ لئی دوہاں عاشقاں نے فیکو ہوونی نے عقل گھیر پائی
موٹے کون ہٹا خدا دی لوں لگے کسے نیند سوں نہ پھیر پائی	وارث شاہ اوتھے سوں رہے گئے دوویں کھاں رنگ کے پلو دا پھیر پائی

گرفتار شدن ہیر و رانجھا بدست کھیڑیاں

دوچیاں والیاں رانجھے نوں آن ملیاں ستا لیا جا و چا پھیڑیونے	ڈنڈے ماردے برچھیاں پھیر دیندے گھوڑے چہ سیدان دے پھیریونے
سرہانے رٹے تے رکھ تا سپ گنج خزانیوں چھیڑیونے	سانگ گڑھا لکھ جندوں چلے شامت نفس دی آن لویڑیونے
ہیر پکڑ لئی رانجھا قید ہویا دیکھو جوگی نوں آن نکھیڑیونے	لاہ سہیلیاں بھجکے ہتھ دوویں پنڈ چا لکاں نال چھیڑیونے
جیوں سید نوں کٹھ پیا ندا سنگاں نجھکے چا نبیڑیونے	جیڈا دس چلے بندہ لا لئیندا دیکھو عاشقاں وکھ سہیڑیونے
رب جانیندے دس رہائیں بندہ رکھ حفظ امان سہیڑیونے	وارث شاہ فقیر اللہ دے نوں مار مار کے چا کھدیڑیونے

کلام ہیر

ہیر آکھیا سے سوہنے نیند ماریا راجیاں لٹیانوں	نیند ولی تے غوث تے قطب ملے نیند ماریا راہ ہدانیانوں
نیند چھوڑ چھڈکا یا سلیمان تائیں ویندی نیند پھڑ اٹکانیانوں	نیند ذبح کیتا اسمعیل تائیں یونس پیٹ مچھی وچ پانیانوں
نیند پت یعقوب دا کھو پایا سینام سیا یوسف دیاں ویانوں	نیند شیر تے دیو امام کٹھے نیند ماریا وڈے سیانیانوں
ہابیل قابیل دے جنگ ہوئے چا گئے نے قطب ٹکانیانوں	خواہش حق دی قلم تقدیر وگی موڑے کون اس ربان علیانوں
ستے ہوئے دے گھرے فلک دھنر غالب نیندے پور نجانیانوں	رانجھے ہیر نوں ٹھلے نوں کھیڑے نویں وینے وقت ویانوں
نیند فجر دی قضا نماز کردی شیطان دیاں تہول تانیانوں	نیند نال سلیمانے کیہی کیتی خبراں پچھے درد رنجانیانوں
کئے سحر وقت سی ہوں لگا اساں ہیا جنیاں نیانوں	نیند ملکے چوکی نوں پتنا اگے رکھے ہونڈی مت چلانیانوں

نیند مرزیدا اسیں کٹھاں تا گھت لگھاں دیو چہ پھرکانیانوں
ساڈے تے سوہنے رن ملک تیر وارث شاہ کیوں ٹلیس ولانیانوں

کلام ہیر با رانجھا

وقت سون دا نہیں سی ہیر پیاری دو روز دی مہلتی نوں کہ پٹاوے	ملے ہاتھ مٹھی مست ناہ لئی دی عقل ہزار جوگیٹیا دے

دھی تخت تے ویریاں ساڈیاں نے کی واہ ہے شک پٹیائیے
کھلی بانہہ کر کے ہیر آکھدی ہے میرے وس نہ کچھ گھبریٹیا وے
روز حشر دے بے حساب ہوسی تیرے نال ضرور نجھیٹیا وے
میں آکھ رہی اٹھ سوں ناہیں ایتھے کاسنوں نیچ لیٹیا وے
راجہ عادل ہے تخت تے عدل کردا لکھ رہی ہاں نہ جاگوک رانجھیٹیا وے
اتنی صحبت نے کر جان عملیہ جا راجے دے پاس جھیٹیا وے
نہیں حور بہشت دی ہو جاندی گدا ماردی دنال لپیٹیا وے

پنڈ چاچکاں نال لتو والیاں میاں رانجھیا حسن ولیٹیا وے
جنہاں آکھ دیاں وچہ جہان سارے نہیں جاونا مول ہٹیا وے
بناں عملدی نہیں نجات تیری پیا ماریں تلنبدیا ہیٹیا وے
دلیں پر بانہہ تے تھوک ستوں گئی سرت نہ ہوش پٹیا وے
ویلا بیتیا پھر نہ آوندا ہے میاں رانجھیا بہجے ڈھیٹیا وے
جاندی قلعی تے تانبیوں ہو در بانجو کسالاں نال ہٹیا وے
گول گل تیں مار نہ دے جھکناں وارث شاہ جٹ کچھ پٹیا وے

مقولہ شاعر

ہیر کوک رانجھا بولے مار چانگاں پیا بولدا کوک بہر اسدائی
راجے آکھیا لوکو کہاں خبر یارو کہیا شور تے غم بہر اسدائی
کس آیا کس نجانیاں میں لیاؤ وچ دربار ہر اسدائی
رانجھے آکھیا راجیا جیویں تیرا راج تے حکم ادا اسدائی
تیری دھم پئی روم شام اندر بادشاہ توں ہے امن امان اسدائی
عدل کرنا تے صاحب دل دیاں ناقرض تدے تمام صدائی
لٹے گیا کرانگا عدل لیا چہدائی تیغ اک خشخاس دائی

ڈوبو کرے تے لنگر ار مردانی راجے پچھیا شور ایہہ کا سدائی
فقراں آکھیا ایہہ درویش جوگی داد خواہ آیا کر آسدائی
رانجھا آور بار وچہ رویا جا نسر خون پھٹیا چاکاں ماسدائی
حکم ملک تے تانبیوں سبھ کچھ کرم ہر بدا فکر غم کا سدائی
تیرے راج جہاں تقصیر ہارے ہنگا نہیں نہ کوئی بہا سدائی
میری سبھ تقصیر معاف کرنی بخش امید نبی دا سدائی
لکھی تہند چہ چہا سدی ہو تیر وارث شاہ ہوئیں جگ سدائی

ف قطب یا بیتا لا لینی جن لوگوں کا خیال ہے کہ خداوند کریم قیامت کے دن بزرگوں کی اولاد کو عذاب نہ دیگا اور نہ ہی ان کو نیک اعمال کی ضرورت ہے اور نہ ہی برے اعمال ان کو ضرر دیں گے۔ ان لوگوں کو وارث صاحب نے عمدہ نصیحت کی ہے کہ اگر کوئی قطب کا بیٹا بھی کیوں نہ ہو وہ بھی بغیر نیک اعمال کے نجات نہیں پا سکتا۔ اللہ فرماتا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا یعنی جو شخص اچھے عمل کرے گا اسی کے لئے ہیں اور جو برے عمل کرے گا وہ بھی اسی کے لئے ہیں۔ دوسری جگہ اللہ فرماتا ہے وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ یعنی جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے تو ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ خسارے والوں میں ہوگا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوائے اسلام کے نجات خسارہ ہے اور اسلام وہ ہے جو قرآن مجید ہے اور قرآن مجید نے یہود و نصاریٰ کو اسی عقیدہ پر کافر مشرک و لعنتی فرمایا ہے وہ بھی صرف یہی کہتے تھے کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں۔ اس واسطے قیامت میں ہم کو عذاب نہ ہوگا۔ حالانکہ یہود و نصاریٰ انہیں پیغمبروں کی اور کتابوں کی مانتے تھے غرضیکہ سوائے عمل صالح کے قیامت میں سید مغل پٹھان قریشی بزرگ زادگوں کی اولاد سب کے سب تیغ کے ایندھن ہیں۔ ف وارث شاہ صاحب کے والد کا نام قطب شاہ تھا۔ اس میں بھی رمز ہے کہ وارث گو قطب شاہ سید کا بیٹا ہے لیکن بغیر اعمال کے مارا جائے گا۔ فقط مترجم (انکو مرحوم)

حکم کردن راجہ عدلی برائے گرفتار کردن کھیڑیاں

راجے حکم کیتا چڑھی فوج بانکی آرا وچہ گھیر یا کھیڑیانوں
ساتوں حکم ہے پکڑ لیجاونیدا اساں خناں عمل نبیڑیانوں
راجے آکھیا جدوں نہ جان پاوے چھنڈ ہو کھاں سب دگیڑیانوں
بنھ کھڑ انگے کے تے چلو آپ ہنیں جانڈ ے لیس کھیڑیانوں
کھیڑے گھیرکے فوج تہدیدی دے بند وچ تے بہت دریڑیانوں
تسیں ہو سیدے چلو پاس راجے چھنڈ دیوسبھ جھگڑیاں جھیڑیانوں
پکڑ وچ حضور دے لیا دھا حشر لشکراں نے کھو زبان کھیڑیانوں
وارث شاہ جن رجاں گرس لگے اوہ کھرے نے اپنے کھیڑیانوں

آمدن کھیڑیاں نزد راجہ

کھیڑے راجے دے آن حضور ہوئے سب نے آن فریاد دیاندے
میتھوں کھو فقیر نی اٹھ جوین پیسانوں قوم شاد دیاندے
چیتا دھڑیاں پگڑیاں ویکھلیں ایہہ شیطانے اندوں ڈیاندے
ایڈا جھوٹھ ایا ایہہ بول لینے ایہہ جھگڑے بے مراد یاندے
رانجھے آکھیا کھوہ لیجلے نڈی ایکھو میرے وڈے بیداد یاندے
بیرنیاں تیرے اگے راجہ صاحب وڈے ربانے عاد یاندے
ایس فقیر ناتھ غریب جوگی تینوں کراں دعا آباد یاندے
وارث باہروں سفید سیاہ اندروں تینوں جوین مالزاد یاندے

عرض کھیڑیاں پیش راجہ

کھیڑیاں جوڑکے ہتھ فریاد کیتی نہیں وقت ہن ظلم کماوبندا
دیکھو شودیاں ٹھگیاں موہیاں لے تے ظلم جے نام لادیندا
سہتی دسیا جوگی بلاغ کالے ول جانٹے جھلٹے پادیندا
اک جی نے دوسری نونہہ ساڈی منتر پھوکیا وال لیجاویندا
وچوں جن تے باہروں سادھ دسے اتے قول تے جیس وناوندا
اقتل الموذیات قبل الایذا کیہا فائدہ جھگڑیاں پاویندا
اہدیاں سہلیاں ویسانتے جھل ناہیں اتے قول جیس وناوندا
ایہہ ٹھگ ہے باجھ دے اڑا کھونا سحر جاندا سر ہوں جاویندا
ساڈی نونہہ نوں کدن سپ لڑے یادہ وقت سی نذری لیاونیدا
اساں سدآندا منتر جھاڑنے نوں ساتوں کم سی جند بچاونیدا
لیندا دو دہانوں راتو ہی رات نٹھا فقر ولی اللہ فریادیندا
راجے چور تے یار نوں ماریئے سولی رسم ہے چور چڑھا ویندا
بھلا کریں تے ایسنوں ماریں حکم آیا ہے چور مکاوندا
بادشاہ نوں عدل ہی پچھے گا وقت آوسی عمل تلاویندا

لوصل کز ابہر خدا بچاہئے دو صل کرنے کے لئے اسد نہ فرماتے ہے ان اللہ یا مر بالعدل لی و لا احسان بیا ستکن ہر ایک قسم بجا لاؤں مرزال فرمارت کے سلطانی
ہیں کی اسد فرماتے ہیوم عدل کا کل ناس سادہ سیم آنحضرت نے فرمایا ہے جو شخص دس آدمیوں پر حکم کرتا ہے وہ امام ہے اگر اسنے انصاف نہ کیا ہوگا تو پکڑا جاوے گا ہی بوجھ ہے

کی جانیں جوگ کی باب ساڈے ویلا آوے جد پاس ٹُر وینداں — وارث شاہ دا عدل نہ کریں بار کہاں آس میں فضل کماوینداں

کلام رانجھا راجہ

رانجھے آکھیا سوہنی نڈھی مگر لگ میرے آن گھیریو نے — تھا خوف تُسں ایس دیس دا لے پچھے لنگ اڈ غیب دا پھیریو نے
میں ہیر دا ہاں قدیم بیری جھگڑا پائے کے آن لوڑیو نے — پنجاں پیراں دی ایہ مجاورنی انہاں کدھروں سک سہیڑیو نے
بھلیاں انہاں نوں حق نہ تا تیرے ملک وچ آن گھیڑیو نے — دیکھو وچ دربار دے جھوٹھ بولن ایہ ڈاڈی پھیڑاں پھیڑیو نے
مجرم ساں عملاں دے نال بھریا سیرا لا گھاہ اچیڑیو نے — کوئی روز سی جگ تے الینی بھلا ہویا نہ جا نبیڑیو نے
جو سیار بدنام کر جوگیڑے نوں نیوں ہار کے چا کھدیڑیو نے — آپ ڈٹی بنے ایہ دہشتری دے ڈیرے سنگ دا لنگ کھیڑیو نے
راجے آکھیا کراں میں قتل سارے تیری جیبرنوں ڈاڈھے چھیڑیو نے — سچ آکھ توں مار کے کراں رنّے کوئی راجے السیوں پھیڑیو نے
چھڈ ریاں جوگ بھجا نٹھے پر کھوہ نوں لجے نہ گیڑیو نے — تیں تے آپ غلطانی جا بچھاں آدم وچ آکھو دلو پڑیو نے
کھوئی سن فقیری ظالماں نے پنڈ چا بکھاناں ادھیڑیو نے — وارث شاہ ہن گردی ریا بھوندا سرے سر مچھ نہ لوڑیو نے

کلام راجہ صاحب

راجے آکھیا تساں تقصیر کیتی ایہو ڈا فقیر رنجانیاں جے — نک کن وڈھایاں جے ہر سولی اوہی گئی ایہ گل نہ جانیاں جے
بیجے حت نہ جانمے کیتے تائیں تسیں اپنی قدر پچھانیاں جے — ریاں کھوہ فقیراں دے راہ ماراں تنو کھبڑے تسی تانیاں جے
کراں اوہ جو جانسی ملک سارا جوگی نوں تساں نجانیاں جے — تجے نوں بھجے کے جانا سی کیوں عاجزاں نوں ترسانیاں جے
قاضی شہر دا تساں نوں کرے جھوٹھا جوں جا سو لیلے نیویاں جے — ایہ بات ہنکار دا نال رہندا کدی موت تحقیق پچھانیاں جے
کرو خوف خدا دا ور وچ جو جارے جاگ جاگیر نہ جانیاں جے — مالک ملک دا آپ خدا سچا توتی الملک شے جو فرمانیاں جے

فقر جا کے اسیوں ما ریاجے مفلس بہت غریب ستانیاں جے
وارث شاہ فقیر دی بات ولگوں نا خواب خیال ہی جانیاں جے

آمدن کھیڑیاں و رانجھا نزد قاضی شرع

مصداق اس آیت کے۔ اللھم مالک الملک توتی الملک الخ ہے۔

جدوں شرع تے آن جمع ہوئے قاضی آگیا کرو دھیان میاں
کھیڑیاں آکھیا ہیر سی کڑھ گئی گھر چوچک سیالیئے جان میاں
جنج چڑھکے اساں ویاہ آندی نکے خرچ کیتے ڈھیر دان میاں
سبھ رسم کیتی ماں پیو ساری آندا جنہوں حفظ سی فقہ قرآن میاں
اساں لیٹکے دم ویاہ آندی دیس ملک پیا سبھو جان میاں
اساں کھوہ لئے حال بیان کیتا جھوٹھ بولنا ہے نقصان میاں
ایہو عرض کمال جناب اندر رہا جلد دار ہے ایمان میاں
رہا دین تے صدق ایمان رکھیں خدا روں حق پچھان میاں

بیاں عمر خطاب ؓ دے ڈھنگ کرساں دوویں جھگڑیاں حل حاکم شان میاں
اجو کھیڑے دے پتے نوں چانن کیتا بول لکھ کے لکھاں تہان میاں
لکھ آدبانے ڈھکی لکھی سی ہند جھانے تے سلطان میاں
شاہد پاس ہن حال نکاح کیتا جویں لکھیا وچ فرقان میاں
ساری خلق خدائی دی جاندی سی شاہد پنج تے ست جان میاں
رانجھے رنگ کے جلیا سیا جوگی ٹھگ ہے تیز زبان میاں
ساڈی نوں ہنے چکر آئے تے ساڈے جوہری لے آندوں رحمان میاں
واد شاہ درگاہ وچ سچ بولیں جھوٹھ کرے نہ ایمان میاں

لہ حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی کے عدل کا واقعہ ہے۔ کیوں تو حضرت عمرؓ کا سارا زمانہ عدل سے بھرا تھا لیکن آپ کی نسبت ایک نہایت ہی درد انگیز واقعہ مشہور ہے جس سے حضرت عمرؓ کے عدل کی نسبت کچھ پتہ چلتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک دن حضرت عمرؓ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور لوگ بھی ان کے گرد فراہم تھے ناگاہ ایک لونڈی آئی اور امیر المومنین کو سلام کرکے اپنی سرگزشت سنانے لگی۔ اس لونڈی کے بیان سے معلوم ہوا کہ ابو شحمہ امیر المومنین کے بیٹے سے ایک ایسی خطا سرزد ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کو سوٹے لگنے ضروری تھے۔ اور چونکہ حضرت عمرؓ نے فوراً نقیب کو آواز دی کہ مدینہ منورہ میں منادی کرے کہ کل مسلمان اسی وقت مسجد نبوی میں حاضر ہوں۔ نقیب نے خبر کی اور مسلمان جمع ہوگئے جب سب لوگ آگئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سب یہیں حاضر رہیں اور حضرت ابن عباس کو ہمراہ لیکر پیادہ مدینے کے کوئی مکان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا اور پوچھا کہ ابو شحمہ گھر ہی ہے؟ اندر سے آواز آئی کہ وہ کھانا کھاتے ہیں۔ عمرؓ اندر پہنچے اور بیٹے سے کہا کہ کھانا کھا لو شاید یہ کھانا تمہارا دنیا کا کھانا ہے۔ یہ سنکر ابو شحمہ کا رنگ فق ہوگیا اور لقمہ ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے ابو شحمہ سے جا کر لونڈی کی بابت پوچھا۔ ابو شحمہ نے تصدیق کی اور اقرار کر لیا۔ اتنی بات سنکر حضرت عمرؓ اس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد کو لے چلے ابو شحمہ نے حسرت اور زاری سے کہا کہ مجھے مجلس میں شرمندہ نہ کرو۔ وہیں شرعی سزا دے لیں۔ عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کا حکم ہے وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی جب ان دونوں کو سزا دی جائے تو مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ غرض ان کو کشاں کشاں مسجد میں لائے اور صحابہ کے سامنے ان کو کہا کہ خوب کی ہے یہ فرما کر اپنے غلام افلح کو حکم دیا کہ ابو شحمہ کو سو درے لگاؤ اور خبردار سزا میں رعایت نہ کرنا کہ میری تابعداری خدا اور رسول کی تابعداری ہے۔ افلح نے سنکر ابو شحمہ کے کپڑے اتارے۔ حاضرین یہ حال دیکھ کر رونے پیٹنے بیتاب ہوگئے تھے کہ خود عمرؓ بھی روتے تھے اور بیٹے کو صبر کی تلقین کرتے تھے۔ اور غلام کو فرماتے تھے کہ ضرب دلائے جا۔ اور افلح نے سو درے مارنے شروع کئے اور افلح کو حکم تھا کہ ضرب دلائے جا۔ جب ستر درے لگ چکے تو ابو شحمہ کو پیاس لگی اور پانی مانگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بیٹا صبر کر اگر خدا تم کو اس سزا کے گناہوں سے پاک کردے تو تم حضرت سرور عالمؐ کے دست مبارک سے آب کوثر پیو گے۔ ادھر افلح کو حکم دیا ضرب جب اسی ہوگئے تو ابو شحمہ نے … سلام کیا اور عمرؓ نے علیک کہہ کر غلام کو فرمایا مار جب نوے ہوگئے تو ابو شحمہ ضعف سے چپ ہوگئے۔ صحابہ اور والوں نے سفارش کی کہ تھوڑی دیر کے لئے معطل کیا جائے۔ مگر فرمایا یہ حکم الٰہی نہیں۔ الغرض آخری درہ لگنے پر ابو شحمہ زمین پر گر پڑا اور جان نکل گئی ۔۔ (ذکری)

جرح کردن جوگی

جوگی آکھدا جھوٹ کہاں ایہہ چایا کتھوں ولیاں نال جو پایا جے ‌ ‌ راہ جاندڑے کسے نوں پون چمبڑ ایہہ بھوتناں کتھوں سہیڑیا جے
اوہ تاں نڈھڑا رہیا سی بیگر تساں مدینا نانیر لکھوڑیا جے ‌ ‌ اک مجھ چکڑاں لتھڑی سی سارا منگو جا ادس لبوڑیا جے
سارے ملک ایہہ جھگڑوا پیا بھیڑا کے ٹھکیا تے نہیں ہوڑیا جے ‌ ‌ وارث شاہ کسے نہ دے بھوگ لگی اگوں سدا کوئی یار ہیا نجوڑیا جے

کلام کھیڑیاں

جدوں نکے سرساہی سی ان کدھیا قحط سی آن غضب لیاندا ‌ ‌ تدوں آیا ایہہ کال وچ بھکھ مردا لگا چاک سی مہریاں گھیر لیاندا
لوک کرن پُکار جوان بیٹی تُوں فکر شریکانیاں بولیاندا ‌ ‌ چھیل ٹیہڑی دیکھ کے گرد ہویا ملیا ہویا مزاریاں گو لیاندا
بہین جاکے مچیا دعوا تے ہویا وارثی ساڈیاں ڈولیاندا ‌ ‌ موجو چودھری دا پت آکھدیں جھلک مزاریاں ڈھولیاندا
عدل کریں جوں عمر خطاب کیتا ہنڈ ڈنداں کھیڑیاں رولیاندا ‌ ‌ نوشیرواں گئے نیا عدل کیتا لے کنجری عدل تنولیاندا
نادکھیری ٹھگڑی بات ساری چیتا کریں ایہان جھولیاندا ‌ ‌ متہ یار کے کھب ٹرکے ہے لگر ہیرا نم کرے مولیاندا
کنگھی لوہے دی تا لگے پٹے وانے سر دا رہے جڑے کسبولیاندا ‌ ‌ اب بیج تندور وچہ کرے ہریاں ہے بکیوں لٹکا ولیاندا
بھیس مکر دا پہنکے ٹھگ پھردا خادم ہے مدار ہیلولیاندا ‌ ‌ بھیے لونگ لیاوکی فندے کرے جا نقل چا مولیاندا
تابعے تورُ دا نال ایہہ جادُو دی اے بڑا استاد ٹھگولیاندا ‌ ‌ وارث شاہ سبھ عیب دے رب محرم اوہیں سانگ کے گجڑیاں مولیاندا

کلام قاضی با جوگی

قاضی آکھیا دس فقیر سائیں اتے شاہد حال جو تیرڑے اوے ‌ ‌ از غیب دی خبر نہ جلنتے ہاں شرع ظاہر پرست سویرڑے اوے
بابجہ شاہداں نہیں ایہہ واتیوں شئ ہابجہ ہوون نبیڑے اوے ‌ ‌ اساں شرع شریف دا حکم کرنا چھڈ جھوٹھڑے سبھ بکھیڑرے اوے
جس شرع شریف لوں من لیا اوس عاقبت مکن نبیڑے اوے ‌ ‌ فتوی لکھ کے حق دا دیاں فرست جب آکھ سنا گھیڑے اوے

کلام جوگی با قاضی

رانجھے آکھیا اسیں غرض میری تینوں علم ہے فقہ اصول میاں ‌ ‌ کرگل توں اوتے دیاں قاضی جھیڑا نفس دو چرخول میاں

راہ عشق دا عاشقاں میں لیا جیہڑا انبیاں نبی رسول ﷺ میاں
اوسے قول تے بچے روح ملن قاضی رضا خدا دے پچھ سول میاں
انہاں عاشقاں عشق اللہ دا ئے جیہنداں انبیاں سب معمول میاں
ساڈوں عشق مجازی دی لوڑ نا ہیں کیتا عشق حقیقی قبول میاں
مارے ربے خلق تقیس ربے صنم عشق جو کرن عدول میاں
اوسے حکم تے عمل عاشقاں دا جیہڑا رب دا فرض معمول تیاں
عشق بد انساں شرع فاعل عاشق اوسے شرع مفعول میاں
قالوا بلیٰ دے روز دا قول بدھا ہیر ایہہ دینال قبول میاں
اندر لوح تے قلم دے لکھ چھڈیا روح دا ذیل طول میاں
ایسے پاک دیدار دے ویکھنے نوں منگے نت عارسول میاں
عاشق سوئی جو عشق وچ رہے قائم کدی ہونے ہے ملول میاں
عاشق پچھلے عشقدیاں بیچ کانوں من عشق دے شغل مشغول میاں
کرن طعن ملاں عاشقاں نوں احمق عقل دے لوک مجہول میاں
وارث شاہ نوں نال عاشقاں دے رب کرے دیدار حصول میاں

کلام قاضی باجوگی

قاضی آکھیا ایوں فقیر سائیں چھڈ جھوٹھنے سب دریاں نوں
انہاں جٹاں دی شرم توں لاہ مٹی خوار کیتا سی سیالاں کھیڑیاں نوں
پچھے سیالکے چوچار کھائی اوہ روا سی وقت سہیڑیاں نوں
اوہیں پہنچا چلا کے جیب کیتی من دم نہیں دیکھاں کھیڑیاں نوں
چھڈ دیہہ چیاد نہاں جنی نہیں جانسیں دتیاں ہیریاں نوں
آندہ لکھ لوستی گنن والیوا ایہہ قاضی جے ڈوبے بیڑیاں نوں
قاضی ہیر تے جگے وندا رس تھوں بیٹی اپنی پیچھا کھیڑیاں نوں
سلاں کرکے تینوں چھلڈ دانہاں نہیں جاندوں غصیاں ہیریاں نوں
اصل گل سو آکھ درگاہ اندر لایذ کر جھگڑیاں جھیڑیاں نوں
سانے دیس وچ دھم تے شور ہویا دونویں تجھنے اپنے پھیریاں نوں
پہلا مجھوں آ کے دعویٰ تے سلام ہے لاں چھلاں تیریاں نوں
دنیا دارانوں عمر تان اے فقیر میاں چھڈ دیہہ جھگڑیاں جھیڑیاں نوں
ہتھ جھکے رانجھے نے اٹھ کہیا کراں عرض میں چھوڑ بکھیڑیاں نوں
نت نال برا یا چور کھانے سکلے دسن راتیں ہیر پھیریاں نوں
غضب نال کہیا قاضی سن میاں اسیں شرع دے کراں نبیڑیاں نوں
عیبی گل جہانے پکڑیں گے وارث شاہ فقیر دے پھیریاں نوں

فیصلہ کردن قاضی

قاضی لکھ دتی ہیر کھیڑیاں نوں بار وا ایہہ فقیر دا غولیا جے
وچوں چور تے باہروں سادھ دسے تینے کیوں تو لی تے اولیا جے

ملا نبی اللہ رسول کا عشق ہو تو ٹھیک ہے وفا اور فریب ہے یگانی عورتوں کو جو شوہر بھی ہوں [illegible] رسول کا عشق [illegible] قرآن مجید [illegible] فرمایا ہے [illegible] اللہ و رسول [illegible] والمومنون [illegible] ایمان [illegible] کی طرف نازل کی گئی اور مومن لوگ بھی [illegible] ایمان لائے تو معلوم ہوا کہ رسول کا عشق شریعت کی تابعداری میں ہے [illegible] جو لوگ عشق اور شریعت کو الگ الگ بتلاتے ہیں [illegible] عشق کے معنی [illegible] محبت [illegible] اللہ کے [illegible] عشق کی [illegible] اس [illegible] کی تعریف [illegible] عاشقوں کی [illegible] اللہ [illegible] ہو سکتا [illegible] (دکوری)

دغید الڑے چاگھرو کلا کاری بن بچھے مشائخ تے مو یا جے
وڈے وڈے پھکنڈ ایہ چالدے کدی نبے جوگی کدی وَلیا جے
کدی اجاڑ وباری کدی فقر بنائی کوئی اُت گمین منویا جے
کدی ولیھا سے و ٹانگ جھلے کدی تتر مو اور رو لیا جے

جدوں وڈے تے آوندے معناں نگا کھیں مشیب چاپے ولیا جے
رنگ رنگدے مکر فریب چالے کدی مہر کدی زہر گھولیا جے
ایہ فقر نا ہیں سانگ مکر دا جے اوہیں پھکڑ الوانگ چھولیا جے
وارث شاہ نے بھیت دا رب محرم اوہیں اوہس سانگ منویا جے

مقولہ شاعر

ہیر کھوہ دتی چلے واہو واہی رانجھا رہیا نہ کجھ حیران یارو
کھیت ہاریئے کیسری سسر اوہل حق علیا نہ دے رجھان یارو
اوہناں عقل نے ٹھاہر ہوش رہندے سر تے چھاندے پیمن ودان یارو
وچ اوونہی سہم دے نال جیہی جیویں تیر قربان کمان یارو
تنجھے ویڑے وانگ نہ ہاستی دے مل کھڑی عشق میدان یارو
نسرت بدھ نہ رہی بحال ہناں سریں نوحدا آیا طوفان یارو
رانجھا ہیر ریڈیاں منگ کھلے کدے تے نوں دیکھ وکھان یارو

اوہ چالے نگری تجھے غرق چالے ول ولیس نہ زمین آسمان یارو
دوراں ویکھکے ہیر شکاہ دوراں حس جھاندیوں بازاوان یارو
ہیر لاکے گھنڈ حیران ہوئی ستی بچہ دسے وچہ میدان یارو
چپ چاپ بولوں رہی جیہی بناں برڑھدے جیویں انسان یارو
کھونڈی اتے چوگانڈے دیس چڑھیا دیکھاں گیند تے جٹ ابلیں یارو
اوہدے باب دے لحشر دا روز چڑھیا گویا آخری دَور مکان یارو
وارث شاہ دو دین نشان ہوئے جیویں سنے لاحول شیطان یارو

رجسٹری — ## مقولہ شاعر — شدہ

قاضی حق تحقیق نیاؤں کیتا جیویں حق سچے بیان قاضیاں دا
دینداروں نوں دین دا شوق لیسا جیا جت نفس شوق راضیاں دا
شرع ٹھیک ٹھکانے راہ ہلانوں سا ہیویں لحوم کہ جہاز یاندا
غیر شرع شریعتوں اِنج پھیڑے خون کافر نوں جیویں غازیاں دا
جہاں شرع دے نال اجوڑ کیتی پھیڑا حال مکار غمازیاں دا
جنہے عشق تے چھوڑے محو ہوئے تنہاں فکر کی رنج تے راضیاں دا
عشق وچہ دربار منظور نا ہیں جھڑ اعشق مجاز مجازیاں دا
اللہ پاک نفس بھید معلوم سارا استعمال نہ حال جو ماضیاں دا

جتھے شرع شریف دا عشق ہویا اوتھے کی اعتراض اعتراضیاں دا
بناں شاہدوں لایان جھڑ کھل پول جاسی اوہناں آزیاں دا
شرع نفس دے عین دا عین کرے جدا بار دیندے مکر سازیاں دا
وارث انبیاء دا گلہ کرن جھیڑے جیویں بے نماز نمازیاں دا
تہ تنگ جلسی جدوں عمل تلے انہاں بھیاں تہیاں بازیاں دا
دوہری بچہ دا جھگڑا آن پیا رہیا نہیں وساہ معترضیاں دا
رکھیں تو دوھا ایمان ڈابجکے تے لوہے بیان نہ میاں اودہ زیاں دا
ترک شرع دے باجھ نہ عمل وارث شاہ ڈس گا شوہ ہے بے نیازیاں دا

کلام رانجھا با ہیر

رانجھا آکھدا جاہ کی دکھنی ہیں بلموت تھیں ایہ ہوگ ہے نی
جیہڑا ہتھ خالی پھرے ملک اندر یار اوس دا کوئی نہ ہوگ ہے نی
پلے دم ناہیں پئی جاگ ماتوں جنہاں نال معاملہ کجھ نہ ہوگ ہے نی
ملی اوسنوں ہیر تے سوگ مینوں تیرا نام اسانوں روگ ہے نی
شوق ہن گوا بندگو تپیا ند بھلے لوک دے باب دے اروگ ہے نی
جلیں لکڑیں محبوب تے چھنڈ نائیں کارا نانگ کھیڈ اٹیڈا جوگ ہے نی
جیہڑا بناں خم راکھے کرے گستی اوس نوں تپا چھوگ ہے نی
کانھوں طرف پیری ہیرو دکھنی ہیں رانجھا آکھدا ایہ جھگڑو گ ہے نی
قاضی کموددی ہیر جیہڑیانوں مینوں لگ گئی تیری دوہو گ ہے نی

پٹے دہاڑدی لٹ نچھلے یانیوں ایہ دکھ کی جاندار وگ ہے نی
جنہوں عمر دا واحد ایا ہویا اسنوں کجا اسان نہ ہوگ ہے نی
ہوڑک آئی نائیں اک دتت پیر الگدی تول بیج کھلوگ ہے نی
بکل لیندی چھپیاں ٹیشیاں ٹیاں ایہ رات سیالا ہوگ ہے نی
خوشی کت ہوون مرد جل ونگوں گھریں تت جنہاندے سوگ ہے نی
تنہاں نوں جہان کی مزہ پایا گل جنہاندے ریشہ روگ ہے نی
آسمان تے سیر لوپے تے نہیں کرے دے باقی جنہاں جہاتے چوگ ہے نی
جو کجھ لکھیا سی جھوٹی پاپیاں کی بیٹھا پاٹھ پڑیوگ ہے نی
کال گنج نوں ملی تے شیر بھوی وارث شاہ ایہ مرس سنجوگ ہے نی

مقولہ شاعر

ہر وقت جے فضل امید دے سے براکون مناوندا رٹھیاں نوں
تیری میری پریت سی لڑی ایوں کون ملیگا دہراں ٹٹیاں نوں
لوح قلم نے لکھی پریت میری جدا کون کرے ساں جٹیاں نوں
آہ صبری مار کے شہر ساڑو بادشاہ جاننے ساں منجھیاں نوں

لب یار دے آبحیات باجھوں کون زندگی بخشدا کٹھیاں نوں
پاک پیب نبی دی مہر باجھوں کون گنڈھدا لکھیاں ٹٹیاں نوں
دولتیں ماہ فرقدے یار لئے کرامات مناوندے رٹھیاں نوں
بناں طالع نیک دے کون موڑے وارث شاہ دیاں وقتاں اٹھیاں نوں

بددعا دادن ہیر

ہیوی ہیر رنی ہتھ کھنگے تے آہیں مار کے ملک رووایائی
جیہڑا ہیکے قہر دے نال غصے وچ اگ خلیل پوایائی
جیہڑے قہر دے نال پھر شاہ مرداں اک نفر توں قتل کرایائی
جیہڑے قہر یونس نے پاملی اوہنوں ڈھڈ مچھی توں نگلوایائی

رباوہ پائیں قہر شہر اتے جیہڑا گھت فرعون ڈبوایائی
جیہڑا قہر ہویا نازل زکریا تے اوہنوں گھت پریرنا چرایائی
جیہڑا پایکے قہر تے سٹ تختوں سلیمان توں بھٹھ جھوکایائی
جیہڑے قہر تے غضب دی کرکاتی اسمعیل نوں ذبح کرایائی

جیہا گھت کے غضب تے ہڑ اغدہ یوسف کھوہ وچ پوایائی
لگے پیٹے نے تیر زبان کولوں حسن ویکھے میر وچ نچایائی
اودھو تیر گھتیں ایس شہر اتے سر اتینا اندے جیہے آیائی
اودھو تیر پائیں اس ویس اتے قوم عادیاں تے ہڑ پایائی
ربا جھب سنیں ایہہ دعا میری مینوں کھیڑیاں بہت لگایائی
جیہڑے تیر قہر دے نال اس بادشاہی توں امیر حمزہ نوں مروایائی
جیہڑے تیر قہر دے نال یزید ہاتھوں مظلوم حسین کوہایائی
اتھے چھوڑ کے ہیر بد دعا تیں سارا رو رو کے حال سنایائی
بدلا ہے وارث نے کیا کوکیں جگ وچ دھمال مچایائی
جیہا کرے کوئی تہا پاوندا ہے وارث شاہ نے کوک سنایائی

القضا بد دعا ہیر

ہیر نال فراق دے آہ ماری ربا دیکھ لے ساڈیاں کیتیاں پھاہیں
اگے پل سیاں رانجھا یار مینوں لگے دوہاں دی کوئی الکھ لاہیں
ہووے میر اتے رانجھے دا بھیڑ میلا منگاں رب تھیں اج ایک ایہہ دعائیں
اگے اگ پیچھے سب شینہ لاہیں ساڈی ڈاہڈی لگی بیس راہیں
ایڈا قہر کیتا دیس والیاں نے ایس شہر نوں ربا اگ لائیں
وارث شاہ دی عجز منظور کرنی تیرا نام غفار ستار سائیں

فریاد نمودن ہیر رانجھا بدرگاہ باری تعالیٰ

رانجھا ہیر دونویں درگاہ اندر دوہاں بیٹھ کے کوک سنایائی
جیہیں اندھ تے قہر دی نظر کر کے گھا سرن پری نسایائی
قہر ریں جو جد رکا مار پوئی پر چھنڈ کر لنک وچ آئیائی
اوہا کروپ کریں جیہڑا پا راون اتے لچھمن توں لنکا ڈھایائی
گھت کروپ جیس پانگل کھتریٹے کئی کھونیاں چا گلوایائی
اوہا کروپ کریں جیہڑا پاندواں توں چکا بوت دیوچہ کرایائی
گھت کروپ جیس سلیمان توں دیو بھیشر گھتا جن سر رپ لگایائی
گھت کروپ جیوں سیتا نے رکھ مار یو پاد ہو وا کوپ پہنایائی
گھت کروپ جیس رام نے کروہ کر کے بلی شاہ توں کیس مکایائی
ایہو مرض ساڈی من بار اتے ربا یار نے آکھ سنایائی
جیویں اگ نے شہر نوں چوڑ کیتا لوک رانجھے دا پاس پھر آیائی
ربا قہر گھتیں ایس قوم اتے جنہاں اسانوں بہت ستایائی
سرگاپوری مرپوری اندر پوری دیو پوری گھواس تے لایائی
گروہ گھت کے قہر نال کرنے تے نال نچاونے ڈھنڈھوائیائی
اوہا کر دوہ کریں جیہڑا پا جوگی شوہ میتروں کھیل کرایائی
گھت کروپ جیس دروپتی نال ہوئی بیدنال پرانڈ بچایائی
دروپتی جا مہر جولا یکے بھیم بھنگم جیہڑا کوروانڈے گل پایائی
جیدھو وچ جو رام تے لچھمنے نے لنکھ کرن دو باب کرائیائی
اوہا کروپ کریں جیہڑا تینہاں اتے جگا جگ ہی درم کرائیائی
گھت کروپ جیس بالی تے رام کیتا اتے مار کے چاچڑ وائیائی
اسلا اکمار رب منظور کیتا رب شہر نوں اگ لگایائی
پانی گھتیاں نہ بجھنے مول ہرگز اگ بھڑک کے شہر نوں کھایائی

کیدو آکھدا ایہہ نہ کدی سینا لگے کسے نے چہ سنائے جی
اک دھر کراں نکاح ویاہ دیوں پھیر ہووے نہ ساک پچھاوے جی
سبھے کیدو نوں آکھدے تسیں سچا اوڑک ملیاں جھک دو ہونی ہاوے جی
ساڈی ہیر آہی اک پت بھلی ساتھوں تینڈے کم گنائے جی
کدی ماد ہوگا وند مول ہویا سچے سیال ایہہ قول قرارے جی
آکھن رانجھیا جاہ توں جھنگ بادیں من ایہہ فساد خوارے جی
کوئی جانے نہ ہش تہ ہیر ساڈی اگے کیدو دے سبھ بچارے جی
وارث شاہ کیدو بہت خوشی ہویا کر کے مکر فریب اجاڑے جی

تسلی دادن کیدو ہیر را

کیدو جا لیکے ہیر دے کول بیٹھا بچہ صبر کر بات قرار دی اے
کیدو آکھدا رانجھے نوں ہار سٹیا موت چھکدی ہاکلور دی اے
چاچا صبر کہیا انہوں آکھنا ایں ہیر جیوندی خوف خدا دی اے
وارث شاہ کیدو جدوں گل کیتی ہیر بھردی آہ تے ہار دی اے

ایضاً

ساتھے کھیڑیاں دا نائی آیا جلوہ تاں تہر تینوں گزار دے نی
ایتھوں مکلاوے دی ہات ساتھوں لاگی آن ایہو گل تار دے نی
ساتوں آکھدینی اسیں کیہ کریئے آئے بات پچھے قول قرار دے نی
وارث شاہ مکلاوڑا ہن آون اتھے لوں لہار لہار دے نی

مشورہ کردن سیالاں و زہر دادن ہیر را

سیالاں مل کے مشورہ چار کیتی بھلے آدمی غیرتاں والے دسے نی
پٹ پھڈ دی مک گئی شیاں دی ہے عیب تے ہنیں گالا دسے نی
جدھا کھانے اوہدا اک مکن عاکری ہو محرم حال دسے نی
عورتاں اپنی کول جو غیرو دکھیں غیرت کس نہ اسدے حال دسے نی
سید شیخ نوں پیر نہ مول جاندی تول کرن جے او چنڈال دسے نی
دولتمند دولت دی ترک صحبت مگر لگے نیک کنگال دسے نی
زہر دے کے مارئیے ہیر تائیں گنہگار ہو جل جلال دسے نی
کیدو آکھدا رانجھے نوں ہار سٹیا گند رگے وچ ایس خیال دسے نی
یا مد گل شہو جہان اندر ساتھوں نہنے ہیر سیال دے نی
پت ہرگی نہ جے نور دے پے نندی نال منڈے دے بھنوال دے نی
قبر وچ دیوت خنزیر ہو سن جنہیں لوکراں دے جن مال دے نی
متھے تہاڈا دکھیاں خوف تک کالوں نال رفیق جے نال دے نی
ہوئے ترک حرام تمام مسلم مسلمان سب اس دے نال دے نی
کدی چھکدا لعل نہ ہو جاندا بھاویں سنگ سستے لال دے نی
رنہدی ہیر بچار لاچار اگے موت لسدی وانگ کنگال دے نی
گرہن زہر دی وچ گھول شربت مت اوپنی آپ گال دے نی

لہ اتے دکھیو ناظرین وارث صاحب بے عمل کو کیا برا کہتے ہیں۔ بے عملی ترک صلوۃ ہے۔ (نکوی)

مار سٹیا ہیر نوں پیاں نے ایہہ لیکھنے ذوالجلال دے نی
بدعملیاں جیہڑیاں کریں چھوکری نی جمع حال تیرے وال وال دے نی

پڑھکے علم تے عمل نہ کرن جیہڑے اوہ شیطان مردود دے نال دے نی
شرع وچ بدکار نے آکھدے جی ایہو گل نہیں مرد سنبھال دے نی

ترک صوم صلوٰۃ دے پیش لکھن دنیا واسطے محنتاں جال دے نی
ایہہ نماز نہ پڑھی پیغمبراں تھیں تارک ہار دے دم کمال دے نی

ویکھو عقل شعور جو ہار بیٹھے پے ہووناں تھوں گولوں گال دے نی
پھرن ننند فریب دے وچ بنا دلوں خوشی مرید طال دے نی

بھانویں پیر مرید واسطے بھکھا پیر اپنے نفس نوں پال دے نی
فرض واجباں سنتاں ترک کرکے تھے پیر دستے وڈے فال دے نی

ایہہ شیطان شیطون گئے وڈے ظالم آہے ہوندے سنگ گنگال دے نی
سگوں ہیر دے نام نوں لاج لائی اوہ ردے درگاہ جلال دے نی

زناں ویکھ شتندیاں عورتاں راضی جہد دیس سائیں سچی قیل قال دے نی
کر سہیلیاں ٹوپیاں پہن بانگ وتر استر امن منال دے نی

زناں گنڈیاں گرد وگرد دیہن فقر ہنڈے بکھ سوال دے نی
خاندان اشراف سب کم کیتے بالک فات کمذات کنگال دے نی

اشراف اپنے پت بن گئے کنجر ایہہ لیکھنے ذوالجلال دے نی
منع ہوئی زکوٰۃ زناہ وددھیا ایہہ نشان سب قحط وبال دے نی

کاں باغ دے وچ کلول کردے تتر موڑ چکور بھکھال دے نی
ساڈی بخشنے باجھ رلاؤنیاں جے اساں سبے فضل کمال دے نی

نیکی واسطے بخش توفیق ساہنوں بدی نفس شیطان سکھال دے نی
جیہڑے دوزخاں نوں نہ پھڑیں وارث شاہ فقیر دے نال دے نی

مقولہ شاعر

نڈھی ہیر نوں حکم دا آپ چڑھیا پئی رانجھنا یار پکاردی جی
جھب اٹھ لیا اور رانجھے لئے بیٹوں آ عشق دے نوں دی مار دی جی

کیدو آکھیا رانجھے لوں لوں ڈنگ پئی چمکدی دھار تلوار دی جی
جے تاں چپ کریں گل ہوگ چنگی نہیں اکھیاں تیری خوار دی جی

جان گئی ہوا ہو گل سن کے رانجھا مرن دے وقت پکار دی جی
وارث شاہ نوں پک یاد دی سی جیہی ہیر رانجھن گنہگار دی جی

فوت شدن ہیر

ہیر جان بحق تسلیم ہوئی سیالاں دفن کر خط لکھ ائیائی
وقت موت دے انہاں انیاں نے اوتھے کسے نہ سخن دوہرائیائی

ولی غوث تے قطب سب ختم ہوئے موت سچ نبی نے فرمائیائی
کل شیئ ہالک الا وجہہ حکم وچہ قرآن دے آئیائی

لہ پیر وارث شاہ صاحب کاں شعروں سے خود ہی شریعت کی پابندی کا پورا اندازہ معلوم ہو سکتا ہے۔ ان شعروں سے [illegible] اور حالت خلقت [illegible] عالم اور پیر [illegible] پیروں اور مریدوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ وارث شاہ کی ہیر کو قرآن رموز اور معرفت کا [illegible] سمجھنے والے لوگوں کو [illegible] سب شعروں [illegible] [illegible] اَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ [illegible] ایمان لانے [illegible] بعض حصہ پر [illegible] لوگو بعض کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا ہی [illegible] کفر ہے جس کی تعریف کریں اس کی ساری [illegible] کرنی چاہیئے۔ (لکھوی مرحوم غفر لہ)

اساں صبر کیتا تساں صبر کرنا حکم ربّ دے میت آ بیائی
ایہ رضا قطعی نہ ٹلے ہرگز لکھ آدمی زور تے بجائی
ڈیرہ پچھ کے دھیدو دا جا وڑیا خط روندیکے ہتھ پھڑائیائی
ہیرے نال نحس خبیث قاصد اوہ گھر کاسنوں ڈسکنا لائیائی
ہیرے نال نحس دھاوڑی اوہ پیا جستوں کسے نہ ٹول چھڑائیائی
لکھیا مالکاں دا تیرے ہتھ دتا بندہ امر سجایا بیائی
لدگئے ساتھی تیرے ہور کھاو تدہ موت نوں سنوں بھلایائی

اساں ہور امید سی ہور ہوئی خالی جا امید فرمایائی
قاصد ڈوڑیا جھنگ سیال توں جی تخت ہزارے وچ آئیائی
رانجھے پچھیا خیر دے نال آیا منہ کاسنوں بُرا بنائیائی
قاصد روندیکے ٹکھیں آہ ملے اگوں ایہ جواب سنایائی
ہیر موئی نوں اٹھواں پہر ہویا منوں سیال لائے اج بجھایائی
معزول ہوئیوں تخت نمگی توں فرمان تبدیل دا آئیائی
وارثشاہ میاں گل ٹھیک جانی تیتھے آدمی کوچ دا آئیائی

مقولہ شاعر

کئی بول گئے شاعر عمر دی تے اتھے آہنا کسے نہ پایئے
وڈی عمر تے بہت اولاد والا جس نوح طوفان فوبایئے
سخن یادگاری ہی شاعراں دی جنہاں طبع دا زور نمایئے
ایہ روح قلبوت دا ذکر سارا نال عقل دے میل ملایئے

کئی حکم تے ظلم کر چلے سال کسے نہ ساتھ لدایئے
جیہڑا دین تے دنی دا بادشاہ سی اوہ بھی خاک دے وچ سمایئے
ایہ ہیر بھی السی نہ کہی کسے شعر بہت مرغوب بنایئے
وارثشاہ عام لوکاں کملیاں نوں قصہ جوڑ ہشیار سنایئے

فوت شدن رانجھا

دنیا کوچ مکان فنا ہوندا کیوں مٹھیائیں جھونپڑا پایا میاں
رانجھے ونگ فرہاد دے آہ ماری جان گئی سُو ہو ہوا میاں
دونویں عشق مجاز چھپے تا ہم نال صدقیے گئے وہا میاں

تیر نال موئے بلیا لد گئے کرنا سبنے چل چلا میاں
دونویں ٹرنا تھیں گئے ثابت جا چھپے چہرہ دا لقا میاں
وارثشاہ اس خواب سرادی تے کئی واجڑے گئے بجھا میاں

لے احسن القتال جو قوم سیال کی تاریخ کی کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ جب رانجھا جوگیا لباس میں پھرتا ہوا رنگ پور میں جا پہنچا۔ تو ہیر نے اور تے سید اکھیڑا کو (جس کو ان کے عشق کی آگے ہی خبر تھی) معلوم ہو گیا کہ یہی شخص ہے۔ جو رانجھا ہے۔ پس وہ جوگی کو دیکھتے ہی ہیر پر بدظن ہو گیا اور اس کو طلاق دے دی۔ اور اپنے ملازموں کو کہا۔ کہ ان دونوں کو رنگ پور سے غرب کی طرف جنگل میں چھوڑ آؤ۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔ اس سے آگے معلوم نہیں۔ کہ وہ کہاں گئے۔ لیکن وارث صاحب نے ہیر اور رانجھا کو فوت ہونا جھنگ میں لا کر کس طرح کہتے ہیں کہ وہ جھنگ میں رہے۔ اور ان کی قبر ہیر کا روضہ بھی جھنگ میں مشرق کی طرف موجود ہے۔ عجیب یہ ہے۔ کہ رانجھا سیالوں کی لڑکی کو وہاں کرکے کس طرح جھنگ میں آ سکتا تھا۔ عجیب گورکھ دھندا ہے۔ (محمد محبوب عالم نگری مرحوم)

عبرت دنیا و نفرت ازاں و نصیحت شاعر و تاریخ اختتام کتاب ہیر رانجھا

جاہل فاسق حاکم نیں مت دینے دانشمندی مت خوار ہوئی
مجلس لائی گئے حرام بازی ہتھ ظالماں تیز کٹار ہوئی
پیا ملک نیوں چھب بڑا ور لاہر کسے دے ہتھ تلوار ہوئی
چور چوہدری بنیئے پاکدامن بھوت منڈلی کٹ وچار ہوئی
سارے دیس نے جٹ سردار آہے گھر گھریں چالنیں چار ہوئی
سن یاراں سو سی بی ہجرت لے دیس دے وچ تیار ہوئی
کیتی نظر حضور عہد عالماں دی گل عام سرکار دربار ہوئی

حق سچ دی گل نہ کرے کوئی جھوٹ بولنا رسم سنسار ہوئی
ھو بیدائے حاکم نہ شاہ کوئی رعیت ملک تے سبھ اجاڑ ہوئی
پردہ ستر حیا دا اٹھ گیا ننگی ہوئے کے خلق بازار ہوئی
اشراف خراب کمین تازہ زمینداراں نوں بڑی بہار ہوئی
ندوں شوقی ہویا قصہ جوڑنیدا گل عشق دی جنوں اظہار ہوئی
اٹھاراں ہونٹے دیسی ستاں والے جے بکرماجیت دی سال ہوئی
وارث جنہاں نے آکھیا پاک کلمہ بیڑی تنہاں دی عاقبت پار ہوئی

مقولہ شاعر

کھرل ہانس دا ملک مشہور ملکاں جتھے شعر کیتا نال رس دے میں
پوڑ شاعراں آکھیاں تیاں نی غلہ پیا وچ خراس دے میں
گوشے بیٹھ کے ہیر کتاب لکھی یاراں واسطے نال قیاس دے میں
پنی آس مراد الحمد للہ آکھے پہر سال وچ ہراس دے میں

پرکھ شعر دی آپ کر لین شاعر گھوڑا پھیریا وچ نخاس دے میں
سمجھ لین عاشق ہوش غور کر کے جیسے کھیا وچ لباس دے میں
پڑھن گبھرو دیس وچ خوشی ہو کے پھل بیڑیا واسطے باس دے میں
وارث شاہ نہ عملاں دی راس میتھے کراں مان نمانڑا کاس تے میں

مقولہ شاعر

تیرے فضل دیا بجھ نہ آس کائی عمل حیات دیکھ لنگور والے
افسوس مینوں اپنی ناقصی دا گنہگار نوں حشر دے سور والے
صوبہ قونوں طالب دی رئے اتے چاکراں کاٹ قصور والے
سانوں شرم ایماندا خوف سہا جیہڑے منکر خوف گور والے
ایویں ہیر دی شان خراب جیہی جیویں ڈھول سہاوندا دور والے

تیرے خاص حبیب دی مہر باجھوں کجھ حال نہ چکنا چور والے
جویں مومناں خوف ایمان والے تے حاجیاں بیت معمور والے
سارے ملک خراب وچوں ساڈوں افسوس قصور والے
انہاں فعل زیاں کرم بہشت ہوگئے شہیداں عدا حور والے
وارث کول نہ عملاں دی راس کوئی بخشیں آپ لقا حضور والے

لہ کتاب خوناب جو سیال قوم کی تاریخی کتاب ہے اس میں ہیر کی وفات کا سن درج ہے (دیکھو)

مقولہ شاعر

وارث شاہ نوں سبک جناب پاسے دا تے شاگرد مخدوم قصور دا ئے
تیر من تشنا کو منتی من تشنا آکر لائق وسنوں شان غرور دا ئے
شکر گنج مسعود و دی نال دکھلا فیض لئے فیض گنجور دا ئے
وارث شاہ دی عاجزی من سایاں دکھ درد گوار رنجور دا ئے

قصہ لکھ کے جا استاد لگے ڈھو یار کیتا نظر منظور دا ئے
صاحب منتج ٹو یایاں سایاں نی کوئی عذر نہ ایس معذور دا ئے
وارث شاہ ہووے روشن نام تیرا کرم ہووے جے رب غفور دا ئے
وارث شاہ نے جیہاں سناں نوں حصہ بخشنا اپنے نور دا ئے

مقولہ شاعر

تیرے نام دے آسرے نال چھوڑیں بابا ایہو ہے نت سوال میرا
اپنے ذوق تے شوق دل چاہ کہیں گلوں غم اندلا ہے جہاں میرا
میرا ای شفیع نگہبان ہووے باطنی حال تے جو استقبال میرا

نوریں نال ایمان سلامتی دے ہووے خوار نہ حال احوال میرا
پڑھے سنے لکھے سوئی خوشی تھیوے ہووے سخن قبول بتال میرا
وارث شاہ تقصیر دے عیب کجیں توں قادر جل جلال میرا

خاتمہ کتاب از شاعر

ختم رب دے کرم دے نال ہوئی فرمائش پیارڑے یار دی سی
جو کوئی سنے پریت دے نال بہہ کے پھوں کو نبلوں سیج بنا دی سی
طول کھول کے ذکر بیان کیتا رنگ رنگ دی خوب بہار دی سی
جو کوئی پڑھے سو بہت خورسند ہووے وا وا سبھ خلق پکار دی سی

گل سوہنی عاشقاں سچیاں دی خوشبو گلاب گلزار دی سی
ایسا شعر کیتا پر مغز موزوں جیہی موتیاں لڑی شہوار دی سی
تمثیل دے نال بیان کیتا جیہی زینت لعل دے ہار دی سی
وارث شاہ نوں سک دیدار سی جیہی ہیر نوں ہجر کنا یار دی سی

دعائے مصنف

دوجہا پاک جناب دے عرض میری توں ہیں رب رحیم خدا سائیں
تیرے فضل دا نہیں حساب کائی نال فضل دے ہوگ بچا سائیں
بخش لکھن لیاں جیہاں نوں حسن وہنپاں کریں عطا سائیں
رکھیں شرم حیا توں جیہاں دا ہنی متھڑی دیں لنگھا سائیں

بندہ حرف بے محل کے بول بیٹھا میرا الولیا بخش خطا سائیں
عمر دین تے دنی دا ہے نہیں میرا ایہو سوال دعا سائیں
سنن والیاں نوں بہت خوشی ہوئی رکھن شوق تے ذوق دا چا سائیں
وارث شاہ تمامیاں مومناں نوں دیویں دین ایمان بقا سائیں

خلاصہ ہیر و رانجھا من جانب مصنف علیہ الرحمۃ

ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہہ پیر بنایا ئی
پنج پیر نے پنج حواس تیرے جنہاں تھاپنا تدھ نوں لایا ئی
قاضی حق جھیل نے عمل تیرے عیال منکر نکیر ٹھہرایا ئی
کوٹھا گور تے عزرائیل کھیڑا جیہڑا بیہندی روح نوں ہایا ئی
کیدو لنگا ملعون شیطان جانو جنے وچہ دلیاں چھیڑ پایا ئی
سیاں ہیر دیاں بھر بار تیرا جنہاں نال پیوند بنایا ئی
ملکی چوچک نے فقر اصول دونیں جنہاں حقدا راہ بتایا ئی
جیہڑا بولدا ناطقہ وچ جھلی دا جس ہوش دا راگ سنایا ئی
جوگ ہی عورت کن پڑ جس نے سبھ انگ بھبوت رمایا ئی
شہوت بھابی نے جیہڑی ایہہ بانہدی جنہاں جتھوں کڈھایا ئی
دکھاں رات مسافری سخت جیہڑی جس ساکتاں سب لکھایا ئی
اوہ مسیت ہے بال دا شکم تیرا جس وچہ شب روز لنگھایا ئی
بھائی بھابیاں ساک تے ڈنگ تیرے جنہاں نال تیں جھنبٹا پایا ئی
رنجھن سیہد علیاں تیریاں نیں گند قبر جنیں دوزخے پایا ئی
گھرنائیاں چاہ اوہا جگدا ئے گوشے بیٹھ کے شغل کمایا ئی
بیلی جھدی بنبن کپاہ ویڑن نانگ گرجنے ڈنگ چلایا ئی
بیڑی پلنگ نالی الطر اطسندے جس وچ تکو دھوڑا کھایا ئی
ایہ زور دی بلاندیاں مجھیاں جنہاں حیلہ تے کسب بنایا ئی
وانگ ہیر دے بہوت بیان تیوں کیتے نال ساتھ لدایا ئی
دنیا جان ایویں جویں جھنگ پیکے گور کالڑا باغ بنایا ئی
سہتی موت تے جسم ہے یار رانجھا انہاں دوہاں نے بھیڑ مچایا ئی
جس انہاں ہیلوانا ندی بھیڑ ڈبھی کدا نا آپ بچایا ئی
اوہ شیر ہے نفس ہنکار تیرا جس جیہدی جوہ ڈرایا ئی
اس ماریاں مشکلاں نے نہ ہویاں رانجھا ہیر نوں پھیر ملایا ئی
عدلی راجہ جو نیک نے عمل تیرے جس ہیر ایمان دوایا ئی
کہوں تکل بزاریوں ساک جھنٹی ساک جنگ دے اسنگ گوایا ئی
اوڑک نس نرٹیوں ہووطن تجکے دلوں کسے نہ مول منایا ئی
وارث شاہ میاں ہیرا یار تیرا کلمہ پاک زبان تے آیا ئی

کجھ کھٹ لے مورکھا ہے ویلا وقت گزرا ہتھ نہ آیا ئی
ایہو وقت ہے تخت ہزارے دا کس شان تے ہوش بھلایا ئی
مالدار ہو کے وچ غفلتاں دے کیوں جان کے رخت لٹایا ئی
ایس نفس شیطان دے لگ آکھے وچ غفلتاں وقت ونجایا ئی
جنہاں نفس نوں مار یار رب جاتا نبی وچ حدیث فرمایا ئی
کراں لعج ندیاں آپ نہ مٹھوں پچھس گا نندواں بھول بھلایا ئی
خناس دے انگوں خچر وادیاں دا کاہنوں جانکے کسب بنایا ئی
تینوں نال تکبری آکڑاں دے شیطان نے سبق پڑھایا ئی
اندر جیب شیطان دے عمل کرنا باہر نیکیاں دا ویس وٹایا ئی
ٹھگا گجرک ٹھگیاں نال ٹھگیں لقمہ جان حرام دا کھایا ئی
منہ میٹھ کے فافل گھوک ستوں کسے چج نہ پاتوں کیسے جگایا ئی
ایس ملک تے جود دا سیر اوکھا انہاں پھیراں راہ نہ آیا ئی

غفلت کوٹ اثبات دی توپ دھر کے گولہ نفی دا مار اڈا سیائی
جیہڑے یار جانی تیرے نال دسے نی اوہناں توں رہیوں ندو کھا سیائی

اندر ویکھ توں اپنے آپ ٹر کے تینوں اللہ طریق سمجھا سیائی
وارث شاہ میاں بیڑا پار تیرا کلمہ پاک زبان تے آ سیائی

برخاتمہ چند ابیات از جانب منشی محبوب عالم شاعر مرحوم شارح کتاب ہذا

وارث شاہ دی ہیر ہن ختم ہوئی میری قلم توں ڈٹھی ٹری میاں
وارث سخن دا وارثی ٹھیک آہیا ایہہ شعر ہے کلاوڑی تار میاں
بوٹے سخن دے گڈ کے باغ لایا مضمون دی خوب بہار میاں
کیتے شعر جو ہون ناں شاعراں تے اوہ آپ اوہ بھی مزیدار میاں
کسے درد تے زور لگا دتا کسے عشق دا خوب ابھار میاں
بناں اک مضمون دے شعر دیسے ریت چھاننے وار گزاریاں
کوئی درد منگے کوئی عشق منگے تمثیل منگے خریدار میاں
بولی ہوڑی ٹھیٹ پنجابیاں دی جیہڑی بولدے سن پچار میاں
انہاں قصیاں طول کہانیاں نے کیتا جاہلاں دا دین خوار میاں
بناں کیتیاں عمل قرآن اتے نہیں چھٹناں روز شمار میاں
بعضے کہن ایہہ بہت فضول قصہ اوہ بھی کرن نہ سوچ وچار میاں
خذ ما صفا دع ما کدر مانے کریں عمل توں ہشیار میاں
ایسے قصے کہانیاں ٹھیک ہوندے سنہاریاں جویں سنیار میاں

حرف حرف میں کھیا لکھیا ئے جویں چھنی دا سنہار میاں
جویں ذات صفات تحقیق آپ ایہہ توں شعر ایہہ اسرار میاں
ایہے شعر دے باغ نوں خزاں ناہیں کھڑی رہے ہمیش گلزار میاں
وڈی کسر ایہو اک گل اتے ونہاں شاعراں دا پیا بھار میاں
تجنیس اتے کسے مل پایا کسے جوڑیاں نال پیار میاں
وارث شاہ دا شعر اک ایہو جیہا کھلا ہٹ جویں منہار میاں
کوئی فقر سمجھے کوئی شرع سمجھے کسے گل دا نہیں ہدار میاں
سمجھ دیاں واسطے نہیں قصہ اتے احمقاں نوں زہر مار میاں
چھڈ شرع قرآن محمدی نوں ہن جے ٹرے بے مہار میاں
نری ہیر پڑھیاں نہیں رب راضی توشہ عمل دا ہی درکار میاں
بعضے کہن قرآن ہے ہیر ساری انہاں واسطے رب دی مار میاں
چیز ستھری پکڑے گند وچوں لئے گند نوں سٹ سنیار میاں
نیار دھوونے وچ کچھ ہووے حاصل بناں دھوونے سٹ نیار میاں

لے یہاں ہیر وارث کی تصنیف ختم ہو گئی ہے۔ اس واسطے میں نے یہی خیال کیا کہ میری شرح بھی ختم ہو جائے۔ لہٰذا میں ایک نہایت عمدہ اور مجرب نسخہ جو جسمی امراض روحانی و جسمانی کے لئے کیمیا اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ لکھتا ہوں جس کے پانچ جزو ہیں۔ فقر کے درخت کی جڑ۔ و درخت تواضع کے برگ۔ ہر ہڑ توبہ۔ [illegible] آملہ قناعت۔ ان پانچ ادویات کو دو تیرہ گوری کی ہانڈی میں ڈال کر اس میں حب کا پانی ڈال دیں پھر اس کو محبت کی آگ سے جوش دے کر شکر کے پیالہ میں امید کے پونے سے چھان کر تعریف کے چمچے سے پیں۔ اگر تم اس نسخہ کو حکیم حاذق مولوی شرف پوری صاحب (موجودہ حاذق طبیب ہیں) کی ہدایت پر عمل کرو گے۔ تو تم دونوں دنیا و آخرت کے ہر ایک دکھ سے محفوظ رہو گے۔

محبوب عالم مرحوم مولف شرح ہیر (افسوس کہ ہر دو صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون)

ردی بجھ نہ پیاں ساریاں توں لعل سپیاں دے چکار میاں
بجھے موتی سخن پیاں یاں نے قیمت پاوندے لکھ ہزار میاں
عالم لوک دیکھدے قصیاں نوں اوہناں علم دیاں نال وہار میاں
جیہڑے سوہنے دی گاہک نہ ہویاں تک نہال نہ ہوندا کیوں یار میاں
اتھے حال نوں شوق ہے قصیاں دا جوہیں عاشقاں شوق دیدار میاں
ایڈ اروہو سندر ید اقصیاں دا کھو دیئں نے نال پیار میاں
گلاں نال جیہڑے گنج جمع کردے کدی تھوڑ ناہیں اوہدار میاں
کیتے بانجھ نہ بجھ محبوب جاسن گلاں وچہ نہ وقت گذار میاں

ابیات ریویو کتاب ہذا از طبع حافظ خدا بخش فرخپوری دوست شادرحم ہذا

پہلے حمد ثنا خدا تائیں نام رب رحیم رحمان جسدا
پھر نعت رسول مقبول والی کیتا رب سچے عالیشان جسدا
چار یار کبار دلدار حضرت منّے نال یقین ایمان جسدا
رحمت ہدی سب تے ہووے نازل منّے سیکڑے طفل گیلان جسدا
پچھے السلے کراں بیان ظاہر باہر فکر تھیں ذکر بیان جسدا
لاجواب کتاب ایہہ سیہرورٹ شہرہ وچہ تمام جہان جسدا
نکتہ رمز تمام کلام اندر کوئی سخن نہ باجھ عرفان جسدا
لوئی حسن پنجاب کتاب بھلی چھپیاں جیہیں کہیلے عقل نادان جسدا
کاغذ صاف کر نظر انصاف دیکھو نالے پختہ جلد جان جسدا
چھاپا صاف ستھرا جا انوں لٹّن ناہیں موتی وانگ حرف تابان جسدا
قلم خوب مرغوب زون اعلےٰ خوشخط ہے ہر عنوان جسدا
کاتب خوب ہے نام محبوب عالم ڈگی چھپیاں وچہ مکان جسدا
حضرت کیلیانوالے اطلوطن اصلی نامور سارا خاندان جسدا
کیتی شرح بھی شرع دا دھیان دھر کے اصل فرع سمجھے نقصان جسدا
علم عقل دا مینج گا تو ما سی ہوں نہ وہم گمان جسدا
سدّنت لگھ ستر فرمان کیتا اوڑا وچہ لاہور دکان جسدا
تاجر کتب بیوپار اجانے جگ سارا جس گا وندا ہر انسان جسدا
ہر قسم دی ملے کتاب اس تھیں خریدار سارا ہندستان جسدا
تازہ مال ہر حال موجود رکھے چاہے کرے کوئی امتحان جسدا
مستا دیونا ہونا نفع تھوڑا فیض عام دیوے فضل رحمان جسدا
ہوون مشکلاں اوسدیاں حل سبھے تارڑا خوش بیان جسدا
کریں عمل ملازماں خلق سبھ ای لگی رونق کم نہ جان جسدا
سارے یار پیارے ایہہ کتاب ویکھ لوگے اس طرح نہیں نشان جسدا
نور ترجمہ شرح جدید کامل شائق لوک ہے پیر جوان جسدا

سدّنت جگھ ستر واں تھیں الطلب کے ایہو کیتا ذکر بیان عیان جسدا
خدا بخش حافظ فرخپوری عاجز ختم ایہہ ہویا ریویو آن جسدا

تمام شد

لے پہلا ایڈیشن مولوی محبوب عالم صاحب کا لکھا ہوا تھا۔ اور یہ اشعار بھی اسی وقت کے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرہنگ ہیر رانجھا وارث شاہ معہ سوانح عمری

از جانب منشی محبوب عالم سپرا مرحوم کسانکی

لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ
صانع	کاریگر	۱	پاڑ	فرق	۵	باس	بو	۱۶	بدخشان		
محیط	گھیرا ہوا	"	واٹ	منزل	"	گوز	ڈبکی ہوا	۱۷	ولایت	کی نام ہائے ولایت	۲۴
سیوا	تابعداری	"	پریت	محبت	۶	حشفہ	ذکر	۱۸	عربستان		
اڈنبر	پیدائش	۲	گجھے جھنے	پوشیدہ طعنے	۷	لب	حرص	۱۹	جہان جھجکے	قصدنا	۳۴
ناسو بھگندر	نام بیماری		تیوڑیاں	پیشانی پر غصے	"	ڈاہڈری	تھوڑی آگ جلانا	۲۰	گنج	بغل	"
	دنبل یعنی پھوڑے کے	"		کے بل		لُڈن	ملاح کا نام	۲۱	وچھ وچھ	سوراخ سنھ	۳۶
آبادان	آباد	۳	ڈنگ	روز	۸	چھیل	"	"	مڈھی	چھوٹی لڑکی	۳۶
لموں	عزّت	"	کلنگ	داغ	۹	تیترا کے	تیتر کھنبا بادل	۲۳	کوکڑا	دل	۳۹
بھائیوال	حصہ دار	"	ہتو	شوربا	۱۱	چھب	آراستہ ہونا	"	وراگ	شوق	"
چھیریاں	نامۂ اعمال	۴	ڈھلنا	تحکمہ	"	پوربی		"	دوتی	دشمن	"
چھیل گبھرو	بانکا		بھاگ بھری	(۱) عورت کا نام یہ مصنف کی معشوقہ تھی (۲) خوش نصیب	"	عراق		"	سکالکھ	بدنامی کا داغ	"
	جوان	۵				خراسان	مختلف ولایتوں کے نام		کٹورا	برتن کا نام	"
ولّے کوکلے	کانوں کا		مجوواہ	جھناں	۱۲	مالوہ		"	تھال	"	"
	زیور	"	ٹنڈ	برتن کا نام	"	سندھ			قیل قال	گفتگو	"
راٹھ	خاندانی	"	چوکھنی	تابعدار	"	ہندوستان		"	کلمے	کا بندے ذکر	"

لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ
ناموس	شرم عزت	۳۹	اپوٹھ	بڑالا کام	۱۰۳	رجھول	ساتھی	۱۰۸	جوگیل	جوگی	۱۴۷
گیٹر	پوشیدہ دھیان	۴۴	گوٹھ	ہم مجلس	″	ڈول	کانپنا	″	لون لونی	عمدہ عمدہ	″
مٹھڑا	لٹا ہوا	۵۶	چرین	چڑانا	۱۰۵	ڈھول	معشوق	″	سیل	ٹھگنا	″
کٹھڑا	ذبح	″	این	بنسد	″	ٹورل	تلاش کرنا	″	لنگیل	سیبر	″
ترٹھڑا	بُرا ہونا	″	ہین	کسر	″	مدہول	خراب کرنا	″	گلیل	نام ہتھیار	″
اٹھڑا	خوفناک	″	کٹین	مارنا	″	انھول	بھول جانا	″	رویل	نام ویل	″
وٹھڑا	″	″	لنگین	لنگنا	″	دھرن	رکھنا	۱۲۵	اُبیل	جذبہ	″
رٹھڑا	روٹھنا	″	مٹین	مٹانا	″	جرن	صبر کرنا	″	پھیل	قبضہ کرنا	″
جتھڑا	کمینہ	″	بین	باجہ	″	کھرن	نابود ہونا	″	وراگ	اُداسی	۱۵۰
لٹھڑا	سڑا ہوا	″	پین	پینا	″	ترن	تیرنا	″	تیاگ	چھوڑنا	″
پُھٹڑا	پھٹنا	″	ڈھپین	ڈھلنا	″	ہرن	ہارنا	″	بیراگ	محبت لگانا	″
رنسد	پسند نہ کرنا	″	ہرین	ہارنا	″	کھڑن	گم ہونا	″	پہل راگ	سب سے پہلے	″
جنسد	جان	″	الین	بیزار ہونا	″	ورن	بات بننا	″	بھاگ	نصیب	″
بنسد	گٹھڑی	″	پھاہ	پھانسی	۱۰۶	سرن	طاقت	″	کھاگ	اکھیڑنا	″
مانسد	بشش	″	ڈاہ	دکھیانا	″	ہزاریا	ہزار	۱۲۹	لاگ	لگنا	″
کم کلج	روزگار	۶۸	وساہ	بھروسہ	″	سروار	قربان کرنا	″	لاگ	فیر	″
لاج	شرم	″	چاہ	خواہش	″	خمار	مستی	″	سریر	جسم	۱۵۶
انگوٹھ	ابہام	۱۰۳	جاہ	مرتبہ	″	سوار	سنوارنا	″	چان	اُٹھانا	″
سروٹھ	کانے کا بوٹا	″	گرڈ	پھوڑا	″	وسار	ہلدی	″	گوان	خراب کرنا	″
جُوٹھ	جوٹھا	″	سگڑ	کس کر	″	اداسا	اُداسی	″	برکان	زور سے مارنا	″
اوٹھ	اونٹ	″	دھڑ	بدن	″	پیل	دھکیل	۱۴۷	پڑچھ	بھاری چیز	″
ٹھوٹھ	پیالہ	″	آنیاں	چشم	″	ٹھیل	″	″			

لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ
بونڈی	کمزور آدمی	۱۵۷	بھتنا	زرد رنگ	۱۸۹	بروبری	برابری	۱۹۶	بختاور	نصیب والا	۱۹۹
النگ	داغ	"	پلڑا	"	"	وانڈ	فرصت	"	ہٹ	عاجز ہونا	"
وہینوال	لیارا	"	ڈب	پوشل	"	اینگاں	ضائع	"	واڑہ	خارمغیلاں کا انجو	۲۱۲
بھچلان	فریب	"	الھڑ	انجان	"	اکابر	معتبر	"		جو کھیتی کی حفاظت	
بھلی	اچھی	۱۵۶	سنب	سم	"	گھابر	گھبرانا	"		کے لئے چاروں طرف	
رذیل	کمینہ	"	شہانہ	نام اوزار	"	ڈابر	منہ تک بھرا ہوا	"		رکھ دیتے ہیں	
مس کھتی	جوانی کا روپ	"	ٹنب	اٹھانا	"	بابر	نام بادشاہ	"	چمیار	کمینی قوم	
روہ کریل	غضب	"	گھنب	سفید	"	ٹابر	کنبہ	"	چکور	نام جانور	۲۱۲
علیل	بیمار	"	اڑنب	سوراخ کرنا	"	نابر	بے فرمان	"		یہ جانور چاند پر	
راک	آہستہ چلنا	"	کرٹی مرٹی	سخت سخن	"	بابری	دروازہ	"		عاشق ہے۔	
تیل	باریک تیلا	"	کالجا	کلیجہ	"	چوبر چلپ	بے وقوف	"	اُلّو	یہ ایک منحوس جانور	"
نموشی	شرمندگی	"	ترنب	پاڑنا	"	وائل	تار دوے کپڑے	"		کا نام ہے جو	
ڈگرا	گرا ہوا	"	رنب	پھوڑنا	"	کھڑی	پاؤں بکری کا	"		اکثر ویرانوں میں	
نکیل	نکانبہ	"	بنب	پانی کا بونا	"	ننگڑی	بے پردہ	"		رات کے وقت بولتا ہے	
کھلڑا	نرم	۱۸۹	جھنب	گبل	"	ارگاہ	تکلیف	"	گاہک	خریدار	
گھراکی	غصے سے دیکھنا	"	پسلیٹڑا	پاسہ مارنا	۱۹۶	گسٹڑی	سوتا ہوا	"	رمز	اشارہ	
دھون	گردن	"	اَول	خواہش	"	سینتر	اشارہ	"	ہی	ہے	
بسلڑا	کسی کو ٹھنا	"	گران	مرغی کی طرح بولنا	"	وہیر	مقابلہ بکھیڑ	"	چانٹا	چاندنی	۲۱۳
بھسلڑا	فوجی	"	لگی	بے وارث	"	قلبوت	نام اوزار موچی	"	کانٹا	کانا جو گنّا کی	
نہندرہ	تیز ناخن	"	چھنڑ	جس کو خاوند نے چھوڑے	"	پسر	مالک بننا	۱۹۹		طرح ہوتا ہے	
جاتک	چھوٹا لڑکا	"	سلپانگ	مزدوری	"	اٹ	گزرنا	"		مگر اس میں مٹھاس	
ہڑ	فریفتہ ہونا	"	بھرم	اعتبار	"	ٹٹ	ڈٹنا	"		نہیں ہوتی۔	

لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ
اگھ	اعتبار گوانا	۲۱۷	رجھیں	مشغول	۲۷۰	دب ریڑے	ضابطہ	۲۹۷	کھوہرو	کھونے والا	〃
ڈب	طریقہ سلیقہ	〃	بُدھال	وہ عورت جو نکاح	〃	ربیاں	انصاف	〃	پگڑیاں	دستاریں	〃
ٹھگ	چور۔ فریبی	〃		کے بغیر مرد کیساتھ		ڈھب	طریقہ	〃	بھیکھ	لباس	〃
ہگ	پاخانہ	〃		چلی جاتی ہے		مجاور	قبروں پر بیٹھنے	〃	لوبال	بے پرواہ	〃
رَج	بہت سیر ہونا	〃	ررشک	نظر بچا کر چلا جانا	〃		والا آدمی		جُمل دا	تمام کا	〃
اگ	آگ	〃		بھاگ جانا		نٹھا	بھاگا	〃	ازغیب	بے معلوم	〃
بدھڑی	باندھی	〃	اُچھار			دان	بخشش	〃	تران	زور	〃
الگ	علیحدہ	〃	اُبال	جوش	〃	ڈھکی	جمع ہوئی	〃	لویڑیا	آلودہ کیا	〃
وگ	وارد ہوا	〃	دوال	ذرہ بھر	〃	غضبول	غضبناک	〃	گولا	غلام	〃
سُلگ	لائق	〃	جدال	لڑائی	〃	اچھلگ	اچھلا	〃	ڈھولی	بھرائی	〃
جمتیل	بیمار	۲۲۰	اوکھڑا	عجب	〃	تیرٹے	تیرے	〃	چوفیرٹے	چاروں طرف	〃
لنگ	قدم	〃	کنج کوآ	وہ لڑکی جو ابھی	〃	اگیرٹے	آگے	〃	فتوے	اجازت شرعی	〃
دھریک	گھسیٹ	〃		نکاح سے فارغ		روہجک	مصروفیت	〃	چھیوں	شوخی	〃
ودھیک	زیادہ	〃		نہ ہو *		ہیرپھیر	فریب۔ چکر	〃	دغولیا	دغا باز	〃
مُرکدا	رونے سے چیخنا	〃	بھائیوال	حصہ دار	〃	جھگڑو	جھگڑالو	〃	کلاکار	شریر	〃
چیکدا	〃	〃	کھوتڑی	گدھی	〃	مولیا	مولوی	〃	ولوڑا	تیز آندھی	〃
گھُل	صحت	〃	مجھ	بھینس	〃	تھینڑ	گاؤں	〃	ہوداں	ظلم وزاریوں کے	〃
ڈیکرا	پینا	〃	ڈھگی	گائے	〃	اوڈھنی	چادر خورد	〃	سہم	خوف	〃
جھاوریا	بادل کا آنا	〃	سرے	بہت کوشش	〃	مُسن مُن	ہجس	〃	بربڈا	حیران شد	〃
ٹھیوں	شمال کی طرف سے	〃	سرلٹے	کی		وجوگ	جدائی	۲۹۹	ٹھگوگ	بیماری	〃
وسنیک	سکونتی	〃				گُھتے	ٹوٹے ہوئے	〃	مُٹھے	لٹے ہوئے	〃
صدیق	سچا	〃	گلی لگی	ہر طرح کا فریب دغا	〃	شرینہہ	درخت کا نام	〃	ڈبھرا	مچھلی	〃

لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ
کروپ	قہر غضب	۳۰۰	اتھو تھ	فورًا	〃	پلنگ	قیمتی اور کلان	〃	سنڑیاں	آتشک	〃
جُدھ	لڑائی	〃	سنتریاں	نام ساز	〃		چارپائی۔	〃	آڈُن	آئین	〃
بھڑکار	شعلہ	〃	عادبگو	زمانہ کا برتاؤ	〃	گجھا	پوشیدہ	〃	چاچا	چچا	〃
پرتوا	عکس	〃	سکلاوڑ	شادی کے بعد	〃	کالکاں	سکھرتیں	〃	ڈیُوٹ	بے غیرت	〃
اگاہی	شہادت	〃		دوسری بار دلہن کو لانا	〃	چنڈال	شیطانی کام	〃	چوہڑا	چوہڑا۔حرامخور	〃
ترڑک	ترازو	〃		جسے پھیرا کہتے ہیں	〃	گال	نابود	〃	ندرے	فرض کرتے	〃
ڈل	ہبیل	〃	سیکھنے	کام	۳۰۶	کلول	ناز	〃	تیتر مور	نام جانوراں	〃
چھانگی	درختوں کو ٹہنیاں	〃	تاپ	بخار	〃	ڈُسکنا	پوشیدہ رونا	〃	معقول	موقوف	〃
	شاخوں سے قلم کرنا	〃	لدگئے	چلے گئے	۳۰۷	مُورکھ	احمق۔غافل	〃	آلہنا	آلہنا۔گھونسلہ	〃
بیدھڑک	بے خوف	〃	کملے	بیوقوف	〃	جھونپڑا	تنکوں کا گھر	〃	چل چلا	رخصت	〃
ہیٹی مُنہ	عزت پردہ سے	〃	دار البقا	آخرت	〃	واجڑے	باجے	〃	رولا	شور	〃
لوہ	جلانا	〃	کھرل انس	نام علاقہ	۳۰۸	خراس	بڑی چکی	〃	باس دے	خوشبو کے لئے	〃
بان	پترہ	〃	ہراس	خوف	〃	لنگور	لمبی دُم الا بندر	〃	چکنا چور	ریزہ ریزہ	〃
چھلی	بے مقدار	〃	وسنیک	سکونتی	۳۰۹	وسکو گھوڑا	زور آوری	〃	منتھا	چڑیاں اُڈنے کا اڈہ	〃
واڑو	داخل کرو	〃	ساہنگو	ڈھنڈورہ	〃	پرچھاؤنا	سایہ	〃	اکل	علیحدہ	〃
ڈگا	ڈھول بجانے	〃	ڈھول	〃	〃	جھنجھٹ	شور جھگڑا	〃	رچھل	〃	〃
	کی سوٹی	〃				بُلّا	جھولا		ترنڈی	بکریوں کا گلہ	〃
ہینے	کمینے۔کمزور	〃	بیت	موقوف۔	〃	پھور	لحظہ	〃	فی الفور	فورًا	〃

تمام شد فرہنگ ازادی اشعار منجانب منشی محبوب عالم سپرا مرحوم
خادم کاتبان سکنہ نکی ڈاکخانہ سوہل نگر تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مختصر حالاتِ سیّد وارث شاہ صاحب مصنّف ہیر رانجھا

میں (محبوب عالم) نے سوہنی فضلشاہ والی کے دیباچہ میں جو جے ایس سنت سنگھ صاحب تاجر کتب چوک متی لاہور نے شرح والی چھپوائی ہے۔ حالاتؒ سیّد فضلشاہ لکھنے کے وقت تاریخ کی کمیابی پر شکایت لکھی ہے۔ اب سیّد وارث شاہ کے سوانح لکھنے کے وقت بھی اسی شکایت کا سامنا ہوا کہ ملک پنجاب تاریخ سے ایسا ناآشنا ہے۔ جیسے مادرزاد اندھا سورج کے رنگ سے۔ وارث شاہ صاحب کے حالات اگر کوئی لکھنا چاہے تو کس کے سہارے سے لکھے۔ تاریخ تو ملتی نہیں نہ پیدائش کی نہ وفات کی۔ زمانہ دُور گذر چکا ہے۔ نہ ان کی اولاد ہے۔ نہ تحریری حالات صرف کتاب ہی کتاب ہے۔ لہٰذا جو کچھ کتاب سے ملا۔ وہی ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

آپ کی تصنیف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ جنڈیالہ شیر خاں (جو ملک پنجاب ضلع گوجرانوالہ میں متصل شیخوپورہ مشہور قصبہ ہے) کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں: "وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا"۔ اور آپ کے والد بزرگوار کا نام سیّد قطب شاہ تھا۔ خود بھی یہی اشارہ فرماتے ہیں: "بناں عملاں ے جاگ نہ مُول کوئی بھا ماریں قطب دیا بیٹیا اوئے"۔ خاندان کا حال معلوم نہیں ہوا۔ کہ آپ کے آبا و اجداد کہاں کے رہنے والے تھے جب آپ کی عمر پڑھنے کے قابل ہوئی۔ تو سیدھے شہر قصور میں بخدمت مولانا حضرت غلام محی الدّین صاحب نقشبندی آئے اور پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔ خود فرماتے ہیں: "شاگرد مخدوم قصور والے"۔ جب آپ علم ظاہری حاصل کر چکے۔ تو مولینا نے فرمایا کہ "جاؤ اب علم باطنی بھی حاصل کرو"۔ چنانچہ بمجرد سُننے فرمان کے مولینا مولوی حضرت

لہ فضلشاہ صاحب کے حالات تو اچھے مل گئے۔ کیونکہ وہ اسی صدی کے آغاز میں منتقل الی اللہ ہوئے۔ ابھی آپ کے فرزند حقیقی اور مرید تحقیقی بفضل خدا موجود ہیں۔ میں نے ملاقات کی ہے۔ آپکے فرزند ارجمند کا اسم شریف سردار شاہ ہے ۔ (نکوی)

عنایت اللہ صاحب قادری لاہوری سے جو خواجہ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں سے تھے بیعت سے مشرف ہو گئے۔ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے:-

شکر گنج مودود دی نال مہر دکھلا فیض ابہ فیض گنجور دائے

اور پاک پٹن شریف میں کچھ مدت رہ کر تصوف حاصل کیا۔ پھر آپ کو اپنے وطن کی محبت نے جوش دیا۔ اور اپنے پیر و مرشد سے خرقہ بیعت اور اجازت لے کر اپنے وطن کی طرف مراجعت فرمائی کچھ مدت جنڈیالہ میں رہ کر پھر پاک پٹن کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ میں علاقہ کھرل ہانس کے ایک گاؤں میں شب باش ہوئے۔ وہاں ایک عورت بھاگ بھری نام پر عاشق ہو گئے۔ ہیر میں جہاں کہیں بھاگ بھری کا نام آتا ہے۔ اسی عورت سے مراد ہے۔ آپ کو اس عورت کے عشق نے اتنا زور دیا۔ کہ وطن کی طرف آنا بھول گئے۔ اسی گاؤں میں ایک ویران مسجد میں ڈیرا لگا دیا۔ چونکہ آپ ماسوائے سید اور عالم ہونے کے علم باطنی سے بھی رنگے ہوئے تھے۔ اس لئے تھوڑے سے عرصہ میں وہاں کے لوگ مہ گرد و نواح کے آپ کے فیض باطنی سے فیضیاب ہونے لگے۔ آپ کا اچھی طرح شہرہ ہو گیا۔ اور باری باری سے کھانا بھیجنے لگے مدت کے بعد عشق نے سر نکالا۔ اور بھاگ بھری کو دیکھا۔ تو دیکھتے دیکھتے ہی وہ بھاگ بھری بھی زلیخا کی طرح بازار عشق میں فروخت ہو گئی۔ دونوں کا راز و نیاز ظاہر ہونے لگا۔ بقول پنجابی شاعر ؎

عشق دو ہانوں گھت کنائی آٹے وانگوں گدھا | کیہی منی کوئی رہن نہ دتی ایسا دردان رُدھا
گدیا چُپ کرن دا ویلا آئیا ہورزماں | اپنے گیا شاہ منصور کیاں نوں عین الحق سُنانا

القصہ ہر ایک آدمی کو ان کے عشق سے آگاہی ہو گئی۔ اور وارثان بھاگ بھری نے غیرت میں آکر شاہ صاحب کو زدوکوب کیا لیکن عشق وہ مرض نہیں۔ جو ایسے دوا کرنے سے دور ہو جائے اسی ہی فراق اور بے تابی میں قصہ ہیر رانجھا لکھنا شروع کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

سبھ لین عاشق ہوش غور کر کے بھیت رکھیا وچ لبا سڑے میں

دوسری جگہ رمز لگاتے ہیں ؎

وارث شاہ نوں سِک دیدار دی سی جیہی ہیر نوں بھڑکنا یار دی سی

اور ہیر کو کھرل ہانس کے علاقہ ہی میں ختم کیا۔ کہتے ہیں ؎

کھرل ہانس دا ملک مشہور ملکاں جتھے شعر کیتا نال اسدے میں

جب کتاب کو ختم کر چکے۔ تو آپ نے کتاب کو بطور ہدیہ اپنے اُستاد قصوریؒ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ سن کر نہایت خوش ہوئے اور ساری کی ساری مولانا نے سنی چنانچہ فرماتے ہیں ؎

قصّہ لکھ کے جا اُستاد نگے ڈھو یار کھیا نظر منظور دائے

ان کی منظوری کے سبب کتاب زیادہ مشہور ہوگئی۔ لیکن ہونی بھی تھی۔ کیونکہ اس میں مصنّف نے جُہلا فرقہ کو سمجھانے کے لئے نہایت ہی عمدہ طریقہ رکھا ہے۔ خود فرماتے ہیں ؎

وارث شاہ میاں لوکاں کملیاں نوں قصّہ جوڑ ہشیار سنایائی

اس کے بعد سیّد وارث شاہ صاحب اپنے وطن مالوفہ کو آئے۔ اور اسی جگہ مقیم ہو گئے۔ اور جب کبھی عشق کا اُبال آتا تو ہیر کو پڑھنے لگ جاتے۔ اسی طرح رفتہ رفتہ عشق مجازی سے عشق حقیقی میں محو ہو گئے۔ اور اللہ کی یاد میں عمر بسر کردی۔ آپ کی وفات کی تاریخ تو ملتی نہیں۔ صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ہیر کو ۱۱۸۰ھ میں تیار کیا۔ اور آپ کا مزار شریف جنڈیالہ میں جنوب مغرب کی طرف کوئی سَو کرم کے فاصلہ پر زیارت گاہ خاص و عام ہے +

آپ کا مذہب حنفی تھا صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ رسمی پیروں کے دشمن۔ صبر و تحمل۔ ایثار ورع قناعت وغیرہ میں عمر گذار دی۔ اور نماز اور پیروں کے بارہ میں فرماتے ہیں ؎

ایہ نماز نہ چھٹی پیغمبراں توں تارک مار دے خم کمال دے نی

بے دینوں اور پیروں کو اس طرح کوستے ہیں ؎

پھرن پھند فریب دا پھن بانا دلوں خوشی مرید مال دے نی

پھر کہتے ہیں ؎

ایہ شیطان شطونگڑے بڑے ظالم پیڑے ہونے تنگ کنگال دے نی

پھر کہتے ہیں ؎

سگوں پیر دے نام نوں لاج لائی اوہ رودگاہ جلال دے نی

فرض سُنتاں دا جہاں ترک کرکے ہتھ دوڑ دے پیر دے فال دے نی

غرضیکہ آپ ہمہ صفت موصوف تھے۔ اتنی ہی گنجائش تھی جو ہدیۂ ناظرین کردی ہے +

محبوب عالم کوی